

روضة السلاطين و جواهر العجايب

تذکرہ
روضۃ السلاطین و جواهر العجایب
(مع دیوان فخری ہروی)

در دورہ
شاہ حسن ارغون و میرزا عیسیٰ ترخان
در دارالسلطنت قسطنطنیہ در حدود ۹۵۸ و ۹۶۲
نوشتہ شد

تالیف
سلطان محمد فخری بن محمد امیری ہروی

تصحیح و تہئہ
سید حسام الدین راشدی



سندی ادبی بورڈ حیدرآباد

۱۹۶۸ع

بہم : ۲۰۰۰ روپیہ

نشر کردہ

دکتر اسد اللہ شاہ حسینی
دبیر افتخاری انجمن ادبی سندی
امین منزل
حیدرآباد سند پاکستان

طابع : عل نواز وفائی ، وفائی پرنٹنگ پریس ،
پاکستان چوک ، کراچی - ۲

مرام ناشر

این کتاب در سلسله نشریات و انجمن ادبی سندی ، تحت برنامه — وسائل تکامل تاریخ و ادبیات ملی — ترتیب و طبع گردید . بر خوانندگان محترم پوشیده نیست که بسا آثار گرانبهای عربی و فارسی از طرف محققین بزرگ سندی ، در زمینه تاریخ و سیر و حدیث و تصوف و ادب و شعر نوشته شده ، و تا کنون برخی ازان بصورت مخطوطات در زوایای کتبخانههای شخصی ، بطاق نسیان افتاده است :

این انجمن میخواهد که چنین آثار گزیده را از گوشه تاریکی و گمنامی بر آورد و بنظر ارباب ذوق و دانش برساند . در مدت چهارده سالی که این برنامه ۱۹۵۶م تا ۱۹۷۰م دوام میکند . در نظر داریم که (۱۴) کتاب عربی و (۳۰) کتاب تاریخی فارسی و (۵۷) کتاب شعر و ادب فارسی و (۷) کتاب اردو و (۷) کتاب انگلیسی را طبع و نشر نمائیم .

کتابیکه اکنون بخوانندگان گرامی تقدیم میشود ، از سلسله نشریات فارسی کتاب بیست و سوم (۲۳) است و از جمله آثاریکه ، تا کنون بطبع و نشر آن موفق آمده ایم ، کتاب سی و ششم (۳۶) شمرده میشود که اینک از نظر خواننده عزیز میگذرد :

اعتراف

انجمن ادبی ہندی از مساعدت مالی ، وزارت معارف حکومت پاکستان ، کہ از روی کمال معارف خواہی در راہ طبع و نشر سلسلہ مطبوعات این انجمن فرمودہ است ، خیلی متشکر بودہ و این اقدام نیکو را بہ نظر استحسن می نگرد .

فهرست مطالب

حرف آغاز	حسام الدین راشدی	۱ - ۱۰
احوال و آثار فخری هروی	حسام الدین راشدی	۱۱ - <<

(۱) تذکره روضة السلاطین (ص ۱-۱۰۸)

دیباجه	فخری هروی	۱
باب اول (ص ۵-۲۰)		
بهرام گور	(۲۲۰ - ۲۳۸ م)	<
دیگر شمراى قدیم	(تا زمان محمود غزنوی)	۱۰
سلطان محمود غزنوی	(۳۵۷ - ۴۲۱ هـ)	۱۳
سلاطین آل سلجوق		۱۳
سلطان سنجر سلجوقی	(۵۱۱ - ۵۵۲ هـ)	۱۶
سلطان طغرل سلجوقی بن ارسلان	(۵۷۳ - ۵۹۰ هـ)	۱۸
سلطان علاء الدین جهانسوز غوزی	(۵۴۴ - ۵۵۶ هـ)	۱۹

باب دوم (ص ۲۱-۳۰)

محمد خان شیبانی اوزبک	(۹۹۶ - ۹۹۶ هـ)	۲۳
عبیدالله خان اوزبک عبیدی برادر زاده محمد خان شیبانی	(۹۴۰ - ۹۴۶ هـ)	۲۴
یونس خان مغول بن اویس خان	(- ۸۶۶ هـ)	۲۴
سلطان محمود خان ولد یونس خان مغول	(۸۹۲ - ۹۱۴ هـ)	۲۶
سلطان سعید خان ولد الجه خان مغول	(۹۲۰ - ۹۳۹ هـ)	۲۶
رشید خان وشمیدی ولد سلطان سعید خان مغول	(۹۳۹ - ۹۷۸ هـ)	۲۷
بداق خان ، نوروز احمد نوروزی ولد سیونجیک	(۹۵۹ - ۹۶۳ هـ)	۲۷
محمد امین خان پادشاه قزان	(۸۹۲ - ۹۲۵ هـ)	۲۷
پولاد خان ولد تیمور سلطان اوزبک		۲۸
عبدالعزیز خان عزیزى ولد عبیدالله خان اوزبک	(۹۴۷ - ۹۵۷ هـ)	۲۸
سلطان سعید کوهکن ولد ابو سعید خان	(۹۷۵ - ۹۸۰ هـ)	۲۹

باب میوم (۳۱-۶۰)

۳۳	(۸۰۷ - ۸۱۴)	خلیل سلطان خلیل ولد جلال الدین میرانشاه
۳۴	(۸۱۲ - ۸۱۸)	سلطان سکندر ولد میرزا عمر شیخ بن امیر تیمور
۳۵	(۸۶۵ - ۸۸۴)	ابابکر میرزا ولد سلطان ابو سعید میرزا
۳۶	(۸۵۳ -)	الوغ بیگ میرزا ولد شاهرخ میرزا
۳۷	(۸۹۹ - ۸۳۷)	بایسنقر میرزا ولد شاهرخ میرزا
۳۸	(۸۲۵ - ۸۶۱)	بابر قلندر ابوالقاسم ولد بایسنقر میرزا
۳۹	(۸۵۳ - ۸۵۴)	عبداللطیف میرزا ولد الوغ بیگ میرزا
۴۰	()	شاه بدخشان لعلی
۴۰	()	ابن لعلی ولد شاه بدخشان
۴۱	(۷۹۲ - ۸)	سیدی احمد میرزا ولد عمر شیخ میرزا بن تیمور
۴۲	(۸۱۲ - ۸۱۷)	سلطان احمد میرزا ولد عمر شیخ میرزا بن تیمور
۴۲	(۸۶۳ - ۸۹۱)	سلطان حسین میرزا بایقرا حسینی ولد سلطان منصور میرزا
۴۳	(۸۳۱ - ۸۵۲)	ابوبکر میرزا ولد جوک میرزا بن شاهرخ
۴۴	(وفات - ۸۹۰)	سلطان محمود میرزا ولد سلطان ابوسعید میرزا
۴۵	(وفات - ۸۹۱)	بایقرا میرزا ثانی بن سلطان منصور میرزا
۴۵	(قتل - ۸۹۱۳)	سلطان مسمود میرزا عارفی و شاهی ولد سلطان محمود میرزا
۴۶	(قتل - ۸۹۰۵)	بایسنقر ثانی میرزا عادل ولد سلطان محمود میرزا
۴۷	(قتل - ۸۹۰۶)	سلطان علی میرزا ولد سلطان محمود میرزا
۴۸	(وفات - ۸۹۲۷)	خان میرزا ویس میرزا ولد سلطان محمود میرزا
۴۸	(وفات - ۸۹۹۷)	سلیمان شاه میرزا ذکا ولد خان میرزا
۴۸	(قتل - ۸۹۶۷)	ابراهیم میرزا ابوالقاسم وفائی ولد سلیمان شاه میرزا
۴۸	(وفات - ۸۸۸۹)	کیجیک میرزا محمد سلطان ولد سلطان احمد بن سید احمد
		میرزا (میران شاهی)
۴۹	(وفات - ۸۹۲۳)	سلطان بدیع الزمان میرزا بدیع ولد سلطان حسین میرزا بایقرا
۵۰	(۸۶۴ - ۸۹۰۲)	شاه غریب میرزا غریبی ولد سلطان حسین میرزا بایقرا
۵۱	(قتل - ۸۹۱۶)	فریدون حسین میرزا فریدون ولد سلطان حسین میرزا بایقرا
۵۲	(وفات - ۸۹۰۹)	محمد حسین میرزا ولد سلطان حسین میرزا بایقرا
۵۲	(قتل - ۸۹۱۳)	سلطان محسن کیچیک میرزا محسن میرزا ولد سلطان حسین میرزا بایقرا
۵۳	(قتل - ۸۹۰۳)	محمد مومن میرزا مومن ولد بدیع الزمان میرزا
۵۳	(قتل - ۸۹۱۳)	مظفر حسین میرزا ولد سلطان حسین بایقرا

۵۵	(۸۸۸ - ۸۹۲)	ظهیرالدین بابر پادشاه بابر ولد عمر شیخ میرزا
۵۶	(۸۹۲ - ۸۹۲)	محمد ناصر میرزا ناصری ولد عمر شیخ میرزا
۵۶	(۹۱۳ - ۸۹۶)	محمد همایون پادشاه همایون ولد بابر پادشاه
۵۷	(۹۱۵ - ۸۹۶)	کامران میرزا کامران ولد بابر پادشاه
۵۸	(۸۹۶ - ۸۹۶)	محمد عسکری میرزا عسکری ولد بابر پادشاه
۵۹	(۸۹۵ - ۸۹۵)	محمد هندال میرزا ولد بابر پادشاه
۵۹	(۸۹۵ - ۸۹۵)	ناصر میرزا ناصر (پادگار ناصر) ولد ناصر میرزا
۵۹	(۹۰۵ - ۸۹۵)	میرزا حیدر دوغلت ولد محمد حسین گورگان

باب چهارم (ص ۶۱-۷۸)

۶۳	(۷۳۳ - ۷۸۶)	شاه شجاع شجاع مظفری ولد مبارالدین پادشاه فارس
۶۳	(۷۳۸ - ۷۷۷)	سلطان اویس اویس ولد شیخ حسن بزرگ ایلخانی
۶۵	(۷۸۴ - ۸۱۳)	سلطان احمد بغدادی احمد ولد سلطان اویس جلایر
۶۶	(۸۸۴ - ۸۹۶)	سلطان یعقوب ولد اوزون حسن
۶۸	(۸۷۱ - ۷۸۷)	جهانشاه ترکمان حقیقی ولد قرا یوسف
۶۸	(۸۶۶ - ۷۸۷)	پیر بداغ میرزا بداغ ولد جهانشاه ترکمان
۶۹	(۹۰۷ - ۸۹۳)	شاه اسمعیل صفوی خطائی بن حیدر
۷۱	(۹۳۰ - ۸۹۸)	شاه طهماسب بن شاه اسمعیل صفوی
۷۱	(۹۲۳ - ۸۹۷)	سام میرزا سامی ولد شاه اسمعیل صفوی
۷۲	(۸۵۶ - ۸۹۵)	بهرام میرزا ولد شاه اسمعیل صفوی
۷۲	(۹۱۸ - ۸۹۲)	سلطان سلیم سلیمی ولد سلطان بایزید عثمانی
۷۶	(۹۲۶ - ۸۹۷)	سلطان سلیمان مجیبی ولد سلطان سلیم خان

باب پنجم (ص ۷۹-۸۶)

۸۱	(۷۵۲ - ۸۹۰)	فیروز شاه فیروز تغلق
۸۱	(۷۹۲ - ۸۹۹)	سلطان غیاث الدین بنگاله
۸۳		ملک شمس الدین پوز خان
۸۴		ملک حسام الدین حسام برادر سلطان براهیم
۸۵		ابوالحسن لنگه ابوالحسن
۸۵		ملک فخرالدین توران شاه
۸۶	(۸۵۰ - ۸۹۵)	شاه عادل گرگین عادل

باب ششم (ص ۸۷-۹۸)

- ۸۹ امیر یوسف (نور سعید) خوارزمی
 ۸۹ امیر محمد صالح صالح بن نور سعید
 ۹۰ امیر احمد حاجی وفائی ولد امیر سلطان ملک کاشغوی
 ۹۰ امیر سید حسن ارد شیر کلانی
 ۹۱ (وفات - ۵۹۰۶) امیر علی شیر نوای
 ۹۲ (- ۵۹۱۱) امیر حسام الدین والی گیلان
 ۹۲ (- ۵۹۳۰) امیر خواجه کلان سپاهی ولد مولانا محمد صدر
 ۹۵ () امیر عبدالکریم والی ماژندران
 ۹۶ () میرم بیگ والی بلخ ولد ناصر بیگ
 ۹۶ (قتل - ۵۹۶۸) بیرم خان ترکمان والی قندهار
 ۹۶ (وفات - ۵۹۲۸) امیر شاه شجاع ارغون (شاه بیگ) نفسی ولد امیر ذوالنون

باب هفتم (ص ۹۹-۱۰۸)

- ۱۰۱ (۸۹۶ - ۹۶۲) شاه حسن ارغون سپاهی ولد شا بیگ ارغون

۲) تذکره جواهرالعجایب (ص ۱۰۹-۱۲۲)

- ۱۱۱ دیباچه فخری هروی
 ۱۱۷ دل آرام
 ۱۱۸ حضرت عائشه (ام المومنین) رضه
 ۱۱۹ حضرت خیرالنسا فاطمة الزهرا رضه
 ۱۱۹ حضرت زلیخا
 ۱۲۰ مهستی گنجوی
 ۱۲۱ (قتل - ۵۶۹۲) بادشاه خاتون بنت قطب الدین محمد سلطان کرمانی
 ۱۲۲ جهان خاتون شیرازی
 ۱۲۳ حیات بسی بسی شیرازی
 ۱۲۳ مهری، بسی بسی هروی
 ۱۲۷ مغول خانم حرم محمد خان شیبانی
 ۱۲۹ آفاق بیگه دختر امیر علی بیگ جلایر
 ۱۳۰ نهانی همشیره خواجه افضل کرمانی
 ۱۳۲ بیچه منجمه هروی
 ۱۳۲ عصمتی خوانی

۱۳۲	بیدلی حرم مولانا شیخ عبدالله دیوانه هروی
۱۳۳	فیهانی شیرازی
۱۳۴	دختر قاضی سمرقند
۱۳۵	نسائی فخرالنسا دختر امیر یادگار خراسانی
۱۳۶	خانم خانزاده تربتی دختر امیر یادگار خراسانی
۱۳۶	پرتوی تبریزی
۱۳۷	شاه ملک سید بیگم بنت سید کارکیا جرجانی
۱۳۷	دختر غزالی یزدی
۱۳۷	آرزوئی سمرقندی
۱۳۸	ضمیفی
۱۳۸	حیات هروی
۱۳۸	آتون زن مولانا بقائی
۱۳۹	حجابی دختر مولانا بدرالدین هلالی
۱۳۹	عفتی اسفرائینی
۱۴۰	فاطمه خاتون دوستی دختر درویش قیام سبزواری
۱۴۰	بی بی یزدی از خویشان مولانا آهی
	نسائی

(۳) دیوان فخری هروی (ص ۱۴۳-۱۸۱)

۱۴۵	فخری هروی	دیباجه تحفة الحبيب
۱۴۹	یکصد و یک غزل	دیوان

(۴) تعلیقات (ص ۱۸۵-۲۰۵)

۱۸۵	حسام الدین راشدی	روضه السلاطین
۲۸۷	حسام الدین راشدی	جواهر المعایب

(۵) سلاسل (صفحات مختلف)

۱۹۶	سلسله سلجوقیان روم
۲۱۳	سلسله خانان مغولستان
۲۱۶	سلسله شیپانیان
۲۲۲	سلسله اولاد بایقرا میرزا
۲۵۲	سلسله شعرائی آل تیمور (A. B.)

۲۵۴	سلسله آل مظفر (شیراز)
۲۶۲	سلسله شیخ حسن بزرگ ایلخانی جلایر
۲۷۴	سلسله حسام الدین علی غوری
۲۸۸	سلسله ماه بیگم ارغون

(۶) فهارس (ص ۳۰۷ - ۳۴۱)

۳۰۷	فهرست مصادر
۳۱۳	فهرست نامهای
۳۳۰	فهرست اماکن
۳۳۶	فهرست کتب

حرف آغاز

آئندہ اوراق میں فخری ہروی کے دو تذکرے — روضۃ السلاطین — اور — جواہر العجائب — شایع کیے جا رہے ہیں . پہلے تذکرے میں آن سلاطین شہزادگان اور امرا کے حالات ہیں جنہوں نے فارسی یا ترکی زبان میں شعر کہا ہے ، اور دوسرا تذکرہ مخصوص ہے شعر گو خواتین کے کوائف اور اشعار پر .

اپنے اپنے موضوع کے لحاظ سے یہ دونوں تذکرے بڑی اہمیت رکھتے ہیں ، کیونکہ اختصاص موضوع کی بنا پر فارسی ادب کی تاریخ میں ان دونوں کو اولیت کا مقام حاصل ہے . اس کے علاوہ ، قدامت کے نقطہ نگاہ سے بھی یہ دونوں تذکرے ، تذکروں کی تاریخ میں ، منفرد حیثیت کے حامل ہیں ، جس کا اندازہ مندرجہ ذیل جدول سے کیا جا سکتا ہے :

- | | |
|---|----------|
| (۱) تذکرۂ شعرا : ملتان میں لکھا گیا | قبل ۶۰۰ھ |
| (۲) لباب الالباب : عوفی نے سندھ میں تالیف کیا | ۶۲۵ھ |
| (۳) تذکرۃ الشعرا : دولت شاہ | ۸۹۲ھ |

۱- مرحوم نفیسی نے ایسی پانچ بیاضوں یا مجموعۂ اشعار کا ذکر کیا ہے جو آٹھویں صدی ہجری میں تالیف ہوئے ہیں . اور ان میں مضامین اور موضوع کے لحاظ سے قدیم شعرا کے اشعار کو جمع کیا گیا ہے . لیکن شعرا کے حالات نہیں دیے گئے لہذا یہ مجموعے تذکرے کی صفت اور صنف میں نہیں آسکتے .

(۱) مجموعہ : تالیف احمد بن محمد المعروف بہ کلامی اصفہانی . پنجشنبہ اول ربیع الاخر ۸۰۲ھ در کتاب خانہ حبیب گنج (علیگڑھ) .

- (۴) مجالس النفائس : میر علی شیر نوائی ۱۸۹۶ء
 (۵) روضة السلاطین : فخری ہروی بعد از ۱۹۵۳ء
 (۶) جواهر العجائب : فخری ہروی در حدود ۱۹۶۲ء
 (۸) مذکر الاحباب : حسن نثاری بخاری ۱۹۸۲ء

گویا فخری ہروی کے یہ دونوں تذکرے اس سلسلے کی چوتھی اور پانچویں کڑی ہیں ۔

مذکورہ بالا دو خصوصیات کے علاوہ ، فخری کے ان تذکروں کی ایک تیسری خصوصیت بھی ہے ، جو در اصل باعث ہوئی کہ سندھی ادبی بورڈ کی طرف سے ان کو شایع کیا جائے ، اور وہ خصوصیت یا جاذبیت یہ ہے کہ یہ دونوں تذکرے سرزمین سندھ کے قدیم دار السلطنت ٹھٹھہ میں تصنیف ہوئے ہیں ۔ ظاہر ہے کہ فارسی ادب کی یہ دونوں تصنیفات ، جہاں سندھ کے شانددار علمی ماضی کی نشاندہی کر رہی ہیں ، وہاں فارسی ادب کی اس صنف میں ، سندھ کے مندرجہ ذیل تین مفاخر کو عالم آشکار کر رہی ہیں :

(۱) فارسی زبان میں ، تذکرہ نویسی کی بنیاد سندھ میں پڑی ۔

(۲) زبدة المجالس فی الاشعار : مجموعہ رباعیات تاریخ (۱۸۴۱ء) ۔ کتاب خانہ اسلام بول ۔

(۳) مونس الاحرار فی دقایق الاشعار : تالیف محمد بن بدر جاجرمی تاریخ (۱۸۴۱ء) عکس کتاب خانہ ملی تہران ۔

(۴) مجموعہ : محمد بن یغمر تالیف در ترمذ ۔ کتاب خانہ دانشگاه مدراس (ہند) مکتوبہ اواخر قرن ہفتم ۔

(۵) مجموعہ لطایف و سفینۂ ظرایف : تالیف سیف بن حسام ہروی ۔ در فوکولتہ ادبیات دانشگاه کابل ۔ قرن ہشتم میں ہند میں تالیف ہوا ۔ یہ آٹھویں صدی کے فارسی گو شعراء ہند کے سلسلے میں بہت اہم ہے ۔ (ارمغان علمی ص ۱۲۵)

ایک اور مجموعہ کتابخانہ سلطنتی تہران میں ہے جو شاہ شجاع آل مظفر کے نام پر معنون ہے اور ۶۴ باب پر مشتمل ہے ۔ انکے کتابت کی تاریخ (۱۸۴۹ء) ہے ۔ (رک :

مقالہ دکتہر بیانی مرحوم ۔ اورنیل کالج میگزین مئی - اگست ۱۹۶۴ء)

۱۔ اس تذکرے کا تکملہ مذکر الاحباب ہے ، اسکا تکملہ تذکرۃ الشعراء کے نام سے مطربی سمرقندی نے (۱۰۱۳ھ) میں لکھا ، اور اسکا تکملہ ملیحیٰ سمرقندی نے (۱۱۰۳ھ) میں لکھا ۔

(۲) پہلے دو تذکرے اور چوتھا اور پانچواں تذکرہ سندھ میں تالیف ہوا :
 (۳) تذکرہ نویسی میں موضوع کی تخصیص کی ابتدا سندھ سے ہوئی ،
 کیونکہ موضوع کے لحاظ سے یہی پہلے تذکرے ہیں ۔
 فارسی زبان اور ادب کی تاریخ میں ظاہر ہے کہ سر زمین سندھ کی یہ
 خدمت کوئی معمولی خدمت نہیں ، بلکہ علمی دنیا میں ایک ضرب المثل
 کی حیثیت رکھتی ہے :

*

*

*

تذکرہ — روضۃ السلاطین — کا ذکر پہلی بار میر معصوم بکھری نے اپنی
 — تاریخ سندھ — میں کیا ہے ، لیکن اسکی تصنیف کا سمرا اصل مصنف کے
 کی بجائے اس دور کے ایک اور فاضل کے سر رکھ دیا ہے ، لکھا ہے کہ :

شاہ حسین نیکداری در سلک امراۃ میرزا شاہ حسن انتظام داشت ،
 بہ حدت طبع و جودت ذہن و مکارم اخلاق و محاسن آداب ، سرآمد فضلاء
 زمان خود بود ۱ ، و در فن شعر و تاریخ مہارتی کامل داشت . و
 — روضۃ السلاطین — از جملۃ مصنفات اوست ۲ .

اور حقیقی مصنف کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے :

مولانا فخری ہروی مردی خوش طبع و (از) اکابر بودہ و شعر نیز میگفتہ .
 بعض تصنیفات دارد در صنایع و بدایع و عروض و قافیہ ۳ .

ظاہر ہے کہ میر معصوم کی نظر سے — روضۃ السلاطین — نہیں گزرا ،
 ورنہ اصل مصنف کے معاملے میں وہ اسطرح کی غلطی نہ کرتے : درج شدہ
 عبارت سے یہ بھی واضح ہے کہ وہ جانتے تھے کہ فخری مصنف ضرور ہے
 مگر اسکی کتابیں صنایع و بدایع اور عروض و قافیہ میں ہیں . گویا اس
 موضوع کی بھی کسی کتاب کو خود دیکھا نہیں تھا ورنہ نام ضرور لکھتے :

۲- تاریخ میر معصوم ص ۲۰۶ .

۱- رک : روضۃ السلاطین ص ۹۲ پاورقی .

۳- تاریخ میر معصوم ص ۲۰۶ .

میر معصوم کی تاریخ سے ملی ہوئی اس اطلاع کی بنا پر عبدالباقی نہاوندی (۱۰۲۵ھ) سے لیکر میر علی شیر قانع (۱۱۸۲-۱۱۷۵ھ) ۲ اور دور جدید میں میرزا قلیچ بیگ (۱۹۲۵ھ) ۳ تک، مصنفین اس غلط فہمی میں مبتلا رہے کہ — روضة السلاطین — شاہ حسین تكدري کی تصنیف ہے۔

*

*

*

— روضة السلاطین — کی دریافت اور اسکے اصل مصنف کا انکشاف ہمارے ہاں اچانک اور بالکل اتفاقی ہے۔ یہ حکایت چونکہ دلچسپ ہے اسلئے یہاں قابل گفتنی ہے۔

۱۹۵۴ع کی بات ہے، پاکستان کے مشہور دانشمند اور — ارمغان پاک — کے مولف ڈاکٹر شیخ محمد اکرام ۴ پیرس سے اس کتاب کا فوٹو اسٹاٹ اس خیال سے لائے کہ یہ تذکرہ بقول فہرست نگار بلوشہ (Blochet) بنگال میں لکھا گیا ہے، اور بنگال کے بادشاہ شاہ حسین کے نام پر معنون ہے۔ اکرام صاحب بنگال میں فارسی ادب کی نشوونما پر لکھنا چاہتے تھے، لہذا ان کا خیال تھا کہ وہ اس کتاب سے اپنے مقالے کے لیے مواد لے سکیں گے۔

اسی سال کی ایک شام کو ڈاکٹر اکرام صاحب یہاں کے مشہور فاضل مرحوم احمد میاں اختر جوناگڑھی کے ہاں یہ نسخہ لائے، جبکہ میں بھی ان کی خدمت میں موجود تھا۔ وہ کتاب کے متعلق مشکوک تھے اور چاہتے تھے کہ قاضی صاحب سے گفتگو کریں۔ کتاب کو قاضی صاحب نے دیکھا پھر راقم نے دیکھا، انکشاف ہوا کہ یہ کتاب — روضة السلاطین — ہے

۱- مآثر رحیمی۔ ۲- مقالات الشعرا و تحفة الکرام۔ ۳- سنہ جا ستارا۔ ۴- نیز مصنف تاریخ ثقافت و تمدن مسلمانان ہند و پاک (آب کوثر - رود کوثر - موج کوثر) غالب، غالب نامہ (اردو)، دربارمل (فارسی)، تاریخ ثقافت مسلمانان پاکستان (انگریزی)۔

اور یہ وہی کتاب ہے جس کا ذکر میر معصوم نے کیا ہے ، بنگال میں نہیں سندھ میں لکھی گئی ہے ، شاہ حسین بنگالہ کا شاہ نہیں تھا بلکہ یہ شاہ حسین ارغون کے نام معنون ہے ۔ اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ شاہ حسین تکدري کا نام بحیثیت مصنف کے لینا در اصل میر معصوم کی غلطی ہے ۔ کتاب کا حقیقی مصنف فخری ہروی ہے ۔

اکرام صاحب تو بہت مایوس ہو گئے ، لیکن مجھے ان کے مقابلے میں جو مسرت ہوئی اس کا لفظوں کے ذریعے بیان کرنا سراسر مشکل بلکہ نا ممکن ہے ۔ ساڑھے چار سو برس کے بعد پہلی مرتبہ ہماری ایک گم شدہ کتاب دریافت اور دستیاب ہوئی تھی ، اور میر معصوم نے کتاب نہ دیکھنے کی وجہ سے ، مصنف کے بارے میں جو غلط فہمی پیدا کی ہوئی تھی ، اس کا ازالہ بھی ہو گیا ۔

*

*

*

راقم نے سندھی ادبی بورڈ سے اس کتاب کو شایع کرنے کی اجازت حاصل کی اور کتاب کی تصحیح اور تحشیے کا کام مرحوم قاضی صاحب کے سپرد کر دیا ۔

قاضی صاحب نے کتاب پر تحقیق کا کام شروع کیا اور (۱۹۵۴ع) میں کتاب اور اسکے مصنف پر اپنی ابتدائی تحقیقات ایک جامع مقالے کی صورت میں تیار کی جو (۱۹۵۵ع) میں — ازمنان علمی — میں شایع ہوا ۔

قاضی اختر مرحوم نے — روضۃ السلاطین — کو ایڈٹ کرنے کا کام منظم طور پر ابھی شروع نہیں کیا تھا کہ حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے حیدرآباد سندھ میں — جہاں وہ دانشگاہ کے شعبۂ تاریخ اسلام میں صدر کی حیثیت سے کام کرتے تھے — اچانک انتقال فرما گئے ، اور نہ فقط یہ

کہ کتاب ان کی عالمانہ تحقیق سے محروم رہ گئی بلکہ ہم سب عقیدتمندوں کو انکی جدائی کا دائمی داغ برداشت کرنا پڑا ۔

*

*

*

کچھ عرصے کے بعد یعنی (۱۹۵۷ع) میں کتاب کا فوٹو اسٹاٹ قاضی صاحب کے ذخیرے سے نکلوا کر سندھی ادبی بورڈ کی طرف سے میرے حوالے کیا گیا کہ میں اس پر کام کروں ۔ (۱۹۵۸ع) میں میں نے کام کا آغاز کیا، مصنف کے سوانحی اجزا جمع کرنے شروع کئے اور کتاب کے دوسرے نسخوں کی تلاش شروع کی ۔ ایک نسخے کا پتہ برلین کی لائبریری میں چلا، جس کو جناب ڈاکٹر انا ماری شمیل صاحبہ نے حاصل کر کے مجھ تک پہنچایا ۔ میں نے اس ایک نسخے کی مدد سے تصحیح کا ابھی آغاز کیا ہی تھا کہ مجھے بھی عارضۂ قلب کا نشانہ بننا پڑا ، جسکی وجہ سے دو تین سال تک علمی کام سے میرا ناتا بالکل ٹوٹ گیا ۔ جب دوبارہ کام کا آغاز کیا تو کچھ اور کتابیں سامنے آئیں جنکو پہلے چھاپنا میرے لئے ضروری ہو گیا ۔ چنانچہ وہ دن اور آج کا دن پورے دس سال بیت گئے — روضۃ السلاطین — کا کام جہاں تھا وہیں رکا رہا :

*

*

*

کہاوت ہے کہ : — ہر تاخیر باعث خیر ہوتی ہے ! — چنانچہ یہی ہوا ، اگر میں اس زمانے میں — روضۃ السلاطین — شایع کردیتا تو مواد اور ملحقات کے لحاظ سے اس میں بہت کچھ تشنگی باقی رہ جاتی ۔ اس دس برس کے دوران میں مجھے اسکے اور نسخے مل گئے ، نیز کئی ایک نئے حقائق سامنے آئے ، جس کی وجہ سے بہت سی دشواریاں میرے لئے آسان ہو گئیں ۔

ابتدا میں خیال تھا کہ فقط — روضۃ السلاطین — شایع کردوں ، لیکن بعد میں ، میں نے ضروری سمجھا کہ اس مصنف کے دوسرے تذکرے — جواہر العجائب — کو بھی شامل کر لوں . جیسا کہ اوپر آچکا ہے یہ تذکرہ بھی ہمیں سندھ میں تالیف ہوا ہے ، ہمیں کی ایک خاتون کے نام معنون ہے ، اور — روضۃ السلاطین — کی طرح یہ بھی مضمون کے لحاظ سے منفرد اور پہلا تذکرہ ہے . اس تذکرے کے سلسلے میں اب تک ایک بہت بڑی غلط فہمی رہی ہے ، اور وہ یہ کہ : فخری ہروی نے یہ تذکرہ اکبر بادشاہ کی دایہ ماہم انگہ کے لیے لکھا اور اس کے نام معنون کیا ہے . لیکن درحقیقت یہ تذکرہ ماہم بیگم کے نام پر نہیں بلکہ حاجی ماہ بیگہ ارغون کے لیے لکھا گیا ہے اور اسی کے نام معنون کیا گیا تھا ، جس کی تفصیل تالیفات کے ضمن میں مرقوم ہے .

*

*

*

فخری ہروی فقط نثر نویس نہیں تھا ، بلکہ صاحب دیوان شاعر بھی تھا ، لیکن افسوس ہے کہ اس کا دیوان اب تک کسی کو دستیاب نہیں ہو سکا ہے . میں جب فخری کے یہ دو نثری آثار ایک ساتھ شایع کرنے لگا ، تو یہ مناسب بلکہ ضروری جانا کہ اسکا شعری سرمایہ جتنا بھی اکٹھا کر سکوں یکجا کر کے اسکے ساتھ ہی شایع کردوں ، تا کہ علمی دنیا کے لیے اس مجموعے کی افادیت اور قدر و قیمت اور زیادہ ہو جائے . چنانچہ میں نے فخری کی ایک سو ایک غزلیں اس کی ہی ایک تالیف — تحفۃ الحبيب — کے متعدد نسخوں اور دوسری بیاضوں سے جمع کر کے بطور دیوان ترتیب دے کر یہاں شایع کردی ہیں .

*

*

*

فخری نے اپنے دونوں تذکروں میں حالات اور اشعار کے سلسلے میں بہت ہی اختصار سے کام لیا ہے۔ سن و سال اور تاریخ جیسی ضروری چیزوں کی قطعی پروا نہیں کی۔ بعض شخصیتوں کے بارے میں اختصار کا یہ عالم ہے کہ یہ نک پتہ نہیں چلتا کہ صاحب سوانح کون ہے اور کہاں سے اسکا تعلق ہے، جسکی وجہ سے خاصی مبہم صورت حال پیدا شدہ ہے۔ ویسے یہ انداز اور طریقہ کوئی غیر معمولی نہیں ہے جو فقط فخری نے اختیار کیا ہو، تذکرہ نویسی کا نہج شروع سے ہی کچھ یہی رہا ہے۔

میں نے دونوں تذکروں میں لکھے ہوئے حالات کی اس کمی اور کوائف کی اس تشنگی کو دور کرنے کی خاطر، کتاب کے آخر میں ہر شخصیت اور ہر وضاحت طلب ضروری واقعہ کے متعلق مناسب حد تک تفصیل سے حواشی دے دی ہیں۔ بعض شخصیتوں کے نسب نامہ دیے ہیں تاکہ شخصیت کا پس و پیش زیادہ واضح ہو کر سامنے آئے۔ ماہ و سال تاریخ اور عہد کے تعین میں بھی خاص پابندی اور اہتمام سے کام لیا ہے۔

فخری نے اشعار کے سلسلہ میں بھی اختصار کی یہی روش اختیار کی ہے، ایک آدھ شعر نموناً دے دیا ہے بلکہ بعض اشخاص کے سوانح میں تو شعر کا نمونہ یا تو خود ہی نہیں دیا یا پھر نسخوں کی کتابت کرتے وقت نظر انداز ہو گیا ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ جن سلاطین اور امرا کے اشعار منتشر اور زیادہ ناپید ہیں، انکو یکجا کردوں، اور جن کے دواوین موجود ہیں، انکے فقط ضروری اور خاص خاص اشعار دینے پر اکتفا کیا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ شامل کردہ ان حواشی کی وجہ سے حالات، زندگی کے شعری پہلو، نیز اشعار سے متعلق جو تشنگی تھی، وہ بڑی حد تک دور ہو گئی ہے، اور قارئین حضرات تحقیق کے سلسلے میں بہت سی

راہیں اب روشن پائینگے :

*

*

*

میں آج اس کتاب کو شایع کر کے بے انتہا خوشی اور شادمانی محسوس کر رہا ہوں ، نہ فقط اس لئے کہ ایک اہم علمی کام میرے ذریعے سرانجام کو پہنچا ، بلکہ اس لئے بھی کہ دس برس کی طویل مدت سے جو ایک فریضہ میرے ذمے تھا ، اس سے سبکدوش ہو رہا ہوں : الحمد للہ علی احسانہ ! سچ پوچھیں تو اسکی وجہ سے اپنے تئیں بڑی آسائش اور آسودگی محسوس کر رہا ہوں :

*

*

*

کتاب کو شایع کرنے تک جتنے مرحلے آئے ہیں ، ان سب میں میرے دوستوں نے بڑے خلوص اور خندہ پیشانی سے میری مدد کی ہے ، جن سب کا میں شکر گزار ہوں :

جناب ڈاکٹر انا ماری شمیل (Dr. Prof. Annemarie Schimmel) کا

خاص طور پر ممنون ہوں کہ ، انہوں نے ۱۹۵۸ع میں جب میں نے پہلے پہل کام کا آغاز کیا تو — روضة السلاطین — کا برلین والا نسخہ ، اور پیرس سے — تحفة الحبيب — کا نسخہ حاصل کر کے مجھے بھیج دیا . مزید برآں اشخاص کے سلسلے میں بہت سی معلومات جمع کر کے میرے حوالے فرمائیں جن سے اپنے حواشی میں میں نے بہت کچھ استفادہ کیا ہے :

اسی طرح اپنے دوسرے عزیز دوست موسیو کیوریل (Mons. R. Curiel)

کا احسان نہیں بھول سکتا کہ انہوں نے — روضة السلاطین — کا ایک اور نسخہ پیرس کے کتب خانے سے لیکر میرے پاس بھیج دیا : روس کے مشہور اہل قلم اور مورخ جناب گنکووسکی (Prof. Yu V. Gankovsky) کی عنایت بھی میں

نہیں بھول سکتا کہ انہوں نے میری درخواست پر بلا تامل —روضۃ السلاطین— کے لینن گراد والے نسخے کی فلم ماسکو سے بھیج دی ، جس کی وجہ سے تصحیح اور اضافوں میں مجھے خاصی مدد ملی اور کئی لحاظ سے میرے اس مطبوعہ نسخے کی افادیت بڑھ گئی .

اپنے عزیز دوست اور ایران کے مشہور محقق اور ادیب جناب احمد گلچین معافی کی عنایات اس دوران میں کچھ اسطرح مسلسل رہی ہیں کہ انکی یاد میرے دل سے کبھی مٹ نہیں سکتی : میں نے انکی تحقیقات اور کتابوں سے بہت فائدہ اٹھایا ہے :

ڈاکٹر محمد صابر کراچی یونیورسٹی میں ترکی کے استاد ہیں ، نوجوان ہیں اور بڑی قابلیت اور استعداد کے مالک ہیں : ترکی اشعار کی تصحیح میں انہوں نے میری مدد کی ہے ، اگر یہ اشعار واقعی تصحیح شدہ ہیں تو اس کی پوری داد ان کی طرف جانی چاہیے اور میں تو بہر حال ان کا شکر گزار ہوں ہی :

آخر میں سندھی ادبی بورڈ کے اہلکاروں کا شکریہ ادا کرنا میں اپنا فرض سمجھتا ہوں : یہ علمی کام اس ادارے کے علمی ذوق کی بدولت انجام کو پہنچا ہے ، اور اپنی سرزمین کے علمی ماضی کی یہ نشانی اسی ادارے کے ذریعے دنیائے علم کے سامنے آئی ہے .

علامہ ابن رشد

کراچی

۱۵۔ اگست ۱۹۶۸ع

احوال و آثار

فخری ہروی

مصادر سوانح

فخری کے متعلق ہمیں بہت ہی کم معلومات حاصل ہے۔ تذکروں میں اس کا اپنا ذکر فقط چند لفظوں میں آیا ہے، اور یہی وقیرہ اس کے والد یا خاندان کے حالات میں مصنفین کتب نے برتا ہے۔ جن کتابوں میں فخری یا ان کے والد امیری کا ذکر آیا ہے، وہ تاریخی ترتیب کے اعتبار سے یہ ہیں :

- (۱) تاریخ سندھ : میر معصوم بکھری ۱۰۰۹ھ
- (۲) خلاصۃ الاشعار : تقی کاشی ۱۰۱۶ھ
- (۳) عرفات العاشقین: تقی اوحدی ۱۰۲۲ھ
- (۴) مآثر رحیمی : عبدالباقی نہاوندی ۱۰۲۵ھ
- (۵) خزینۃ گنج الہی: میر الہی ہمدانی متوفی ۱۰۶۳ھ
- (۶) ریاض الشعرا : والہ داغستانی ۱۱۶۱ھ
- (۷) مجمع النفائس : خان آرزو ۱۱۶۲ھ
- (۸) مقالات الشعرا : علی شیر قانع ۱۱۷۵ھ

۱۔ علی اصغر حکمت نے مجاس النفائس کے دیباچہ میں -- ریاض الشعرا -- سے فخری کے حالات کا جو اقتباس دیا ہے وہ درحقیقت فخری ہروی سے متعلق نہیں، بلکہ وہ فردی تربتی کا حال ہے۔ قاضی اختر مرحوم نے اپنے مقالہ میں وہی اقتباس لے لیا ہے -- ریاض الشعرا -- کو نہیں دیکھا۔

(۹) صحف ابراہیم : ابراہیم علی خان ۱۲۰۵ھ

(۱۰) خلاصۃ الافکار : ابو طالب خان تبریزی ۱۲۰۷ھ

اب تک متقدمین کی مذکورہ بالا کتابوں میں فخری اور اس کے باپ کا ذکر مل سکا ہے، جن کو ماخذ بنا کر ما بعد کے مصنفین میں سے مندرجہ ذیل حضرات نے فخری کا حال لکھا ہے :

(۱۱) اسپرنگر : اودھ کیٹلوگ

(۱۲) ریسو : فہرست موزۃ برطانیہ

(۱۳) بلوشہ : فہرست کتب خانہ قومی پریس

(۱۴) پرمستیچ : فہرست کتب خانہ برلین

(۱۵) شمس الدین سامی : قاموس الاعلام

(۱۶) ہیل، طامس ولیم : اورنٹیل بایوگرافی

(۱۷) عبدالمقتدر خان : فہرست کتابخانہ بانکیپور

دور جدید کے اہل قلم حضرات یہ ہیں جنہوں نے ان تمام ماخذوں کو سامنے رکھ کر فخری پر اپنے مقالے لکھے ہیں :

(۱۸) علی اصغر حکمت : مقدمہ لطائف نامہ

(۱۹) شمس اللہ قادری : مقدمہ جواہر العجائب

(۲۰) قاضی احمد مدنی اختر : مقالہ روضۃ السلاطین

(۲۱) احمد گلچین معانی : مقالہ تحفۃ الحبيب

(۲۲) عبدالحی حبیبی : مقالہ فخری ہروی در آریانا

(۲۳) دکتر خیام پور : مقدمۃ روضۃ السلاطین

بیان کردہ ان تمام مصادر کے نوشتوں سے نیز فخری کی اپنی تصانیف کے دیباچوں سے، جو کچھ ان کے حالات حاصل ہو سکے ہیں، ان سے

فخری اور ان کے والد کی تصویر کچھ اس طرح بنتی ہے :

نام - والد - وطن

فخری نے اپنی کتابوں میں اپنا اور اپنے والد کا نام اس طرح لکھا ہے :

- ہفت کشور : فخری بن امیر ہروی ۱
لطائف نامہ : فخری ، سلطان محمد بن امیری
تحفة الحبيب : فخری بن محمد امیری ۲
صنایع الحسن : فخری ابن محمد امیری الہروی
روضۃ السلاطین : فخری بن محمد امیر الہروی ۳
جواہر المعایب : فخری بن امیری الہروی

ان مختلف اندراجات سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کا اپنا نام سلطان محمد اور تخلص فخری تھا : والد محمد امیر تھے ، نام کی مناسبت یا جیسا کہ تقی اوحدی نے لکھا ہے امارت کی بنا پر انکا تخلص امیری تھا . ہرات خاندانی وطن اگر نہیں تھا تو کم از کم دادا کے دور سے اس خاندان کو ہرات کی شہریت حاصل تھی ، کیونکہ صاحب عرفات کے نوشتہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ امیری کا تولد ہرات میں ہوا .

محمد امیر امیری

تقی اوحدی نے — امیری خراسانی — کے تحت فخری کے والد کا حال یوں

۱- نسخۂ تاشکند (شمارہ ۱۰۲۶) .

۲- نسخۂ تاشکند (شمارہ ۱۳۳۸) : فخری سلطان محمد بن امیر .

۳- فہرست لینن گراڈ میں روضۃ السلاطین کے مؤلف کی حیثیت سے نام : سلطان محمد بن محمد امیری الہروی متخلص بہ فخری لکھا ہوا ہے . (ص ۲۹۳)

لکھا ہے :

— اختر برج عالی مکانی ، گوہر درج کامل بیسانی ، مولانا امیری
غراسانی از اعیان و اکابر است . گویند : بہ نسبت امارت — امیری —
تخلص کردہ . مولد وی ہرات است و والد ملا فخری صاحب — تحفۃ الحبيب —
است .

نقل است کہ : شاہ اسمعیل بعد از تسخیر ، ہرات را بوی و درمیش خان
سپرد . و ایشان بنایت خوش سلوک کردند ، اما امیری از افاضل مقرر و
امجد مشتہر است . بسیار خوش طبع و فہیم و حکیم و دانا بودہ ، و با
بدرالدین ہلالی و عبداللہ ہاتفی و دیگر اعزہ ہمیشہ مخصوص افتادہ . — ۱

مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ وقت کے امرا اور اکابر میں
امیری کا شمار تھا ، اور خود عالم و فاضل نامی اور فہم و فراست میں
نامور اور بہت ہی خوش مزاج اور خوش طبع واقع ہوا تھا . اپنے دور کے
مشہور شعرا مثلاً بدرالدین ہلالی (متوفی ۹۳۵ھ) اور مولانا جامی کے بھانجے
عبداللہ ہاتفی (متوفی ۹۲۷ھ) سے خاص مراسم تھے ۲ نیز دیگر شعرا کے وقت

۱۔ اقتباس عنایت کردہ آقای گلچین معانی .

۲۔ فخری نے لطائف نامہ (ترجمہ مجالس النفاہس) میں اس قسم کا کوئی اشارہ نہیں کیا ہے ،
رک : ص ۶۸ - ۶۲ - مولانا ہاتفی کی قبر ہرات میں ہے ، جس پر یہ کتبہ خوبصورت
نستعلیق میں کندہ ہے :

ہو الغفور

ثربت مولانا عبداللہ ہاتفی

از یساغ دہر مہاتفی خوش کلام رفت
سوی ریاض خلد بصد عیش و صد طرب
جان داد رو بروصہ پاک رسول و گفت :
روحی فداک یا صنم البطحی لقب
رفت از جہان کسی کہ لطف شعر او
آشوب ترک و شور عجم فتسنہ عرب
تاریخ فوت او طلبیدم ز عقل ، گفت :
از -- شاعر شہان -- و -- شہ شاعران -- طلب

سے بھی ہر وقت کا میل جول تھا :

درمیش خان (متوفی ۸۹۳۱ھ) شہزادے سام میرزا ۱ کی طرف سے (۸۹۲۷ھ) میں ہرات کا نائب الحکومت بنکے آیا : اسکے ساتھ ہی اگر امیری بھی کسی عہدے پر مقرر ہوا تھا تو ظاہر ہے کہ اس وقت وہ بقید حیات تھا ، اور یہی وہ دور ہے جسمیں فخری ہروی کا ممدوح خواجہ حبیب اللہ ساؤجی بھی ہرات میں وزارت کے عہدے پر مامور ہوا ، جن کے نام پر فخری نے — تحفة الحبیب — اور — لطائف نامہ — موشح کئے ہیں : اس سے ظاہر ہے کہ ان سالوں میں امیری خاصا عمر رسیدہ ہوگا اور فخری کی عمر اس وقت ۲۵ سال کے لگ بھگ ہونی چاہیئے :

امیری نہ فقط شعر کا دلدادہ اور شعرا کا دوست تھا بلکہ خود بھی شاعر تھا . دیوان اگر مرتب ہوا ہو تو آج تک کسی کتب خانے میں دستیاب نہیں ہوا لیکن فخری نے — تحفة الحبیب — میں اور تقی اوحدی نے — عرفات — میں انکی چند غزلیں دے دین ہیں جو درج ذیل ہیں :

جای جز میخانہ ، خوش ناید من دیوانہ را	زانکہ پر یار موافق یافتم پیانہ را
بر در میخانہ حرف خانقہ ، ای شیخ ! چیست	پیش عشرتگاہ ، کم کن ذکر محنت خانہ را
نہست در میخانہ لایق گفتگوئی ، قصر خلد	زانکہ ، هست آب و ہوائ دیگر ، این کاشانہ را
دم بدم در مجلس ، ای صوفی ! ترا فریاد چیست	خیز ! و با رندان گذار این نمرۂ مستانہ را

ای (امیری !) لعل یک دانہ فروش و بادہ نوش

تسا بدانی قیمت لعل مسیٰ یک دانہ را ۲

باز این چہ فتنہاست ، کہ از قامت تو خاست	ای سرو ! راست گوی ، کہ باز این چہ فتنہ ہاست
خون دل از وفای تو ، داریم در کنار	نہی ! نہی ! سزای ماست ، کہ اندر کنار ماست

۱- تعجب ہے کہ سام میرزا نے -- تحفة سامی -- میں اس باپ بیٹے کا کوئی ذکر نہیں کیا .

۲- تحفة الحبیب حیدرآباد و پاریس . عرفات میں اسکے چار بیت ہیں .

نبود خطا کہ تیر تو، آید بجان من
احوال مبتلای خود، از هر کسی پرس
گفتم: غم توام، در دل میزند مدام
در چین زلف تست، اگر جان و گرد دل ست

گفتم: کہ کی به عشق (امیری) اسیر تست

گفتا: کہ عمر هاست کہ مسکین درین بلاست ۱

از بادہ عشق تو، دلم بیخیر افتاد
باشد ز کسباب جگرم پسارہ نشانی
بس خاطر عشاق، کہ گردید پریشان
خوش گفت سحر بلبل شیدا، ز سر درد
با غنچہ و گل، راز دل خود نقوان گفت
بر طرف رخت گشتہ نمایان، در گشت

گاهی در میخانہ زند، گہ در مسجد

بیچارہ (امیری) کہ چنین در بدر افتاد ۲

چنان زد آن کمان ابرو ز شوخی بردلم تیرش
را از شوق تیرش، رشک بر نخچیر میآید
من دیوانہ از وارستگی، امید بر کندم
پی تسکین خود، فرہاد کندی صورت شیرین
نمیشاید مرا، آب روان و موج آن، دیدن
اگر در خواب شب خورشید عالمتاب بیند کس

ترا دید و (امیری) گر نمرد از شادی وصلت

بتقدیر ست این معنی، مفرما حمل تقصیرش ۳

سلطان محمد فخری

جیسا کہ اوپر ہم نے بیان کیا ہے کہ (۹۲۷-۹۲۸ھ) میں سلطان محمد

۱- پاریس: پنج بیت .

۲- پاریس: نویدی کے نام پر یہ غزل دی ہوئی ہے .

۳- پاریس: پنج بیت . ان غزلوں پر فخری کی غزلین بھی ہیں .

فخری تخمیناً ۲۵ سال کا ہونا چاہیے تو اس لحاظ سے اس کی ولادت کا سال (۹۰۳ھ) کے آس پاس ہوگا :

تذکرہ نویسوں نے ، معلوم نہیں کن مآخذ کی بنا پر ، فخری کو مولانا ، عالم ، فاضل ، فصیح ، خوش مزاج ، خوش طبع اور خوش خط لکھا ہے ؟ تذکروں کی عبارتیں یہ ہیں :

میر معصوم : مردی خوش طبع و از اکابر بودہ :

صاحب عرفات : افتخار زمان مولانا فخری زبدۃ المؤلفین ،
عمدۃ الفصحا بسیار خوش طبیعت و فاضل
بودہ :

مآثر رحیمی : مولانا فخری شاعر و خوش نویس بود :

ممدوحین

فخری کی تصنیفات سے معلوم ہوتا ہے کہ سندھ سے باہر خراسان اور ایران میں ان کے ممدوحین ، شاہ اسمعیل صفوی (۹۰۶ - ۹۳۰ھ) شاہزادہ سام میرزا (۹۲۳ - ۹۷۵ھ) امیر درمیش خان والی ہرات (۹۲۷ - ۹۳۱ھ) اعتماد الدولہ میرزا کمال الدین شاہ حسین اصفہانی (وزیر اعظم شاہ اسمعیل) جس کا قتل (۹۲۹ھ) تبریز کی عمارت ہشت بہشت میں مہتر شاہ قلی کے ہاتھ سے ہوا ، اور خواجہ کریم الدین حبیب اللہ ساوجی (متوفی ۹۳۶ھ) تھے :

شاہ اسمعیل کے نام پر فخری نے شاید علیحدہ قصائد بھی لکھے ہیں :
اور اپنی کتاب — ہفت کشور — انکے نام معنون کی ہے ، جسکے دیباچے میں
شاہ کے لئے مدحیہ اشعار ہیں ۱ : — لطائف نامہ — کے دیباچے میں ان کی

تعریف کرتے ہوئے یہ دو شعر لکھے ہیں :

صف حاجیان درش ، بی گمان ہمہ شہرپارندہ و سلطان و خان
شہ انجم ، از آسمان برین پیابوش افتد ، بروی زمین

— روضۃ السلاطین — میں انکے احوال میں یہ مدحیہ اشعار اپنی طرف

سے لکھے ہیں :

بمعر خود ، این چرخ دیرینہ پای ندیدہ ، چنان شاہ فرخندہ رای
جہان شد ، در ایام آن ، فوجوان فراموش شد عدل ، نوشیروان
ز تیغش ، کہ آمد جہانی بتاب دل گویہ ، خون بست و شد لعل ناب
کشش کرد چندان ، بروز نبرد کہ ، بہرام آہنگ درخواست کرد ۱

میر الہسی ہمدانی نے — خزینۃ گنج الہسی — میں اشارہ کیا ہے کہ :

— فخری تا زمان شاہ طہماسپ میزیت و ماح آن ملک بودہ --

ہمیں کوئی قصیدہ شاہ طہماسپ کی تعریف میں فی الحال دستیاب

نہیں ہوا ، لیکن تذکرہ — جواہر العجایب — کے دیباچے میں ، وہی شعر

ان کی مدح میں تھوڑے سے تغیر کے ساتھ لکھے ہیں ، جو — لطائف نامہ —

میں ان کے باپ کی مدح میں استعمال کرچکا ہے :

شہ آسمان قدر طہماسپ شاہ کمین خاک ہوسان او ، مہر و ماہ
صف حاجیان درش ، بی گمان ہمہ شہرپارندہ و سلطان و خان

سام میرزا کو باپ کی طرف سے پانچ برس کی عمر میں (۹۲۳-۸۹۲)

خراسان کی حکومت سپرد ہوئی . اس زمانہ میں حبیب اللہ ساؤجی کے نام

پر فخری نے — لطائف نامہ — تیار کیا : سام میرزا چونکہ خراسان کا

مالک تھا اس لئے دیباچے میں اسکی تعریف کی :

نارزین شہزادہ ، کز فیض فرخ مقدس آسمان نازش کثان گشت و زمین خوشحال شد
طاعت آوردی ، بہ پیش تخت زرین پایہ اش دایۃ ایام را ، سرمایۃ اقبال شد

درمیش خان اسی شہزادے کی طرف سے ہرات میں نائب الحکومت تھا ،
— لطائف نامہ — کے دیباچے میں جہاں سام میرزا کی تعریف میں دو شعر
لکھے وہاں اس — خان خاقان حشمت ، عالی مقدار ، معدلت شعار — کے نام
پر بھی چار بیتیں لکھدیں ہیں :

آن خان نامور ، کہ زمین در زمان او از روی قدر ، طعن بہفت آسمان کند
سہو و خطا بود ، کہ باحسان و عدل او دانا ، حدیث حاتم و نوشیروان کند

رباعی کے دو شعر ہیں :

ای عدل تو ، شرع مصطفیٰ را حامی و ز لطف تو ، خلق در نکو فرجامی
ہم دشمن تو مباد از دوست بکام ہم دوست نہ بیند از تو دشمن کامی

شاہ اسمعیل صفوی کے وزیر اعظم اعتماد الدولہ مرزا کمال الدین شاہ حسین
اصفہانی مقتول (۹۲۹ھ) کے نام — لطائف نامہ — کا خاتمہ لکھا ہے ، جسمیں
یہ اشعار اس کی تعریف میں درج ہیں :

ز آنجا کہ قدر اوست چہ بیند خرد بزر خورشید ذرۃ ننہاید بچشم آن
ہم مفتخر بطینت پاک وی آب و خاک ہم منفعل زدست ودلش ماندہ بحر و کان
سپہر اوج سعادت ، کہ در اصابت رای بلاد روی زمین را ، باوست زینت و زین
جہاں فضل و ہنر ، معدن سخا و کرم ملاذ و ملجاء ، اہل کمال شاہ حسین
ای آنکہ ، جہاں خوش بلقای تو بود تا دور سپہر است ، بقای تو بود
ہر جا کہ ، حدیث بر زبانی گذرد ختم سخن آن بہ ، کہ دہای تو بود ۱

در اصل حقیقی قدر دان اور فخری کا اہم ترین ممدوح خواجہ کریم الدین
حبیب اللہ ساوجی تھا ، جنکے نام — لطائف نامہ — اور — تحفۃ الحبيب —

موشح کیا ہے : دونوں کتابوں میں فخری نے کئی ایک مدحیہ شعر داخل کئے اور طرح طرح سے ان کو یاد کیا ہے : خواجہ کو ہمیشہ — ولی نعمت — کہا ہے ۱ :

۱- جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے شاہ اسمعیل نے اپنے بیٹے سام میرزا کو خراسان کا والی مقرر کیا۔ (۹۲۷ھ)۔ صفیر السن (نولہ ۹۲۳ھ) ہونے کی وجہ سے ان کا للہ درمیش خان (مقتول ۹۳۱ھ) نائب الحکومت ہو کر ہرات میں آیا۔ خواجہ کریم الدین حبیب اللہ ساوجی کے سپرد خراسان کی وزارت ہوئی اور ہرات نیابت کا مرکز بنا۔ خواجہ حبیب امیر سید شریف الدین علی جرجانی کی اولاد سے تھا اور شرافت اور ہز و جہ کے لحاظ سے فارس کے جمیع سادات پر ان کو فوقیت حاصل تھی۔ ایک مرتبہ شاہ اسمعیل نے شیراز کی قضا بھی ان کے سپرد کی تھی۔ ۱ خواجہ حبیب اللہ سخاوت میں نسام آور علم دوست اور اہل علم کا بیحد قدردان اور سرپرست تھا۔ اس عہد کے کئی نسامی شعرا نے ان کی مدح میں قصائد کہے اور کئی مشہور مصنفین نے اپنی اپنی کتابیں ان کے نام پر معنون کیں۔ میر خوند نے اپنی مشہور تاریخ اس سے منسوب کی اور انہیں کے نام کی روایت سے کتاب کا نام — حبیب السیر — رکھا۔ مولانا شہاب الدین احمد حقیری نے ان کی مدح میں کئی قصائد اور غزلیں کہی ہیں، ایک میں کہا ہے :

در سلک بندگان کمین و سگان خویش رہ دادہ مرا، شرف من ہمین بس است
مارا چہ حد آنکہ، نشینیم با حبیب ہستیم با سگان درش ہمیشین بس است
ز آشوب روزگار (حقیری) پناہ تو ظل ظلیل خواجہ دنیا و دین بس است

(رجال حبیب السیر ص ۲۲۰)

امیر مخدوم ہروی بھی انکے دامن سے وابستہ تھا (رجال ص ۲۵۲)۔ مولانا شمس الدین محمد خضری کاشانی نے سال (۹۳۰ھ) کے اوائل میں دو کتابیں ان کے نسام منسوب کیں — تفسیر سورۃ فاتحہ — اور دوسری — چہل حدیث — (رجال ص ۲۵۵)۔ خواجہ محمد مومن معلم سام میرزا خواجہ مدکور کا رہیں منت رہا ہے (رجال ص ۲۶۲)۔ مولانا عبدالملک بیرجندی نے کتاب — ابعاد و اجرام — ان کے نام لکھا (رجال ص ۲۶۳) ۲۔ ہرات کا مشہور زمانہ خطاط، میر علی خواجہ موصوف کا مداح تھا، ایک مطلع ہے :

دلا بگو غم و درد، اگر بیابی راہ بہ پیش آصف عالی گہر حبیب اللہ

۱- حبیب السیر جلد ۲ جزو ۴ ص ۱۱۳۔

۲- رک: مقالہ کتاب — ابعاد و اجرام — احمد احمدی نشریۃ فرهنگ خراسان خرداد ماہ ۱۳۴۳ شہد۔

فخری نے — لطائف نامہ — کے مقدمے میں یہ اشعار ان کی مدح میں

دئے ہیں .

سپہر لطف و کرم ، آصف سلیمان جاہ
امیدوار چنانم ، کہ تا سپہر بلند
مباد رایت او گہ ز لشکر اسلام
درخشندہ مہری بر اوج کمال
بزرگی لباسی ببالای اوست
عجب آل نبی و ول ، حبیب اللہ
دہد ز چشمہ خورشید آبروی بہا
بحق اشہد ان لا الہ الا اللہ
نشاط دل اہل فضل و کمال
وگردم ز مسند زند ، جای اوست

اور کتاب کے خاتمے میں خواجہ حبیب اللہ کو اس طرح خطاب کیا ہے :

ایا بر سپہر سعادت ، چو مہر
سپہر برینت بسوہ کاخ جاہ
بدوران بسی دیدم ، ای نامدار
محیط خرد را ، قوی در ناب
ز بہر تو این پیکر ، انگاشتم
چنان باز کردم سر درج راز
نکردم تماشای بنام کسی
و زان پس ، برانم بر اطراف دہر
درختی کہ ، تلخ است آن را سرشت
ور از جوی خلش ، بہنگام آب
سر انجام گیتی بکار آورد
نظر کن کہ عبداللہ ہاتفی
درین رنگ ، ازین خوبتر گفتہ است
اگر ، بیضہ زاغ ظلمت سرشت
بہنگام آن بیضہ پروردنش
دہی آبش ، از کوثر و سلسیل
ز قدرت یکی پایہ آمد سپہر
مگر مہر را قبضہ بارگاہ
امیر و وزیر و شہ و شہریار
سپہر کرم را ، توی آفتاب
ز روی سخن پردہ ، برداشتم
کہ گردد جہانی ازین چشم باز
کہ باشد پشیمانیم زو بسی
بگویم چو فردوسی از روی قہر :
گوش ، در نشانی بباغ بہشت
بہ بیخ ، انگین ریزی و شہد ناب
ہما میوہ تلخ بار آورد !
مسلم ہنظم جلی و خفی
بگوشت رسانم کہ در سفتہ است :
نہی ، زیر طاؤس باغ بہشت
ز انجیر جنت دہی ارزش
دران بیضہ ، دم در دم جبرئیل

رباعی کہی ہے :

وز حسن تو گردیدہ فزون ذوق و طرب
صاحب جاہان بہایت از عین ادب

ای ذات تو فیض بخش با اہل طلب
تو معدن ملک جودی و دیدہ نہند

کشد رنج بیہودہ طاؤس باغ !
 مرا ہم نگاری نمودہ جمال
 چنان نیز نبود کہ نتوان شنید :
 بنای بسازی چو باغ بہشت
 بہم گر بر آری ہمشک و گلاب
 بلندش کنی ، مثل چرخ برین
 بسازی بہر گوشہ ، صد اصل کار
 کنی بسا ہزار اہتمامش تمام
 تو شرمندہ گردی ز کردار خویش !
 چہ لیل و نہار و چہ شام و سحر
 ہمین است چہیز، کہ آورده ام
 ولی ، نزد من بہ ز دست تہیست
 بہمت ، چو گردون بود مایہ ام
 بمن بین ، و در کھنہ دلقم مبین
 تو جوہر شناسی و من جوہرم
 بود ، نام نیکت بماند بسی
 کہ تا باشد این خاکدان را مدار
 کہ جسانی و جان ہمہ عالمی

شود عاقبت ، بچہ زاغ ، زاغ
 درین معنی ، از لطف ایزد تعال
 نشاید چو آن شاہدان گرچہ دید
 اگر از گلی شورہ بد سرشت
 نخستش بصد گونه رای و صواب
 دہد خشت و گل ، جبرئیل امین
 پی زینت آن ، ز نقش و نگار
 نہائی دران غایت اہتمام
 همان شورہ ، آخر کند کار خویش
 بسی رنج بردم درین مختصر
 سر اکنون ازین بحر بر کردہ ام
 اگرچہ نہ لایق بہ بزم شہیست
 بظاہر ، اگرچہ فرو مایہ ام
 بتعریف و توصیف خلقم مبین
 غلام توام ! ای جہان کرم
 غرض زین ہمہ ، ای عزیز کسی
 امہدم چہسانست از کردگار
 نگردد تہی از تو عالم دمی

اسی طرح - تحفة الحبيب - کے دیباچے میں فخری نے مدحیہ اشعار درج
 کئے ہیں جو آئندہ اوراق میں دیکھے جا سکتے ہیں : اپنی غزلوں کے
 کئی اشعار میں خواجہ کا نام لیا ہے ۲ :

ہرات کا زمانہ

فخری کے والد امیری نے کب انتقال کیا ؟ خود فخری کب تک ہرات
 میں رہا ؟ اپنے ممدوح خواجہ حبیب اللہ ساوجی کے انتقال کے بعد (۹۳۶ھ) کس کی
 دامن دولت سے وابستہ رہا ؟ شاہ اسمعیل کے بعد (۹۳۰ھ) شاہ طہماسپ تخت
 نشین ہوا ، فخری نے اسکی مداحی ضرور کی ہے ، لیکن انکے دربار تک پہنچا

جا فقط دور ہی سے بیٹھا قصائد کہتا اور زمانے کے دستور کے مطابق دعا گوئی کرنا رہا ؟ یہ سب مسائل ایسے ہیں جنکے متعلق ہمارے پاس کوئی قطعی شہادت یا معلومات نہیں ہے :

فخری کے ممدوح خواجہ حبیب اللہ نے (۹۳۶ھ) میں وفات پائی ہے ، گمان ہے کہ فخری (۹۲۷ھ) سے لیکر کم از کم اسکی وفات تک، کسی نہ کسی صورت سے، انکے دامن دولت سے وابستہ رہا ہوگا . (۹۲۹ھ) تک تو — لطائف نامہ — اور — تحفة الحبيب — سے ثابت ہے کہ وہ ان سے براہ راست متعلق تھا . ظاہر ہے کہ اسکے بعد بھی تعلقات کا ربط و ضبط ، کوئی وجہ بظاہر نہیں ، کہ ٹوٹا ہو :

سندھ میں آمد

دسویں صدی ہجری کی پہلی چوتھائی ، ماوراءالنہر، خراسان ، ایران ، نیز سندھ میں بڑے بڑے انقلابات اور نشیب و فراز کے لپیٹ میں رہی ہے ، پریشانی ، بربادی ، کشت و خون اور درہمی برہمی کا عجیب و غریب عالم رہا ہے : کئی خانوادے مٹے ، کئی حکومتیں زیر و زبر ہوئیں ، اور کئی ایک نئی سلطنتوں کی کا آغاز ہوا :

شاہ اسمعیل صفوی نے اپنی نئی سلطنت کی بنا اسی چوتھائی میں ڈالی : محمد خان شیبانی اپنی خون آشامیوں اور لشکر کشیوں سے اسی زمانے میں ایران قوران اور خراسان کی سرزمین کو روندنا اور بار بار خون سے نہلاتا رہا ، اور پھر اسی چوتھائی کے اندر اندر خود بھی اپنی بساط لٹا اور اپنی جان گنوا بیٹھا . آل تیمور کی سلطنت کا آخری چراغ اسی عہد میں ہرات کے اندر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے بجھ گیا : بہت سے شہزادے مارے گئے اور جو کچھ بچے وہ ایسے بکھرے اور بچھڑے کہ جیتے جی پھر کبھی ایک دوسرے کی

صورت دیکھنا نصیب نہ ہوئی : یہی حال آل تیمور کی دوسری شاخ کا فرغانہ میں ہوا ، بابر مسند پدری گنوا بیٹھا ، توران سے لیکر درۂ خیبر تک کی وادیوں اور پہاڑوں کے نشیب و فراز میں اپنی قسمت کی پستی اور بلندی سے کھیلتا اور اسکے تماشے دیکھتا رہا . یہی کچھ حال سندھ میں بھی ہوا ، صدیوں کی سمہ سلطنت سلطان نظام الدین کی آنکھیں بند (۹۱۲ھ) ہوتے ہی خانہ جنگی کی نذر ہو گئی : شاہ حسین بایقرا کے امرا میں سے مٹھی بھر افراد پر منحصر ارغونیوں کا خاندان ، جب قندھار اور کابل بابر کے ہاتھوں گنوا کے آوارہ ہوا ، تو سیدھا سندھ میں پہنچا اور یہاں کی خانہ جنگی سے فائدہ اٹھا کر اپنی حکومت کی از سر نو طرح ڈالی اور جم کر بیٹھ گیا :

یہ سب کچھ (۹۰۶ھ) سے لیکر (۹۲۷ھ) تک ہوا . ظاہر ہے کہ فخری کا باپ اور خود فخری یہ سارے تماشے اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہے ہونگے :

امن و امان ، اطمینان اور آرام ، نیز آبرومندانہ گزر بسر کا توران اور خراسان میں فقدان پا کر ، امن پسند شہری — جن میں بڑے بڑے علما ، فقہا ، مذہبی پیشوا ، اہل علم اور اہل قلم بھی تھے — قافلہ در قافلہ وہاں سے نکل کر سندھ کی طرف آنے لگے . پہلے اس لشے آئے کہ صفوی اور شیبانی کی غارتگریوں نے وہاں جہنم کا سا سماں پیدا کر دیا تھا ، اور اسکے مقابلے میں یہاں سندھ بہشت کے مانند تھا . اور جب ایران میں صفوی سلطنت قائم ہو گئی اور تشیع کا زور بڑھا ، تو کچھ مذہبی تشدد کے مارے اور کچھ ارغونیوں سے تعلق ہونے کی وجہ سے ، آمد کا سلسلہ جو نظام الدین کے زمانے سے شروع ہوا تھا ، وہ رکنے کی بجائے اور تیز تر ہوتا گیا . چنانچہ ارغونیوں کے دور میں تاریخ کے اندر ہمیں بیشمار

نامور علما ، شعرا اور اہل قلم حضرات کے نام ملتے ہیں جو یہاں آکر اس طرح پناہ گزین ہوئے کہ پھر کبھی واپس جانے کا نام نہیں لیا :

فخری ہروی بھی، انہی آنے والوں میں سے ایک تھا ، جو بظاہر حج کے ارادے سے وطن کو خیر باد کہہ کے چلا تھا ، لیکن مکہ معظمہ پہنچنے سے پہلے سندھ کی زیارت سے مشرف ہوا اور یہاں رہ کر اپنے آپکو آسودہ حال کیا :

فخری ہرات سے کب نکلا ، اسکا صحیح علم تو نہیں ، لیکن — جواہر العجائب — کے دیباچے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ ظہاسپ کے عہد میں — جو (۹۳۰ھ) سے شروع ہوتا ہے — یہاں پہنچا، جبکہ شاہ بیگ ارغون کے فوت (۹۲۸ھ) ہونے کے بعد اس کا بیٹا شاہ حسن ارغون فرمانروا تھا :

سندھ میں فخری کے وارد ہونے کی تاریخ کا علم نہیں ہے : لیکن ان کی کتابوں میں بعض عبارات ایسی ملتی ہیں جن سے سندھ میں ان کی آمد کا قیاسی زمانہ متعین کیا جاسکتا ہے .

فخری نے — جواہر العجائب — کے دیباچے میں سندھ میں اپنی آمد کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے :

فی ایام شاہ ظہاسپ بعزم زمین حرمین شریفین
گذرم بملک سند افتاد . حسب التقدير یک چندی دران دیار فرخندہ آثار
اتفاق اقامت دست داد . ۱

سندھ میں ورود کی اطلاع بس انہی الفاظ میں ملتی ہے : — یک چندی اقامت دست داد — سے آمد یا مدت اقامت کا کوئی تعین نہیں کیا جاسکتا : — روضۃ السلاطین — میں اپنے آمد کا کوئی ذکر

نہیں کیا : لیکن کتاب میں بعض سوانح کے اندراجات سے معلوم ہوتا ہے کہ ناصر مرزا کی وفات (۹۵۳ھ) کے بعد اور بہرام میرزا کے فوت ہونے (۹۵۶ھ) سے پہلے ۲ اس نے — روضة السلاطین — تالیف کی ہے . جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ سندھ میں ان کی آمد لازماً (۹۵۳ھ) سے پہلے ہوئی ہوگی :

فخری اپنی دوسری کتاب — صنایع الحسن — میں ایک جگہ مثال کے طور پر قصیدہ کے تین شعر لایا ہے جو اس نے شاہ حسن کی مدح میں اسوقت کہا ہے ، جبکہ ہمایون سندھ میں ڈھائی سال تک آوارہ پھرتے پھراتے شاہ حسن کے شتر غمزوں سے آخر تنگ ہوکر مایوسی کے عالم میں ایران کی طرف نکل گیا . ۳

شاہ حسن نے سندھ میں ہمایون کے قدم نہ ٹکنے کے لئے جو چالیں چلیں اور اسکو یہاں سے نکال دینے میں کامیاب ہوا ، اسکو فخری نے ہمایون پر فتح پانے سے تعبیر کیا ہے : اشعار کے اوپر یہ عبارت ہے :

— این چند بیت درین صنعت از قصیدۂ ایست کہ جہۂ حضرت نواب کامیاب
در فتح ہمایون پادشاہ گفت شدہ بود —

اشعار ہیں :

کردۂ زین پیش در میدان کین ، بسیار کار	بوالعجب کاریست اما این ، کہ اکنون کردۂ
اللہ! اللہ! آسمانی را ، چسان برداشتی	آفتابی را ، مثال ذرۂ چون کردۂ
بحر خونی را ، ز موج فتنہ ، بنشاندی بخاک	بستیونی را ، ز اوج کینہ ، ہامون کردۂ ۴

ہمایون شیر شاہ سے شکست کھا کر بتاریخ ۲۸ رمضان (۹۴۷ھ) سندھ کے حدود میں داخل ہوا اور ۹ ربیع الثانی (۹۵۰ھ) کو اس نے سندھ کی

۲۔ کتاب حاضر ص ۷۲ .

۱۔ کتاب حاضر ص ۵۹ .

۳۔ یہ دلچسپ داستان ہمایون نامہ اور میر معصوم کی تاریخ میں دیکھنے چاہئے .

۴۔ ورق ص ۸۹ .

سرزمین کو خیر باد کہا :

ظاہر ہے کہ فخری نے یہ قصیدہ (۹۵۰ھ) میں ہمایون کے چلے جانے کے بعد لکھا جبکہ وہ خود بھی یہاں موجود ہوگا ۔
اسی شہادت کی بنا پر قیاس کیا جاسکتا ہے کہ فخری لازماً (۹۲۷ھ) سے پہلے یہاں پہنچا اور ہمایون کی یہ ڈھانی سالہ گردش روزگار اپنی آنکھوں سے اسنے دیکھی ہوگی ۔

سندھ میں سیاسی اور سماجی صورت حال

یہ وہ زمانہ تھا جبکہ میرزا شاہ حسن ارغون ملتان اچ بکھر اور سندھ کے دیگر علاقوں کو قطعی غارت کر کے یہاں کے باشندوں کو تہس نہس اور یہاں کے آزادی خواہ عناصر کو تہ تیغ کر کے ، ملک میں اپنی قوت سے ہیبت اور دہشت کا ایک عالم پیدا کرنے کے بعد، بہ اطمینان خاطر فرمانروائی کرنے لگا تھا ۔ فخری اس دور (۹۲۷ھ) کے لگ بھگ غالباً ہرات سے ہی نکلا، کابل اور قندھار کی سرزمین میں امن و امان اور سکون و اطمینان کا فقدان پاتے ہوئے سیدھا سندھ میں پہنچ گیا :

فخری نے اگرچہ ٹھٹھہ میں اپنی اقامت کا ذکر نہیں کیا ہے اور نہ ہی ٹھٹھہ کا کہیں نام لیا ہے ، لیکن ظاہر ہے کہ وہ سیدھا دارالحکومت میں آیا ہوگا اور وہیں اسکا پورا زمانہ کٹا ہوگا ۔ شاہ حسن کے جن مجالس کا ذکر اس نے اپنی تصنیفات کے دیباچوں میں کیا ہے وہ یقیناً دارالحکومت کی صحبتیں اور مرکز کی درباری مجلسیں تھیں ۔

توران اور خراسان کے دوست احباب ، لاتعداد اہل زبان اور اہل وطن ، یہاں پہلے سے موجود تھے : فخری کا دوست اور خواجہ حبیب اللہ ساوجی کا دوسرا بڑا مداح یعنی — حبیب السیر — کا مولف خوند میر اس زمانے میں جبکہ فخری ابھی

ہرات میں خواجہ حبیب اللہ کی مداحی میں مصروف تھا ۱ ، سندھ پہنچکر یہاں سے ہندوستان چلا گیا تھا ، لیکن اسکے خاندان کے کئی افراد اور قریبی عزیز و خویش یہاں شاہ حسن کے پاس بڑے بڑے مناصب پر فائز تھے : ہرات کا پورانی خاندان یہاں موجود تھا ، مشہور شاعر شاہ حسین تکداری یہاں کی امارت پر مامور تھا ، مخدوم محمود ، سید میر کلان ، مولانا مصلح الدین لاری ، مولانا یوسف سمرقندی ، شیخ الاسلام شاہ قطب الدین خراسانی ، شیخ الاسلام سید میر صفائی ، شیخ الاسلام قاضی محمد ہروی اور اس قسم کے دوسرے ان گنت حضرات — جن میں کئی ایک فخری کے دوست اور آشنا ہونگے — یہاں موجود تھے : ہرات کا مشہور کلیجہ پز شاعر حیدر پہلے سے شاہ حسن کی مداحی میں یہاں مصروف تھا ، شاہ جہانگیر ہاشمی اپنی مثنوی — مظہر الآثار — (۹۲۰ھ) شاہ حسن کے نام ٹھہرے میں لکھ چکا تھا ۔

ایسے سازگار ماحول میں فخری جب یہاں پہنچا تو یقیناً غریب الوطنی کا احساس اس کو نہیں ہوا ہوگا ، پھر ایسی صورت حال میں سندھ کیونکر نہ اس کے لیے — دیار فرخندہ آثار — ہوتا ۔

شاہ حسن کا دربار اور فخری

— تحفة الحبيب — میں شاہ حسن کے داخل کردہ اشعار سے — اگر وہ فخری نے بعد میں شامل نہیں کیے ہیں — تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ فخری کی واقفیت شاہ حسن سے وہیں ہرات کی تھی :

۱۔ خوند میر (۸۸۰-۹۲۲ھ) شوال (۹۳۳ھ) میں ہرات سے نکل کر قندھار پہنچا اور جمادی الاخر (۹۳۴ھ) میں سندھ سے ہوتا ہوا اسی سال آگرے جا کر بابڑ سے پیوست ہوا (۹۴۲ھ) یا (۹۴۳ھ) میں اس کا انتقال گجرات میں ہوا اور دہلی میں نظام الدین اولیاء کے جوار میں دفن کیا گیا ۔

فخری جب یہاں پہنچا تو فضا سازگار اور ماحول میں ایک اپنائیت موجود تھی ، شاہ حسن ایک دربار آراستہ کیے ہوئے تھا ، ہراتی شعرا نغمہ سرا تھے ، وہاں کی علمی اور ادبی محفلوں کا ۔ جو ابھی کل کی بات تھی ۔ ذکر اذکار نکلتا رہتا تھا ، کتابیں اور شعرا کے دواویں وہاں سے آنے والے اپنے ساتھ تحفہ لاتے تھے ، چنانچہ ۔ روضۃ السلاطین ۔ کی تالیف سے پہلے شاہ حسین بایقرا کا دیوان شاہ حسن کے پاس پہنچ چکا تھا ، اور وہی دیوان ۱ تذکرۃ ۔ روضۃ السلاطین ۔ کی تالیف کا باعث بنا :

فخری شاہ حسن سے تقریباً پندرہ برس (۹۲۷-۹۶۲ھ) یا اس سے بھی زیادہ عرصہ وابستہ رہا ، اس دور کے اندر اس نے کیا کچھ اور کیا ؟ یہ تو منکشف نہیں ہو سکا ، لیکن شاہ حسن کے نام پر اس عرصہ میں اسنے دو کتابیں ۔ روضۃ السلاطین ۔ اور ۔ صنایع الحسن ۔ تالیف کیں جو آج تک ہمیں اس دور کی یاد دلا رہی ہیں :

میرزا عیسیٰ ترخان کا دور (۹۶۲-۹۹۷ھ)

میرزا شاہ حسن کی زندگی کے آخری چند سال بڑی پریشانی میں گزرے ، خود معذور ہو چکا تھا فالج کی وجہ سے حکیموں کی ہدایت تھی کہ وہ کشتی میں سوار رہے اور دریا میں زندگی بسر کرے : چنانچہ ٹھٹھے کی جہاں یکجائی ختم ہوئی وہاں اسکا دربار اور محفل بھی درہم برہم ہو گئیں ، انکے اپنے ہی نوکروں میں انتشار پھیلا اور (۹۵۹-۹۶۰ھ) سے عام بغاوتیں ہونے لگیں : امرا نے آپس میں لڑنا شروع کر دیا ، اسکے اپنے قبیلہ کے لوگ اور اسکے آوردہ ساتھی اس سے بیزار ہو گئے : چنانچہ شروع ماہ محرم (۹۶۲ھ) میں میرزا عیسیٰ ترخان نے دارالسلطنت ٹھٹھے میں کودتا (Coup d'etat) کر کے

شہر پر قبضہ کر لیا : اگرچہ بعد میں بظاہر میرزا عیسیٰ نے کہنے سننے پر شاہ حسن ارغون سے (ربیع الاول ۹۶۲ھ) صلح کر لی ، لیکن ابھی ٹھٹھہ پر سے اس کا قبضہ اٹھا نہیں تھا کہ شاہ حسن ہی نے (دو شنبہ ۱۲-ربیع الاول ۹۶۲ھ) اپنی جان ، جان آفریں کے سپرد کر کے ہر خرخسے اور خدشے سے نجات پالی .

مذکورۃ بالا صورت حال سے جو میرزا کے آخری ایام میں پیدا ہوئی تھی ، ظاہر ہے کہ فخری ہروی کو فارغ البالی اور ذہنی سکون ، جو ابتدائی سالوں میں میسر تھا ، نہیں ملا ہوگا . اور اگر حج پر جانے کا ارادہ باقی ہوگا بھی تو وہ اس غیر یقینی ماحول کی وجہ سے آج کل پر ٹلتا رہا ہوگا ، نا آنکہ میرزا شاہ حسن کی وفات کے بعد لاولد ہونے کی وجہ سے زیرین سندھ پر ایک نئے خاندان کے سربراہ یعنی اسی میرزا عیسیٰ ترخان کی ، حکومت مستقلاً قائم ہوگئی .

ظاہر ہے کہ فخری چونکہ ٹھٹھہ ہی میں تھا ، تو اس نے قدرتی طور پر نئے حکمران ، یعنی ان کے الفاظ میں — امیر کبیر عالمگیر آفتاب نظیر سلطان نشان سایۃ لطف رحمت رحمان میرزا محمد عیسیٰ ترخان خلد اللہ ملکہ — کے دامن دولت سے وابستگی پیدا کر لی :

حاجی ماہ بیگہ

— جواہر العجایب — کے دیباچے سے ظاہر ہوتا ہے کہ فخری کا شاہ حسن ارغون کی بیوی حاجی ماہ بیگم کے ہاں ، جس کو وہ — حاجی بیگم اید اللہ تعالیٰ عمرہا و دولتہا — لکھتا ہے ، آنا جانا تھا . اب حاجی ماہ بیگم کے ساتھ شاہ حسن کے فوت ہونے پر — ارغون قوم کی ہمدردی حاصل کرنے کی خاطر — میرزا عیسیٰ ترخان نے عقد کر لیا تھا .

شاہ حسن کے بعد سندھ دو حصوں اور دو حکومتوں میں بٹ چکا تھا، بلائی سندھ پر سلطان محمود بکھری حکومت کر رہا تھا جس کے ہاں بھی دربار لگا ہوا تھا اور وہاں بھی خراسانی علما اور ادبا کا ایک بڑا گروہ اس کی سرپرستی سے استفادہ کر رہا تھا۔ قوی احتمال ہے کہ اس دربار کے مقابلے پر، میرزا عیسیٰ کے دربار کو ترجیح دینے اور اس سے وابستہ رہنے کا زیادہ تر بلکہ اولین سبب، حاجی ماہ بیگم کی شخصیت ہوگی، جو خود بھی اپنے طور پر — مشہور تیموری خواتین کی طرح — خاص شخصیت کی مالک اور غیر معمولی دھوم دھڑکے کی خاتون تھیں۔ ظاہر ہے کہ شاہ حسن سے تعلق کی بنا پر اس نے فخری کو ٹھٹھے ہی میں رہنے پر مجبور کر دیا ہوگا۔ اگر براہ راست میرزا عیسیٰ سے وابستگی پیدا کی ہوتی تو حاجی ماہ بیگم کے بجائے کتاب میرزا عیسیٰ ہی کے نام معنون کرتا :

جواہرالعجائب کی تالیف

فخری میرزا عیسیٰ کی سرکار سے وابستہ تو ہو گیا تھا، لیکن اس کو سکون نصیب نہ ہو سکا۔ کیونکہ نئی حکومت قائم ہونے ہی ٹھٹھے اور بکھر کے دونوں رقیبوں میں جھگڑے اور جھڑپیں شروع ہو گئیں، اور (۹۶۳ھ) کے شروع ہی میں میرزا عیسیٰ نے سلطان محمود بکھری کے مقابلے اور اسکو ختم کرنے کیلئے ایک طرف پرتگالیوں سے کمک مانگی اور دوسری طرف خود بکھر پہنچکر اس سے لڑائی شروع کردی تھی :

بکھر میں ابھی جنگ کی ابتدا ہی تھی کہ میرزا کے بلائے ہوئے پورچوگیز ٹھٹھے آ پہنچے۔ میرزا کو شہر میں نہ پا کر شہر کی تباہی پر تل گئے۔ انہوں نے شہر کے باشندوں کا اس بے دردی سے صفایا کیا کہ پورا شہر گنج شہیداں بنکے رہ گیا اور سندھ کا یہ شاندار دارالسلطنت اسطرح تباہ و برباد ہوا کہ

آئندہ کئی برس تک اس تباہی کے نشانات نہ مٹ سکے ، بلکہ تاریخ میں تو وہ نشان آج تک اسی طرح نمایاں اور قائم ہیں ۔

یہ (۹۶۳ھ) کے واقعات ہیں ، جبکہ فخری ٹھٹھے کی حکومت سے وابستہ تھا ، اور غالباً چند ماہ پہلے یعنی (۹۶۲ھ) ہی میں یا چند ماہ بعد (۹۶۳ھ) میں ۔ تقریب بہر ملاقات ۔ کے طور پر ، جنس کی مناسبت سے حاجی ماہ بیگم کے نام خواتین شعرا کا تذکرہ ۔ جواہرالعجائب ۔ تالیف کرچکا تھا ۔

یہ تو نہیں کہا جاسکتا کہ اس نے کتاب پیش بھی کی یا پیدا شدہ خطرناک صورت حال کی وجہ سے اس کا نسخہ ابھی اپنے پاس رکھے ہوئے تھا کہ ہندوستان سے اکبر کی تخت نشینی (۲ ربیع الاول ۹۶۳ھ) کی خبر سندھ میں پہنچ گئی ۔ گویا میرزا عیسیٰ کی مسند نشینی (ربیع الاول ۹۶۲ھ) اور اکبر کے تخت نشینی تک پورے ایک سال کا عرصہ درمیان میں بیت چکا تھا ۔ بڑا ملک جسکا بادشاہ بھی بڑا ، سندھ میں زندگی کے سولہ سترہ سال گزار کر ممکن ہے فخری اکتا بھی چکا ہو ، اور حالات وہ کچھ تھے جو بیان کئے جا چکے ، نہ حال نہ مستقبل ، کچھ علم نہیں کہ کیا ہونے والا ہے : خیال ہوتا ہے کہ فخری ۔ جواہرالعجائب ۔ کا مسودہ ٹھٹھے میں چھوڑ اور میضہ ساتھ لیکر ، ان گومگو کے حالات اور ذہنی کشمکش کی ان کیفیات میں ہندوستان کی طرف چل نکلا ، تا کہ ایک نئی اور تازہ دم نیز وسیع تر دنیا میں پہنچ کر بخت آزمائی کرے :

ماہم انگہ اور جواہرالعجائب

جس طرح سندھ میں ماہ بیگم چھائی ہوئی تھیں ، اسی طرح ہندوستان میں اکبر کی دایہ جیجی بیگم یعنی ماہم انگہ کا طوطی بول رہا تھا : بادشاہ تک پہنچنے اور پہنچانے کا ذریعہ وہی نہیں ، ان کا کہا بادشاہ نہیں ٹال

سکتا تھا۔ فخری جب پایۂ تخت میں پہنچا ہے، اس وقت وہی — تقریب بہر ملاقات — استعمال کی، جو حاجی ماہ بیگم کے لیے بنا رکھی تھی: یعنی — جواہرالعجائب — کے دیباچے میں نام اور نظم کا رد و بدل کیا اور آخر میں ایک قصیدہ ماہم کے نام کا شامل کر دیا۔ چنانچہ — جواہرالعجائب — کا جو نسخہ نولکشور میں چھپا ہے، وہ وہی ہے جو ماہم انگہ کے نام پر ہے اور ہم جس متن کو شایع کر رہے ہیں وہ وہی معلوم ہوتا ہے جو فخری نے حاجی ماہ بیگم کے لیے تیار کیا تھا۔

— خزینۂ گنج الہی — کے قول کے مطابق فخری نے — جواہرالعجائب — اور بادشاہ کے نام پر جو قصیدہ لکھا تھا، ماہم انگہ کی خدمت میں پہنچایا، جسکو بادشاہ کے حضور میں پیش کر کے ماہم نے پانچ سو اشرفیاں زاد راہ کے طور پر فخری کو دلوائیں ۱۔

فخری کب تک ہندوستان میں رہا

اکبر آباد پہنچنے اور پانچ سو اشرفیاں حاصل کرنے کے بعد، فخری حج کو گیا یا نہیں، اس کے متعلق ہمیں کوئی اطلاع نہیں: صاحب عرفات تقی الدین اوحدی کی اطلاع کہ فخری (۹۷۰ھ) تک ہندوستان میں رہا اور سلیمہ سلطان بیگم (حرم اکبر بادشاہ) کی مداحی کرتا رہا:

— افتخار زمان مولانا فخری در سنۃ (۹۷۰ھ) در ہند بودہ و مداحی سلطان سلیمہ بیگم حرم اکبر بادشاہ بسیار کردہ — ۲۔

سلیمہ سلطان بیگم بابر بادشاہ کی نواسی (دختر زادہ) تھیں، اور انکا

۱۔ فہرست کتب خانہ اودھ ص ۱۲ بحوالہ — خزینۂ گنج الہی — مقالہ قاضی اختر ارمان ص ۲۸ و دیباچۂ جواہرالعجائب شمس اللہ قادری (اردو ص ۳۹۵)۔

۲۔ مقالۂ تحفۃ الحبيب آفائے گلچین معانی نشریہ فرهنگ خراسان ص ۱۰۔

والد میرزا نورالدین محمد ہمایون کا داماد یعنی گلرخ بیگم کا شوہر تھا :

ہمایون نے بیرم خان کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ اگر دوبارہ ہندوستان فتح ہوا تو سلیمہ سلطان اس کے عقد میں دے دیگا ۱۔ ہمایون تو اچانک فوت (بروز جمعہ آخر ربیع الاول ۹۶۳ھ) ہو جانے کی وجہ سے یہ عہد پورا نہ کرسکا ، لیکن اکبر نے اپنے باپ کے اس قول کو پورا کرتے ہوئے (۹۶۵ھ) میں سلیمہ سلطان بیگم کا عقد بیرم خان سے کر دیا : ۲

سلیمہ سلطان بیرم خان کے ساتھ تین سال تک رہیں۔ شوہر کے قتل (روز جمعہ چہارم جمادی الاول ۹۶۸ھ) کے چار ماہ بعد (تیسرے ہفتہ رمضان ۹۶۸ھ) میں بیرم خان کے اہل و عیال جب احمد آباد سے دربار میں پہنچے ، اس کے تھوڑے دن بعد غالباً شوال (۹۶۸ھ) میں اکبر بادشاہ سلیمہ سلطان بیگم کو اپنے عقد میں لے آیا۔ ۳

سلیمہ سلطان بیگم پڑھی لکھی اور کتاب دوست خاتون تھیں : جہانگیر نے لکھا ہے کہ :

۱- مآثر رحیمی ۲: ۱۱ ۲- مآثر رحیمی ۲: ۳۵ و تزک جہانگیری ص ۱۱۲

۳- اکبر نامہ ۲: ۱۳۱ ، مآثر رحیمی ۲: ۵-۵۱

۴- سلیمہ سلطان کی وفات (۱۰۲۱ھ) میں ہوئی۔ جہانگیر نے لکھا ہے کہ اس وقت بیگم کی عمر ساٹھ سال کی تھی۔ اس حساب سے انکی پیدائش (۹۶۱ھ) ہونے چاہئے گویا بیرام خان سے شادی (۹۶۵ھ) کے وقت انکے عمر چار برس کی تھی۔ ہمارے خیال میں یہ سہو کتابت ہے۔ غیرت خان کامگار حسین کے تالیف کردہ ۔۔ جہانگیر نامہ ۔۔ کے حاشیہ پر میرزا محمد کے ایک نوشتہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بیگم کی پیدائش (۹۴۵ھ) ہے ، اور یہ سال ۔۔ خوش حال ۔۔ سے نکلتا ہے۔ (مآثر الامرا ۱: ۳۷۴ اردو) اس حساب سے شادی کے وقت انکی عمر بیس برس کی تھی جو صحیح معلوم ہوتی ہے۔ اور وفات اس حساب سے (۷۶) سال کی عمر میں ہوئی۔ سلیمہ سلطان کے سلسلے میں دیکھئے : ہمایون نامہ حواشی بیورج (انگریزی - ۲۷۶ - ۲۸۱) اکبر نامہ - منتخب التواریخ - اقبال نامۃ جہانگیری۔

— به جميع صفات حسنه آراستگى داشتند ، در زنان اين مقدار هنر و قابليت

کم جمع ميشود — ۱

بيگم کی هنر پزوری مشهور تھی وہ خود بھی شعر کہتی تھیں چنانچہ یہ شعر انکی طرف منسوب ہے :

کاکلت را ، من ز مستی ، رشته جان ، گفته ام مست بودم ، زین سبب حرف پریشان ، گفته ام
ماہم انگہ سلیمہ سلطان بیگم کے شادی کے بعد ایک سال تک زندہ
رہکر ۲۷ شوال (۹۶۹ھ) کو فوت ہوئیں : نہیں معلوم کہ فخری نے ماہم
کی زندگی میں یا اسکے بعد سلیمہ سلطان بیگم کی مداحی شروع کی : قیاس
یہ ہے کہ سلیمہ بیگم کے حرم میں آنے کے ساتھ ہی فخری نے مداحی
شروع کردی ہوگی :

بہر حال عرفات کی مندرجہ بالا اطلاع سے سال (۹۷۰ھ) تک فخری کا
ہندوستان میں ہونا ثابت ہوتا ہے . جیسا کہ ہم ابتدا میں قیاس کر آئے ہیں
کہ فخری کی پیدائش (۹۰۳ھ) میں ہوگی ، اس حساب سے (۹۷۰ھ) میں اسکی
عمر (۶۷) سال کی ہوچکی تھی ، اگر اسنے (۹۶۳ھ) اور (۹۷۰ھ) کے درمیان
زادراہ ملنے کے باوجود حج نہ کیا ہو ، تو ممکن ہے اسکے بعد اسے مشرف
ہونا نصیب ہوا ہو .

تالیفات

فخری ہروری نے تصنیف و تالیف کب سے شروع کی ؟ کیا کیا کتابیں
اور کن کن موضوعات پر لکھیں ؟ موجودہ معلومات کی بنا پر اسکے بارے میں
قطعی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے ، لیکن اب تک جو کچھ معلوم ہوچکا

ہے یا جو کتابیں دستیاب ہوئی ہیں ، اس سے واضح ہوتا ہے کہ اسکا اصلی ذوق اور موضوع شعر و ادب تھا ۔ تاریخ پر اسکی ایک کتاب کہی جاسکتی ہے ، لیکن وہ زیادہ تر اخلاق ، حکایات اور داستانوں سے آمیختہ ہے ، اسکی دستیاب شدہ کتابیں تاریخی ترتیب کے تحت یہ ہیں :

(۱) ہفت کشور (قبل ۹۲۷ھ) : فخری نے اپنی یہ کتاب شاہ اسمعیل صفوی کے دور میں لکھی اور غالباً اسکی نام معنون کی ہے ۱ ، کیونکہ کتاب اسی کے مدحیہ اشعار سے شروع ہوتی ہے اور دیباچے میں لکھا ہے :

... منم (فخری) از جان ثنا خوان او ... ۲

کتاب ایک مقدمہ اور ہفت منزل پر منقسم اور ہفت کشور و شش مسافت پر مشتمل ہے ۔ مضمون اگرچہ تاریخ ہے لیکن رنگ افسانوی دیا ہے :

سال معلوم نہیں ، بقول فہرست نگار آقائے دانش پڑوہ ، مولف نے یہ کتاب تین برس میں مکمل کی ۔ مضامین کی فہرست اسطرح دی ہے :

منزل اول : در صفت منازل و شناختن انسان کامل و فائده خدمت ۔

منزل دوم : در صفت ادب و مرتبہ یافتن اہل طلب ۔

منزل سویم : در صفت تواضع و خاصیت و فائده آن ۔

منزل چہارم : در صفت علم و نتیجہ و بہرہ آن ۔

منزل پنجم : در صفت صلاح و فواید آن ۔

۱۔ اسکا ایک نسخہ مدینہ حالیہ میں ہے ، جسکا ذکر سید سلیمان نے اپنے مقالے - حج از کے کتب خانے - (مطبوعہ معارف نومبر سنہ ۱۹۲۶ع) میں کیا ہے ۔ اسکا نسخہ مدینے میں پا کر قاضی اختر مرحوم نے خیال ظاہر کیا ہے کہ فخری نے یہ کتاب ، جب حج کے سلسلے میں وہاں گئے ہیں ، اس وقت تالیف کی ہے ! حالانکہ ایسا نہیں ہے ۔ (ارمغان ص ۳۱)

۲۔ فہرست دانشکدہ ادبیات (مجلہ دانشکدہ شمارہ ۱ سال ہشتم ۱۳۳۹ھ) ص ۵۲۲ ۔

- منزل ششم : در صفت قول راست و فائدہ آن .
- منزل ہفتم : در صفت افعال حمیدہ و آثار آن .
- کشور اول : در صفت رعیت پروری . مسافت اول : داستان یوسف و فیروز و هرمز .
- کشور دوم : پیدا شدن قضات و صفت علما . مسافت دوم : در علو ہمت و ہمت و نمک شناسی و تاریخ اسمعیل سامانی و لیث صفار .
- کشور سوم : در ضبط و سیاست و تاریخ افراسیاب و منوچہر . مسافت سیم : پیدا شدن آسمان و زمین و بہشت و دوزخ و تاریخ ہوشنگ .
- کشور چہارم : در صفت فراست زنان و داستان سلیمان و بلقیس و شاپور و نصیرہ . مسافت چہارم : در نگاہ داشت خاطرہا و داستان سنجر .
- کشور پنجم : قضا و قدر و تاریخ ابراہیم ادم . مسافت پنجم : در صفت منشیان و مہاشران و عہال .
- کشور ششم : صفت وزرا و حکما و قلمزنان و نقاشان و تاریخ آصف بن برخیا . مسافت ششم : داستان جبریل و داؤد .
- کشور ہفتم : پادشاہی جمشید و داستان قباد و سیاوش و کیخسرو و حاتم طائی و پیدا شدن شراب ۱ .

اس کے نسخے مختلف کتب خانوں میں موجود ہیں : مثلاً :

- تاشکند ۲ : شمارہ ۲۰۴۶-۲۰۴۷-۲۰۴۸ .
- سپہ سالار : شمارہ ۵۸۰۶ .
- دانشکدہ ادبیات تہران ۳ : شمارہ ج ۲-۳ .
- ایتھی ۴ : شمارہ ۲۲۱۵ کتابت ۲۰ شعبان (۱۱۲۱ھ) .
- ریو ۵ : شمارہ ۱۹۶۳ . O.R.

-
- ۱- فہرست دانشکدہ ادبیات ص ۵۲۲ .
- ۲- فہرست ۳ : ۲۰۴۶ .
- ۳- فہرست مطبوعہ مجلہ دانشکدہ ادبیات (سال ہشتم شمارہ یکم سال ۱۳۳۹ھ ص ۵۲۲)
- ۴- فہرست ۱ : ۱۲۰۷ مؤلف کا نام نہیں ہے .
- ۵- ریو، ۳ : ۱۰۳۹ اسمیں فقط اقتباس ہے .

مدینہ : کتب خانۃ شیخ السلام عارف حکمت . اسمیں مصنف کا نام فخر الدین بن امیری
الہری لکھا ہوا ہے ۱ .

ہم نے اس کتاب کو فہرست میں سب سے اول رکھا ہے ، خیال یہ ہے
کہ فخری نے امرا کے نام پر معنون کردہ کتابوں سے ضرور پہلے پادشاہ وقت
کے نام پر کتاب لکھی ہوگی : اس لحاظ سے یہ کتاب (۸۹۲۷) سے پہلے
کی تصنیف سمجھنی چاہئے :

(۲) لطائف نامہ (۸۹۲۸) : میر نظام الدین علی شیر نوائی (۸۴۱-۸۹۰۶)
نے — مجالس النفائس — کے نام سے ترکی زبان میں شعرا کا تذکرہ سال
(۸۹۶) میں لکھا . تذکرے کی اہمیت بہت تھی لہذا چغتائی متن ۲ کے کئی
ایک ترجمے کئے گئے :

پہلا ترجمہ : — مجالس النفائس — ہی کے نام سے حکیم شاہ مجدد ۳ بن
حاجی مبارک شاہ قزوینی نے اسلامبول میں کیا (۹۲۷-۸۹۲۹) اور سلطان
سلیم خان کے نام معنون کیا : یہ ترجمہ (۸۹۲۹) میں ختم ہوا جس کی

۱- رسالہ معارف اعظم گڑھ نومبر (۱۹۲۶ع) ص ۳۳۸ (نمبر ۱۳۷) مقالہ — حجاز کے کتب خانے —
سید سلیمان ندوی . اسی نسخے کو آقائے عزیز اللہ عطاردی قوچانی نے دیکھا ہے اور فہرست
میں نام شیخ فخر الدین ہروی لکھا ہے . (فہرست مخطوطات فارسی در مدینہ بنام — رہ آورد —
تہران ۱۳۴۶ ص ۳۱ شماره ۲۴۷ .

۲- تذکرے کا ترکی متن ویانا میں ہے ، رک : اورینٹل کالج میگزین اگست ۱۹۳۱ع (لطائف
نامہ ص ۳) بحوالہ ویانا کیٹلوگ ، ۲ : ۳۷۳ ، نیز رک : ریو ، ۱ : ۳۶۶ . ایک
نسخہ قدیم مرحوم براؤن کے ذخیرہ میں ہے ، جسکی کتابت (۸۹۳۷) میں سمرقند میں ہوئی
ہے . دوسرے نسخوں کے لئے دیکھئے اسٹوری ۱ : ۹۱ .

۳- کشف الظنون میں کلمہ ایسا غوجی کے تحت اس کی وفات سنہ ست و ستین و تسمائے
(۸۹۶۶) لکھی ہے . دیباچۃ حکمت (لج) .

تاریخ ہے :

بتاریخ سالی کہ باشد حیاتش بگوش ملائک نہم عقد گوہر ۱

۸۹۲۹

دوسرا ترجمہ : شاہ علی بن عبدالعلی نامی ایک شخص نے کیا ہے ، جس کا ایک نسخہ برٹش میوزم میں موجود ہے . یہ ترجمہ ماوراءالنہر کے اوزبک سلطان دین محمد بن جانی بیگ (خواہر زادہ عبداللہ خان اوزبک) کے نام معنون کیا گیا ہے ۲ .

تیسرا ترجمہ : فخری ہروی کا ہے جسکا نام اس نے — لطائف نامہ — رکھا اور خواجہ حبیب اللہ ساؤجی کے نام اس کو معنون کیا :

قاضی اختر مرحوم نے ترجمے کا سال (۹۲۷ھ) سمجھا ہے ، اور آفائے

۱۔ مجالس النفائس (ص ۲۰۹) . اس مترجم نے ایک فصل اپنی طرف سے بڑھائی ہے یعنی کتاب کسوف ہفت بہشت پر تقسیم کر کے مجلس ہشتم کر — جو سلطان حسین بایقرا کے حالات پر مشتمل تھی — اختصار کے ساتھ ساتویں بہشت میں شامل کر دیا ہے اور اس کے تمام ترکی اشعار بھی حذف کر دیے ہیں . اس کے عوض اس نے اپنی طرف سے ایک فصل کا اضافہ کر کے اس کا نام بہشت ہشتم رکھا ہے . اس فصل کسوف دو روضوں میں تقسیم کر کے روضہ اول میں سلطان سلیم خان سے پہلے کے شعرا کا حال دوچ کیا ہے اور روضہ دوم میں سلطان مذکور اور اس کے درباری شعرا کے حالات دیے ہیں .

مترجم نے روضہ اول کا مواد زیادہ تر — بہارستان — جامی سے لیا ہے ، بلکہ بعض مطالب تو عیناً اسی کے الفاظ میں نقل کر دیے ہیں . آقای علی اصغر حکمت کا قول ہے کہ : یہ روضہ کوئی تاریخی اہمیت نہیں رکھتا ، اس میں بہت غلطیاں اور اشتباہات موجود ہیں (مقدمہ) . مترجم نے ترجمہ کرتے ہوئے کتاب کے متن میں اپنی طرف سے اضافے اور الحاق کئے ہیں جو قیمتی ہیں . علاوہ ازیں بہشت ششم میں مراق اور آذربائیجان کے (۲۰) شعرا کا ذکر کیا ہے جن کا تعلق سلطان یعقوب آق قویونلو کے زمانے اور دربار سے تھا . اس کے ساتھ متن میں علامہ جلال الدین محمد دوانی کے مفصل حالات اپنی طرف سے اضافہ کئے ہیں . علامہ دوانی مترجم کے استاد تھے .

علی اصغر حکمت نے (۹۲۸ھ) بیان کیا ہے : فخری نے خود سال نہیں لکھا ۔ اس کے نوشتے سے فقط یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ترجمے کا خیال تو اسکو پہلے سے تھا، لیکن — پریشانی، اوقات و اختلاف احوال — کی وجہ سے اس وقت تک یہ کام شروع نہ کر سکا — تا آنکہ — درمیش خان اور خواجہ حبیب اللہ ہرات میں پہنچ گئے ۔

جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں ، سام میرزا کے حکم سے یہ حضرات (۹۲۷ھ) میں ہرات آئے تھے ، اس بنا پر آقائے علی اصغر حکمت کا خیال ہے کہ چونکہ ترجمے کا اختتام کمال الدین شاہ حسین اصفہانی وزیر اعظم شاہ اسمعیل کے نام پر اسکی زندگی میں ہوا ہے — جو کہ (۹۲۹ھ) میں قتل ہوا — اس لیے فخری نے یہ ترجمہ (۹۲۸ھ) میں مکمل کیا ہوگا ۱ :

فخری نے — مجالس النفائس — کے اصل متن میں اپنی طرف سے بہت سے قیمتی اضافے کیے ہیں ۔ مجالس نہم جز اپنی طرف سے بڑھائی ہے اس میں (۱۸۹) ایسے شعرا کے حالات کا اضافہ کیا ہے ، جو علی شیر نوائی سے رہ گئے تھے ، خود میر علی شیر نوائی کے تفصیلی حالات فخری نے اپنی طرف سے لکھے ہیں : یہ فصل ، نیز متن میں فخری کے اپنے اضافے بہت قیمتی اور اہم ہیں :

فارسی کا یہ ترجمہ سب سے پہلا ہے ، قزوینی کا اس سے ایک سال بعد میں مکمل ہوا ، اور حالات میں اضافوں کی وجہ سے شاہ مجد کے ترجمے پر ہر اعتبار سے فوقیت رکھتا ہے ۔ اس کی عبارت بقول علی اصغر حکمت — منشیانہ اور سلیس ہے — جو کہ مترجم کی زبان اور نثر نویسی پر قدرت کی دلیل ہے ۔ شاہ مجد قزوینی کا ترجمہ سبک انشا ، فصاحت اور روانی کے

۱- لطائف نامہ طبع حکمت (کز) ص ۱۷۶ ۔ اس شاہ حسین کی تصویر قتل شدہ حالت کی — تحفہ سامی — (نسخہ سالار جنگ میوزم) میں ہے ۔

لحاظ سے اس کے مقابلہ میں کمتر ہے ۱ :

قزوینی کے ترجمے میں شعرا کی تعداد (۵۴۹) ہے اور — لطائف نامہ — میں (۵۷۴) شعرا کا حال موجود ہے : تاریخ کتابت کے لحاظ سے — لطائف نامہ — کے اب تک دو نسخے قدیم سمجھے جاتے ہیں .

(۱) پہلا وہ ہے جو مترجم کے زمانہ حیات میں ترجمہ ہونے کے (۳۷) سال بعد رمضان (۸۹۶۵) میں کتابت کیا گیا ہے ، اور برٹش میوزم میں (Add. 7669) موجود ہے ۲ . اس نسخے کو ڈاکٹر سید عبداللہ نے جامع حواشی کے ساتھ بالاقساط اور نیل کالج میگزین میں (اگست ۱۹۳۱ تا فروری ۱۹۳۳ع) چھاپا ہے .

(۲) دوسرا نسخہ آقای حاج محمد نخبجوانی تبریزی کے کتبخانے میں ہے . اس کی کتابت ہراتی انداز کے نستعلیق میں سال (۸۹۹۲) میں ہوئی ہے : اس نسخے کو آقائی علی اصغر حکمت نے تہران سے (بشمول ترجمہ قزوینی) سال (۱۳۲۳ھ) میں شایع کیا :

ان دونوں نسخوں میں عبارات اور الفاظ کا بہت کچھ اختلاف اور کمی بیشی ہے . لہذا ابھی ضرورت باقی ہے کہ — لطائف نامہ — کا ایک اور ایڈیشن تیار کیا جائے . سید عبداللہ نے جامع حواشی لکھے ہیں جبکہ علی اصغر حکمت کا مطبوعہ نسخہ بغیر حواشی کے ہے :

نقی اوحدی نے اپنا تذکرہ — عرفات العاشقین — لکھتے وقت — لطائف نامہ — کو سامنے رکھا ہے اور شعرائے متوسطین کے حالات اسی سے لئے ہیں . نقی کی عبارت یہ ہے :

— وی مترجم مجالس النفائس امیر علی شیر است ، چون آن نسخه

شریفہ بزبان ترکی تالیف یافتہ ہوئے ، وی ترجمہ آن نمود تا فایده اش اعم و اتم گردد . و خود نیز بر آن الحاقات نمودہ . و پندہ بر آنجا گردیدہ ام ، و بعضی از متوسلین شعرا کہ اینجا ملکہ کور ساختہ ، ازان عرصات جلسہ دادہ ام - ۱ .

چوتھا ترجمہ : مجالس النفائس ہی کے نام سے عبدالباقی شریف رضوی نے نواب غلام غوث والی کرناٹک کے لئے کیا ہے : اس کا نسخہ بخط مترجم (۱۲۴۲ھ) مدراس میں شمارۃ (۲۴۵) پر موجود ہے : ۲

(۳) تحفۃ الحبيب (۹۲۹ھ) : فخری کے اس کتاب کے بارے میں ، حاجی خلیفہ نے لکھا ہے :

— تحفة الحبيب مجموعة الاشعار الفارسية جمعها الفخری من دواوين الاکابر و رتبها علی اربعة مجالس — ۳ .

یعنی فارسی اشعار کا یہ مجموعہ جسکا نام — تحفۃ الحبيب — ہے چار مجالس پر مشتمل ہے . دراصل حاجی خلیفہ کو دیباچہ میں مؤلف کے ان اشعار سے چار مجالس پر مشتمل ہونے کا دھوکا ہوا ہے :

کم از چار گوهر ، درین رشتہ نیست چنان چار گوهر ، کہ گویا یکیت کہ آمد در انسان ، طبایع چہار برو چہار ، حد جہان را قرار

حقیقت میں یہ کتاب چار مجالس پر مرتب نہیں ہے بلکہ ہمدیف اور ہم طرح غزلوں کو حروف تہجی کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے . اور ایک طرح اور ردیف میں کم از کم چار غزلیں مہیا کی گئی ہیں .

محمد داؤد رہبر اور قاضی اختر مرحوم کا یہ خیال درست نہیں ہے کہ : جب تین سے زیادہ شاعروں کی غزلیں ایک ہی بحر اور ردیف و قافیہ میں

۱- عبارت ارسال کردہ آقای گلچین معانی . نیز رک : مقدمہ جواہر العجایب از شمس اللہ قادری اردو (۱۹۲۸ع) ص ۳۲۶ بحوالہ محبوب الالباب .

۲- اسٹوری ۱ : ۹۳ .

۳- کشف الظنون ۲ : ۲۶۱ .

فخری کو نہیں ملیں ، اسوقت اسنے چوتھی غزل اپنی شامل کردی ۱ :

ہمارے سامنے — تحفة الحبيب — کے متعدد نسخے موجود ہیں ، ان میں بہت سی ہم طرح غزلیں چار سے زیادہ ہیں . حقیقت میں ، کم سے کم چار اور زیادہ سے زیادہ جتنی بھی غزلیں فخری کو مل سکیں ہیں ، اس نے یکجا کرنے کا اہتمام کیا ہے ، مثلاً شاہ حسین بایقرا کی اس غزل :

با قدم گشتم در ہجر آن ابرو کمان چون کمانم پی بروی استخوانی ماندہ

پر دوسرے (۹) شعرا کی غزلیں موجود ہیں ۲ . اسی طرح یہ بھی نہیں ہے کہ فخری نے ہر ایک طرح میں اپنی غزل دی ہے . اپنی غزلیں شامل کرنے کا حال اسنے دیباچہ میں ظاہر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ : جب اسنے کتاب مکمل کی تو اس کے ممدوح خواجہ حبیب اللہ نے اس کو شروع سے آخر تک دیکھا اور کہا :

ز ہر گلشنی ، گلبنی خواستی درین مجلس از ہر کسی گفتہ
ز ہر جوہری ، جوہری سفتہ ز کار سخن ، آنچہ دانی بگو !
توہم ، در چنین کارگاہ سخن مبادا ، بہ بعضی شود اشتباہ
نکو بوستانی ، بیاراستی کہ در ملک نظمت ، نبود است راہ

پھر لکھا ہے :

نمودم ، ز بعد زمین بوس ، عرض ازین جام ز زین گیتی نمای
کہ : ای خاک بوس جناب تو فرض مرادم ہمہ ، ذکر ایام تست
کہ شد ، مجلس آرای شاہ و گدای و گرنہ ، کہ باشم ؟ کہ گوید ز من
در ایام پائیدن نام تست کہ گویم سخن در چنین انجمن

خواجہ نے کہا :

دگر بارہ گفت آصف روزگار کہ : خود را درین باب ، فارغ مدار

۱۔ مقالہ — مشاعروں کا آغاز — داؤد رہبر رسالہ اردو اپریل (۱۹۴۵ع) و مقالہ قاضی اختر در ارمغان علمی .

۲۔ نوائی ، جامی ، فیضی ، ہاشمی ، واقفی ، سائلی ، صالح ، غیاث ، سہیل .

یہی وجہ ہوئی کہ کتاب کی تکمیل کے بعد فخری نے فیصلہ کیا کہ ایک زمین میں کم از کم چار غزلیں ہونی چاہئیں : جہاں چار میسر نہ ہو سکیں تو ایک غزل اپنی طرف سے درج کر دے :

اگر چار نامد گہی انتظام منش، چارمین را، نمودم قیام
ز بعد چہارست، ای نیکنام نوشتم دگر شاعران را کلام

یہ کتاب بھی — لطایف نامہ — کی طرح فخری نے اپنے سرپرست خواجہ حبیب اللہ ساؤجی کے لئے لکھی اور اسی کے نام معنون کرتے ہوئے اسکا نام — تحفة الحبيب — رکھا .

محمد داؤد رہبر نے لکھا ہے کہ : — تحفة الحبيب — نام تاریخی ہے ، اس سے (۹۲۱ھ) کے عدد برآمد ہوتے ہیں اور یہی سال تالیف ہے ۱ : محمد داؤد نے یہ غور نہیں کیا کہ جسکے نام پر یہ کتاب لکھی گئی تھی ، وہ پانچ سال پہلے اس دنیا سے رخصت ہو چکا تھا .

میرے علم میں اب تک — تحفة الحبيب — کے جو نسخہ تھے ، ان میں تالیف کے سال کا کہیں ذکر نہیں آیا . تہران کے کتبخانۂ مسجد سپہ سالار میں — تحفة الحبيب — کا ایک نسخہ (شمارہ ۲۵۴) موجود ہے . جسکے اختتام پر یہ تاریخی شعر :

تاریخ این صحیفہ ، کسی را شود عیان کو، بی۔ حد۔ آورد بنظر۔ تحفة الحبيب۔

لکھا ہوا ہے ، جس سے — حد۔ کے (۱۲) عدد نکالنے کے بعد سال (۹۲۹ھ) برآمد ہوتا ہے ۲ : گویا فخری نے (۹۲۸ھ) میں — لطایف نامہ — مکمل کرنے کے بعد اگلے سال (۹۲۹ھ) میں — تحفة الحبيب — مرتب کر لی :

۱۔ اردو اپریل (۱۹۴۵ع) ص ۱۳۲ .

۲۔ اطلاع از آفای گلچین معانی .

فخری نے اس مجموعے کو مرتب کر کے فارسی ادب کی بہت بڑی خدمت انجام دی ہے اور کئی ایک ایسے شعرا کی غزلیں محفوظ کر دیں ہیں جنکا نام اور کلام آج ناپید ہے ۔ ۱

فخری کی اس کتاب میں بقول آقائی گلچین معانی (۲۳۹) شعرا کی غزلیں موجود ہیں ۔ داؤد رہبر نے — جسکے قول کا قاضی اختر مرحوم نے تکرار کیا ہے — لکھا ہے کہ (۱۸۰) شعرا کا کلام اسمیں آیا ہے ۲ :

یہ کتاب فخری کے دور ہی میں قبول عام کی خلعت حاصل کر چکی تھی ۔ دوستی بخاری نے اسی کو سامنے رکھ کر (۹۵۵ھ) میں اپنا مجموعہ بنام — تحفة الخوانین — تیار کیا تھا ۳ ۔ میرے سامنے چند ایسے مجموعے ہیں جو اسکی تقلید میں سندھ میں مرتب کئے گئے ہیں : مثلاً :

(۱) محک کمال : محسن تنوی ۔

(۲) محک قانع : قانع تنوی ۔

(۳) محک خسروی : میر غلام علی خان تالپور ؛

(۴) محک مرتضائی : غلام مرتضیٰ شاہ مرتضائی* تنوی ؛

۱۔ استاد فرخ کے نسخہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے آقائی گلچین معانی کا قول ہے کہ (۲۲۹) شعرا معلوم اور (۱۰) شعرا نا معلوم ہیں ۔

۲۔ مجلہ اردو ص ۱۳۲ اپریل ۱۹۲۵ع) وارمغان علمی ۔

۳۔ فہرست کتابخانہ آستانہ قدس ، مرتبہ آقائی گلچین معانی ، جلد ہفتم ص ۲۳۔ اس کتاب کا ایک نسخہ آستانہ قدس میں (۱۹۷) نمبر پر موجود ہے ، اور ایک نسخہ کتبخانہ دانشگاہ تہران میں ہے ، جس میں (۲۴۰) شعرا کی (۱۳۶۰) غزلیں درج ہیں ۔ شعرا کے نام فہرست میں موجود ہیں ۔ رک : فہرست کتابخانہ مرکزی (۹ : ۱۰۹۴ تا ۱۰۹۹) ۔ اس میں امیری کی غزلیں ورق (۳۵) پر اور فخری ہروی کی ورق (۱۵) پر ، سپاہی میرزا شاہ حسن ارغون کی (۱۹۱) پر ، اور سپاہی قندھاری خواجہ میر کلان کی (۷۲) پر ہیں ۔

تحفة الحبيب کے خطی نسخے بہت سے کتبخانوں میں موجود ہیں :
اب تک جو معلوم ہو سکے ہیں وہ یہ ہیں :

(۱) کتابخانہ اودہ : دو نسخے ۱

(۲) برٹش میوزم : شماره (۳۷۵) O. R. 3244 ۲

(۳) مولانا محمد شفیع مرحوم : قاضی اختر مرحوم کا قول ہے کہ مولوی صاحب مرحوم کے کتب خانے میں بہت عمدہ اور مصنف کے عہد کا نسخہ ہے :

(۴) کتابخانہ تالپوری : کتابت (۱۲۵۷ھ) . راقم نے فخری اور امیری کا کلام اس سے جمع کر کے یہاں شایع کیا ہے .

(۵) قومی کتبخانہ پارس : شماره (۱۹۷۸) ۳ اب تک ہماری نظر سے جتنے نسخے گذرے ہیں یہ ان سب میں قدیم ہے اور غرہ شہر ربیع الثانی (۹۶۶ھ) میں اسکی کتابت ہوئی ہے .

(۶) کتابخانہ شخصی استاد محمود فرخ مشہد : اس پر آقائی گلچین معانی نے مفصل مضمون لکھا ہے اور شعرا کی فہرست اور غزلوں کی تعداد بھی دی ہے : اسکی کتابت کا سال (۱۳۴۰ھ) ہے . ۲

(۷) کتابخانہ سپہ سالار تہران : ایک نسخہ شماره (۲۵۲) پر ہے جس کے اختتام میں سال تالیف کا شعر ہے جسکو ہم نے اوپر دیا ہے . ۵

(۸) نیشنل میوزم کراچی : ایک نسخہ موجود ہے جسکا خط معمولی ہے :

۱- اسپرنگر ص ۱۲ ۲- ریو سپلیمنٹ ص ۲۳۳ ۳- Cat Vol. II, P. 450

۴- نشریۃ فرهنگ خراسان مشہد خرداد ماہ (۱۳۴۳) و مکتوب استاد فرخ بنام راقم ۱۳ جنوری (۱۹۶۶ع) .

۵- فہرست سپہ سالار ۳: ۳۵۸ .

۹) اکادمی شرق شناسی اوزبکستان : اسکو جناب عبدالغنی میرزا یوف نے
 -- ردایف الاشعار -- ۱ کے نام سے یاد کیا ہے : معلوم نہیں یہ کس بنا
 پر ان سے غلطی ہوئی ہے :

یہ نسخہ شمارہ (۲۵۹۶) پر موجود ہے ، اور اسمیں (۲۸۰) شعرا کی
 غزلیں موجود ہیں : آخر میں عبارت ہے :

نوشتہ شد در جوار حضرت خواجہ جہان علیہ الرحمة در محفوظہ غجدوان
 از حوزہ بلدہ فاخرہ بخارا . این مجموعہ اشعار غراء از مذکرات اخلاص انتہاء
 ایشان قاضی میر بقاء خواجہ است زادہ اللہ کہلایا ، وانا الفقیر منیر الدین
 ابوالشرف الحسین اللہ باری ثم بخاری (۸۱۲۶۶) .

۱۰) کتابخانہ بانکپور : دو نسخے شمارہ (۱۹۹۳ و ۱۱۰۱) پر موجود ہیں ۷۲

۱۱) اکادمی شرق شناسی تاشکند : (شمارہ ۱۳۳۸) ایک نسخہ موجود ہے ۷۳

۲) روضۃ السلاطین (۵۶ - ۸۹۵۸) : شاہ حسن ارغون مغل تھا ، اس لئے
 خطرناک اس کے طبیعت میں سختی تندی اور بیرحمی موجود تھی : سندھ پر
 تسلط پانے کے بعد اس نے یہاں کے باشندوں پر کوئی رحم نہیں کیا ، بلکہ مثالی
 انداز میں خون بہایا اور مظالم کئے : سیاست کی بنا پر اس نے جگہ جگہ اپنے امیر
 اور قبیلے کے آدمی مسلط کر دیئے تاکہ ملکی لوگ کبھی سر نہ اٹھا سکیں ، اور
 اتنی گھٹن پیدا کردی کہ یہاں والوں کیلئے سانس لینا مشکل ہو گیا . لیکن جہاں
 تک شعر و سخن علم اور ادب کے فروغ اور اہل علم و فن کی پرورش اور
 سرپرستی کا تعلق ہے ، اس نے وہی روش قائم رکھی جو مرکزی ایشیا میں
 دوسرے مغل حکمرانوں کی رہی تھی : یعنی ایک ہاتھ میں تلوار کے نیچے
 سے نکلا ہوا انسان کا خون چکان سر ! اور دوسرے ہاتھ میں مثنوی شریف

حضرت مولانا روم کے چھیٹوں دفتر! ایک طرف انسانی کھوپریوں کے منار بن رہے ہیں تو دوسری طرف دربارین آراستہ ہیں جہاں اہل علم اور فن انبوہ در انبوہ پرورش پا رہے ہیں :

شاہ حسن ان تمام مغلیہ خصلتوں کا پورا پورا مظہر تھا۔ اس ستم پیشہ فطرت کے ساتھ ساتھ وہ ادب پرور تھا، علم دوست تھا، فن کا قدردان تھا، اور خود بھی شاعر اور شعرا نواز تھا : سام میرزا نے — تحفہ سامی — میں اس کا مصور ہونا بھی بیان کیا ہے :

-- بحدت ذہن و دوام عیش مشغول بودہ و گویند: در تصویر گاہی دستی دارد و گاہی بگفتن نظم خاطر میگہارد -- ۱ .

فخری جب اسکے علم نواز دربار میں پہنچا تو قصائد کے ساتھ ساتھ اسنے کتابیں بھی لکھکر اسکے نام معنون کیں . خیال ہے کہ اسکی پہلی کتاب — روضۃ السلاطین — ہے ، جیسا کہ مندرجہ ذیل سطور سے معلوم ہوگا .

کتاب کے سال تالیف کے متعلق مقالہ نگاروں کا جدا جدا قیاس ہے :

- ۱) قاضی اختر مرحوم ۶۰-۹۶۱ھ .
- ۲) دکتر خیام پور ۵۸-۹۶۲ھ .
- ۳) آقای عبدالحی حبیبی در حدود ۹۶۰ھ :

۱- چاپ ہمایون فرخ ص ۳۰ . سام میرزا کا یہ تذکرہ دو مرتبہ چھپا ہے اور اسکے بعض اقتباسات اورنٹیل کالج میگزین اور J.A.B. میں چھپے ہیں . ایک ایڈیشن وحید دستگردی نے (۱۳۱۴ش) میں تہران سے شایع کیا، اور دوسرا نسخہ مولوی اقبال حسین نے پٹنہ سے چھاپا . قیسری ایڈیشن ابھی آقای رکن الدین ہمایون فرخ نے (۱۹۶۸ع) میں تہران سے کامل تر کر کے شایع کیا ہے جس میں (۱۳) شعرا کا حال درج ہے . یعنی دوسرے ایڈیشنوں سے (۸۳) شعرا زیادہ ہیں . تحفہ سامی کا ایک مصور نسخہ (۱۱ تصویروں کے ساتھ) سالار جنگ میوزم میں (۵۳۵) نمبر پر موجود ہے ، جو محمد قوام شیرازی کے خط میں ہے اور (۶۵۲) شعرا کے حالات پر مشتمل ہے . اس نسخے کے (۶۹) ورق پر شاہ حسین اصفہانی کے قتل کے وقت کی تصویر ہے ، جو فخری کا مدوح تھا اور جسکا ذکر اوپر مدوحین کے تحت کیا گیا ہے .

(فہرست ۲ : ۸۲-۱۰۳)

لیکن کتاب سے اندرونی شہادتیں جو میسر ہوئی ہیں انکی بنا پر قیاس ہے کہ یہ کتاب (۹۵۳-۹۵۶ھ) کے بعد اور (۹۵۸ھ) ذیقعد سے پہلے لکھی گئی ہے :

(۱) یادگار ناصر میرزا : ہمایوں کے ساتھ سندھ میں تھا ، اور پھر جب ہمایوں ایران گیا تو کامران اور عسکری کے ساتھ ملکر ہمایوں سے باغی ہو گیا . ایران سے واپسی پر جب ہمایوں نے اپنے بھائیوں پر فتح پائی تو عسکری اور یادگار ناصر کو پہلے قید میں رکھا ، پھر جب بدخشان پر حملہ کرنے کے ارادے سے نکلا ، اسوقت (۹۵۳ھ) میں قرا باغ پہنچکر اسکو قتل کرا دیا ، فخری نے اسکا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :

— و بسیار هوای سلطنت در سر داشت و آخر در سر همان رفت — ۲ .

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ فخری نے اپنی کتاب اسکے قتل (۹۵۳ھ) ہونے کے بعد لکھی ہے .

(۲) بہرام میرزا : بن شاہ اسمعیل صفوی نے رمضان (۹۵۶ھ) ۲ میں وفات پائی . فخری نے اسکا حال اسطرح لکھا ہے جیسے وہ ابھی زندہ تھا :

— بہرام میرزا در شعر و انشا بسیار مهارتی دارد — ۳ .

یہ عبارت ثابت کرتی ہے کہ فخری نے روضۃ السلاطین اسوقت لکھی جبکہ بہرام میرزا ابھی زندہ تھا :

(۳) عبدالعزیز خان : بن عیداللہ خان اوزبک کا انتقال ۲۶ ربیع الثانی بروز چہار شنبہ (۹۵۷ھ) ۵ ہوا . فخری اسکا ذکر اسطرح کرتا ہے کہ جیسے وہ فوت شدہ ہے ۶ :

۱- Humayun Padshah Vol. II, P, 159 اسکی لاش غزنی لیجا کر باپ ناصر میرزا کے پہلو میں دفن کی گئی .

- ۲- روضۃ ص ۵۹ . ۳- تحفۃ سامی ص ۱۲ . ۴- روضۃ ص ۷۲ .
- ۵- تعلیقات میں (ص ۲۱۵) پر غلطی سے عبدالعزیز کے وفات کا سال (۹۵۶ھ) لکھا ہوا ہے . دراصل (۹۵۷ھ) ہے .
- ۶- روضۃ ص ۲۸ .

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ — روضۃ السلاطین — عبدالعزیز خان کی وفات (۲۶ ربیع الثانی ۹۵۷ھ) کے بعد تالیف ہوئی .

(۴) ہندال میرزا : کا قتل یکشنبہ ۲۱ ذیقعدہ (۹۵۸ھ) کو ہوا . فخری نے اسکا حال لکھا ہے جبکہ وہ ابھی قتل نہیں ہوا تھا ۱ :

پس مندرجہ بالا داخلی شہادتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ :
الف : روضۃ السلاطین (۹۵۳ اور ۹۵۶ھ) سے پہلے نہیں بلکہ بعد میں تالیف ہوئی :

ب : اسکی تالیف ۲۶ ربیع الاول (۹۵۷) اور ۲۱ ذیقعدہ (۹۵۸ھ) کے درمیانی عرصے میں ہوئی .

فخری نے کتاب میں بعض اضافے اسکے بعد بھی کیے ہیں جیسا کہ شاہ طہماسپ کے سلسلے میں اسنے لکھا ہے :

— مدت ۳۰ سال ست کہ با دو سپاہ کینہ خواہ مشرق و مغرب بجہدال و قتال بسر بردہ —

قاضی اختر مرحوم کا خیال ہے کہ : یہ اشارہ شاہ طہماسپ کی ان لڑائیوں سے متعلق ہے جو اسنے ترکان عثمانی اور غرجستان (جارجیا) والوں سے لڑیں ، جن میں اسکا بھائی القصاص میرزا بھی ملوث تھا : طہماسپ نے (۹۵۸ھ) میں ان سب پر فتح پائی . کتاب میں فخری نے اسکو تین سال پہلے کا واقعہ بتایا ہے ، جس سے قاضی صاحب مرحوم نے اندازہ لگایا ہے کہ — روضۃ السلاطین — اس واقعے (۹۵۸ھ) سے تین سال بعد (۶۰ - ۹۶۱ھ) تالیف ہوئی ہے .

ہماری پیش کردہ بالا شہادتوں کے بعد یہی کہا جا سکتا ہے کہ

فخری نے کتاب کے اندر عبارت کا یہ ٹکڑا بعد میں بڑھایا ہے :

فخری کا یہ تذکرہ نہ فقط اسلیے اہم ہے کہ ، اپنے موضوع کے لحاظ سے اولین تذکرہ ہے ۱ ، بلکہ مطالب کے لحاظ سے بھی اسکی اہمیت اور قدر و قیمت بیش از بیش ہے . بعض سلاطین اور امرا کے ایسے حالات دیے ہیں جو کسی دوسری کتاب میں نہیں ملتے اور تاریخی لحاظ سے خاصی اہمیت رکھتے ہیں . بعض سلاطین کا ذکر کیا ہے جنکا حال اور کہیں درج نہیں ہے ، اور کئی ایک ایسے بادشاہ اور امرا ہیں کہ جنکے متعلق پہلی مرتبہ اس کتاب سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے شعر بھی کہا ہے . فیروز شاہ بحیثیت شاعر ، ابوالحسن لانگاہ ، ملک شمس الدین پور خان ، ملک فخرالدین اور ملک حسام الدین ۲ وغیرہ پہلی مرتبہ سامنے آئے ہیں :

کتاب لکھتے وقت فخری کے سامنے تذکرہ دولت شاہ ، سلسلۃ الذهب جامی ، ظفر نامہ یزدی ، حبیب السیر اور مجالس النفاثات ماخذ کے طور پر تھیں . فخری نے لطائف نامہ میں اپنی طرف سے اضافہ کردہ مجلس نہم کی قسم ہشتم اور نہم سے کافی مدد لی ہے ، بلکہ بعض جگہ وہی حالات اور اشعار نقل کر دیے ہیں جو لطائف نامہ میں لکھ چکا تھا ۳ : کتاب کی

۱- روضۃ السلاطین سے پونے دو سو برس بعد شعرگو پادشاہوں کا ایک تذکرہ ۔۔۔ حدائق السلاطین فی کلام الخواتین ۔۔۔ کے نام سے (۸۱۰۹۲) میں علی ابن طیفور بصری نے ابوالحسن ثانی شاہ کی دربار میں لکھا ہے ، اسکا ایک نسخہ (بشمارہ ۵۳) سالار جنگ میوزم میں موجود ہے . یہ تذکرہ نہایت قیمتی ہے اور اسمیں تقریباً تمام شاہی خانوادگان کے شعرا کو لیا گیا ہے . رک : فہرست ۲ : ۱۰۴-۱۱۳ .

۲- قاضی اختر مرحوم نے لکھا ہے کہ ملک فخرالدین کو غلطی فخری نے سے توران شاہ لکھا ہے اور یہ آخری تین سلاطین غالباً سلسلۃ شہنشاہیہ سے تعلق رکھتے ہیں ، جنکا ذکر ۔طبقات ناصری۔ کے علاوہ کہیں نہیں ملتا (ارمغان ص ۱۶) .

۳- ارمغان ص ۱۵ .

زبان سادہ اور سلیس ہے ، مرحوم قاضی اختر کا قول ہے کہ :

فخری نے بہت سادہ عبارت میں لکھا ہے ، کہیں کہیں عبارت آرائی بھی کی ہے لیکن اسکو نباہ نہیں سکا . زور بیان اور تکلف انشا پردازی اس میں نہیں ہے ، جو اسکے معاصر تذکروں اور تاریخوں کا امتیازی وصف ہے ۔ ۱

سندھ کے سلسلے میں — روضۃ السلاطین — کے ذریعے بالکل نئے انکشاف ہوئے ہیں مثلاً :

(الف) شاہ حسن کی علمی مجلسوں کی طرف اشارے :

(ب) خراسان سے کتابوں کا تحفہ لایا جانا :

(ج) شاہ حسین بایقرا کا ادب و احترام کہ جب اسکا دیوان مجلس میں لایا گیا تو شاہ حسن ادب سے کھڑا ہو گیا .

(د) پہلی بار معلوم ہوتا ہے کہ شاہ حسن کا باپ شاہ بیگ ارغون شاعر بھی تھا اور — نفسی — تخلص کرتا تھا ، نمونۂ شعر بھی دیا ہے .

(ہ) شاہ بیگ نے نحو میں ایک کتاب موسوم بہ — متخذ العجالہ — لکھی :

(و) شاہ حسن کے بعض حالات اور اسکے اشعار دیے ہیں جو پہلی مرتبہ ہمارے سامنے آئے ہیں :

اسوقت تک کتاب کے جن نسخوں کا علم ہو سکا ہے وہ یہ ہیں :

(۱) نسخہ پاریس : (شمارہ ۳۲۰) ۲ : ببلیو تھیک ناشونال پٹرس میں یہ نسخہ ہے ، جو سب سے قدیم اور مصنف ہی کے عہد کا ہے : کتاب کا متن (سائز ۸×۴) کے ۳۲ اوراق یعنی ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے ، اور

۱۔ ارمغان ص ۱۶ .

۲۔ فہرست جلد اول E. Blochet تحت شماره 320 .

چار صفحے ابتدا میں اور نو صفحات آخر میں زائد ہیں ، جن پر مختلف
ہجارتیں اور اشعار مرقوم ہیں : اہم اور ضروری عبارتیں یہ ہیں :
(ص ۱) : از ... سلمہ اللہ تعالیٰ .

بہ چہ مشغول کنم دیدہ و دل را ، کہ مدام دل ترا میطلبد دیدہ ترا میخواهد
شنیدہ ام ، کہ بگلچہرہ نظر داری بمشق لالہ وشی ، داغ در جگر داری
(ص ۲) حافظ کی اس غزل کے دس شعر :

فتویٰ پیر مغان دارم و قولیست قدیم کہ : حرامست می آنجا ، کہ نہ یارست ندیم
چہ بیتیں اس غزل کی ہیں :

این چہ شور یست کہ در دور قمر می بینم
پھر حافظ کے تین متفرق شعر اور چہ بیتیں اس غزل کی :

صبح است ، ساقیا ! قدحی پر شراب کن
(ص ۳) نامعلوم شعرا کے تین شعر اور ایک شعر سلطان سلیم (۹۷۲ - ۹۸۲) کا
جسکے اوپر ہجارت ہے :

قائلہ حضرت سلطان سلیم طال (اللہ) بقاء
(ص ۴) یہ پورا صفحہ مختلف نثری عبارتوں اور اشعار سے بھرا ہوا ہے ،
اہم عبارتیں یہ ہیں :

(۱) یملکہ الفقیر محمد امین الشہیر کلیمی غفر اللہ لہ ۱ .

(۲) در تبریز نوشتہ . در زمان شاہ دادگر شاہ طہماسپ .

کلیمی کے خط میں کچھ اشعار ہیں جن میں ایک یہ ہے :

مجنون بہ گوشہ ، ز جفای زمانہ رفت دیوانہ اش میخوان ! کہ عجب عاقلانہ رفت

(۳) تذکرہ شمرای سلاطین عجم . شاہ حسین غازی فرسی .

۱۔ ایک کلیمی تبریزی شاعر ہے جسکے لیے سام میرزا نے لکھا ہے : مشہور بہ پنبہ دوز اوغل از
فقراۃ عامی بودہ . در ہر دو زبان پارسی و ترکی شعر گفتہ است .

یہ عبارت بڑی اہم ہے کیونکہ اس میں تاریخ اور سال مرقوم ہے :
 و یکفیک قول الناس فیما ملکتہ لقد کان هذا مرة لفلان
 اسی خط میں شعر کے نیچے ہے :

-- نقل يد العبد عباس البسطامي يوم السابع و العشرين من شهر
 رمضان (۵۹۷ھ) فی طلعہ --

اس عبارت کے نیچے دوسرے خط میں دلشاد خاتون کی مدح میں سلمان
 ساوجی کے کہے ہوئے قصیدے کا یہ شعر مرقوم ہے :

بنفشہ ، سنبل زلفت ، بخواب دید شبی علی الصباح ، پریشان و سرگران برخاست ۱

یہ تین شعر بھی اسی صفحے پر ہیں :

اگر خواہی کہ ہرگز در نہانی بدست تو دم ، فنا میتوانی
 ازان دستی ، کہ ناید هیچ کاری بود بر تن ، عجب بیہودہ باری
 بود مرد ہنرور را ، سر انگشت کلیدی ، بہر قفل رزق در مشت

آخری نو صفحات پر زیادہ تر ایک ہی شاعر، جسکا تخلص — الحان —
 پڑھا جاتا ہے ، غزل اور قصائد انکے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے ہیں : پانچ
 شعر اس غزل کے ہیں :

با آرزوی زلف تو، از روی اعتماد افتادہ ام گرہ شدہ ، بر گردن امید

۱۸ شعر اس قصیدے کے ہیں :

نو بہار آمد و صہباکدہ صحن چمن است قلقل شیشہ بساغر ، چو سخن در دهن است

۲۳ شعر اس قصیدے کے ہیں :

صبح چو بنمود باز ، تیغ افق اشتعال از سر شب بر فشاندہ ، ظلمت موی بلال

یہ قصیدہ شعبان آفندی کی مدح میں ہے جو شام میں کسی بڑے عہدے
 پر مقرر ہو کر آیا تھا . قصیدے کے اختتام پر تاریخ کا شعر ہے جسکا تاریخی
 جز نہیں پڑھا جاتا .

اس قصیدے کے ۲۲ شعر ہیں :

در چمن فیض صبا چہون توتیا سائی کند شخص گل را ، دیدہ شبکور بینالی کند
قصیدہ سلطان مراد (۹۸۲-۱۰۰۳ھ) کی مدح میں کہا ہوا ہے :

یہ تمام اشعار اور قصائد — الحان — کے اپنے خط میں ہیں اور ہر
ایک پر — لمحررہ — اور — منہ — کا کلمہ مرقوم ہے : ۲۷ شعر کا یہ
قصیدہ نعت اور منقبت خلفاء راشدین میں ہے :

بدان صفت ، کہ بہار از زمین مدیدہ گیاہ دمد ز سینۂ اندوہگین من ، گل آہ
اوپر دی ہوئی عبارتوں سے یہ ظاہر ہوتا ہے :

(الف) یہ نسخہ شاہ طہماسپ (۹۳۰-۹۸۴ھ) کے زمانے میں تبریز
میں رہا ہے اور اس پر اس دور کے معاصرانہ اشعار مرقوم ہیں ،

(ب) وہ کتاب مجد امین کلیمی (تبریزی ؟) کے ملک میں رہی ہے ،

(ج) اس نسخے پر — الحان — تخلص شاعر کے اپنے خط میں
قصائد ہیں جو سلطان مراد (۹۸۲-۱۰۰۳ھ) کا معاصر ہے اور
اکثر قصائد سلطان کی مدح میں لکھے ہیں :

(د) شعبان آفندی ترک امیر تھا جو شام پر مقرر ہو کر آیا اور
— الحان — نے اس کے لیے قصیدہ کہا :

(ہ) یہ نسخہ ططہ (ٹھٹھ) میں تھا اور کسی کاتب عباس البسطامی
نے اس پر بتاریخ ۲۷ رمضان (۹۷۶ھ) عربی شعر لکھا . اور
یہ وہ زمانہ تھا جبکہ مصنف ہندوستان میں موجود تھا .

اس نسخے کا خط پختہ نستعلیق ہے ، ہای ہوز کو عموماً دو چشمی لکھا
ہے ، اضافتوں میں ہمزہ کے نیچے زیر دیا ہے ، یہ عجیب بات ہے کہ اکثر
جملوں کے اختتام پر کاتب نے قومہ اس انداز سے دیا ہے جو آج فارسی میں (ہ)

مستعمل ہے : (گ) کو (ک) لکھا ہے ، (الف) پر اکثر مد نہیں لگایا :

ہم نے اس نسخے کو اساسی قرار دیا ہے اور کوشش کی ہے کہ خط کے ساری خصوصیات کو برقرار رکھا جائے : ہم نے قومہ (،) اور فلسٹاپ (.) اپنی مرضی سے دیے ہیں ، کاتب کی تقلید نہیں کی .

اس نسخے کی تصحیح ہم نے مندرجہ ذیل نسخوں سے کی ہے اور اختلافی عبارت نسخے کے خاص نشان سے حاشیے میں دے دی ہے :

(۲) نسخہ پاریس (شمارہ ۳۲۱) : یہ نسخہ بھی ببلیوتھیک ناشونال میں محفوظ ہے : متن ۵۹ اوراق میں ہے اور ہر صفحے میں ۱۳ سطریں ہیں ؛ خط معمولی نستعلیق ہے . کوئی ترقیمہ نہیں ہے ۱ ، ابتدا میں سات صفحے اور ایک صفحہ آخر میں زائد ہیں : چند ترکی اور فارسی اشعار اور مختلف عبارتیں مرقوم ہیں .

ابتدا کے پہلے صفحے پر منجملہ اور عبارات کے یہ عبارتیں خاص

ہیں :

(۱) -- تذکرۃ سلاطین . فخری سلمہ اللہ . و نام او روضۃ السلاطین است --

(۲) صاحبہ حاجی حسین .

یہ نسخہ عیناً پہلے نسخے کی نقل معلوم ہوتا ہے ، اور الفاظ یا عبارت کا کوئی خاص اختلاف نہیں ہے . اس نسخے کے اختلاف کو حاشیہ میں (پ) کے نشان سے ہم نے واضح کیا ہے :

(۳) نسخہ برلین (شمارہ ۶۴۴/۱۳۴) : یہ نسخہ عالمی جنگ دوم سے پہلے

برلین کے کتب خانے میں تھا ، اب غالباً مار بورگ میں محفوظ ہے : (Pertsch)

فے اسکا ذکر فہرست میں ۱ نمبر (۶۴۴/۱۳۴) کے تحت کیا ہے : متن کے (۳۳) اوراق ہیں . شروع میں دو صفحے زائد ہیں جن پر اس عبارت کی چھوٹی بیضوی مہر ہے :

بندہ حی و قدیم محمد ابراہیم

اسی صفحے پر عبارت ہے :

— دخل فی سلک ملک الفیر ابراہیم بن محمد الحقیق . عفی عنہما الذنب
والتقصیر —

— لصاحبه السلامة والسعاده و طول العمر ماناحت حمامہ

— روضة السلاطين

کتاب کی سائیز (۱۴ × ۲۱ سینٹی میٹر) ہے ، فی صفحہ ۱۹ - ۲۱ سطریں ہیں ، خط معمولی نستعلیق . اس نسخے کا اختلاف حاشیے میں نشان (ب) سے لکھا گیا ہے .

(۴) نسخہ لینن گراڈ (شمارہ ۲۰۶۵/۱۵۷۳- C) ۲ : یہ نسخہ نہایت خوبصورت نستعلیق خط میں ہے . قرمزی حاشیہ اور اشعار جدا حاشیے کے اندر دیے گئے ہیں : نسخے کے ابتدائی اوراق نہیں ہیں اور درمیان میں سے بھی کچھ صفحات غائب ہیں . تاریخ وغیرہ نہیں ہے اور نہ آخر میں ترقیمہ ہے . اس نسخے کا بقیہ نسخوں کے ساتھ بہت کچھ اختلاف ہے اور بعض جگہ نہایت اہم عبارتیں اور کثرت سے اشعار زائد ہیں : مثلاً :

(الف) سلطان محمود غزنوی کا حال ۳ .

(ب) سلطان غیاث الدین اور حافظ کا قصہ ۴ .

(ج) عبارتیں نئی اور اشعار ہر جگہ زیادہ دیے ہیں :

۱- رک : فہرست برلن 602/03 S. 1888 Pertsch, Wilhelm.

۲- رک : فہرست ۱: ۲۹۳ ۳- رک : کتاب حاضر ص ۱۳ ۴- رک : کتاب حاضر ص ۸۱ .

(د) شاہ بیگ ارغون کے کتاب کا نام جو دوسرے نسخوں میں نہیں آیا اس میں موجود ہے ۱ :

اس نسخے کے اختلافات جو بڑی کثرت سے ہیں ، ہم نے حاشیے میں (ل) کے نشان سے دیے ہیں :

(۵) نسخۃ اسلامبول : یہ نسخہ وہاں کی دانشگاه میں ایک مجموعے کے اندر (۲۶۷ ب ورق نا ۲۷۵ ب) ہے : مجموعہ کا نمبر (۲۰۹۷) ہے : اور کتابت کی تاریخ محرم (۱۰۳۸ھ) ہے :

ہمارے سامنے یہ نسخہ نہیں رہا ، لیکن جناب ڈاکٹر خیام پور نے اسکو استعمال کیا ہے ، بلکہ اسی کو بنیاد قرار دیا ہے : نسخے میں غلطیاں بہت ہیں :

(۵) صنایع الحسن (بعد از ۹۵۸ھ) : فخری نے یہ کتاب سندھ میں لکھی اور شاہ حسن ارغون کے نام معنون کر کے اسی مناسبت سے کتاب کا نام — صنایع الحسن — رکھا . یہ کتاب چونکہ نادر ہے اور اب تک اہل علم اور اہل تحقیق کی نظر سے پوشیدہ رہی ہے ، اسلیے ہم کتاب کا دیباچہ یہاں نقل کر رہیں تا کہ تالیف کی غرض و غایت نیز مضمون کی نوعیت فخری ہی کے الفاظ میں قارئین کے سامنے آجائے :

— صنایع ثناء بی غایت و بدایع حمد لا نہایت مر صانمی را ، کہ ترکیب
دلفریب انسا فرا بجوہر جان و گوہر خرد خردہ دان مرصع ساخت ، و تاج
ہزتش را بترصیع کرامت — لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم — در بارگاہ
مصنوعات برافراخت . نظم :

آن صنایع لم یزل کہ فضلش جانست وصفش بہرون ز سرحد امکانست
مارا چہ رسد عقل ، کہ با این ہمہ حسن در کارگہ صنایعش حیرانست
و جواہر درود نا محدود و زواہر صلوٰۃ نا محدود نثار آن شہریار تخت

رسالت ، کہ تاج کامگاریش بحلیہ — و ما ارسلنک الا رحمة للعالمین — محل
گشتہ و ماہیجہ لوائی والای اعلایش از نظر گاہ عقل دور بین گذشتہ . نظم :

ای پادشہ تخت رسالت بکمال تعریف کمال تو نہ گنجد بغیال
وصف تو چہ حد کس ، کہ اوصاف ترا فرمودہ بلطف ، کردگار متعال

اما بعد : فقیر قلیل البضاعہ و حقیر بی استطاعہ فخری ابن محمد امیری
الہروی بسمع شریف ہوشمندان صاحب کمال و مشکل پسندان مستقیم
احوال ، میرساند : کہ روزی در مجلس فردوس مثال والی عالیقدر سلطان
نشان و گوہر تاج شاہی سرکشان ، مہر سپہر فضل و کمال و سپہر مہر
عظمت و جلال . قطعہ :

و شک جم و فریدون ، نقد شجاع ۱ و ذوالنون	چشم و چراغ ارغون ، شاہ حسن خصایل
در بزم کامرانی ، سر حلقہ سلاطین	در باب نکتہ دانی ، سر دفتر افاضل
او بحر بیکرانہ ، او گوہر یگانہ	او سرور زمانہ ، او قبلہ قبایل
او افتخار اعلم ، او نامدار عالم	او شہر یار ملہم ، او کامگار کامل
او واقع مخالف ، او نافع موافق	او قاطع مناسق ، او جامع فضایل

خدا اللہ تعالیٰ ملکہ ، سخن در بیان صنایع و بدایع ابیات و اشعار مذکور گشت ،
بعد از سعادت خدمت و زمین بسوس حضرت ، بخاطر شکستہ گذشت کہ ،
مختصر منتخبی از کتب استادان جہۃ نوجوانان چمن سخنوری — کہ اکنون
دری بوستان سخنوری کشادہ ، قدم بمیدان نظم نہادہ اند — بیارم ، تا معنی
را کہ بلباس نظم در آرند ، یا ابیات و اشعار کی کہ در خاطر دارند ، کیفیت
آنها از روی تحقیق بر صفحہ ضمیر بنگارند . بنا بران ، در نسخ و کتب
استادان کہ دران علم تالیف کردہ اند ، مثل : خواجہ نصیر طوسی و رشید
وطواط و وحید تبریزی و شرف بن محمد الرامی و مولانا قطب الدین
علامہ و شمس قیس و صاحب مفتاح و اخفش نعوی — کہ فضایل ایشان
اظہر من الشمس است — دیدم ، خصوصاً رسالہ امیر عطاء اللہ مشہدی را
کہ موسوم بہ — بدایع الصنائع — بنام امیر علی شیر نوشتہ است ، و مولانا
حسین واعظ نیز نسخہ دیگر بنام امیر سید حسین اود شیر نوشتہ ، موسوم
بہ — بدایع الافکار و صنایع الاشعار — ۲ ہر دو کتاب در میان مردم اشتہار
تمام دارد . و ایشان نیز از روی مصنفات خواجہ نصیر و رشید وطواط و

۱- انکہ والد میرزا شاہ بیگ ملقب بہ امیر شجاع بیگ اور دادا امیر ذوالنون ارغون کی طرف اشارہ ہے .

۲- رک : کتاب حاضر ص ۹۱ .

استادان تالیف نموده اند و سخن ایشان بامتشهاد آورده اند . اما همه جبهه نمودار هر صنعتی ، اکثر ابیات خود آورده اند ، و نازک طبعان زمانرا غیر از دانستن صنایع بابیات ایشان چندان میل نیست .

فقیر حقیر ملاحظه کرده ، ورق چند دلبسند از محسنات لفظیه و معنویہ چون - ترصیع ، و تجنیس ، و اشتقاق ، و ردالمجزز حل الصدر ، و سجع ، و مقلوب ، و عکس ، و توشیح ، و ذوالقافیتین ، و لزوم مسالایلم ، و توجیه ، و ایهام ، و تجاهل العارف ، و ارسال المثل ، و لف و نشر ، و تبلیغ ، و اغراق ، و غلو ، و تکمیل ، و مزیل ، و تفسیر ، و الاستفاد ، و سحر حلال ، و مراعات النظر ، و تنسیق الصفات ، و تضمین ، و حسن تخلص ، و حسن طلب ، و براعت استهلال ، و حسن مقطع - و آنچه دلپذیر و ناگزیر بود ، بر سهیل ایجاز و اختصار در سلک تقریر و سمط تحریر آوردم . و در بیان هر صنعتی ابیات خوب از جواهر معادن متقدمین و متاخرین ، مثال جمال بتان سونات مرصع کردم .

و چون این صحیفه صنایع را بپیم دولت ابد پیوند آنحضرت بوجه احسن ترتیب دادم - صنایع الحسن - نام نهادم . امید که چون بنظر اشرف رسد ، بشرف قبول ملحوظ گردد . و قبل از بیان صنایع و بدایع و قواعد نظم ، نسبت اسامی صنایع گفته میشود . و من الله العصمة والتوفیق .

یہ رسالہ ۱۱۸ اوراق ($2\frac{3}{4} \times 5\frac{1}{4} \times 8\frac{1}{4}$ سطرین ۱۳) پر ختم ہوتا ہے ، اور اختتام اسطرح کیا ہے :

-- غرض از ایراد آن چند کلمہ ، آنست کہ : نو رسیدگان گلستان سخنوری کہ قدم بتمشای ریاحین چمن بلاغت نہادہ ، دودہ خرد خردہ بین بلطافت و نزاہت کشادہ اند ، ہمہ جانب را بنظر فراست و کیاست نیکو بینند و دامان لباس نظم را از خار و خس نا ملایم در چینند . امید هست کہ بعد از فراغت این تماشا ، کمینہ خود را بدعاء خیر بنوازند .

چون مذکور شدہ بود کہ بعد از اخبار عیوب نظم بدعاء دولت سلطان رود ، بنا بر آن ، بدعا ختم می نماید :

مناجات

الہی ! بخاصان درگاہ خویش بپساکان شایستہ راہ خویش
بمرش مجید و بلوح و قلم بآدم کہہ کردی ز لطفش علم
بحق رسولان با احترام خصوصاً ، محمد علیہ السلام
کہ این پادشہ را ، بسی روزگار بغیروزی و ملک ، پایندہ دار

برارش، بدل آنچہ مقصود اوست بدارش، برای کہ بہبود اوست
چو نذرہ پسندیدہ ارجمند دعائے شہ عادل آمد پسند
موافق بسایمان خیر الکلام سخن با دعا کرد (فخری) تمام

فخری نے یہ کتاب کب لکھی؟ موجودہ معلومات کی بنا پر اسکا صحیح وقت یا سال مقرر کرنا تو ممکن نہیں، لیکن اندرونی شہادت سے فقط اتنا سراغ ملتا ہے کہ فخری نے سندھ میں آنے کے بعد پہلے — روضۃ السلاطین — لکھی، اور اسکے بعد — صنایع الحسن — کو تالیف کیا۔ اس کتاب میں فخری نے اپنے اس لامیہ قصیدے سے تین شعر دیے ہیں جو — روضۃ السلاطین — کے خاتمے میں پہلے آچکے ہیں:

ہر کرا، شعنۂ عدل تو، گریبان گیرد از نہیب تو، زند دست بدامان اجل
خواستم، پیش قواز بخت، غمی گویم باز خردم گفت کہ: باز آئی! ازین رای گسل
ہست، بر آئینہ رای منبرش، روشن تا ابد، ہر چہ مصور شدہ، از روز ازل

فخری نے کتاب کے اندر صنایع شعری کو بیان کرتے ہوئے سند اور مثال کے طور پر، جہاں دوسرے اساتذہ کے اشعار لایا ہے وہاں اپنے شعر بھی دے دیے ہیں، جو زیادہ تر ان قصائد میں سے ہیں، جو شاہ حسن ارغون کی مدح میں اسنے کہے ہیں:

یہاں ہم انکے ایسے اشعار دے رہے ہیں جو ہمارے اس پیش کردہ مجموعے میں کہیں اور نہیں آئے ہیں:

بیا! بیا! بیکرم ساقیا، می آرا! می آرا مباد، عذر بخاطر رسد، میار! میار!
صد بار بر دل من، زان بہ بود، کہ باری باری بخاطر آرد، از سوی من غباری
بیار ساغر می ساقیا! و عذر میار ہدار! و چشم مدارا، از روزگار مدار
بیا ساقیا! شیشۂ می بسیار بسیار و بریز و بنوش و ہدار
بیا! کہ ہی تو مرا جان بلب رسید، بیا! بیا! کہ روزم ازین غم بشب رسید، بیا! ۱

۱۔ اس سلسلے میں کسی اور شاعر کے یہ شعر دئے ہیں:

بیا بیا کہ! دل و جان من، فدای تو باد سری، کہ بز قن من هست، خاکپای تو باد
رسید تیر تو ناگہ بسینہ و، دل گفت: عجب! عجب! کہ ترا یاد دوستان آمد

یہ شعر شاہ حسن کی مدح میں ہیں :

شجاع دولت دین ، کافتاب ہمت او
مدار مرکز ملکست و از محیط کفش

ہرون ز چرخ برین ، میکند ہمیشہ مدار
نرفت زورق اندیشہ دلی یکبار

یہ ذوالقافیتین اور رد العجز علی الصدر کی صنعت میں کہا ہے ۔

گفت : بر نافت آہوی خطا نفرین باد
کاتش جان من سوخته را ، تسکین داد
کہ نداد است کسی جور و ستم چندین یاد
کہ بود نیز ، بیاد تو دل غمگین شاد
یارب ! این شاہ حسن خلق فلک تمکین باد

تا گذر کرد بر آن سلسلہ مشکین ، باد
یاد جاوید غرامیدنت ، ای آب حیات
داد از روز جدائی شب تنہائی را
یاد کن از دل غمگین من ، ای جان عزیز
شادمانم بدعای تو و گویم : کہ مدام

یہ شاہ حسن کی مدح میں کہے ہوئے ایک قصیدے کے شعر ہیں :

قد تو ، سرو روانی ، ز بوستان روان
اسیر حلقہ آن زلف است ، پیر و جوان
سرشکم از مژہ ، ہر گوشہ دری تو روان
بتن ، ز رنج فراق ، فنا نہ تاب و توان
ز دیدہ ، پی روی تو ام ، ستارہ فشان
سزد کہ ، آتش آہم رسد بکاہکشان
چہ شد ، مرا ہم ازین بادہ ، جرعہ بچشان
تو آفتاب منیری ، میان مہا و شان
برای ، خاک نشین در تو ، شاہ نشان
گذر بسجانب بستان و کاسہ بستان
چولالہ ، آتش دیگر فروز ، در بستان
حدیث رافت شہ ، میکند بصد بستان
کہ اوست خسرو دارو مدار امن و امان

زہی رخ تو ، گل تازہ ، ز گلشن جان
بخواب غمزہ آن چشم مست ، شیخ و مرید
منم ، فتادہ بکنج غم تو ، زار و نزار
ز جان ، بمحنت عشق تو ، رفتہ صبر و قرار
بہ بین ! کہ بادل صد پارہ ، ہر شیبی تا روز
چنین کہ بی تو مرا شد بباد خرمن ہمر
رقیب چند کشد ساغر وصال ترا
تو کامیاب شہی ، بر سریر کشور حسن
بر آستان تو ، شاہان دور ، خاک نشین
برون خرام ، سہی سرو من ! شگفتہ چو گل
بنوش ، جام مٹی لالہ گون ، و از رخسار
چرا ز دست نہد کس قدم ، کہ مرغ چمن
جہان پناہ و عدالت شعار ، شاہ حسن

یہ بھی شاہ حسن کی مدح کی بیہیں ہیں :

کہ حسن رای تو در سلطنت بود دستور
بود میانہ شاہان ، صحیفہ منشور
بچشم مار ، در آید بدوز عدل تو ، مور

ایا سپہر جلالات امیر شاہ حسن
توئی ! کہ صفحہ تیغت ، بخط آیہ فتح
فگندہ مار بصحرا ، ز بیم قہر تو ، زہر

شاہ حسن کی تعریف میں کہا ہے :

نصرت قرین تہمتن صاحب قران دہد

ای غم ! بدار دست ز من ، ورنہ داد من

نور و ضیا، ہمسر و مہ آسمان دہد
 این بیت را، کہ یسار باہل زمان دہد
 تا یوسہ ہر رکاب سمندت بجان دہد
 کردی فروغ ناصیۃ سرکشان دہد
 عدلت شبان بگرگ طریق شبان دہد

بحق چارہ معصوم و ہشت و چار امام
 ز جملہ پاک و مطہر بود چو ماہ صیام

حسن نام و حسن خلق و فلک قدر و ملک منظر
 سکندر جہا، و غضر الہام و موسیٰ دست و عیسیٰ دم

ذوالبحرین کی صنعت کو بیان کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار کے متعلق
 فخری نے لکھا ہے :

— فقیر حقیر در یکی نسخہ در ذکر جمیل آنحضرت ملاحظہ دو بحر نمودہ،

این چند بیت از آنست —

بیت یہ ہیں :

گوہر او، مظہر لطف خدای
 کشور او، مسکن امن و امان
 دیدن او، شادی جان ملول
 ریختہ در دامن سایل گہر
 سایل دل بہرہ بر، از کوی او

وی کردہ ز حد آرزو کوی تو نور
 ہرگز نشود ز روی نیکوی تو دور

گفتم : جگرم ! گفت : پر آہش میدار
 گفتم : غم تو ! گفت : نگاہش میدار ۱

چون نمی سازد دوی، درد دل گفتن، چہ سود

گردون جناب شاہ حسن، آنکہ رای او
 شاہا ! ظہیر اگر چہ بممدوح خویش گفت
 نہ کرسی فلک نہد اندیشہ زیر پای
 یارب بحق روح رسول، کہ از درش
 بادت جہان بکام، کہ در پاس مملکت
 شاہ حسن کیلیے دعائیہ لکھا ہے :

بحق نہ فلک و زاہدان ہفت اقلیم
 ہزار سال ہمانی، کہ آن وجود شریف
 شاہ حسن ہی کی تعریف میں ہے :

شہ یکتای، روشن رای، ملک آرای، دین پرور
 مہد خوی، یوسف روی، یحییٰ قدر، و صالح وش

ذوالبحرین کی صنعت کو بیان کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اشعار کے متعلق
 فخری نے لکھا ہے :

حماسی دین، والی کشور کشای
 مملکت آرای، چو نوشیروان
 شیوۃ او، خدمت آل رسول
 پنجۃ او، راست چو شاخ ثمر
 دیدۃ جان نورور، از روی او
 ایک رباعی ہے :

ای! یافتہ خور، ز روی دلجوی تو نور
 این دیدۃ، کہ از رویت رویت دارد
 سوال و جواب کے شعر ہیں :

گفتم : نگہم ! گفت : بسراہش میدار
 گفتم : کہ دلم ! گفت : چہ داری درد دل
 بیت ہے :

درد دل گفتن، برای سرو سیمین تن، چہ سود

یہ شعر قصیدے کے ہیں جو شاہ حسن کی مدح میں لکھا ہے :

گویا کہ رسم خسرو صاحب قران گرفت
گردون جناب شاہ حسن آنکہ در شرف
شاہا! سر سپاہ ہمہ خسروان، توئی
زان سنانکہ، بر سپاہ کواکب، سر آفتاب

یہ مدحیہ شعر نظم میں سے دیئے ہیں :

نہ بینم درین گلشن آب و گل
شبی غنچہ ہم گرچہ دلتنگ بود
بخندید چندان ولی صبحدم
بجز غنچہ، در دور او تنگدل
بسناراست افسان بلبل ستود
کہ دیگر دھانش فیابد بہم

یہ غزل ترکی آمیز ہے :

گفتش : ای ابر رحمت! ہر من لب تشنہ بار
گفتش : دارم ز ہجران تو بر دل ، بارغم
گفتش : اینک ز کویت رفتم ای بیدادگر
گفتش : از بی نوائی زیر بار محنتم
گفتش : (فخری) اسیری بند ہجران تابکی

یہ رباعی ایک خاص صنعت میں کہی ہے اور لکھا ہے کہ — القاب مبارک

آنحضرت را کہ ، شاہ حسن غازی ، باشد منظور داشت — :

ای شاہانرا بظل بخت تو پناہ
نزدیک در تو بار جستند ولی
فارغ ہمہ از مالک و تخت و سپاہ
از دور بحرمت ہمہ کردند نگاہ

۱۔ اس میں سے القاب کس طرح نکالے جاسکتے ہیں ، وہ طریقہ بتایا ہے جو یہاں دینا باعث طوالت ہوگا . بعد کے صفحات میں یہ اشعار دوسرے شعرا کے دیئے ہیں :

روزگاری داشتیم در خدمتش
روزگاران ، روزگارم تیرہ کرد
مخمس کا ایک بندہ ہے :

برنجی ، گر بگویم با تو، شرح آرزومندی
وگر، دم در کشم! گوئی کہ : تاکی لب فرو بندی

وگر، فایم بکویت، دل ز من! گوئی کہ : ہر کندی
بہر نسومی کہ باشم از من بد روز نپسندی

نمیدانم چسان میخواہیم ، تا آنچنان باشم

انوری کا شعر دیا ہے :

بشہر خویش، درون مرد بسی خطر باشد
بکان خویش ، درون بی بہا بود گوہر

دو رباعیان مربع صورت میں پڑھی جانے والی دی ہیں :

— نی —

نی - طاقت دوریم ز حارحا - نی نی - یافتم بوصل او مہما - نی
نی - رستم از بلای سرگردا - نی نی - مشکل ہجر را بود آسا - نی ۱

-- لا --

لا - لای توشد سرو چو دید آن ما - لا لایق قمر ازین نیست قدت را لا - لا
لا - لا گہر از بحر چو آید با - لا لا - لای توام گوید و گوید لا - لا ۲

فخری کی یہ کتاب بہت ہی نادرالوجود ہے ، اب تک اس کے فقط

تین نسخوں کا علم ہوسکا ہے .

(۲-۱) بودلین : کے کتب خانے میں — صنایع الحسن — کے دو نسخے

ہیں .

پہلا نسخہ (۳۱۷۱) نمبر پر ہے جسکی کتابت سال (۹۸۱ھ) میں ہوئی

ہے (ورق ۹ تا ۶۰ ب) . یہ نسخہ ایلٹ (Elliot) کے ذخیرے میں تھا . ۳

دوسرا نسخہ شمارہ (۱۳۷۲) پر ہے . اسکی کتابت دہلی میں سال

(۱۱۶۹ھ) میں ہوئی . (ورق ۱۸۲ تا ۲۴۵) یہ نسخہ اوسلی (Ouseley) کی

ملک میں رہا ہے . ۴

(۳) کتابخانہ بانکپور پٹنہ : میں شمارہ (۸۴۸) پر موجود ہے اور اس کی

فوٹو کاپی ہمارے سامنے ہے جو جناب پروفیسر سید حسن صاحب کی عنایت

سے میسر ہوئی ہے . کتاب پر — نواب سید ولایت علی خان — اور

— نواب خورشید (۱۲۸۲ھ) — نواب پٹنہ کی مہرین اول اور آخر میں ثبت ہیں ،

۱- از اول و آخر ہر مصرعی نوں و یا را نوگرفتہ مرکز سازند و باقی رباعی را محیط بردانند .

۲- این رباعی نیز محیط و مرکز شدہ اما از ہمہ جا مساوی نیست .

۳- فہرست بودلین ایتھے و سخاؤ ۱ : ۸۳۸

۴- فہرست بودلین ایتھے و سخاؤ ۱ : ۸۳۹

کتاب کے آخر میں رشید الدینی وطواظ کا ایک شش ورقہ رسالہ بنام
— اقسام البحور — اوزان شعر میں ہے ، جسکے اختتام پر سال کتابت یوں
درج ہے :

تم البحور فی بلدہ کابل سنہ (۹۸۱ھ) ۱

دونوں کا خط ایک ہے لہذا یہ سمجھنا چاہیے کہ — صنایع الحسن — کی
کتابت بھی اسی سال میں ہوئی ہے :

(۶) جواہر العجائب : (شعبان ۹۶۲ھ) : فخری کی یہ تیسری کتاب ہے
جو اسنے سندھ میں لکھی . جیسا کہ ہم نے شروع میں بتایا ہے اور پڑھنے
والوں کو خود بھی یہاں شایع شدہ نسخے کو دیکھ کر اندازہ ہوگا ، فخری
نے اسکو شاہ حسن ارغون کی بیوہ اور میرزا عیسیٰ ترخان کی بیوی حاجی
ماہ بیگم کے نام پر ربیع الاول (۹۶۲ھ) کے کچھ عرصے بعد — جبکہ وہ
مدت عدت ختم کر کے میرزا عیسیٰ کے عقد میں آچکی تھی — لکھا :

اسکے تین نسخے ہمارے سامنے ہیں . ایک وہ جو نولکشور نے دوبار
چھاپا ہے ، دوسرا جسکو سید شمس اللہ قادری نے اردو رسالے میں شایع
کیا ، اور تیسرا وہ خطی نسخہ ہے جسے یہاں اساسی نسخہ بنا کر شایع کیا
جا رہا ہے . ہم نے دونوں کے دیباچے الگ الگ دیے ہیں ۲ ، تاکہ پڑھنے
والوں کو معلوم ہو سکے کہ فخری نے کس طرح ضرورت کے تحت پہلا
عنوان بدل کر کتاب کو دوسری شخصیت کے نام منسوب کر دیا : ان دیباچوں
سے دو نکتے واضح ہوتے ہیں :

۱- دیکھئے فہرست بانکیپور ص ۶۱-۶۳ . Vol. IX

۲- رک : کتاب حاضر دیباچہ نولکشور و شمس اللہ قادری (ص ۱۱۳-۱۱۴) و دیباچہ نسخہ
خطی (ص ۱۱۵) .

الف : خطی نسخے کا اگرچہ پہلا صفحہ نہیں ہے ، لیکن جہاں سے اور جس طرح سے عبارت شروع ہوئی ہے . اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ کتاب سندھ میں میرزا عیسیٰ ترخان کے دور میں لکھی گئی ، ورنہ شاہ حسن اور میرزا عیسیٰ کیلئے جو کچھ فخری نے لکھا ہے ، اسکی ضرورت کیا تھی :

ب : خطی نسخے کے دیباچے میں یہ بھی صاف طور پر لکھا ہوا ہے کہ — بلقیس زمان رفیع مکان و ہمای دوران و دلشاد زمان و قدافۃ عالیشان ، ظل رحمت ایزد بیچوں و چراغ اقبال قبایل ارغون ، حاجی بیگم ابد اللہ تعالیٰ عمرہا و دولتہا — کی خدمت میں فخری جایا کرتے تھے ، ایک روز وہاں سے واپس آنے ہوئے انکو — جہت انبساط خاطر اشرف آنحضرت — یہ کتاب تالیف کرنے کا خیال ہوا .

فخری جب ہندوستان پہنچا اسوقت اسنے — جواہرالعجائب — کا پورا دیباچہ بدلکر اسمیں اکبر کے تخت نشینی پر کہے ہوئے قصیدے :
— از شرافت آستانش قبلہ گاہ آستان —

کے اوپر تک کی پوری عبارت بدلکر ، کتاب — دلشاد زمان و گوہرشاد دوران مسند نشین بلقیس نشان مہمد علیا حضرت ماہم بیگم مد ظلہا — کے نام معنون کردی ، اور آخر میں ایک نیا قصیدہ ماہم کے نام پر کہہ کے اسمیں شامل کردیا . ہمارے اساسی نسخے میں — قصیدے — کے عنوان کے بعد کا صفحہ بد قسمتی سے غایب ہے ، ورنہ معلوم ہو جانا کہ پہلا قصیدہ کس بحر میں اور کیا تھا .

فخری کے لیے یہ تغیر و تبدل کوئی نئی یا غیر معمولی بات نہیں تھی ،

تلون کی یہ کمزوری اسکے مزاج میں شروع ہی سے موجود تھی۔ چنانچہ :
لطائف نامہ کے دیباچے میں درمیش خان کے لیے اسنے دو مدحیہ شعر
لکھے ہیں :

آن خان نامور، کہ زمین در زمان او از روی قدر، طمن بہفت آسمان کند
سہو و خطا بود، کہ باحسان و عدل او دانا، حدیث حساتم و نوشیروان کند ۱
یہی دونوں شعر — روضۃ السلاطین — میں شاہ حسن کے مدح میں یوں تبدیل
کر دیے ہیں :

جمشید عہد شاہ حسن کز بہار عدل . ہر دم بنو، جہان کہن را جہان کند
سہو و خطا، بود کہ باحسان و عدل او دانا، حدیث حساتم و نوشیروان کند ۲

اسی طرح لطائف نامہ میں دو شعر شاہ اسماعیل کی مدح میں ہیں :

صف حاجیان درش، بی گمان . ہمہ شہر یارند و سلطان و خان
شہ انجم، از آسمان برین . پیابوش افتد، بروئی زمین ۳

شاہ اسماعیل جب فوت ہوا اور اسکے بیٹے شاہ طہماسپ کا عہد شروع ہوا
تو انہیں اشعار کو — جواہر العجائب — کے دیباچے میں یوں بدل دیا :

شہ آسمان قدر طہماسپ شاہ . کمین خاک بوسان او، مہر و ماہ
صف حاجیان درش، بی گمان . ہمہ شہریارند و سلطان و خان ۴

اور چونکہ — جواہر العجائب — کا دیباچہ اکبر کے سلسلے میں بدلاتھا اس
وجہ سے شاہ طہماسپ کا ذکر کرنا اسکے لیے مقابله اور مصلحت ضروری تھا :
— جواہر العجائب — کے نئے دیباچے میں سندھ میں آنے اور رہنے کا ذکر
تو موجود ہے، لیکن شاہ حسن کے ساٹھ سولہ سال تک وابستگی کی طرف،
کوئی اشارہ نہیں ہے۔ بظاہر اسکا سبب فقط یہی ہو سکتا تھا کہ شاہ حسن، اکبر

کے باپ ہمایون کے ساتھ ناروا سلوک کر چکا تھا، لہذا یہ مناسب نہیں تھا کہ باپ سے بدسلوکی کرنے والے کا ذکر اسکے بیٹے کے سامنے کیا جائے، شعرا کے تاریخ میں، خبر اسکی تو بہت مثالیں موجود ہیں کہ دو مخالف بادشاہوں کی بیک وقت یا یکے بعد دیگرے مدح سرائی کی گئی ہو۔ چنانچہ فخری کو بھی ضرورت کے تحت ایسا ہی کرنا پڑا ہے، پہلے ہمایون کے سندھ سے نکل جانے پر شاہ حسن کے لیے قصیدہ کہا، اور آخر میں اسی ہمایون کے بیٹے کے دربار میں پہنچ کر اسکی مدح سرائی کی اور پرورش پانے لگا۔ یہ کتاب فخری کی آخری تصنیف ہے جو اسنے سندھ میں لکھی اور جسکے بعد اس سرزمین کو—جسنے اسے سولہ سترہ برس تک پالا، خوش وقت اور آسودہ حال رکھا—الوداع کہہ کر ہندوستان کی طرف چلا گیا۔

ڈاکٹر اسپرنگر نے دیباچے کی ابتدا میں لکھے ہوئے ایک مصرعے پر مدار رکھ کر—جواہر العجائب—کا سال تالیف (۹۲۷ھ) بیان کیا ہے۔ مصرع یہ ہے:

تاریخ ہمہ غم ز مصائب دیدم

بطریق تخریجہ—ہمہ غم—کے اعداد (۱۰۹۰) سے—مصائب—کے اعداد (۱۲۳) خارج کر کے سال (۹۲۷ھ) لیا ہے۔ سید شمس اللہ قادری نے صحیح لکھا ہے کہ اسپرنگر سے پڑھنے میں غلطی ہوئی ہے اور اسنے—فارغ—کو—تاریخ—پڑھا ہے ۱:

اسی طرح مرحوم شمس اللہ قادری نے خود جو تالیف کا عرصہ مقرر کیا ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ (۹۶۳ھ) اور (۹۶۹ھ) کے درمیان—جواہر العجائب—تصنیف ہوئی ہے ۲: جیسا کہ ہم نے اوپر بیان

کیا ہے، یہ کتاب میرزا عیسیٰ کے مسند نشین (۱۲ ربیع الاول ۹۶۲ھ) ہونے کے کم و بیش پانچ ماہ بعد، جبکہ عدت گزار کے ماہ بیگم میرزا کے عقد میں آکر دوبارہ اقتدار میں آچکی، اسوقت فخری نے تالیف کی ہے۔ گویا اس حساب سے کتاب ماہ شعبان (۹۶۲ھ) میں یا اسکے لگ بھگ لکھی جانی چاہیے۔ اکبر اسکے تقریباً سات ماہ بعد ۲ ربیع الآخر (۹۶۳ھ) میں تخت نشین ہو گیا اور فخری نے اس کے دربار میں پہنچنے کا فیصلہ کیا۔ یہ پورے چھ سات ماہ یا اسکے بعد جب تک بھی وہ سندھ میں رہا، یقیناً سارا عرصہ میرزا عیسیٰ اور سلطان محمود بکھری کے باہمی تنازعہ نے لوگوں کا عرصہٴ حیات تنگ کر رکھا تھا، اور یہاں کی فضا بالکل مکدر اور گھناؤنی ہو چکی تھی۔

— جواہر العجائب — تذکروں میں اسلیے اہم ہے کہ فارسی ادب میں یہ پہلا تذکرہ ہے جو شاعر عورتوں کے لیے مختص ہے۔ اس سے پہلے فقط عوفی نے ایک شاعرہ (رابعہ خضداری) کا ذکر کیا ہے اور اسکے بعد دولت شاہ نے مہستی اور جہان خاتون کا ضمناً نام لیا ہے۔ فخری پہلا آدمی ہے جس نے — جواہر العجائب — لکھ کر پہلی مرتبہ دنیا کو (۳۱) شاعرات سے روشناس کرا کے گویا مابعد کے تذکرہ نویسوں کیلئے دروازہ کھول دیا۔ چنانچہ اسکے بعد رازی، تقی کاشی، تقی اوحدی، والہ داغستانی، شیرخان لودھی اور لطف علی آذر نے فارسی میں شعر کہنے والی عورتوں کو اپنے اپنے تذکروں میں لے لیا۔ ان میں سے شیرخان اور آذر نے تذکروں کے خاتمے پر عورتوں کے لیے علحدہ باب قائم کر دیا: آذر نے آٹھ اور شیرخان نے پندرہ عورتوں کا ذکر کیا ہے۔

— جواہر العجائب — اگرچہ — روضۃ السلاطین — کی طرح مختصر ہے لیکن جتنا اسمیں لکھا ہے وہ بہت قیمتی اور گرانقدر ہے: اگر فخری جدت

سے کام لیکر ، عورتوں کا الگ تذکرہ نہ لکھتا تو بقول شمس اللہ قادری
مرحوم :

— ان شاعر عورتوں کے حالات جو اسمیں مذکور ہیں نہ صرف ناپید
ہوجائے بلکہ ان کا نام و نشان بھی صفحہ ہستی سے محو ہو جاتا —

— جواہر العجائب — نے مابعد کے تذکروں کے لیے مواد فراہم کر دیا،
تقی کاشی اور تقی اوحدی نے اپنے تذکروں میں اس سے بڑی مدد لی ہے
اور اس سے مضامین اخذ کیے ہیں، بالخصوص اوحدی نے تو کتاب کا بیشتر
حصہ اپنے تذکرے میں نقل کر لیا ہے :

اس تذکرے کا نام — جواہر العجائب — زیادہ مشہور نہیں ہو سکا،
جس نے بھی اسکو ماخذ بنایا اسنے اسکا نام — تذکرۃ النساء — لکھا ہے ،
چنانچہ الہسی نے اپنے تذکرے میں یہی نام لیا ہے اور اوحدی نے بھی
مہری کے حال میں یہی لکھا ہے :

— مترجم مجالس النفائس گوید : زنی بودہ حکیم واصح است . و در
— تذکرۃ النساء — نیز مذکور شد کہ : وی در ایام دولت، شاهرخ میرزا
بود — .

— جواہر العجائب — کے ہر نسخے میں عورتوں کے تراجم کی تعداد
مختلف ہے . چنانچہ شاہان اودھ کے کتب خانے میں جو نسخے موجود تھے
ان میں (۲۰) شاعرات کا ذکر تھا، شیخ ابوالقاسم محتشم مصنف — اختر تابان —
کے پیش نظر جو نسخہ تھا اس میں (۲۳) عورتوں کا حال ہے ، سید شمس اللہ
قادری نے جو نسخہ شایع کیا اس میں (۲۶) عورتوں کے حالات ہیں :
نولکشور کے چھپے ہوئے نسخے میں (۲۷) عورتیں آئی ہیں ، یہاں ہم جس
نسخے کو شایع کر رہے ہیں اسمیں (۳۱) شاعرات کا ذکر کیا گیا ہے . گویا
موجودہ متن سب سے زیادہ سوانحات کا حامل ہے :

— جواہر العجائب — کے خطی نسخے اسی طرح نادر ہیں جس طرح
— روضۃ السلاطین — کے نایاب ہیں : اب تک مندرجہ ذیل نسخے معلوم
ہوسکے ہیں :

(۱) بواہر کلکشن کلکتہ : میں — جواہر العجائب — کا ایک نسخہ (شمارہ
۲۸۲) پر ہے، جس کا آغاز اسی طرح ہوتا ہے جس طرح ہمارے اساسی
نسخے کی ابتدا ہے، یعنی :

— جنت مکانی شاہ حسن مرزا انار اللہ برہانہ از جہاں —

یہ نسخہ (۱۶) اوراق پر مشتمل ہے ہر صفحہ میں (۱۲) سطریں ہیں، اور اسکا
سائز $8\frac{3}{4} \times 5\frac{1}{4}$; $6\frac{1}{2} \times 3\frac{1}{2}$ ہے۔ فہرست نگار نے اختتام نہیں دیا۔ مجموعے میں
ورق (۱۶) سے — مرآۃ العالم — کی نمود چہارم شروع ہوجاتی ہے۔

(۲) بانکیپور پتہ : میں (شمارہ ۱۰۹۸) پر ایک مجموعہ ہے، جسمیں (۳۲)
نمبر پر ورق (۱۳۹ ب) سے یہ تذکرہ اسطرح شروع ہوتا ہے :

— خود را، چو ز خود، بہر تو غایب دیدم ... —

اور (۱۲۳ الف) پر ختم ہوجاتا ہے : فہرست نگار نے نسخے کے متعلق زیادہ
وضاحت نہیں کی ہے^۱۔

(۳) بودلیان : میں (شمارہ ۳۶۲) پر — جواہر العجائب — کا ایک نسخہ ہے
جسمیں (۲۰) شاعرات کا جال موجود ہے^۲۔ تاریخ کتابت ۲۲ رمضان (۱۱۸۵ھ)
ہے۔ معمولی نستعلیق، (سائز $10\frac{1}{2} \times 6\frac{1}{2}$ ، سطر ۱۱) از ورق (۱۹۰ تا ۱۹۸) :
فہرست نگار انتہے نے لکھا ہے کہ یہ اس بڑے تذکرے کا اختصار

۱- فہرست کلکتہ ۱۹۲۱ع (۱ : ۲۵۱)۔

۲- فہرست ۱۱ : ۱۲۳۔

۳- فہرست بودلین ۱ : ۱۹۲۔

ہے جس کا ذکر اسپرنگر نے کیا ہے ۱۔ غالباً یہ انکا اشتباہ ہے۔ اسپرنگر کے سامنے بھی اتنا ہی مختصر نسخہ تھا جتنا کہ اصل میں یہ تذکرہ ہے۔

(۴) نیشنل میوزم کراچی: کراچی نیشنل میوزم میں وہی نسخہ ہے، جسکو ہم نے یہاں اساسی قرار دیا ہے۔ یہ اسی طرح اچانک شروع ہوتا ہے جس طرح بوہار کلیکشن کا نسخہ۔ سائیز $(8\frac{1}{2} \times 5\frac{1}{4})$ معمولی نستعلیق، سطریں (۱۵)، اوراق (۱۱)۔

(۵) حیدرآباد دکن: یہ نسخہ کس کتبخانے میں ہے، سید شمس اللہ قادری نے نہیں لکھا، اور نہ اسکی زیادہ تفصیل بتائی ہے۔ اسمیں (۲۶) شاعرات ہیں اور اسکو مجلۂ اردو (اورنگ آباد) میں مقدمے اور حواشی کے ساتھ جولائی (۱۹۲۸ع) میں (ص ۳۸۹ تا ۴۲۹) چھاپا ہے۔ اصل متن (ص ۴۰۳-۴۲۷) تک ہے باقی صفحات مقدمے اور حواشی کے ہیں۔

ہم نے اپنے متن میں اس کو سامنے رکھا ہے اور (ش) نشان قرار دیا ہے۔

(۶-۷) کتابخانۂ اودہ: اسکے دو نسخے اودہ کے شاہی کتبخانے میں تھے چنکا ذکر اسپرنگر نے تفصیل سے کیا ہے ۲۔ ان میں (۲۰) عورتوں کے حالات بیان کیے گئے ہیں: معلوم نہیں یہ نسخے اسوقت کہاں ہیں؛ اسپرنگر کی فہرست ہمارے سامنے نہیں ہے اسلئے زیادہ تفصیل نہیں دی جا سکتی:

(۸) نولکشور لکھنؤ: مرحوم نولکشور نے اسکے دو ایڈیشن شایع کیے ہیں، پہلا جون (۱۸۷۳ع) میں اور دوسرا اگست (۱۸۸۰ع) مطابق رمضان

(۱۲۹۷ھ) میں : دونوں ایڈیشن (۲۳) صفحات پر مشتمل ہیں اور ان میں (۲۷) شاعرات کا حال ہے .

ہم نے اپنے نسخے کی تصحیح میں ان دونوں ایڈیشنوں کو پیش نظر رکھا ہے . اختلاف (ن) کے نشان سے حاشیے میں دیے ہیں :

۷ دیوان فخری : فخری کے شعری سرمایے کے سلسلے میں مصنفین سے دو غلط فہمیاں سرزد ہوئی ہیں :

پہلی : غلطی یہ کہ ، انکے نزدیک — بوستان خیال — فخری کی تالیف ہے جسکو اس نے — تحفة الحبيب — کی طرح مرتب کیا ہے ! غالباً سب سے پہلے — تذکرہ الہی — کے حوالے سے اسپرنگر نے اسکو فخری کی تالیفات میں شمار کیا ہے ، جسکی تقلید ریونے کی اور پھر اسکی تقلید میں بقیہ فہرست نگار اور مقالہ نویس ۱ فخری کی فہرست میں اسکو داخل کرتے آئے ہیں : — خزینۂ گنج الہی — کی عبارت یہ ہے :

— سلطان محمد بن امیری متخلص بہ فخری یکی از ارباب (۹) بود و تا زمان
شاہ طہماسپ میزیست و مادیح آن ملک ہودہ ، و مجالس النفاہات میر علی شیر از
ترکی بہ فارسی ترجمہ کرد . بعض تراجم شعری دورۂ دوم را اضافہ کرد .
کتاب دیگر بنام — بوستان خیال — نیز تالیف کرد کہ مطلع های غزلہا از
شعرا مختلف زمانہاں دارد — ۲ .

معلوم ہوتا ہے کہ میر الہی ہمدانی سے اشتباہ سرزد ہوا ہے اور اسنے — تحفة الحبيب — کی بجایے — بوستان خیال — کو فخری کے نام لکھ دیا .
در اصل — بوستان خیال — بکشتاش قلی ابدال رومی کی تالیف ہے جو

۱- ریو ۱ : ۳۶۶ . آقای علی اصغر حکمت ، شمس اللہ قادری مرحوم ، قاضی اختر مرحوم اور
آقای حبیبی نے اپنے مقالوں میں اسکو لیا ہے .

۲- عبارت ارسال کردہ آقای گلچین معانی .

اسنے (۸۹۵۰) میں مکمل کی اور اس رباعی سے اسکی تاریخ نکالی ہے :

توفیق رفیق گشت چون آمال هر روز فزود دولت و اقبال
اتمام چ-ویافت این مطالع ، تاریخ جوید ز : بکتیش قلی ابدال ۱

۸۹۵۰

یہ مجموعہ فقط غزلوں کے مطلعوں کا ہے ، اسمیں پوری غزلیں نہیں ہیں ، اسکا نسخہ کتابخانہ مرکزی دانشگاه تهران میں (بشمارہ ۲۱۹۹ - ورق ۱۰۳) ہے ، جسکی کتابت رجب (۱۲۲۵ھ) میں ہوئی ہے اور اسمیں بارہویں صدی کے شعرا کے مطالعے بھی شامل کیے گئے ہیں : ایران میں اس کتاب کے دوسرے نسخے بھی موجود ہیں . ۲

دوسری : غلط فہمی مجالس النفائس پر آقای حکمت کے لکھے ہوئے دیباچے نے پیدا کی ہے ، جسمیں انہوں نے - ریاض الشعرا - سے فردی تربتی کا حال لیکر فخری ہروی سے منسوب کر دیا ہے ۲ . انکے اس لکھے ہوئے پر بھروسہ کر کے بعد کے مقالہ نگاروں نے لکھا ہے کہ : فخری نے چند مثنویاں بھی لکھیں جو نایاب ہیں ۲ .

۱- مقالہ - تحفة الحبيب - آقای گلچین معانی .

۲- نامہ آقای معانی بہ راقم مورخہ ۱۱-۹-۱۳۴۷ . نیز رک : فہرست دانشگاه مرکزی تهران جلد ۱۳ (ص ۳۱۶) شعرا کی فہرست دی ہوئی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ - فخری - کے اشعار اسمیں موجود ہیں . دیوان بکتاش قلی کے لیے دیکھیے فہرست دانشکدہ حقوق تهران (ص ۱۱۰) قاضی اختر مرحوم اور آقای حبیبی نے لکھا ہے کہ مواویٰ ہد شفیع کے کتبخانے میں - بوستان خیال - موجود ہے ، حبیبی نے تاریخ دی ہے (۱۲۷۳ھ) صفحات (۵۳۹) .

۳- مجالس النفائس دیباچہ (کج) .

۴- قاضی اختر مرحوم ارمان ص ۳۱ و آقای حبیبی آریانا شمارہ ۳ سال ۲۵ - قاضی اختر مرحوم نے آقای حکمت کے دیباچے کے پیش نظر اپنے مقالے میں مثنویوں اور شعری سرمائے کا ذکر کرتے ہوئے فردی تربتی کے وہی اشعار - جو آقای حکمت نے اپنے دیباچے میں دیے ہیں - فخری کے نام درج کر دیے ہیں . (مقالہ قاضی اختر ص ۲۲)

حقیقت یہ ہے کہ فخری نے جداگانہ مثنویاں نہیں لکھیں ہیں : انکے شعری سرمایے میں فقط ایک — دیوان — کا ذکر ملتا ہے ، اسمیں اگر کچھ چھوٹی مثنویاں ہوں تو کہا نہیں جا سکتا :
 دیوان کا ذکر صاحب عرفات نے کیا ہے اور اسنے اسکو آگرہ میں دیکھا بھی تھا ، لکھا ہے کہ :

— افتخار زمان مولانا فخری دیوانش قریب بہ پنجمزار بیت در آگرہ بنظر رسید — ۱

آخر میں اس نے فخری کے (۲۶) بیت نقل کئے ہیں :
 عرفات کے بعد انکے صاحب دیوان ہونے کا ذکر والہ داغستانی نے ان الفاظ میں کیا ہے :

— مولانا فخری از سخنوران مملکت هندوستان بودہ و صاحب دیوان است .
 غالباً همان فخری اول است ۲ —

اسکے بعد یہ شعر دیے ہیں :

صبا ہرگہ بزلن قاپدار یار میبچد	ز غیرت عاشق مسکین، بخود چون نار میبچد
ہرآنکہ صورت او دید، دل ز جان برداشت	چہ صورت است، کہ اول نمیتوان برداشت
برفت یار و زیاران خویش ، یاد نکرد	بخیر ما و بہا ، گرچہ خیر باد نکرد
چو ترک مہوش من ، روی در نقاب گرفت	فغان ز شہر برآمد ، کہ آفتاب گرفت

اسکے علاوہ تین بیت ہیں جو اسکے غزلیات میں آچکے ہیں .

والہ داغستانی کے بعد خان آرزو نے — مجمع النفائس — میں لکھا ہے :

۱- ہبارت ارسال کردہ آقای گلچین معانی .

۲- فخری اول کے لیے لکھا ہے : فخری نیسازی از سخنوران مملکت هندوستان بودہ و ہر اقسام سخن قادر بودہ :

ملک خسوی ، کہ فرزند رسول است	اگر زردار نبود ، نا قبول است
بدست ہر کہ ، فقد سیم باشد	سگ او ، واجب الاستعظیم باشد
بیا (فخری) خیال سیم وزر کن	غم تحصیل علم ، از سر بدر کن

-- فخری ہروی از ہم صحبتان امیر علی شیر بود . گویند : همان ترجمہ مجالس النفاوس امیر مذکور کہ ترکی بود ، ازوست : ۱

اسکے بعد دو بیت دئے ہیں جو انکے غزلوں میں آچکے ہیں :
پھر نواب ابراہیم علی خان نے -- صحف ابراہیم -- میں ایک ہی فخری کو تین مختلف شخصیتیں سمجھ کر اسطرح ذکر کیا ہے :

(۱) فخری ہروی از معاصران و ندیمان امیر علی شیر بودہ . (ص ۲۶۰ الف)

(۲) فخری این ہم از شعرای ہند است . مدح سلطان سلیمہ بیگم و اکبر بادشاہ و حسن ابن شجاع ارغون نمودہ . تقی اوحدی گوید کہ : در آگرہ تخمیناً پنج ہزار بیت از کلامش دیدہ شد . (ص ۲۶۰ الف)

(۳) فخری از شعرای معاصر شاہ طہماسپ ماضی بودہ . (ص ۲۶۰ ب)

فخری کے جس -- دیوان -- کا ذکر آچکا یہ آج تک کہیں دستیاب نہیں ہوا ہے . آج سے پونے چار سو سال پہلے آگرہ میں دیکھا گیا تھا نہ جانے پھر اسپر کیا بیٹی .

ہم نے اس مجموعے کے آخر میں -- جواہرالعجائب -- کے بعد ایک سو ایک غزلیں -- تحفة الحبيب -- اور -- محک مرتضائی -- سے یکجا کردی ہیں : علاوہ ازیں اس مقدمے میں بھی انکی کتابوں سے ، جتنے شعر مل سکے ہیں دے دیے ہیں تاکہ فخری کا باقی ماندہ شعری سرمایہ اس مجموعے میں یکجا ہو جائے .

فخری کی سوانح اور تالیفات کے سلسلے میں جتنی معلومات تفرق تھی اور ہمیں مل سکی ، وہ تمام ہم نے ترتیب کے ساتھ یہاں جمع کردی ہے : اسکے بعد کیا نیا انکشاف ہوتا ہے ؟ یا کون سی نئی کتاب اور نئی بات سامنے آتی ہے ؟ یہ فی الحال غیب ہے جسکا علم خدا کو ہے :

کراچی

سید حسام الدین راشدی

۲۶ اگست تا ۱۵ ستمبر ۱۹۶۸ع

شش بعد از ظہر

تذکرۂ روضۃ السلاطین

ای کوی تو، روضه سلاطین جهان وی سوی تو، دلها همه پیدا و نهان
رو یافت بتو کسی، و راست ز خود یک لطف کن و مرا از خود، باز رهان

سپاس و ستایش بی قیاس پروردکاری را که روضه اقبال سلاطین عالم
را بر یاحین عدل و احسان مزین و معطر گردانیده. و باوجود رتبه عالی
سلطنت، لوای سخنوری بعضی از شهرستان وجود، از خزانه جودش بجواهر
دلپذیر نظم، مجلی و محلی گردیده:

رباعی

شاهان، که به ملک بی قیاس آمده اند بر خاک درت، بهر سپاس آمده اند
از زلف تو در سلسله نظم وجود غواصان کهر شناس آمده اند

و درود نا محدود و صلوات نا معدود، بر رسولی که آفتاب وار از اوج ۱
سپهر رحمت — و ما ارسنایک الارحمة للعالمین — تافته، و سلاسل نظم
سخنوران عالم برای نعمت روح افزای او، به کوهر معانی دلارای ۲ شرف
انتظام ۳ و نمایش ۴ یافته. شفیع مجرمان درگاه، طبیب علة کناه، حبیب
حضرت الآه، یعنی محمد رسول الله ۵:

نهی سلطان ایوان رسالت به او خرم کلستان رسالت
چراغ بارگاه آفرینش فروغ دیده های اهل بینش
رسالت را سزاوار عظیمست ۶ بلی این بحر را، در یتیمست
فصیح اند انبیا و، اوست ۸ افصح ملیح اند انبیا و، اوست ۹ املح

-
- ۱- ب: اواج. ۲- نسخه ل: از اینجا آغاز دارد. ۳- ل: انتظام. پ و متن
و ب: انتقام. ۴- ل: نمایش تمام یافته. ۵- ل: علی الله علیه وسلم.
۶- ل: عظیم اوست. ۷- ل: یتیم اوست. ۸- ل: اوست.
۹- ل: اوست.

همه انوار، و او نور وجودست همه انهار، و او دریای جودست
غرض از بود عالم، بود او بود وجود آفرش باجود ۱ او بود ۲

[$\frac{9}{1}$] ۱ ما بعد ۳، بر ضمیر منیر غزل سرایان بوستان معانی، و سخن ارایان
جهان نکته دانی، مخفی نماند که سبب تحریر این سطور مختصر و باعث این
تحفه محقر، آن باشد ۴ که: روزی این فقیر بی بضاعت و حقیر بی استطاعت،
فخری ابن محمد امیر ۵ الهروی در مجلس عالی و اهالی ۶ اعظم و جم جاه سکندر
وقار دامن (کذا) و غیرت سلاطین عالم، و خورشید جهانتاب سپهر سرافرازی
ابوالفتح شاه حسین غازی < خلدالله ملکه ۸ نشسته، کوش مهوش را، بجواهر
الفاظ دلپذیرش مزین داشتم. و لطافت معانی* بینظیرش را، به خامه خیال
بر صفحه خاطر نکاشتم ۹:

نظم ۱۰

آن بحر بیکرانه،	آن کوهر یکانه	آن سرور زمانه،	آن قبله قبايل
آن افتخار آدم،	آن نامدار عالم	آن شهریار ملهم،	آن کامکار کامل
آن دافع مخالف،	آن نافع موافق	آن قاطع منافق،	آن جامع فضایل
رشد جم و فریدون،	نقد شجاع دوران ۱۱	چشم و چراغ ارغون،	شاه حسن خصائل
در بزم کامرانی،	سر حلقه سلاطین	در باب نکته دانی،	سر دفتر افاضل

فرموده اند که: درین ایام دیوان اشعار حضرت خاقانی ۱۲ مغفور
سلطان حسین میرزا انارالله برهانه را برای ما تحفه آورده اند! و اشارت با
حضاران کردند. چون آن ۱۳ کتاب را آوردند آن حضرت بطریق دعوات در

۱- ل: وجود اشرف باجود او بود. ۲- ل: این بیت زائد دارد:

بهر دم باد از ما صد سلامش برای آل و اصحاب کرامش

۳- ل: اما بعد - ندارد. ۴- ل: آن شد. ۵- ب: محمد الهروی.

۶- ل: والی اعظم جم جاه سکندر وقار دارا حشم. < ل: غازی - ندارد.

۸- ل: خلد الله تعالی. ۹- ل: می انکاشتم. ۱۰- ل: شعر.

۱۱- ل: شجاع ذوالنون. ۱۲- ل: خاقان. ۱۳- پ: چون کتاب آوردند.

تعظیم ان کوشیدند :

نظم ۱

سخن بنزد سخن دان ، بزرگوار بود سخن ز آسمان آمد ، ۲ سخن نه خوار بود
از مشاهده این تعظیم و تکریم ان حضرت ، بخاطر چنان رسید که
از ابتدا^۱ نظم ، احوال سلاطین را — که طبع شریف ایشان بجواهر محلی
بوده است و کاهی خاطر انوار ان حضرت میل بجانب شعر بوده ۳ و نسخه
نوشته از ابیات آبدار و اشعار [۲/۳] در رنثار ایشان ، بر سمیل یادگار ، بر انجا
ثبت نماید ۴ :

بنان بران ، این مختصر را چون اوراق کل ، از مهر بوستان برای تفریح
خاطر دوستان ، فراهم آوردم ، و — روضة السلاطین — نامش کردم . و ترتیب
این نسخه بر هفت بابست برین موجب :

باب اول

۵ وجه تسمیه شعر و احوال بهرام کور . و ابتدای نظم فارسی ، و احوال
سلطان سنجر ماضی و طغرل بیک سلجوقی ، که کاهی بنظم التفات می فرموده اند :

باب دوم

در بیان احوال ۶ پادشاهان چغتای ، اوزبک ، و سلاطین ایشان که اشعار
خوب گفته اند ، و در میان مردم شهرت > تمام دارد ، نموده شده .

باب سوم

۸ در بیان احوال پادشاهان چغتای ، از اولاد ۹ امجاد امیر تیمور

-
- ۱- ل : بیت . ۲- ل : ز آسمان سخن آمد . ۳- ل : حضرت میل بجانب
شعر مینموده ، نسخه . ۴- ل : نمایم . ۵- ل : در بیان .
۶- ل : خانان مغول و اوزبک و سلاطین ایشان . ۷- ل : شهرت دارد .
۸- ل : بیان . ۹- ل : اولاد و امجاد صاحب قران امیر تیمور کورکان .

صاحب قران — که در سمرقند و خراسان بوده — ابیات و اشعار نیک فرموده اند و دیوان غزل ترتیب داده اند ۲ .

باب چهارم

۳ در بیان احوال پادشاهان عراق و روم که نظم گفته اند ۴ :

باب پنجم

۵ در بیان احوال بعضی از ملوک هندوستان و دیگر اطراف کرده شده :

باب ششم

۶ در بیان احوال امراء < عالی شان پادشاه نشان ۸ سر اطاعت بکس ۹ فرو نیاورده اند ، ۱۰ و ابیات خوب دارند ۱۱ .

باب هفتم

۱۲ در ذکر جمیل حضرت نواب و ختم کتاب بعون ۱۳ الملک الوهاب و من الله العصمة و التوفیق .



-
- | | | |
|---|-----------------------------------|---------------------|
| ۱- ل : فرموده و دیوان . | ۲- ل : اند کرده شده . | ۳- ل : بیان احوال . |
| ۴- ل : گفته . | ۵- ل : بیان احوال ملوک هندوستان . | ۶- ل : بیان حالات . |
| ۷- ل : امرای . | ۸- ل : که . | ۹- ب و ل : بهرکس . |
| ۱۰- ل : بلکه پادشاهان آرزوی ملازمت ایشان کرده اند . | ۱۱- ل : دارند کرده شده . | |
| ۱۲- ل : ذکر جمیل . | ۱۳- پ : بعون الله . | |

باب اول

در بیان ۱ وجه تسمیه شعر و احوال بهرام کور
و ابتدای ۲ نظم فارسی

۱- ل : در وجهه تسمیه .

۲- ل : ابتدای ظهور بنظم .

در تواریخ چنین آورده اند که : بعد از طوفان نوح علیه السلام یعرب بن قحطان بلغت عربی متکلم کردید و در ترکیب کلمات و ترتیب عبارات کوشید ، تا روزی در محل خاص دو بیت انشا کرد . چنانچه حضار مجلس تعجب نمودند ۱ و گفتند که : این چه طرز کلام است که مهرکز مانند ان ۲ ، از تو [۱/۴] استماع نکردیم ! یعرب گفت : — انا ایضاً ما شعرت به من نفسی الا یومی هذا ! — یعنی من نیز مثل این خبر ۳ ، از خود فهم نکرده ام مگر امروز ! بس ۴ ازین سبب که بسی واسطه تعلیم و تعلم او را بکلام موزون شعر را شعور افتاد .

و در بعضی تواریخ نیز آمده است که : شخصی پدر قبایل یمن بود ، او را شعر بن سبا می گفتندی ۵ . و او در عربیت بغایت فصیح بود ، چنانچه ۶ اکثر کلام او همه < موزون می آمد . چون نام او را ۸ شعر بود ، کلام موزون او را ، شعر گفتندی ۹ .

اما اول کسی که بزبان فارسی نظم کرد ۱۰ بهرام کور بود . و انرا چنین آورده اند که : بهرام محبوبه داشت دلارام نام . و ان منظوره ظریفه و ۱۱ نکته دان و موزون حرکات و راست طبع و خوش آواز و چنگی بود . و بهرام را ۱۲ در همه جا همراه می بود ، و کاهسی با او مناظره مینمود . و بهرام هر

۱- ل : نموده گفتند : این . ۲- ل : این . ۳- ل : چیز . ۴- ل : پس .

۵- ل : می گفتند . ۶- ل : چنانکه . ۷- ل : او موزون . ۸- ل : او شعر .

۹- ل : گفتند و اگر دیگری نیز بران سیاق کلام موزون گفتی ، او را شاعر گفتندی .

۱۰- ل : گفت . ۱۱- ل : ظریفه نکته دان . ۱۲- ل : همیشه .

لطیفه که بزبان آوردی او نیز در ۱ برابر، چیزی مناسب و موافق انشا کردی، تا آنکه روزی بهرام در بیشه با شیری در اویخت و انرا دو کوش گرفته کوشمالی عظیم داده برهم بست: ۲ از غایت تفاخران ۳ دلاوری و شجاعت، این مصرع ۴ بزبان او گذشت:

مصرع ۵

منم و شیر ۶ ژیان و منم < پیل پله

دلارام حاضر بود، در جواب گفت، ع:

نام بهرام ترا و پدرت بوجله

بهرام را این کلمات به غایت خوش آمد و چون حکما را طلبید ۸ و این مصرع ۹ را برایشان خواند، ایشان در نظم قانون ۱۰ پیدا ساختند، اما زیاده از یک بیت نبود.

و ابوطاهر اتونی ۱۱ در تاریخ خود آورده است که: پروردگار ۱۲ عضد الدوله دیلمی که یکی از پادشاهان دیالمه بود، هنوز قصر شیرین — که بقرب خالقین ۱۳ بود — تمام خراب نشده بود، این بیت را — که بزبان بارس ۱۴ قدیمست — نوشته یافتند:

بیت

$\left[\frac{4}{2}\right]$ ثری را نکهان ابو شه ۱۵ بودی جهان را بدیدار او شه ۱۶ بودی

- | | | | |
|-----------------------------|----------------|-------------------|-------------|
| ۱- ب: درین. | ۲- ل: واز. | ۳- ل: بان. | ۴- ل: مصرع. |
| ۵- ب: مصرع. | ۶- ب: و شیرو. | ۷- ب: منم و پیل. | |
| ۸- ل: طلبیده. | ۹- ب: مصرع. | ۱۰- ل: قانونی. | |
| ۱۱- صحیح خاتونی. | ۱۲- ل: برورکا. | ۱۳- ل: خانقین. | |
| ۱۴- ب: فارس ل: بر زبان فرس. | | ۱۵- ل: انوشه بدی. | |
| ۱۶- ل: توشه بدی. | | | |

برین تقریر معلوم شد که قبل از روزگار اسلام نیز شعر فارسی که می گفته اند ۱ .

و گویند که : در ایام دولت بنی صفار امیر احمد بن عبدالله قهستانی ۲ در خراسان والی شده و ملک ۳ بسرو قرار گرفته ۴ . روزی پسرش در دارالسلطنت مهری ۵ با کودکان کردکان می باخت . امیر نزدیک پسر رسید ۶ و او در محلی که ۷ مشیت جوز بکرد انداخته بود ، یکی بیرون جسته باری برطرف کرد مراجعت نمود و غلطان ۸ می آید . امیرزاده را بغایت ۹ ابتهاج و مسرت ، این مصراع بر زبان گذشت :

مصراع ۱۰

غلطان غلطان همی رود تا ته کور ۱۱

ملک را این کلام پسندیده تمام افتاد . چون بر فضلا این معنی را ظاهر کرد ، ایشان گفتند : این جا ۱۲ شعر است ! بس ابو دلف عجل و بنت الکعب باتفاق ، تحقیق و تقطیع شعر مشغول شدند ، و این را نوع ۱۳ از بحور یافتند و بر آن مصراع ۱۴ دیگر گفتند . چون چهار مصراعست و رباعی گویند بهتر ست . و مدتی خوش طبعان ۱۵ را اوقات بر رباعی گفتن میکذاشت ، تا خوش خوش اصناف سخن وری زیاده میکشت ، ۱۶ تا بروزگار آل سامان سرانجام و رونق تمام یافت :

-
- ۱- ل : گفتند . ۲- ل : خجستانی . ۳- ل : شده ملک .
 ۴- ل : یافت . ۵- ل : در دارالسلطنت با کودکان .
 ۶- ل : و در محلی که او هست جوز بکو انداخت و یکی بیرون جسته باز بطرف کو مراجعت نمود .
 ۷- ب : که او . ۸- ل : غلطان غلطان . ۹- ل : از غایت . ۱۰- ب : مصراع .
 ۱۱- ل : کور . ۱۲- ب : این شعر ل : این جنس شعر . ۱۳- ل : نوعی از .
 ۱۴- ل : افزوده بیت دیگر ضم کردند و دو بیتی نسام نهادند و چهار بیتی نیز میکفتند و چهار کانی هم گفته اند . و مردم سیستان حالا نیز میگویند ، و بعد از چند دیگر گفتند .
 ۱۵- ل : روزگار ، رباهی میکفتند تاخوش خوش . ۱۶- ل : میشد .

و اوستاد ۱ رودکی سرخیل اهل نظم ، و ندیم مجلس امیر نصر بن احمد سامانی کردید ، و مرتبه یافت و کارش از پایه عوام گذشته بمقام عالی رسید :

نام ۲ رودکی ابوالحسن است و مولدش قریه رودک بخارا است : و مقدم شعرای فرس است ۳ و کتاب — کلیله و دمنه — را بقید نظم در آورده : امیر نصر ۴ بن احمد سامانی او را بانعامات ۵ کلی سرافراز کرده : چنانچه امیر عنصری در یک قصیده خود ، این معنی را ظاهر ساخته میگوید :

بیت

چهل هزار درم رودکی $\left[\frac{5}{1}\right]$ ز مهر خویش عطا گرفت بنظم کلیله درکشور
و مولانا عبد الرحمن جامی در کتاب — سلسله الذهب — ۸ تعریف تجمل رودکی میکند :

نظم

رودکی آنکسی ۹ که هرسفتی مدح سامانیان همی گفتی
صله نظمهای همچو درش بود در بار چار صد شترش

اما از جواهر نظم او ، همان یک قصیده ۱۰ در میان است که امیر نصر را از سفر مرو بطرف بخارا ترغیب ۱۱ کرده ۱۲ و انعامات بدست آورده . این چند بیت ازان قصیده جهة نمونه درین اوراق کتاب ثبت نموده شد :

- ۱- ل : استاد . ۲- ب : و نام . ۳- ب و ل : اوست .
۴- ل : امیر نصر او را . ۵- ل : بانعام .
۶- ل : کویند او بجای رسیده بود که چهل قطار شتر در لشکر و سفر همراه او میگردید .
۷- ل : نورالدین . ۸- ل : در کتاب — سلسله — ذکر احوال رودکی چنین کرده است که : مثنوی .
۹- ل : آنکه در همی سفتی . ۱۰- ل : قصیده است . ۱۱- ب : برغبث .
۱۲- ل : نموده و این چند بیت را بجهت نمونه از اشعار او درین اوراق ثبت نموده . غزل

نظم

بوی کدوی لولیان ۱ اید همی بوی یار مهربان اید همی ۲
 ای بخارا! شاد باش و شاد زی شاه روزی شادمان ۳ اید همی
 شاه ماهست ۴ و بخارا اسمان ماه سوی اسمان اید همی
 شاه سروست و بخارا بوستان سرو سوی بوستان اید همی
 اب آمو بسا درشتیهای خود خنک شه را پرنیان ۵ اید همی

بعد ۶ ازو، از شعرای آن زمان چیزی اسماع نشد که ثبت نماید ۷؛
 تا در ایام ۸ سلطان محمود غازی که استادان پیدا شدند ۹؛

ازانجمله فردوسی که — شاه نامه — کارنامه اوست. و در تعریف،
 استادان ۱۰ سخنان بلند گفته اند، خصوصاً حضرت شیخ نظامی گوید:

قطعه ۱۱

افرین بر روان ۱۲ فردوسی کو، سخن راست آفریننده
 او نه استاد بود و ما شاکرد او خداوند بود و ما بنده

دیگری هم از آن استادان گوید ۱۳:

قطعه

سکه اندر ۱۴ جهان فردوسی طوسی نشانده کافر مگر هیچ کس، از جمله فرسی نشانده
 اول از بالای کرسی، بر زمین آمد سخن باز او دستش گرفت و بر سر کرسی نشانده

۱- ب: کوی مولیان.

۲- ل: بوی جوئی مولیان اید همی یاد یار مهربان اید همی

۳- ل: میهمان.

۴- ل: ماه است.

۵- ل: قامیان ب: تا بران.

۶- ب: و بعد.

۷- ل: بعد از آن از شعرا نظمی در جایی دیده نشد که تحریر

قوانستی نمود.

۸- ل: دولت سلطان غازی استادان پیدا شدند. مثل فردوسی.

۹- ب: شده اند.

۱۰- ل: استادان سخن بلند گفته اند. حضرت شیخ نظامی

علیه الرحمة گوید:

۱۱- ب: نظم.

۱۲- ل: آفرین خدا بفردوسی.

۱۳- ل: این فقره ندارد.

۱۴- ل: کاندلر سخن.

۳۱ از قدما در تعریف او میگوید ۲ :

نظم

[$\frac{5}{2}$] در شعر، سه تن پیمبرانند هر چند که : لانی بعدی
اوصاف قصیده و غزل را فردوسی و انوری و سعدی

دیگر اوستاد ابوالفرج سجزی بوده که این ابیات مشهور است ۳ :

قطعه

چندانکه کرد عالم صورت بر ادم غمخواره آدم و بیچاره ادمی
هرکس بقدر خویش گرفتار محنت است کس را نداده اند ، برات مسلمی

و ۴ دیگر پندار رازی : که ۵ این قطعه او شهرت تمام دارد :

قطعه

از مرگ حذر کردن دو روزه روا نیست روزی که قضا باشد و روزی که قضا نیست
روزی که قضا باشد و کوشش نکند سود روزی که قضا نیست ، درو ۶ مرگ روا نیست

و دیگری عسجدی که ۸ رباعی^۵ او بغایت دلپذیر افتاده ۹ و اشتهار تمام دارد :

رباعی

از شرب مدام ، لاف ۱۰ مشرب ، توبه وز عشق ، بتان سیم غیب ، توبه
در دل جوس کنه و بر لب توبه زین توبه نا درست ، یا رب ! توبه

و دیگر ۱۱ استادان ۱۲ پیدا شده اند :

۱- ل : دیگری از . ۲- ل : گوید که : ۳- ل : دیگر ابوالفرج سجزی ، هم

از نوادر قدماست همدران ایام بوده و اشعار مشهور دارد . و این دو بیت ازوست .

۴- ل : دیگر : ۵- ل : که ظهیر فاریابی در تعریف او میگوید :

شعر بنادر تو کوئی بحقیقت وحی است آن حکایت بر این بند مجاز است آری
در نهانخانه طبعم بتهاشا بنکر تا ز هر زاویه اش عرصه دهم بنداری

هم دران خجسته ایام بوده است . و این دو پند مشهور است :

۶- ل : دران . ۷- ل : دیگر ۸- ل : این رباعی :

۹- ل : است و شهرت تمام دارد . ۱۰- ل : و لاف . ۱۱- ل : دیگر .

۱۲- ل : نیز پیدا شد .

اما از سلاطین کس ۱ نظم نگفته است ۲ تا زمان سلطنت ال سلجوق ، سلطان سنجر بن سلطان ملکشاه و طغرل بیک ۳ بن طغرل بن ارسلان نظم گفتند ، نیک واقع شده است .

ابوالعلا ۴ احمد دز — تاریخ — خود آورده ۵ که : نسب ۶ سلجوق بسی و چهار پشت به افراسیاب ترک میرسد . و سلجوق در بند سلطان

۱- ل : کسی .

۲- ل : بود ، مکر سلطان محمود که ذکر جمیل او اندکی مذکور میشود :

سلطان محمود

سلطان ... الهی معظم حافظ بلاد الله و ناصر بنیاد الله ... سلطان محمود غزنوی انارالله پرهانه . همه متفق اند بر ولایت او ، و او را از دارالخلافه اول مرتبه ولی عهد خطاب داده اند . و پادشاه عادل و غازی و درویش دل بوده است . و در سومات بسیار پتخانها را بر انداخته و بر جای او مساجد ساخته . و در کتب و نسخ اکابر ذکر خیر او هست ، خصوصاً در کتاب — منطق الطیر — و — اخلاق ناصری — بیان احوال او هست . و چون در اوصاف کمال او سخن را نهایت نیست ، در اختصار کوشیدن مناسب نمود ، و رجوع بمقصود لایق بود .

القصة ، سلطان خوش طبع بوده ، و با همه مشاغل گاهی بنظم میل میفرموده ، همیشه طالب اشعار او میبودم تا درین ایام نسخه دیدم موسوم به — انیس العاشقین — که حسین ابن محمد شریف رامی بنام سلطان اویس بن حسن ایلخانی نوشته . و دران کتاب آورده است که : اهل ادراک از جمال محبوب هر جا بچند چیز تشبیه کرده اند ، و در هر نسبتی از استادان ابیات خوب جمله استشهاد نوشته . و در تشبیه زندگان از سلطان محمود غزنوی این دوبیت را رقم کرده بود که :

زنجت کر گرفتیم از سر لطف	خون من ریختی و عذرم هست
زانکه هنگام رک زدن رسم است	کوی سیمین گرفتن اندر دست

درین نسخه بر سبیل تبرک ثبت کردم .

سلطان سنجر

سلطان سنجر ماضی ولد سلطان ملک شاه بن الپ ارسلان بن جعفر بیک سلجوقی است .

۳- ب : طغری بیک . ۴- ل : بن احمد . ۵- ل : است . ۶- ل : نسبت .

محمود غزنوی فوت شد : او را پسر چهار ۱ بود ، ۲ میکائیل و دیبکری ۳ اسرافیل و دیبکری ۴ موسی و دیبکری ۵ یونس : و اسرافیل را دو پسر بود ، یکی جعفر بیک ۶ تمام ملک عراق را مسخر کردانید و مدت بیست ساله سلطنت کرد و عمرش به هفتاد رسید < وفات کرد .

الپ ارسلان بن جعفر بیک ۸ پادشاه شد : و تمام ایران و توران را ۹ بقبضه تصرف [۶/۱] خود در آورد . و شوکتش زیاده شد و ممالک روم را گرفت : و ابو نصر کندی را که وزیر ۱۰ ملک بود (کشت و) خواجه نظام الملک را ۱۱ بر مسند وزارت مقرر نمود : و مدت دو سال و نیم در

۱- ل : چهار پسر . ۲ ، ۳ ، ۴ ، ۵ ، ل : یکی ، دوم ، سوم ، چهارم .

۶- و دیبکری طغرل بیک ، و جعفر بیک صاحب ممالک خراسان شد . و او را پرسی بود نامش الپ ارسلان ، قائم مقام پدر شد . و طغرل بیک تمام عراق .

۷- ل : و در تاریخ سنه خمس و خمسين و ار بمایه (۵۴۵۵) رخت بسرائ عقبه کشید و الپ .

۸- ل : بجای عم نشست و پادشاه با استقلال شد .

۹- ل : گرفت و آخر الامر ممالک روم را نیز بقبضه تصرف خویش در آورد و ابو نصر .

۱۰- ل : مملکت بود کشت و

۱۱- ل : وزیر ساخت و مدت دو سال در خراسان و فیه سال بجای عم پادشاهی کرد و آخر خدای داد نام فدای سمرقندی او را بکار زد و کشت .

و آن قضیه چنان بوده است که : الپ ارسلان در ولایت چهار جوی درکنار آب آمو باسپاه کواکب اشتباه نهشته بود . در نیمروز که مردم لشکر همه بفرات در خواب بوده اند و الپ ارسلان با چندی از خواص صفحه دریا تماشا میکرد ، دید که شخصی شنواری کرده می آید و قضا را ، آب اورا ، پیش الپ ارسلان آورد . او الپ ارسلان را دیده متغیر کردید . چون الپ ارسلان صورت حمال ازو پرسید او گفت : راست اینست که مرا خدای داد میکوبند ، داعیه کشتن تو داشتم ! الپ ارسلان را ازین سخن هجب آمده گفت : مرا چگونه میکشتی ؟ او کاردی از میان بیرون آورد ، چرخ کرده مثال الماس که بیدن میکشم (کذا) الپ ارسلان در عقب شده دست به تیر و کمان کرده فرمود که : هیچکس باو ملتفت نشود تا من او را بجواب کویم ! و در خانه کمان در آمد . او نیز دید که کار بجان رسید ، قصد الپ ارسلان کرد و تیر او را رد کرده مهم او را ساخت .

و سلطان ملک شاه بن الپ ارسلان باهتتام خواجه نظام الملک پادشاه عظیم الشان شد .

خراسان ۱ بجای پدر و نه سال بجای عم ، بر سریر عدالت حکم فرمود :
و آخر الامر در کنار اب امو ، در ولایت چهارجوی ، خدای داد ۲ نام
شخصی فدایی از سمرقند آمده نیم روز او را بکار زد و کشت :

و نبیره او سلطان ملک شاه ، باهتمام خواجه نظام ملک ۳ وزیر ، شاه
شد : و چون پادشاه روم وفات یافت ۴ مملکت روم را به داود بن سلیمان
بن قتلش بن اسرافیل بن سلجوق داد : و مدت دویست و هشتاد سال تا
زمان غازان خان سلطنت ممالک ۵ بتصرف اولاد او بود . و سلطنت کرمان
را به عم زاده خود سلطان شاه ۶ قباد ۷ داد : و شام را به برادر او تیکش
ارزانی داشت : و ملک خوارزم را به بوشنکیش ۸ که غلام ترک او بود —
عنایت فرمود : اصل خوارزم شاه عیال اوست : و دیار ۹ حلب را به
قسم الدوله ۱۰ — که اصل اتابکان است — داد :

و مدت سلطنت سلطان ملک شاه بن الپ ارسلان بن جعفر بیک بسی
و هشت سال رسید ، و عازم دیار بقا کردند ۱۱ : و — تاریخ جلال — یادگار
اوست : ۱۲ و مهر سال بیست و یک هزار زر سرخ رکنی حاصل او بوده ،
او را رکن الدین سلطان ملک شاه می گفتند . و همیشه چهل هزار مرد مبارز
مکمل در رکاب او حاضر بوده اند . و با اهل ، التفات تمام داشته است :
و امیر معزی در ملازمت او بغایت معزز و مکرم بوده است .

۱- ل : و نه سال بجای عم پادشاهی کرد ، و آخر خدای داد نام فدای سمرقندی او را .

۲- ب : خداداد . ۳- ل : ب : نظام الملک . ۴- ل : وفات کرد .

۵- ل : روم در تصرف اولاد بود . ۶- ل : سلطان شاه بن قباد . ۷- ب : قباد شاه .

۸- ل : بوشنکیش غلام ترک خود داد که اصل خوارزم را بوشنکیش شاهیان اوست .

۹- ل : و حلب . ۱۰- ل : قسم الدوله . ۱۱- ل : کردید .

۱۲- ل : اوست و او را رکن الدین .

گویند : نماز شام عید ، مردم ماه میدیدند : نظر سلطان بر ماه افتاده ،
بامیر معزی نموده اند ، و او در بدیمه این رباعی را گفته :

رباعی

ای ماه کمال شهریاری کو بیی یا ابروی ان طارفه نکاری کو بیی ^[6/2]
نعل زده از زر عیاری کو بیی در کوش سپهر کوشاری کو بیی
بانعامات کلی سر افراز شده :

و سلطان ملک شاه در آخر عمر ، بخواجه نظام الملک خاطر متغیر گشت ،
و تاج الملک فارسی را وزیر کرده : خواجه نظام الملک را در سفر بغداد
در حدود نهاوند قوم ملاحده بدرجۀ شهادت رسانیدند : و در محل فوت ، این
قطعه را گفته بخدمت سلطان فرستاد :

نظم

طفرای نکو نامی و منشور عدالت پیش ملک العرش بتوقیع تو بردم
چون شد ز قضا مدت عمرم نود و شش در حد نهاوند بیک زخم بمردم
بگذاشتم از خدمت دیرینه به فرزند او را بخدا و بخداوند سپردم

ملک شاه نیز در همان روزی در حوالی بغداد بجوار حق پیوست : و
سلطان محمد بن سلطان ملک شاه قائم مقام پدر شد و سیزده سال سلطنت کرد :

سلطان سنجر

و بعد ازان سلطان سنجر بن سلطان ملک شاه پادشاه شد . سلطان سنجر
چهل سال پادشاهی کرد : چنانکه سلاطین عالم از سر خطای تا اقصای روم
و مصر و شام عراق و یمن در تحت فرمان او بودند : و او بغایت پادشاه
مبارک قدم و درویش و عادل و خوش خوی و خلق بود : و در نظم طبع

خوب داشت و رعایت این طایفه بسیار میکرد. و در ملازمت او از اهل نظم اوستادان نیک خواه بوده اند، و قصاید غرا بنام او انشا نموده اند. و در حینی که دختر سلطان رحلت کرد، عمق بخارایی — که قصه حضرت یوسف را نظم کرده، و آن نظم ذوالبحرین است، ورشید ۱ و طواط در — حدایق السحر — سخن او با استشهاد آورده است —، سلطان او را از بخارا بمر و طلبیده ۲ تا مرثیه کویید. عمق پیر و ضعیف بود نتوانست آمدن ۳. مرثیه را گفته $\left[\frac{7}{1}\right]$ و ۴ فرستاده. و این دو بیت از آن مرثیه است:

نظم ۵

هنکام آنکه، کل دمد از صحن بوستان رفت آن کل شکفته، و در خاک شد نهان
 هنکام آنکه، شاخ شجر نم کشد ز ابر بسی اب ماند، فرکس آن تازه ارغوان
 انعامات عظیم کرده است. و دیگر اوستادان مثل انوری و ادیب صابر و رشیدالدین ۶ و طواط و عبدالواسع جبلی و فرید کاتب و عماد زوزنی و سید حسن غزنوی و مهستی — که نام او در عالم مشهور است — و در خدمت او بودند.

کویند: شبی مهستی از مجلس سلطان بیرون آمد. دید که برف باریده است ۸ باز آمده. سلطان ازو کیفیت مهوا را استفسار نمود ۹. او در بدیه این رباعی را گفته به عرض ۱۰ خداوندگار رسانید:

رباعی

شاه ۱۱ فلک ۱۲ اسب سعادت زین کرد وز جمله خسروان ترا تحسین کرد
 تا در حرکت سمند زرین نعلت بر کل نه نهد پای، زمین سیمین کرد

سلطان مهستی را رعایت تمام کرد.

اما چون ارباب ۱۳ حوادث بنای دولت سلطان سنجر روی به انهدام ۱۴

- ۱- ب: رشیدالدین. ۲- ب: طلبید. ۳- ل: آمد. ۴- ل: گفته فرستاد این دو.
 ۵- ل: رباعی. ۶- ل: رشید. ۷- ل: عالم علم است. ۸- ل: چون باز آمد.
 ۹- ل: فرمود. ۱۰- ل: بعرض رسانید. ۱۱- ب: شاه که فلک.
 ۱۲- ل: فلکت. ۱۳- ل: باران حوادث. ۱۴- ب: انهدام.

اورد ۱ خورشید ۲ اقبالش از اوج کمال توجه بحضیض زوال کردید ۳ چندان ۴ چیز ازو در وجود آمد که مناسب او نبود : ازانجمله یکی آن بود که ممر وظایف علما و زهاد را مسدود کردانید . هر آینه قومی بدو خروج کردند و او بر سر ایشان رفت ، ۵ مغلوب شد ، و گرفتار کردید . و مدت ۶ در دست ایشان مقید بود . و اکثر ولایت خراسان و ماوراءالنهر و عراقین در آن غوغا خراب شد ، چنانکه خاقانی شیروانی < در آن واقعه میکوید :

نظم

آن مصر ۸ و مملکت ، که تو دیدی ! خراب شد وان نیل مملکت ۹ که شنیدی ۱۰ سراب شد
کردون سر محمد و یحیی بیاد داد محنت رقیب سنجر مالک رقاب شد [7/2]
بعد ازانکه سلطان از قید نجات یافت پیر شده بود . و در دوازدهم ماه
۱۱ ربیع الثانی سنه احدی و خمسين و خمسمایه (۵۵۵۱) در شهر مرو بجوار
حق پیوست . و در محل فوت ، این ابیات را گفته ۱۲ :

نظم

بضرب تیغ جهانگیر و کرز قلمه کشای جهان مسخر من شد چو من ۱۳ مسخرای
بسی قلاع کشودم ، بیک کشودن ۱۴ دست بسی سپاه شکستم ، بیک فشردن پای
چو مرک تاختن آورد ، هیچ سود نداشت بقا بقای خدايست ، و ملک ، ملک خدای

سلطان طغرل

سلطان طغرل ۱۵ بن طغرل بیک بن ارسلان بیک بن طغرل بن محمد بن
ملکشاه پادشاه شد . و بغایت پادشاه خوب کردار و خوش طبع بود ، و
بصورت و سیرت اراسته . و شعر را بسیار نیک میکفته است . این رباعی

-
- ۱- ل : و ۲- در متن : خورشید . ۳- ل : کرد . ۴- ل : چند .
۵- ل : رفته . ۶- ل : مدتی . < ل : خاقانی در آن .
۸- ل : مصر مملکت . ۹- ب - ل : مکرمت . ۱۰- ل : تو دیدی .
۱۱- ل : شهر . ۱۲- ل : گفت . ۱۳- ل : تن . ۱۴- ل : ندودن .
۱۵- ب : سلطان طغرل . طغرل بیک بن الب ارسلان بیک طغرل بن محمد بن ملکشاه پادشاه .

را درین تاریخ ازو نوشته اند و شهرت عظیم دارد :

رباعی

دی روز، چنان وصال جان افروزی امروزه چنین فراق عالم سوزی
افسوس که ، در دفتر عمرم، ایام انرا روزی نویسد این را روزی

سلطان علاء الدین جهانسوز

سلطان علاء الدین جهانسوز، در — تاریخ میر — چنین آورده است که :
بعضی گویند که : علاء الدین حسین نام داشته است . و این بیت او را
باستشهاد می آورد :

بیت

من غزنین را ز بیخ و بن بر نکم من خود نه حسن بن حسین بن حسنم
بهر تقدیر ، چون در عوض صاحب تاج و سریر کشت ، سوری — که
خواهرزاده او بود — قصد غزنین کرد . و آن ملک را در قبضه تصرف
خویش در آورد . بعد ازانکه فرصتی در — زمستان — که شدت آن از تقریر
و بیان مستغنی بود :

نظم

دی از یخ بند طرح وصلت انداخت زمین و آسمان را متصل ساخت
همه اهل سفر را کشت ۱ میان خاک و سنگ افتاد پیوند [۸/۱]
ز سهم قوس ماهی کشت بی تاب چو برک بید می لرزد ۲ در آب

بهرام شاه بن مسعود بن سلطان محمود غزنوی از هندوستان با سپاه فراوان بجانب
غزنین شتافت ، و میان او و سوری قتال واقع شده و بهرام شاه غالب آمد .
سوری را بر کاو سوار کرده بر کرد غزنین بر آورد و به قتل رسانید :

چون خبر بسلطان علاء الدین رسید ، با سپاه موفور با شجاعان غور ،
به عزم انتقام در حرکت آمد . و به روایتی آنکه : قبل از وصول علاء الدین
بغزنین ، بهرام شاه مرده بود . و بقول آنکه بن الجانبین چند بار مقاتله نموده ،

علاء الدین ظفر یافت : و علی کلا التقدیرین ۱ علاء الدین بغزنین در آمد ، به قتل و غارت و کندن عمارات و سوختن فرمان داد . و غوریان هفت شبانه روز آتش بیداد افروخته همه کس را از اهل غزنین کشتند و سوختند . و در غیوران ۲ سبکتکین غیر از سلطان محمود آتش زدند . این سبب لقب او علاء الدین — جهان سوز — شد .

و چون از لوازم انتقام و غارت فراغت یافت ، علم تکبر افراخته با سپاه کینه خواه بجانب خراسان شتافت . چنانچه در ضمن واقع خبر سلطان سنجر رسید . به عزم رزم بیرون آمده در مهرا رود نزدیک او به ۳ مصاف واقع شد . و سلطان ظفر یافته علاء الدین را مقید ساخت :

و بعد از چند روز سلطانرا معلوم شد که ، علاء الدین بجودت طبع و حدت ذهن موصوف ، بنا ۴ بران قلم عفو بر جرایم او کشید و او را ندیم مجلس خاص گردانید .

روزی طبق مملو از لالی پیش سلطان آوردند ، باو بخشید . علاء الدین در بدیهه رباعی را در سلک $\left[\frac{8}{2}\right]$ نظم کشید :

رباعی

ای خاک سم مرکب تو ، افسر من وی حلقه بندگی تو ، زیور من
تا خاک کف پای ترا ، بوسیدم اقبال همی بوسه زند ، بر سر من

انگاه سلطان سنجر طبل و علم عنایت کرده به ولایت غور فرستاد . و چون علاء الدین بمملکت خود اندک روزی زندگانی کرده . و مدت سلطنت او شش سال بود . و در شهر سینه احدی و خمسین و خمسمایه (۵۵۱ هـ) فوت شد :



۱- در متن : التقدیر . ۲- ب : غوریان .

۳- اصل متن : نزدیک او بمصاف ؟ ولی صحیح — او به — که در شرق هرات جانیست و جنگ طرفین دران جا واقع شده بود (— طبقات ناصری)

۴- ب : ذهن موصوف ، موصوف بنا بر آن .

باب دوم

در بیان احوال ۱ خانان اوزبک و مغول ۲ که
بنظم التفات کرده اند

-
- ۱- ل : بیان خانان .
- ۲- ل : و سلاطین ایشان - که گاهی از سلامت طبع لطیف میل بجانب شعر میفرموده اند - ذکر کرده میشود .

محمد خان شیپانی

از آنچه ۱ فردوس مکانی محمد خان شیپانی و از ۲ سعادت افسر شاه بداغ ،
و نبیره ابوالخیر خان بود ، و شوکت و عدالت ۳ او بر اهل روزگار واضح
است . در بیان آن شروع مناسب نیست :

پادشاه بهادر ۴ و عادل و کریم الطبع و بی تکلف بود : ادراکش
بلند و طبعش موزون بود ۵ . و چون ترک بود از عبارت ترکی بهره تمام
داشت ، بهمان طور خودکاه کاهی ۶ نظمی ازو ظاهر میشود . و در مشهد
مقدسه جهة - حضرت امام موسی علی الرضا علیه التحية والثنا قصیده گفته :
این دو بیت از آن قصیده است :

نظم

طوس و مشهد کیم دیر ۸ لار لطف و احسان اندا دور روضه سلطان علی شاه خراسان اندا دور
کنبه نینک ۹ قبه سی عالم غه بولدی ۱۰ نور بخش کوک ایروز کیم پرتو ۱۱ خرشید تابان اندا دور

این مطلع فارسی نیز ازو مشهور است : ۱۲

مطلع

بلبلان تو که جانم بلبلان آوردی ۱۳...

۱- ل : از انجمله . ۲- ل : ولد ب و پ : و از . ۳- عظمت . ۴- ل : پادشاه عادل .

۵- ل : بود ، و از عبارت فارسی بهره تمام نداشت بهمان طور خود .

۶- ل : از و نظمی سرمیزد ، مشهد . ۷- ل : سلطان اولیا امام علی موسی .

۸- ل : و بر لار لطف رحمن . ۹- ل : کنبه نینک . ۱۰- ل : بولدی .

۱۱- ل : پرتو خورشید . ۱۲- ل : که جهت بلبانی گفته .

۱۳- ل : بلبلان شکرین تا بلبلان آوردی بلبلان تو که جانم بلبلان آوردی

عبداللہ خان

عبداللہ خان ولد محمود سلطان و برادر زادہ مجد خان شیانی بود :
 پادشاه خوش طبع بود : و مولویت داشت : اما در تحصیل ممالک خراسان
 بسیار زحمت کشید تا ملک ۱ کردید و مهم او $\left[\frac{9}{1}\right]$ بجایی ۲ رسید ،
 عجب تر از همه آنکه نادر زمان و بی نظیر دوران مولانا ہلالی را ، او
 بہ درجہ شہادت رسانید : اما در نظم ترکی و فارسی خوب ۳ بود ، و این
 مطلع ترکی ازوست : ۴

مطلع

بیر بیر ایتینک ۵ دوستلار حالیمنی دلدار الیدا ایتیب ایتیب ییغلا نکیز زنہار زنہار الیدا
 این مطلع فارسیء او نیز مشہور است ۶ :

مطلع

ان سرو قد ، بجامہ کلکون قیامت است آتش بجان من زده است ، این چہ قامتست
 این دو بیت او ہم خوب واقع شدہ < :

نظم

بتان! شما، شہ حسنید و ما کدای شما ز دست من چہ براید ، بجز دعای شما ۸
 بخاک پای شما ، چہرہ سودنم ہوس است جزان مراد نداریم بخاک پای شما ۸

یونس خان مغول

یونس خان مغول ولد یونس ۹ بوقا خان مغول است : کویند کہ : بچود

-
- ۱- ل : خراب کردید . ۲- ل : فرسید . ۳- ل : نیک . ۴- ل : شعر .
 ۵- ل : پرا پرا تینیک دوستلار حالیمنی دلدار الیدا ایتیب ییغلا نکیز زنہار زنہار الیدا
 ب : تینیک و دستلار . ۶- ل : شہرت دارد . < ب : شدہ است .
 ۸ - ب : ہر ردیف - شماست - دارد . ۹- ل : ایسن .

دست از امور سلطنت باز داشته ۱ و در کسوت درویشی سفر کرده ، و مدت ۲ در بلاد روم اقامت ورزید . چون در صنعت قلم تراشی اوستاد بود ۳ و بقاشوق ۴ قراشی معاش میگذرانید ۵ ، و دران بلاد ۶ اوستاد یونس قاشوق تراش میگفته اند ۷ و بعد از مدت بوطن مراجعت نمود . از سلاطین مغول در مغولستان کسی نمانده بود ، مردم او را بتکلف ۸ تمام بخانی داشتند ۹ . چنانکه حضرت شیخ نظامی فرماید :

بیت

انچه نصیب است ، نه کم میدهند کس ۱۰ نستانی ، به ستم میدهند

بعضی گویند که : چون از سفر روم باز گشت به سمرقند آمد ، و پادشاه مرحوم ۱۱ سلطان ابوسعید او را امداد نمود ۱۲ . (به) سلطنت مغول جلوسی ۱۳ فرمود . به هر تقدیر پادشاه ۱۴ و پادشاهی خوب کرد ، چنانچه همه مردم ازو شاکر شدند : و طبعش در نظم غایت نیک بود : این مطلع ترکی ازوست :

[$\frac{9}{2}$] مونو نکهه ۱۵ حسن و جمالینک کورارسه نار ۱۶ ایله کل
کیلور ۱۷ یوزونک ۱۸ سویی بیرله بور سار ایله کل

این مطلع ترکی هم ازوست . اگرچه ترکانه است ، اما در شاعری خالی از صنعتی ۱۹ نیست ۲۰ :

قاز و قمیز و قوزی و قیزی و قازی کیراک چنک و رباب و بربط عود اوازی کیراک ۲۱

-
- ۱- ل : داشه در . ۲- ل : مدتی . ۳- ل : استاد نادر . ۴- ل : بقاشق .
۵- ل : میگذرانیده . ۶- ل : او را استاد یونس قاشق تراش . ۷- ب : میگفتند .
۸- ل : بتکلیف . ۹- ل : برداشتند . ۱۰- ل : ورنه ستانی .
۱۱- ل : میرزا سلطان . ۱۲- ل : نموده . ۱۳- ل : جلوس .
۱۴- ل : شد . ۱۵- ل : مونو نکهه . ۱۶- ل : ناز ایله کل .
۱۷- ب : ایلور . ۱۸- ل : هوس بیرله یوز نیاز ایله کل . ۱۹- ل : و ظرافتی .
۲۰- ب : مطلع . ۲۱- ب . پ . ل : جای سفید دارد .

و در مملکت الغو در مغولستان بر سریر خاقانی وفات یافت .

سلطان محمود خان

سلطان محمود خان ولد یونس خان بود : و در صورت و سیرت نظیر نداشت : مدتی ساطنت ولایت طاشکند کرد ، و عاقبت در لب دریای خجند بدست مجد ۱ شیانی کشته شد : و میر منش نام یکی از مهربانش این تاریخ را گفته :

بیت

تشنه لب بر لب دریای خجندش کشتند کشت تاریخ وفاتش — لب دریای خجند —

۸۹۱۲

این مطلع از محمود سلطانست :

مطلع

این دل دون [و] دنی مختصری بیش نیست حاصل ازین مختصر درد سری بیش نیست

سلطان سعید خان

سلطان سعید خان ولد الجه خان مغول بود ، و در حسن و جمال نادر زمان بود ، و در فضل و کمال بی نظیر دوران بود . و ۲ با همه لطافت ، بهادری و دلاوری او ، چنان بود که باندک مردم از دیار عرب مراجعت کرد و ابا بکر الف را ، که بنظم شهرت داشت ، معدوم ساخته ملک را بقبضه اختیار خود آورد . و بنظم میلی تمام داشت ، و این مطلع ترکی ازوست :

مطلع

قایسی کلشن نینک یوزونک ینکلغ کل رعناسی بار

قایسی کل نینک هم مینونک تک بلبل شیداسی بار

رشید خان

رشید خان ولد سلطان سعید خان مغول است : و بغایت پادشاه ظریف و خوش طبعست . این ابیات ترکی ازوست :

نظم

یوزونکنی کورکالی دیوانه دور میز $\left[\frac{10}{1}\right]$ جهان نینک اهل دین بیکانه دور مین
دیهان کیم لاله وکل فی کوروب مین که دولت لارغه مین خود یانه دور مین

بداق خان

بداق خان ولد میونجیک خان است . و نام اصلش نوروز احمد ست و بدان مناسبت — نوروزی — تخلص میکند : و اکثر خطوط را خوب می نویسد : و در صورت و سیرت پسندیده دارد ، و در داد و عدل ۱ مشهور عالم است : طالب علمی نیز کرده ، و در نظم طبعش بسیار خوبست : این مطلع ازوست :

مطلع

پای در تحصیل یار و یار در دل بوده ست حاصل تحصیل ما تحصیل حاصل بوده ست
این مطلع هم ازوست که جهت درد چشم خود گفته است :

مطلع

از رمد کر دیده ما درد بیحد کرد ، کرد این که محروم از وصالش کرد مارا ، درد کرد

محمد امین خان

محمد امین خان پادشاه ولایت قزان . پادشاه درویش دل و خوش طبع و ظریف بود . و در محلی که محمد خان شیبانی فتح خراسان کرد ۲ و خان مشارالیه غلام شادی و بلبل چهار پیاره نواز را فرستاد . و او رعایت تمام

۱- در عدل و داد .

۲- ل : او به پارک باد فرستاد و مردم نیک از نوادر برسم سوغات طلب کرد ، و خان .

در پاره ایشان کرد : این مطلع بی نظیر از مجد امین خان است که گفته است :

مطلع

شاخ نرکس ، سرکران درباغ ، از ناج زراست تاج زر ، درویش صاحب ترک را ، درد سراسر است

پولاد خان

پولاد سلطان ۱ ولد تیمور سلطانت : و نبیره مجد خان شیبانی است . و در میان سلاطین اوزبک بخوبی^۱ او در حسن و جمال و کرم و لطافت طبع و تمکین و حلم و وقار جوانی (نه) بود . و همیشه از خوش طبعان جمعی در مجلس او حاضر بودند : و خالق عظیم او چنان بود که روزی مسخره خود را گفت که : تو با چنین منظر ناخوش $[\frac{10}{2}]$ جوانانرا چگونه ۲ رام خود سازی ؟ او بی ملاحظه این مصرع را خوانده است : ۳

زر بر سر پولاد ۴ نهی ۱ نرم شود

۵ سلطان به اخلاق پسندیده و جمیده تبسم کنان عفو نمود . و این مطلع ازوست :

مطلع

هر که که باز بر کسی پر ناز میکنی درها بروی من ، ز بلا باز میکنی ۶

عبدالعزیز خان

عبدالعزیز خان ۷ ولد عبدالله خان ۸ بوده است . باوجود خرد ۹ سالی

۱- ل : فولاد سلطان . ۲- ل : با خود رام میسازي . ۳- ب : مصرع .

۴- ل : فولاد . ۵- ل : و سلطان . ۶- ل : این مطلع ترکی نیز ازوست که :

شعر

قیزل لباس ایله اول سرو قد که جلوه قیلور بهار فصلی و اکیر سا چمن دا اوت چا حیلور

۷- ل : سلطان . ۸- ل : بود . باوجود . ۹- ل : خورد .

ملک استرآباد را با او ارزانی داشتند : و با او ۱ اندک ۲ مردم و لشکر خود ، و امراء پدر را — که همراه او بودند — مضرت دید : از اسب فرود آمد و بر استر سوار شد ۳ و زنجیر در دست مرکب خود انداخته (گفت) : مرا ۴ از روی فرار نیست ! — هرکس (که) مردانگی (کنند) ۵ دولت (یابد) و هرکس نه کند و هزیمت نماید ، جزای خود ببند ! و جنگ عظیم شده ، ۶ آخر الامر ظفر یافته ، مردم بسیار بقتل رسانید : و این کار او > مشهور است ، و طالب علمی نیز داشت . و بعد از پدر بر سریر خانی ۸ نشست ، طبعش در نظم ملایم بود و این مطلع ازوست :

مطلع

بازم ، از عشق کلی ، اتش بجان افتاده است کار من ، با دلبر نا مهربان ، افتاده است

سلطان سعید

سلطان سعید ۹ ولد ابو سعید خان بن کوجم خان بوده : باخلاق حمیده و اطوار پسندیده ۱۰ موصوفست : باوجودی که طبعش در نظم ملایمت تمام دارد و — کوهکن — تخلص میکند . این چند بیت ازوست که اوستاد ۱۱ مومن جراح نقشی بروبسته است :

۱- ل : و او باندک مردم متوجه استرآباد شد و آنجا امرای شاهی او را بحضارت نظر کرده بعزم رزم استقبال نمودند ، و او مردم لشکر خود را و امرا* پدر را ، که همراه او بودند مضطرب دیده ، از اسب .

۲- ب : و او اندک مردم . ۳- ل : شده . ۴- ل : مرا از غنیم روی .

۵- ل : زهی دولت او ، و هرکس هزیمت نماید . ۶- ل : شد ، و .

۷- ب : ازو . ۸- ل : خالی .

۹- ل : سلطان سعید سلطان ولد ابو سعید ابن کوچکو نجی خانست . باخلاق

۱۰- ل : پسندیده ، باوجود صفرسن ازو امر نا ملایم ظاهر نشد و طبعش در نظم .

۱۱- ل : استاد کل مومن نقشی بران بسته است :

نظم

از کوی تو، هر صبح نسیمی بمن آید شادم که ، ازو نکبت ان پیرهن آید
 با خاک سر کوی تو نسبت ، نتوان کرد هر نافت مشکی ، که ز طرف ختن آید
 شیرین سخنا! خاطر خود، رنجه مکردان $\left[\frac{11}{1}\right]$ هر لحظه بکوی تو اگر (کوهکن) آید



باب سیوم

در ذکر احوال سلاطین سمرقند ۱ و خراسان ،
از اولاد امیر تیمور کسرکان ۲ به شعر میل
فرموده اند و گفته اند .

خلیل سلطان

زان جمله ۱ خلیل سلطان ولد میرانشاه میرزا بوده : و ۲ بعد از واقعه امیر صاحب قران بر تخت سمرقند سلطنت فرموده : و بغایت خوش طبع و ظریف و نکته گذار بوده ، و همیشه در مجلس او خوش طبعان حاضر ۳ بودند ، و خود نیز شعر را پخته ۴ میگفت : چنانچه خواجه عصمت در تعریف دیوان اشعار او میگوید :

مطلع

دل کبابیست ، کز و شور بر انگیخته اند وز نمکدان خلیلش ، نمکی ریخته اند
در محلی ۵ که سلطان احمد ۶ در بغداد غرور جاه و کثرت سپاه بران داشت که این قطعه را گفته و به امیر تیمور صاحب قران فرستاده > :

قطعه

کردن چرا نهیم ، جفای زمانه را منت چرا کشیم ، به هر کار مختصر
دریا و کوه را بکناریم و بگذریم سیمرخ و ارزیر پراریم خنک بر
یا بر مراد ، بر سر کردن نهیم پای یا مرد وار ، در سر همت کنیم سر

ان حضرت ۸ از استماع این قطعه بغایت متغیر شده ، از روی تأسف گفت : چه بودی که مرا قابلیت نظم بودی تا جواب او گفتمی ۹ ! و فرمود که : از فرزندان ما هر کدام توانند ، جواب روان سازند !

-
- ۱- ل ب : از انجمله . ۲- ل : بوده ، بعد . ۳- ل : حاضر میبوده اند .
۴- ل : و روان پانکیز میگفته است . ۵- ل : کویند : در محفل .
۶- ل : احمد بغداد را غرور . < ل : فرستاد که . ۸- ب : امیر تیمور از .
۹- ل : جواب گفتمی .

خلیل سلطان بحسب فرمان ۱ این قطعه ۲ را گفته فرستاده :

قطعه

کردن منه ۳ جفای زمان را ، و سر مپیچ کار بزرگ را ، نتوان کرد ۴ مختصر
سیمرغ وار ، ارچه ۵ کنی ، قصد کوه قاف چون صعو خرد باش ، و ۶ فرور یزبال و پر [$\frac{11}{2}$]
بیرون کن از دماغ ، غیسال محال را تا در سرت دگر نشود صد هزار سر
و بنظم ترکی نیز مشغول ۸ بوده ، این مطلع ترکی ازوست ۹ :

مطلع

ای ترک پری پیکر کل ۱۰ ترک جفا قل کام دل ۱۱ لعل روانبخش دوا قل
و دیوان اشعارش در میان مردم هست :

سلطان سکندر شیرازی

سلطان سکندر شیرازی ولد میرزا عمر شیخ ابن صاحب قرانی بوده :
۱۲ سلطنت شیراز را داشته . گویند : تعجل اسباب سلطنت را از سلاطین آن
زمان ۱۳ برابر او نکرده است ، و مولانا حیدر ترکی کوی ۱۴ که صاحب
— مخزن اسرار — و — کل نوروز — ازوست ۱۵ و مداح او بوده ، و آن دو کتاب
را خوب ۱۶ گفته بنام او تمام کرده ۱۷ .

۱- ل : حسب . ۲- ل : قطعه گفته . ۳- ل : بنه . ۴- ل : خواند .

۵- ل : ب : از چه . ۶- ل : باش فرو ریز . ۷- ل : سرست نشود .

۸- ل : مشغولی نمیکرده . ۹- ل : ازوست که . ۱۰- ل : پیکر یمیز ترک جفا قیل .

محاسن النفائس اینطور دارد :

ای ترک پری پیکر میز ترک جفا قیل کام دلیمیز لعل روان بخش دوا قیل (ص ۱۲۵)

۱۱- ل : دلیمیز ... قیل . ۱۲- ل : و . ۱۳- ل : کس برابر .

۱۴- ل : کوی صاحب . ۱۵- ل : ترکی است ، مداح . ۱۶- ل : بغایت خوب .

۱۷- ل : و این چند بیت در نصیحت از — مخزن اسرار — اوست :

شعر

بمسند و بلادنی دا ایـر کا توشار بسندو بلا ایر کیشی کانسی بوشار

ابابکر میرزا

ابابکر میرزا ولد سلطان ابو سعید میرزا بود . و والده اش از نژاد شاهان بدخشان بود . ۱ . بهادری و ضرب شمشیر او در میان مبارزان چغتایی معلومست . و باوجود همه دلاوری ، در حسن و جمال نظیر نداشته است . و طبعش در نظم ترکی و فارسی در غایت خوبی بوده است .

کویند : از برادر خود سلطان محمود میرزا رنجیده از ماوراءالنهر بخراسان آمد . ۲ . و خاقان مغفور سلطان حسین میرزا ۳ از فرزندان خود کرامی تر داشته ، کلی را از بوستان ۴ سلطنت باو نام زد کرده به دامادی مقرر فرمود . اما او شبی بی رخصت بجانب ماوراءالنهر معاودت نمود . ۵ . اما انجا امیر سید مزید ارغون را که — یکی از امراء ۶ عالی مقدار پدرش (بود) — از بی طالعی خود بقتل رسانید . و انجا ۷ بود ، باز بخراسان آمد و بملازمت

کیجگان ایرا نسلو ایشینی ایشلاکیل
شیشه نچه سین سا استکزک کیراک
اره گتمسی که پرو که ناری
اون غه کیبک سرکا سوقا تقوجی
سو در بانیده بولور صیح خیز
پیر یول کوید ور ما خریدارنی
او ز غلطین بیلما خردمند ایرور

ایرایسانک ایردیک یوراکنیک تشیلاکیل
ایرکیشی محنت را تیتکراک کیراک
قیشه کیپی یونما اوزونک نینک ساری
بولما او جوز الیب اغر سا تقوجی
ایمدی که بازار ایرور کرم و تیز
کام ایلما تا بسانک ققی بازارانی
هر غلط ایرا و غلی غه بتدایر در

این بیت در صبر از کل و نوروز — اوست :

تیلار بوسانک کونکول مقصودین ای کل
و سلطان سکندر نیز خوش طبع و در نظم ترکی نیک بوده است ، و این تجنیس ترکی ازوست :
تولسون آیفه نسبت ایتم یار دمی
تار مویونک نینک ذکاتین مین برای
اول خجالت دین کم اولدی یار دمی
یا مصرنی یا حلب نی یا رومی

۱- ل : بوده . ۲- ل : آمده . ۳- ل : او را از ۴- ل : سرایستان .
۵- ل : فرمود و انجا . ۶- ل : زی شوکت عالیقدار پدرش بود . ۷- ل : انجا
نتوانست بود .

سلطان غازى مشرف شد: و ان حضرت از جریمه ۱ او گذشته، در رعایت [۱۲] او کوشیده، و ملک تیمور ۲ را باو عنایت نموده. و بعد ۳ از اندک فرصت دو امیر فتنه انگیز — که در اصل ترکمان بوده اند — از سمرقند کربخته باو ملحق شدند. و او را از حضرت خاقان مغفور مخالفت ساختند، و اخرا الامر ۴ دران فتنه بدست ان حضرت کشته شدند ۵:

الوغ بیگ

الوغ ۶ بیگ میرزا ولد شاه رخ میرزا بوده. و نبیره امیر تیمور بود و صاحب قران ۷. و امیر علی شیر در کتاب — تذکره الشعراء — خود احوال او را چنین تحریر نموده ۸ ایست که: او پادشاه دانشمند بود و کمالات بسیار داشت، ازان جمله کلام الله را ۹ بهفت قرأت حفظ کرده بود ۱۰، و علم هیأت و ریاضیات را خوب میدانسته. چنانچه زیچ نوشته ۱۱ و رصد بسته، و زیچ او شایعست ۱۲. و باوجود همه کمالات کامی بنظم میل ۱۳ میکرده. این مطلع ۱۴ عالم کیر ازوست: هرچند ۱۵ که ملک حسن به زیر نگیں تست شوخی مکن که، چشم بد اندر کمین تست ۱۶

- ۱- ل: اغماض کرده در رعایت او کوشید. ۲- ل: نیمروز. ۳- ل: بعد.
۴- ل: همه دران. ۵- ل: این تجنیس ترکی از ابا بکر میرزا است:

شعر

- ایرگیراک اور تا نسبه یا نسبه یاره یب یا ته اتی نینک یا نسبه
ایت او لوی پیر له او لسون او لکیم اول ایرا تا نیب دشمنی غه یسا نسبه
۶- ل: الغ. ۷- پ: پ: نیز همین طور دارد. ل: و نبیره امیر تیمور صاحب قران.
۸- ل: فرموده. ۹- ل: کلام الله بهفت. ۱۰- ل: بوده. ۱۱- ل: نوشت.
۱۲- ل: شایع است. ۱۳- ل: میل. ۱۴- ل: مطلع ازوست.
۱۵- ل: هر چند ملک. ۱۶- ل: اما او را پسر او عبداللطیف میرزا بمصلحت دنیای
فانی فرمود که عباس نام شخصی کشت. و این قاریخ را یکی از شعرا گفته است:

شعر

الغ بیگ آن شاه جم اقتدار که دین نبی را ازو بود پشت
ز عباس شهید شهادت چشید شدش سال تاریخ: عباس کشت

بایسنغر میرزا

بایسنغر میرزا او نیز ولد شاه رخ میرزا بوده : و پادشاه خوش طبع و هنر پرور و سخا پیشه و عیاش و ندیم دوست مجلس ارای بوده : و چندان اهل هنر و فضل و خطاط و خواننده نقاش و سازنده بی نظیر که بقریبیت او در نشو و نما آمده بوده اند ۲ . ازان جمله بابا سودایی ندیم مجلس او بوده ، و مولانا شرف الدین علی یزدی — ظفرنامه — را به حسن اهتمام او تحریر فرموده است . و حسن خلق کریم او چنان بوده است که ، هرچند بابا سودایی در مجلس مطایبه میکرده و ۳ او در تنق عفو می آورده . ازان جمله انست که ۴ کویند : [$\frac{1}{2}$] روزی میرزا بحمام رفته است و بابا سودایی را دیده است که در گوشه جلقی به نسبتی مشغولست . گفت : درویش عجب وصله ۶ داری ! بابا گفت : شاه درویشان در نظرست ! میرزا را غیرت سلطنت در حرکت آمد ، طاس طلاء — که در دست داشت — اندک اشارتی بجانب ۸ بابا فرمود و گفت : ای نا درویش پی آب ! قضا را فی الجمله اسپیی ازان برسر ۹ رسید و قطره خون ظاهر کشت ۱۰ : چون میرزا از حمام بیرون آمد ۱۱ پشیمان شد ۱۲ و به عذرخواهی همان طاس طلا را بدست یکی از خواص به نظر بابا فرستاد که : این وصله ۱۳ ما را قبول نمایند و گذشته را عفو فرمایند ! بابا سودایی جواب داد که : او وصله ۱۴ ما را قبول نکرده ۱۵ ، (ما) نیز وصله

-
- ۱- ب : خواننده و نقاش ل : چندان اهل فضل و خواننده و خطاط و نقاش و سازنده بی نظیر .
 - ۲- ل : آمده اند . ۳- ب و ل : میکرده او . ۴- ل : که روزی میرزا .
 - ۵- ل : حوض جرجی بست . ۶- ل : صله داری . ۷- ل : آمده .
 - ۸- ل : او کرده گفت : یا درویش بی ادب . ۹- ل : بر بابا رسید .
 - ۱۰- ل : بابا آشفته از حمام بیرون آمده گوشه نشست . چون میرزا . ۱۱- ل : آمده .
 - ۱۲- ل : شده بعد همان . ۱۳- ل : این صله را .
 - ۱۴- ل : او صله . ۱۵- ب : نکرد ، نیز ل : نکرد ما نیز صله .

اورا قبول نداریم ! میرزا خندید و التفات بسیار به او کرد ۱ . و این دو بیت از بایسنغر میرزا ست :

نظم

ندیدم آن دو رخ ، اکنون دو ما هست ولی مهرش بسی بر جان ما هست
کدای کوی او ، شه بایسنغر ۲ کدای کوی خوبان پادشاهست

بایسنغر قلندر

بابر قلندر ولد بایسنغر میرزا بوده است : و بس ۳ درویش صفت و خوش خلق و کریم طبع ۴ و عالی همت پادشاهی بوده است ،
کوبند : روزی در پیش او گفته اند که : حاتم خانه ساخته است که
مشمول بر چهل در بوده ، و اگر سایل بر همه درها آمده سوال نمودی ،
حاتم او را به اجسان نوازش فرمودی ! بابر ۵ میرزا گفته است که : در اول
در چندان چیز بایستی داد ، که بدیگر درش احتیاج نمی افتادی ۶ !
از رسائل تصوف — بلمعات — و — کلشن [۱/۸] راز — مشغول بوده :
و طبعش در نظم ملایمت ۸ تمام داشته است . و در تصوف این رباعی
ازوست :

رباعی

گر باده و جام را بهم پیوستی میدان ، یقین که ، مرد بالا دستی
جامست شریعت و حقیقت بساده کسر جام شکستی به یقین بد مستی

وین ۹ غزل او مشهورست ، خوب ۱۰ و بینظیر گفته :

۱- ل : التفات بسیار کرده است . این دو . ۲- یک مصرع از هر یک بیت دارد :

کدای کوی خوبان بایسنغر

۳- ل : بسی . ۴- ب : کریم الطبع . ۵- ل : و میرزا گفته است .

۶- ل : افتاد . ۷- ل : مشغول . ۸- ل : بملایمت .

۹- ب : و این ل : این . ۱۰- ل : بغایت خوب گفته است .

غزل ۱

در دور ما ، ز کهنه سواران یگی می است
این سلطنت ، که ما ز کدایش یافتیم
دانی، گمان ابروی خوبان ۳، سیه چراست
دارد بزللف او دل زنار بند ما
(بابر) رسید ناله زارت ، بکوش یسار
ان کو دم از قبول نفس میکند ۲ فی است
دارا نداشت هرگز و کاروس را کی است
کز کوشهای ۴ دود دل خلق در پی است
سودای کفر و کافری و آنچه درمی ۵ است
لیل و قوف یافت ، که مجنون درین حی است

این سه بیت نیز از یک غزل اوست ۶

هر دل ست که واله رخ ان ماه پاره نیست
کفتم : بتا ! چه چاره کنم در غم تو ! گفت :
نوروز و نو بهار و کل و می ۹ و دلبران
انرا نکوی ۷ دل، که کم از سنک خاره نیست
اینجا بغیر کشته شدن ، هیچ چاره نیست ۸
(بابر) به عیش کوش که عالم دوباره نیست

عبد اللطیف میرزا

عبد اللطیف میرزا ولد الغ بیک . میرزای ۱۰ دانشمند صاحب زیج و رصد بود ، و سودایی طبع و اشفته مزاج و جنون شیوه بوده . و ۱۱ از جمله قاخوشیهای افعالش انست که پدر دانشمند خود ۱۲ را ، از برای سلطنت چند روزه ۱۳ ، کشت . و عنقریب او را نیز یکی از مخصوصان پدرش ۱۴ کمین

- ۱- این غزل را صاحب مرات الخیال (ص ۹۸) ببابر پادشاه دهلی منسوب داشته ، ولی سند فخری قدیم قراست . بنا برین قول شیر خان قابل قبول نخواهد بود . ۲- ل : مرآة : میزند .
۳- مرآة : جانان ل : خوبان .
۴- مرآة : کوشهاش ل : از کوشهاش .
۵- ب : دروی است مرآة : و هرچه دروی است ل : آنچه درویدست .
۶- ب : نظم ل : این غزل نیز از جمله اشعار اوست :
۷- ل : دو بیت بعد ازین زائد دارد :

- ۸- قاتیر غمزه میکشی اندر کمان حسن
بنمای مصحف رخ اگر میکشی مرا
۹- ب : کل و جام ، این بیت را نیز سهواً به بابر پادشاه دهلی منسوب داشته اند ، و در فرشته است : نوروز و نو بهار می و دلبری خوش است الخ .
۱۰- ل : میرزا که صاحب زیج .
۱۱- ل : از جمله .
۱۲- ل : چنانرا .
۱۳- ل : روزه جهان فانی .
۱۴- ل : بابا حسین نام شخصی کدین .

کرده و به تیر ۱ زده ۲ نمک حلالی کرده ۳ :

و عبداللطیف میرزا باوجود این دماغ پریشان کاهی شعرهم می گفته ۴ :

مطلع

بر دل و جان ، صد بلا از یک نظر ، آورد چشم $\left[\frac{18}{2}\right]$ من چکویم شکر او یارب نه بیند درد چشم

شاه بدخشان

شاه بدخشان ، کوبند : بغایت خوش طبع و مؤمن پرهیزکار بود . و چندین سال بود که سلطنت بدخشان در خاندان او بود که هیچ پادشاه ۵ دران تصرف نداشت . آخر سلطان ابو سعید میرزا ان دیار را متصرف شد و او را به دیار بقا فرستاد ۶ . و شعر را نیک می گفته و — لعلی — تخلص می کرده ۷ است . و این مطالع ازوست :

مطلع

ما بسوادی تو ، ترک جان و سر خواهیم کرد کام جهان آخر ز لعلت ، پر شکر خواهیم کرد چشم شوخ تو ، که در مملکت جان زد و برد ترک مستست ۸ ، بود عادت ترکان زد و برد دل خونین مرا بیضه رنگین پیداست یاری ۹ کرد لب یار ، بدنندان زد و برد

ابن لعلی

ابن لعلی ولد شاه بدخشان بوده : و پادشاه زاده خوش طبع ۱۰ و عالی همت

۱- ل : به تیرش زده ل : کرده به تیر زده نمک حلالی کرد . ۲- ب : و نمک حلالی .

۳- ل : این تاریخ را برای او یکی از سخنوران گفت که :

تاریخ

عبداللطیف شاه جهان ، انکه هیچ نوع کس را نبود زهره ، که کوید باو درشت بیست و ششم ز ماه جمادی نخست بود کز وی رمید دولت و اقبال کرد پشت کر مردمان ز قاتل و تاریخ قتل او پرسند از تو! کوی که: او با حسین کشت

۸۵۵۵

۴- ل : می گفته است ، این مطلع ازوست . ۵- ل : پادشاه تغیر بدان راه نداد .

۶- ل : فرستاد . شعر . ۷- ل : می کرده این مطلع . ۸- ل : مستست و بود .

۹- ل : بازی کرد . ۱۰- ل : طبع بوده .

بوده : او نیز بدست قاتل پدر کشته شده ۱ : و این غزل پرکار ازوست که گفته است ۲ :

غزل

ای ز لعل آتشینت ، در دل کلنار ، نار
بار دل ، تاکی کشد ، در سینۀ مجروح ، روح
کر نماید فاکهانی ، ان کمان ابروی ، روی
هست مشکل میشود ، با جان بی آرام ، رام
کر چه کس را نیست ، زان رخساره کلرنک ، رنک
غیر دل بردن ، ننداری ای بت مکار ، کار
بر امید آنکه ، یابد پیش او یکبار ، بار
یوسف مصری بماند ، بر سر بازار ، زار
چشم مخمور تو شد ، با مردم هشیار ، یار
(ابن لعل) را ، ز باغ وصل برخوردار ، دار

سیدی احمد میرزا

سیدی ۳ احمد میرزا ولد میرزا عمر شیخ ابن امیر تیمور صاحب قران بوده است . طبع سلیم داشته و در ترکی و فارسی ۴ نیک بوده ۵ : و این مطلع ترکی ازوست که گفته :

مطلع ۶

صید ایتی < فرا غینک ۸ مینی مرغ سحری دیک
فیل ۹ آدمی لیک قارتما نهان ۱۰ یوزنی پری دیک

[$\frac{14}{1}$] این مطلع فارسی نیز ازوست ۱۱ :

مطلع

مهم کر پیش ازین پنهان بماند عجب کر هیچکس را جان بماند ۱۲

- ۱- ل : شده ، این . ۲- ل : پرکار ازوست که : غزل . ب : نظم . ۳- ل : سید .
۴- نیز نیک . ۵- ب : بود ل : بوده این مطلع ازوست که : شعر . ۶- ب : نظم .
۷- ل : صیدایی قراقینک . ۸- ب : قراقینک ۹- ب . ل : قیل .
۱۰- ل : لیف توتما نهان یوزنی پری دیک . در مجالس النفایس است :
صد ایتی قراقینک مینی مرغ سحری دیک قیل آدمی لیق قیلما نهان یوزنی پری دیک

(ص ۱۲۶)

۱۱- ب : که گفته . نظم . ل : نیز ازوست که :

۱۲- مجالس النفایس : عجب کر بیدلان را جان بماند . (ص ۱۳۶)

سلطان احمد میرزا

سلطان احمد میرزا : معلوم نشد که فرزند کدام پسر امیر تیمور صاحب قرانست : اما امیر علی شیر در کتاب — تذکرة الشعراء — خود ، موسوم ۱ است بمجلس داری بی نظیر بود . چنین می گوید که : او سلطان حسین ۲ را بمثابه پدر است ، انست که همشیره کلان ۳ سلطان حسین میرزا در خانه او بوده : و او را خوش طبعی میراث است ، و حکومت دارالسلطنت هرات را میرزا باو ارزانی داشته بودند ۴ . و او بجای شراب خوشکوار میل به اسرار میکرده ۵ . روزی ۶ واقع شده که : صباح شخصی را به جریمه ، میاست فرموده ، و نماز پیشین — که کیفیت اسرار در دماغش بکار آمده — پرسید : ۸ چه کناه کرده بود ؟ گفت : چون این کیفیت را بپادشاه رسانیدند ، از حکومت ۹ معاف داشتند . خود به جزوی و کلی مهمات ۱۰ داد خواه متوجه شد . ۱۱

خاقان مغفور سلطان حسین میرزا

حضرت خاقان مغفور سلطان حسین ۱۲ میرزا ولد سلطان منصور بن بایقرا

-
- ۱- ب : موسومست ل : خود که موسوم بمجالس النفاث است چنین میگوید :
 - ۲- ل : حسین میرزا را بجای پدر است و او را خوش طبعی میراث است . اما آنکه میگویند که : میرزا سلطان حسین را بجای پدر است ، آنست که . ۳- ل : حسین میرزا .
 - ۳- ل : بوده اند . ۵- ل : میکرد . ۶- ل : چنان واقعه شد که ۷- ل : فرمود .
 - ۸- ل : پرسید که آن مرد که بیاست رسید چه کار کرده بود ؟ چون این کیفیت . در پ و ب همین عبارت است که در متن ثبت است .
 - ۹- ل : حکومت او را معاف داشته . ۱۰- ل : مهمات خواه .
 - ۱۱- ل : این مطلع ترکی ازوست :
- سین کیبی شوخ ستمگر دنیا دا پیدا قانی سحر بابیدا کوزونک دیک کافرینما قانی
- ۱۲- ب : بایقرا بود .

بن عمر شیخ بن تیمور صاحب قران بوده ۱ : و در کار ۲ سلطنت آنحضرت ،
فضلا و هوشمندان تاریخ ۳ ، دو یست نامه نوشته اند ، و در میان اهل عالم
ظاهر من الشمس است . دران باب کستاخی بنمود ۴ و از اشعار ان حضرت
این غزل را درین اوراق بر سبیل تیمن آورده شد ۵ : و این را در محل پیری
گفته است :

غزل

از غم عشقت مرا ، فی تن نه جانی مانده ۶ ان خیالی کشته و این ۷ یک کهانی مانده
با قد خم کشته در هجران ان ابرو کهان [$\frac{1}{2}$] چون کهانم پی بی روی او استخوانی مانده ۸
داغهای او استخوانم ۹ بین چو جان ۱۰ کمیتن هر یکی از نساوک ان مه ، نشانی مانده
ای که میکویی نشانم کرد کوی نازنین خاک کشته جسم و سر بر آستانی مانده ۱۱
چون (حسینی) باز خواهیم خوریش را پیرانه سر مست و سر در سجده زیبا جوانی مانده ۱۲

ابو بکر میرزا

ابو بکر ۱۳ میرزا بن چوکی میرزا نبره شاه رخ میرزا بوده : و در حسن و

- ۱- ل : بود . ۲- ل : کام . ۳- ل : و نسب نامه نوشته اند . ب : نوشته و
در میان . در - مجالس النقااس - است : چون در باب صحت نسب آنحضرت فصحاى
بلاغت دثار و منشیان فصاحت شعار ، نسب نامه و تاریخ نوشته اند که هر صفحه از آنها
کارگاه مانى و نگارستان چین را خجل و منفعل میسازد . درین مختصر ازان نمیتوان گفت .
همین عبارت را در متن اختصار کرده است . (ص ۱۳۰)
- ۴- ل : نمونه . ۵- ل : آورد و این . ۶- در لطائف نامه (ترجمه مجالس از
فخری) همه ابیات قافیه - مانده است - آمده (ص ۱۳۱) و در ترجمه مجالس شاه محمد
قزوینی - مانده - (ص ۳۱۶) . ب - پ - ل : مانده . ۷- و زین یک نشانی .
۸- مجالس :

- باقدر خم کشته ام در هجران آن ابرو کهان چون کهانم پی بروی استخوانی مانده است
۹- مجالس - ل : استخوانم . ۱۰- مجالس - ل : چو خال . ۱۱- مجالس - ب :
ای که میجوئی نشانم ، رو بکوی یار بین خاک کشته جسم و سر بر آستانی مانده است
۱۲- در مجالس (ص ۱۳۲) : - مست سر بر سجده زیبا جوانی مانده است - ۱۳- ب : ابابکر .

جمال و فضل و کمال نظیر خود نداشته است : و امیر دولت‌شاه سمرقندی در — تذکرة الشعراء — خود نوشته است که : چون رعایا و سپاه ذره وار سواداران دولتمخواهان خورشید فلک شهر یاری بودند ، الوغ بیک میرزا از کار سلطنت اندیشه کرد ، و او را به عهد و سوگند ۱ غلاظ و شداد فریفته بدست آورد ، و بعد ازان به کوک سرای در حصار سمرقند فرستاد تا بسرای عقبای فرستد : و او این رباعی را گفته و بخدمت الوغ بیک میرزا فرستاده :

رباعی

اول که مرا بدام خویش آوردی صد گونه وفا و ناز ۲ پیش آوردی
چون دانستی که ، دل گرفتار تو شد بیگانگی تمام پیش آوردی

بعد ازان که بدان ظلم کار او تمام شد ، الوغ بیک پشیمان شد و همیشه ، انگشت حسرت بدندان ندامت کزیده ، این بیت را میخواند :

بیت

وقت دریاب بهر حال ، که سودی نکند نوشدارو ، که پس از مرگ ، به سهراب دهند
مهر آئینه ان حضرت منتقم غلام جهة انتقام هم پسر الوغ بیک میرزا را
انداخته کار او را ساخت .

سلطان محمود میرزا

سلطان محمود میرزا ولد سعادت افسر سلطان ابو سعید میرزا بوده : و او را در ماوراءالنهر محمود غازی می گفته اند . بواسطه $\left[\frac{1.5}{1}\right]$ آنکه تیمور تاکنار کندری محاربه و مقاتله میکرده ، و اکثر بلاد ماوراءالنهر و بدخشان در تحت لوای او مرفه الحال بود : و همیشه رای فضیلت آرایش تربیت اهل فضل

و کمال توجه می نمود ۱ و شعرای سحر کستر و فضلای هنرپرور لایزال
مجلس فردوس مثالی او را از نتایج فکر سحر و جواهر اشعار مزین میداشتند.
و او نیز گاهی از لطافت طبع بنظم میل میفرموده و — ظلی — تخلص
میکرده : و این مطلع بی نظیر ازوست :

مطلع

کنبد کردون که خشتی نقره و خشتی زر است پیش ، چشم اهل بینش ، توده خاکستر ست

بایقرا میرزا

بایقرا میرزا ، امیر علی شیر او را در کتاب — مجالس النفایس — آورده
است که : او برادر بزرگ حضرت خاقان مغفور سلطان حسین میرزا بود ، و او
مدتهای مدید در قبه الاسلام بلخ سلطنت کرد ، که بمردم جز تواضع و اخلاق
حمیده ننمود : و در نظم نیز طبعش خوب بود ، و این مطلع ازوست :

مطلع

زهی تجلی حسن تو ، در جهان پیدا و زین تجلی او ، کشته جان ما شیدا

سلطان مسعود میرزا

سلطان مسعود میرزا ولد سلطان محمود میرزا ست . و بعد از پدر قایم مقام
شد و آخر الامر از انقلاب زمان به خراسان آمد و در خراسان در ملازمت
حضرت خاقان مغفور سلطان حسین میرزا بشرف فرزندى رسید : و کوهر
یکدانه خزانه سلطنت باو نامزد کردید . اما تا باز چه اندیشه بخاطر او راه
یافت ، که بی رخصت انحضرت ، پنهانی بدیار خود شتافت ، و انجا امیر
خسرو شاه — که از امراء پدر او بود — او را گرفته میل در چشم جهان
بین کشید . و او دران محل این رباعی را خواند :

رباعی

فوری که عیار دیده روشن بود $\left[\frac{1.5}{2}\right]$ چشم بد ایام ز چشم بر بود
 فریاد ! که فریاد بجایی نرسید افسوس ! که افسوس نمی دارد سود
 و این نیز دران واقعه گفته :

مطلع

تا نشتر غم ، چشم مرا زیر و زبر کرد از طالع مسعود ، فلک قطع نظر کرد

میرزا ثانی

میرزا ثانی ۱ برادر سلطان مسعود میرزا بود ، به لطافت حسن و جمال و کثرت فضیلت و کمال ، نظیر نداشت . و خط نستعلیق ۲ را چنان خوب می نوشت که بارها مولانا سلطان علی خطاط در تحسین او مبالغه تمام فرموده . و در شعر و معما طبعش بغایت ملایم بود ۳ و — عادل — تخلص میکرد ، و این مطلع ازوست :

مطلع

کاش در عشق بتی ، دیوانه باشد کسی ترک عالم کرده ، در ویرانه باشد کسی

غزل ۴

در دل من بس که مهر آتشین رخساره ایست داغ خونین بر دلم نبود که آتش پاره ایست ۵
 آنکه برد از من قرار و صبر و عقل و دین و دل افت ۶ دینی ، بلایی ، کافری ، خونخواره ایست
 کشته ام دیوانه وز مردم کریزان میشوم چون مرا در سینه سودای پری رخساره ایست
 (عادل) را ای که می پرسی بکوی عشق کیست دردمندی خاکساری بیکس و بیچاره ایست

او را نیز ، امیر خسرو شاه — چون برادرش سلطان میرزا — میل در چشم کشید ، و بامیر ولی برادر خود فرمود که : ۸ زه کمان ۹ در کردنش

۱- ب : میرزا وثاقی ل : بایستقر میرزا ثانی . ۲- ل : خط نسخ و تعلیق .

۳- ل : بوده ، عادل . ۴- ل : این غزل نیز ازوست که . ب : غزل :

۵- ل : بعد ازین این بیت دارد :

در بیابان بلا ، ای دل ! نباشد کرد باد عاشق سرکشته بیچاره آواره ایست

۶- ل : آفتی . ۷- ل : که برادر او سلطان مسعود میرزا را میل کشیده با میر ولی .

۸- ل : تا . ۹- ل : بر کردنش .

انداخته شهید کردانید ۱. و ازین اندوه چون نو بهار از دیده روزگار خون
 بیارید. اما مجد خان شیبانی، امیر خسرو شاه را بشمشیر کشت. اما در
 کشتن امیر ولی ۲، برادر خود فرمود: دیوار را سوراخ ساختند و سر دیگر ۳
 و یسمانرا در کردن کاوی جفت بسته رانند ۴، تا سرش $[\frac{16}{1}]$ از بدن
 جدا شد: و مردم ۵ از جهة انتقام بایسنغر میرزا افرین کردند: وین ۶ معما
 به اسم اوست: <

بیت

رفیقان! حال من در عشق ۸ بد شد ز دل یکباره کی ۹ صبر و خرد شد

سلطان علی میرزا

سلطان علی میرزا ۱۰ او نیز ولد سلطان مجد میرزا بوده، و در حسن و در
 جمال، دران مملکت اشتهار تمام داشته. و بعد از پدر بر تخت سلطنت سمرقند
 نشسته. و در نظم خوب بوده، و این مطلع ازوست:

مطلع

فصل بهار، بسی قدح و یار، مشکست یار و قدح، اگر نبود، کار مشکست

۱- ل: کردند. ۲- ل: امیر ولی، اختراع کرده فرمود که:

۳- ل: و سر او را ازان سوراخ بیرون آورده، ریسمانی در گردنش انداختند و سر دیگر ریسمانرا.

۴- ل: جفت کاو بسته اند. ۵- ل: او را جهت.

۶- ب: وین ل: این معما نیز باسم هود ازوست. < ب: معما.

۸- ب: من یکباره. ۹- ب: یکبارگی.

۱۰- ل: ولد سلطان محمود میرزا بود و بعد از پدر بر تخت سمرقند جلوس فرمود. در حسن و

جمال در ماورا النهر اشتهار تمام داشت. و در نظم باوجود صغر سن طبعش بغایت

خوب بود. ازین مطلع او کیفیت طبعش را معلوم میتوان نمود. در نسخه ل بعد

ازین احوال مجد همایون شروع میشود.

خان میرزا

خان میرزا ولد سلطان محمود میرزا بوده ، و به غایت جوان خوش طبع ^۱ و خلق مودت برده . نام اصلش سلطان اویس است . چون والده او از خانان مغول بوده ، او را بنا بران خان میرزا می‌گفتند . و این مطلع ازوست :

مطلع

ان جفا پیشه ، که دارد غم او ، شاد مرا نی مرا یاد کند ، نی رود از یاد مرا

سلیمان شاه میرزا

سلیمان شاه میرزا ولد خان میرزا ست . و در سپاهی کری شهرت تمام دارد ، و طبعش در شعر نیز خوبست : وین ^۲ مطلع ترکی ازوست :

مطلع

کسر بو ینکلیغ قه مفعین نه ایتار او شبر کون یا تانکلا دور کیم فتنه اکبر ایتار ^۳

میرزا ابراهیم

میرزا ابراهیم ولد سلیمان میرزا بود . و در بهادری و جلادت تعریف او بسیار ^۴ استماع : ازوست و درد مندانه گفته است :

مطلع

می توان پرسید کاهی دردمند خویش را دردمند ناستوان مستمند خویشی را

کیچیک میرزا

کیچیک میرزا ولد میرزا سلطان احمد بوده ، که سخنش قبل ازین در

۱- ب : خوش خلق و مودت . ۲- ب : و این . ۳- ب : همین طور ثبت است .

۴- ب : بسیار این مطلع را دردمندانه گفته است .

کتب اسرار گذشته ، و خواهر زاده سلطان حسین میرزا بود ، و بسیار درویش و صلاح داشت . در ۱ رعایت سلطان $[\frac{16}{2}]$ درباره او چنان بود که میرزا سلطان حسین را الغ ۲ میرزا می گفتند ، و او کیچیک میرزا . و آخر رخصت یافت بشرف دولت زمین بوسی* حرمین شریفین زادهما الله ۳ شرفا رسید . و و این رباعی مشهور ، او ۴ گفته است :

رباعی

عمری بصلاح می ستودم خود را در شیوه زهد می نمودم خود را
چون عشق آمد ، کدام زهد و صلاح السمتة لله که از نمودم خود را

سلطان بدیع الزمان

سلطان بدیع الزمان میرزا ارشد اولاد خاقان مغفور سلطان حسین میرزا بوده ، ۵ و به حسن صورت و سیرت اراسته بود ، و در کار رزم به کمان داری ۶ دلپسند ، و بخشش و اخلاق ستوده بی مانند بود . ۸ طبعش در اسلوب شعر ملایمت داشت و — بدیعی — تخلص میکرد . ۹ و این مطلع ازوست که در واقعه پسر خود مجد مومن میرزا را گفته :

- ۱- ب : و رعایت سلطان . ۲- ب : الوغ . ۳- ب : تملی شرفا .
۳- ب : ازوست . ۵- ل : بود . بحسن . ۶- ل : بکاردانی .
۷- ل : و در بزم و بخشش . ۸- ل : و طبعش .
۹- ل : و در ترکی این دو بیت ازوست :

ای صبا ! کر سور حالیم شمه اول و ناز
ای (بدیمی) خوبلارغه جون حقیقت یوقتورور
این دو بیت ترکی نیز ازوست :

سنگا کونکولوم وفا ایلار کوزونک غیرجفا قیلماس
کوز اول کورماسا اخر کونکولنی مبتلا قیلماس
و این مطلع فارسی نیز ازوست که در واقعه پسر :

مطلع

وزیدی، ای صبا! برهم زدی، کلهای رعنا را شکستی زان میان، نورسته شاخ کل مارا ۱

شاه غریب میرزا

شاه غریب میرزا ۲ ولد سلطان حسین میرزا بوده ۳. و در شاعری و خوش طبعی ۴ مشهور بود و نظم ترکی و فارسی را خوب میگفت، و دیوان اشعار ۵ او در میان مردمان ۶ مشهور است، و در ترکی این غزل او مشهور است:

بیر قراکوز باغری تاشنیک خاکساری مین ینه
کیرما میدان ایچرا ۸ رخی نینک غباری مین ینه
پیغلادیم جندانکه میلی ۹ هر ساری بولدی عیان ۱۰
کلرخیم ۱۱ هجریدا ابر نوبهاری مین ینه
هاشق اولدم ۱۲ زهد اهلیدین اوزدیک لا کونکول
من کیم و اول خیل کیم عشق اهل ساری مین ینه
نال دیک قد بیرلا ۱۳ سین سز ۱۴ ناله قیلما قدر ۱۵ ایشیم
ناله دین بزم غمینکدین ۱۶ جنسک تاری مین ینه
ای (غریبی) اقسه ۱۷ باغریم قانی کوزدین نه ۱۸ عجب
[$\frac{17}{1}$] بیر قراکوز باغری تاشنیک خاکساری مین ینه ۱۹

-
- ۱- مجالس : شکستی زان میان شاخ کل نورسته مار ادر تحفه سامی این مطلع را بمومن میرزا نسبت داده است که قطعاً اشتباه است (ص ۱۵)
- ۲- ل : هم ولد . ۳- ل : بود . ۴- ل : خوش طبع و مشهور عالم بود .
- ۵- ل : اشعارش . ۶- ل : مردم .
- ۷- ب : بعد ازین عبارت ندارد ل : و در ترکی این غزل او شهرت تمام دارد و نیک گفته است .
- ۸- ل : ایچراه خشی غباری مین ینه . ۹- ل : سیلی . ۱۰- ل : روان .
- ۱۱- ل : کلرخوم . ۱۲- ل : اولدم زهد اهل متیدین اوزدیک لار کونکول .
- ۱۳- ل : بیرله . ۱۴- ل : سیز . ۱۵- ل : قیلماقدور ایشه . ۱۶- ب . ل : غمینکدا .
- ۱۷- ل : اقسا . ۱۸- ل . نی عجب . ۱۹- ل : این مطلع ترکی نیز ازوست که :

بیت

قایسی بیر شمشاد قد سرو خرامانیمجه بار قایسی بیر کلچهره اول کلبرک خندانیمجه بار
این مطلع فارسی

این مطلع فارسی ازو ۱ مشهور است :

مطلع

دورستان! هرکه گذر سوی مزار من کنی ، جای تکبیرم ، دعای جان یار من کنی ۲

فریدون حسین میرزا

فریدون حسین میرزا ۳ هم ولد سلطان حسین میرزا بود : بغایت جوان
بادب و حرمت بود ، و قطعا سلطنت را منظور نمی داشت ، و با همه ۴
همچو سایر مردم اشنایی می نمود ۵ . و بهادری ، که او در ۶ رباط دودر
— در مابین ولایت نیشابور و سبزوار — بلا درنگ کرده ، از کارهای رستم و
اسفندیار مردم را بیاد آورده است . و کمان داری و دلاوری او شهرت عظیم
دارد . و کمان کره ۸ پنجاه من ۹ و یا ده من بوده . و در نظم طبعش بسی
مرغوب ۱۰ بود : و این غزل او مشهور است :

غزل

شوخی ، که دایما دل او ، مایل جفاست	دور عزیز ماست ، چه حاصل که بیوفاست
تنها نه من ، به خال رخش ۱۱ مبتلا شدم	بر ۱۲ هرکه بنگری ، بهمین داغ مبتلاست
دعوی اگر کند بخلط ، نساغه سخت	نبود ازو غریب ، که در اصل او خطاست
نرکس ، اگر ز شیوه چشم تو ، دم زند	کویند مردمان که : عجب کور و بیعیاست
عیش و حضور و راحت وصل ۱۳ تو بیکران	جور و جفا و محنت هجران ، نصیب ماست

از ضعف دل منال ، (فریدون) ز بیکسی

میدار دل قوی ، که کس بیکسان ، خداست

-
- ۱- ب : هم ازوست ، مشهور است . ۲- مجالس : جای تکبیرم دعا بر جان یار من کنی .
۳- ل : میرزا ولد . ۴- ل : با هرکس . ۵- ل : میکرد .
۶- ل : رباط در مابین ولایت ب : که او در رباط دو در مابین ولایت .
۷- ل : بادرنگ . ۸- ل : کمان گروه او ۹- ل : پنجاه من زیاده بود .
۱۰- ل : بس خوب بود . این چند بیت او مشهور است :
۱۱- ل : خال لبش . ۱۲- ل : در هر که . ۱۳- ل : وصلت بدیکران .

این مطلع را نیز امیر علی شیر ازو نوشته ۱ :

مطلع

مژگان تو چون تیر و دلم کرده نشانه شصتی بکشا ای مه ! و بگذار بهانه ۲

محمد حسین میرزا

محمد حسین میرزا برادر فریدون حسین میرزا بود . و به حضرت خاقان مغفور سرکشی و مخالفت کرد ۳ و پدر را زور نبود ۴ : این مطلع ازوست ۵ :

مطلع

منم دیوانه ، ژولیده مویی ، پیرهن چاک نه از کشتن مرا بیعی ، نه از خون ریختن باکی

سلطان محسن میرزا

سلطان ۶ محسن میرزا . او نیز والد $[\frac{17}{2}]$ حسین میرزا بود و به کبک ۸ میرزا شهرت داشت ، و به غایت خوب صورت و پسندیده اخلاق بود . و مولانا مانی کاسه کر و مولانا درویش روغنکر تربیت کرده و ندمای مجلس او بودند : و او پادشاه زبان اور و سخن سنج ۹ و عیاش بوده ۱۰ . و این شعر آبدار ازان شهریار نامدار ست :

غزل

روزی که دیدم اورا ، از دست رفت کارم مردم بجان رسیدند ، از ناله های زارم
کلکون ز اشک الم ۱۱ ، شد خاک آستانش آخر ز عشقبازی رنکی گرفت کارم
شب قاپروز ، ای مه از رشک در ۱۲ و گوشت با دیده های کریان انجم همی شمارم

۱- ل : که :

۲- رک : مجالس (ص ۱۲۸)

۳- ل : و مخالفتها .

۴- ب : مخالفت کرد . این مطلع .

۵- ب : بیت .

۶- ل : سلطان محمد محسن میرزا .

۷- ل : سلطان .

۸- ل : بکیک میرزا

۹- ل : سخن رس .

۱۰- ل : بود . این غزل ازوست .

۱۱- آل سرخ و آلم پر الم .

۱۲- ب : در گوشت .

تا من به عشق بازی کشتم کدای کویت از تاج و تخت شاهی باشد هزار عارم
 بی مهر ماه رویان (محسن) نمی توان بود
 شامست عشق بسازی اینست کاروبارم

در مشهد امام موسی علی الرضا عایه التحیه والثنا از دست اوزبک شربت
 شهادت کشید ۱: قبرش به قرب کنید حضرت امامست:

مجد مؤمن میرزا

مجد مؤمن میرزا پسر بدیع الزمان میرزا بود. و این همه مخالفتها و اولاد
 حسین میرزا با پدر، بواسطه خون ناحق او شد. مولانا کلغنی ازین آتش
 پاک کرده، این قطعه را برای سلطان حسین میرزا گفته:

قطعه

ان کافری که، مومن دین را، شهید کرد کار یزید را به جهان پر مزید کرد
 اینجا یزید آمد و کار حسین ساخت اینجا حسین آمد و کار یزید کرد

و مجد مؤمن میرزا بحسن و جمال یوسف ثانی بود. و طبع لطیف داشت و
 نظم او بغایت خوب. و در آن محل که عم خود با مظفر میرزا مصاف کرد،
 مغلوب شد. این مطلع را گفت و خواند ۲:

مطلع

[$\frac{18}{1}$] منم کز ضرب تیغ بیشه خالی از غضنفر شد فلک یاری نکرد، ای دوستان! دشمن مظفر شد

هم در آن قضیه بشهادت رسید. و این مطلع ازو مشهور ۳ است:

مطلع

ز توب بسوخت طبیب! تن بلاکش من برو! برو! که نسوزی توهم، بر آتش من
 این نظم ابدار نیز ازوست که غزل مولانا جامی را مخمس کرده مشهور است ۴:

۱- ب: چشمید. ۲- ب: گفت. مطلع. ۳- ب: این مطلع ازوست. ۴- ب: غزل مولانا جامی مخمس مومن مرزا.

فصل

مهی را کآیت خوبیش ۱ در شان رخس نازل
دل از من برد و شد یکبارگی از حال من غافل
نمی بینم دلش را جانب اهل وفا مایل
مسلمانان! چه سازم چاره با آن شوخ سنکین دل

که هم کام از لبش صعبست و هم صبر از رخس مشکل
نرفت ۲ از پیش من، آن سرو خوش رفتار اسوده
مرا پایی طلب شد، در ره امید فرسوده
بوصلش تا رسیدم ۳ در رهش بس راه پیموده
اگر ۴ تن در فراق او دهم عمریست بیهوده

اگر ۵ دل بروصال او نهم، فکریست بیحاصل
اگر چه از وفای دوستان، امید بکسستم
فرتم از سر کوی وفا، تا میتوانستم
پی درمان دل، در راه عشق از پای ننشستم
دوای عشق، کوپند: از سفر خیزد! چه دانستم

که در دل مهر آن مه خواهد افزون شد بهر منزل
ز کنج خانه عشرتجوی ۶ آن دلدار بیرون شد
چو شمع کریمه از سوز فراقش هر دم افزون شد
سر را هم ز اشک لاله کون هر سو چو جیحون شد
به آن در کرانمایه چگونه رهبرم چون شد

ز آب دیده، دریاها میان ما و او حایل
خوش انکویار پیشش بوده، میخواره و خندان
بباید بساده و مطرب به (مومن) بے رخ جاتان
اگر در باغ باشم، باغ بی یارم، بود زندان
شراب خوش دلی، ارباب عشرت را، ده ای دوران

که هست از ساغر غم (جامی) اکنون مست و لایمقل <

-
- ۱- ب: خوبست. اصل متن: کاتب خوبیش. ۲- ل: برقت.
۳- ل: بوصلش تا رسیده وز پیش بس راه پیموده. ۴- ل: وکر.
۵- ل: وکر. ۶- ل: عشرت چوان. < ل: این بند ندارد.

ظهرالدین محمد بابر شاه

[^{۱۸}/_۲] ظهرالدین محمد بابر پادشاه ولد عمر شیخ میرزا بود ۱ و از سلاطین اولاد امجاد امیر تیمور صاحب قران . بعد از سلطان حسین میرزا را ، پادشاه به فهم ۲ و فراست و ضرب شمشیر او نبود . و از کارهای او همین ۳ که ، باندک لشکری ممالک هندوستانرا مسخر گردانیده ، و سپاهیان روزگار را پسندیده و مسلم است .

و در علم موسیقی ۴ بی نظیر بود و از اشعار ترکی و فارسی و عروض ۵ قافیه ، مهارت تمام داشت . و کتاب موسوم ۶ در فقه نظم کرده است ، ۷ بسیار خوب واقع شده .

و اگرچه فارسی را ۸ نیز روان و سلیس می گفته ، اما به اشعار ترکی مایلتر بوده ۹ . و چون دیوان اشعارش در میان مردم بسیار است ، این مطلع ترکی را ازو درین مختصر بر سبیل تیمن و تبرک ثبت نموده :

مطلع ۱۰

تکلف هر نجه صورتنه بولسا اندین ارتوق سین ۱۱ سینی جان دیرلار اما بی تکلف جانندین ارتوق سین
این مطلع فارسی هم ازوست :

مطلع ۱۲

هلاک میکنم فرقت تو ، دانستم و کسرنه رفتن ازین شهر ، می توانستم

-
- ۱- ل : بوده و از اولاد امجاد صاحب قران بعد از سلطان حسین میرزا پادشاه بفهم و ضرب .
 - ۲- ب : با فهم . ۳- ل : سهمکین که .
 - ۴- ل : و ادوار و اشعار ترکی و فارسی و عروض و قافیه مهارت تمام داشت .
 - ۵- ب : عروض و قافیه . ۶- ل : و کتابی موسوم به مبین . ۷- ل : و بسیار .
 - ۸- ل : فارسی نیز . ۹- ل : چون . ۱۰- ل : نمود : شعر ب : نموده : نظم
 - ۱۱- ل : تکلف هر نجه صورت دا بولسه اندین ارتوق سین سینی جان الخ .
 - ۱۲- ب : مطلع .

محمد ناصر میرزا

محمد ناصر میرزا ۱ ولد عمر شیخ میرزا بود . فهم تیز ۲ طبع و ذهن مستقیم داشت . ۳ علی الخصوص شعر ابدار را بانکیز میگفت . و این غزل از نتایج طبع اوست :

نظم

آمد بهار ، و دل شده را ، که یار نیست
 صحرای لاله را ، چکنم ! کز غمت مرا
 در روزگار ، فتنه بسی دیده ام ، ولی
 صد گونه ۴ محنت است بجان از غم تو ام
 در کلشن تو ، مرغ خوش الحان ، چو (ناصری)
 پروای لاله زار و بهوای بهار نیست
 دامن ز خون دیده کم از لاله زار نیست
 این چشم فتنه ایست ، که در روزگار نیست
 تنها بمن ۵ کرانی* سنک مزار نیست
 در هیچ گوشه نیست که چندین هزار نیست ۶ [$\frac{19}{1}$]

محمد همایون پادشاه

محمد همایون پادشاه . حال او را از شرح مستغنی است . چون کیفیت ان بر اهل عالم اظهر من الشمس است دران باب شروع نمود ۸ ، بلکه درین رباعی خود بیان فرموده است :

رباعی

هر دم ، ز فراق تو ، ملالیست مرا
 هر روز ، ز بهجران ۹ تو ، سالیست مرا
 حالیت به غربتم که ۱۰ نتوان گفتن
 سبحان الله ! که ۱۱ غریب حالیت مرا

-
- ۱- ل : هم ولد . ۲- ب . ل : تیز و طبع .
 ۳- ل : و شعر را بانکیز میگفت . این غزل ازوست : غزل .
 ۴- ل : صد کوه . ۵- ل : همین .
 ۶- ل : بعد ازین شرح حال سلطان علی میرزا دارد و بعد او احوال همایون ثبت است .
 ۷- ل : او از شرح . ۸- ل : و این رباعی ازوست : رباعی ۹- ل : بهجران تو .
 ۱۰- ل : که گفتن نتوان . ۱۱- ب : سبحان الله غریب .

این رباعی ۱ از نتایج طبع اوست :

رباعی ۲

هندو پسری بدیدم اندر صف جنک رخساره او ، از ۳ آتش می کلرنک
گفتم : صنما ! ز لعل خود ، کامم بخش درخنده شد و گفت : (همایون) لب سنک ۴

کامران میرزا

کامران میرزا بادشاه خردمند عادل و سلطان مشکل بند ۵ کامل است .
گلستان جهان را ازو رنگ بویی ، و بهارستان سلطنت را به او اب رویی ۶ . و معلوم
نیست که درین قرنهای ، مثل او پادشاهی ، یوسف مسند محمد سیرتی بر سریر
کامرانی مصر عدالت ، قدم نهاده ۸ باشد . با چنان شاه سواری در میدان
مبارزت بزبان شمشیر دلاوری ، داد مردانگی داده باشد . و بطبع لطیف و ۹
جواهر نظم دلپذیر در اقلیم سخن خسروی ترک ۱۰ است : دیوان غزل ترتیب
داده ۱۱ و درمیان مردم بسیار است ، و سلیس و روان واقع شده . و این ۱۲ را
در تتبع مولانا جامی ۱۳ گفته است خوب :

مطلع

ترک کلچهره من ، خیمه بصحرا زده است در دل لاله رخس ، آتش سودا زده است
و به غایت مشهور است و بوی درویشی ازین استشمام میشود ۱۴ :

غزل

باز دامان خود آتشوخ ۱۵ بیالازده است ۱۶ [$\frac{19}{2}$] کس بدماشش مکر دست تمنا زده است

-
- | | | |
|--|---|-----------------|
| ۱- ب : هم . | ۲- ب . ل : رباعی : | ۳- ل : ز آتش . |
| ۴- ب . ل : لب و سنک . | ۵- ل : پسند . | ۶- ل : آبروست . |
| ۷- ل : پادشاه . | ۸- ب - ل : نهاده . | ۹- ل : بجواهر . |
| ۱۰- ل : ترک و تاجیک است . و دیوان | ۱۱- ب : فرموده . | |
| ۱۲- ل : و این غزل را . | ۱۳- ل : عبدالرحمن جامی گفته ایست . ب : گفته است . شعر : | |
| ۱۴- ل : این غزل ازوست : | ۱۵- دیوان : آن سرو (۵) . | |
| ۱۶- ل : در حاشیه متن این بیت بخط مختلف نوشته شده است : | | |
- کارم چو زلف دوست ، پریشان در همست صد بحر خفته در جگر و دیده بی نیست

بسته سلسله غم نشود مهر که جوئی جنگ در حلقه ان زلف سمن سا زده است ۱
لبت ان اب حیاتست که با خضر خطت لاف ۲ بر شیوه اعجاز مسیحا زده است
عیب ما چند کنی ۱ قصه صنمان بشنو که بیک عشوه، رخس ۳ دختر قرسا زده است

(کامران) از چه سبب هوش بان مغیبه داد
که نه ۴ در دیرمغان همت صهبا زده است ۵

این غزل نیز ازوست که تخلصش درین بحر نکنجیده است :

غزل ۶

زینسان که جمال خود، آراسته می آیی و ز ۷ زهد شکست اری در عشق بیفزایی
چون چهره بیارایی رخساره بر افروزی خود کو : ۸ که کجا ماند این شکیبایی
کر سر بگریبانم و ر ناظر خوبانم در سینه تو پنهانی ، در دیده تو پیدایی
از صفحه رخسارت صد نکته بیساد آید فریاد ۹ ازان روزی ، کانرا بخط ارایی
گفتی که : منت دانم ! اگر رانم اگر خوانم ۱۰ من بنده فرمانم مهر نسوع که فرمایی
سودای کسی دارد ، باز این سر بی سامان جایی هوسی دارد ، باز این دل هرجایی
کر ۱۱ دیر نشین سازی ، و راه روی سازی ما را نبود یارا در دست ۱۲ توانایی

محمد عسکری میرزا

محمد ۱۲ عسکری میرزا . در فهم و فراست بسیار خوب بود ، و طبعش
در اسلوب نظم بغایت پسندیده واقع شده . این رباعی ازوست :

- ۱- دیوان این بیت ندارد . ۲- دیوان : از . ۳- دیوان : رهش .
- ۴- دیوان : کر نه - عرفات العاشقین : گریه .
- ۵- در حاشیه ایی دو بیت ثبت است ازین غزل است و در دیوان نیز هست :
- گشش عشق بود آنکه مه کنانی عاقبت دست بدامان زلیخا زده است
طلعت پیر چرا نور تجلی دارد کر نه شعله ز دلش آتش موسی زده است
- ۶- ب : این غزل ندارد . ۷- دیوان : در زهد . ۸- دیوان : خود گوئی کجا .
- ۹- دیوان : ای وای ازان . ۱۰- دیوان : گفتی که : منت دانم گر خوانم و گر رانم .
- ۱۱- دیوان : گر دیر نشین سازد ، و رهرو دین سازد . ۱۲- دیوان : اوراست . ص ۱۸-۱۹
- ۱۳- ب : عسکری میرزا .

رباعی

ای (عسکری) ار، مست مدامی! خوش باش ور، معتقد باده و جامی! خوش باش
گفتی: بخراپات نباشم بی او با یار درین مقامی، خوش باش
این دو مطلع ۱ ازوست:

مطلع

چنین که خوی گرفتیم به آشنایی تو هلاک میکنم ۲ محنت جدایی تو
کوشه میخانه، جای دلکشیایی بوده است $\left[\frac{2.0}{1}\right]$ بی تکلف کوشه میخانه جایی بوده است

محمد هندال میرزا

محمد هندال میرزا، در بهادری و جلالت مشهور عالمست. و در لطافت
طبع و استقامت ذهن، مثل او، کمست. این مطلع ازوست و خالی از
نازنینی نیست:

مطلع

سرو قد تو مایل اهل نیاز نیست نازیست در سر تو، که در سرو ناز نیست

ناصر میرزا

ناصر میرزا، پادشاه بهادر و مبارز و عالی همت بود: و بسیار هوای
سلطنت در سر داشت و آخر در سر همان رفت: این مطلع ازوست:

مطلع

یار از ما دور، و ما از یار دور، افتاده ایم ما کجا و او کجا، بسیار دور، افتاده ایم

میرزا حمید

میرزا حمید از میرزایان کاشغر برد و پدرش را محمد حسین کورکان میگفتند •

و حیدر میرزا به غایت قابل و خوش طبع بود ، و از جمیع هنرها بهره داشت :
و در انقلاب دولت همایون پادشاه ، خود را بولایت کشمیر کشید ، و آنجا
مردم باو مخالف شدند و او لشکر کرده بر سر ایشان رفت و شهید شد : این
رباعی ازوست :

رباعی

هاشق شده ام ، اسیر غم باید بود محنت کش وادی ستم ، باید بود
یا از سرکوی یار ، باید برخاست یا از سک کوی یار کم ، باید بود ۱



۱- سرمد این رباعی دارد :

سرمد ! گله اختصار میباید کرد یک کار ازین دو کار میباید کرد
یا سر برضای دوست میباید داد یا قطع نظر ز یار میباید کره

باب چهارم

در بیان احوال سلاطین عراق و روم ،

که گاهی بنظر التفات بنظم مشغولگی

میفرموده اند ۱

شاه شجاع کرمانی

و از انجمله شاه شجاع کرمانی ۱ نورالله مرقدہ ، چراغ خاندان ال مظفر بوده ، و بعد از پدر در عراق عجم و فارس و کرمان سلطنت باستقلال یافت . و پادشاه عادل و عالم پرور و شاعر دوست بوده : ۲ و گویند : در ملازمت مولانا قطب الدین [$\frac{20}{2}$] شیرازی — شرح مطالع — خواندی . و در دور دولت او را شرف خواجه حافظ شیرازی بس است که نام او برین بیت بر جریده ایام ثبت :

مطلع

سحر ز هاتف غییم رسید مژده بکوش که دور شاه شجاع ست می بکیر و بنوش
و طبع شاه شجاع در شعر خوب بوده است ، و در تاریخ می آوردند که :
او را بعد از وفات پدر ، شاه محمود برادرش بواسطه ملک نزاع شد ، و
دران ایام شاه محمود را قضا رسید و شاه شجاع این ۳ را مناسب احوال
گفت :

رباعی

محمود برادرم شه شیر کمین میکرد خصومت ز پی تاج و نکین
کردیم دو قسمت که بیاساید خلق او زیر زمین گرفت و من روی زمین

سلطان اوئیس ایلخانی

سلطان ۴ اوئیس ولد شیخ حسن نویان ایلخانی . لقب داشته است :

-
- ۱- ب : جلال الدین شاه شجاع ، چراغ .
۲- ب : بوده ، گویند .
۳- ب : این رباعی :
۴- ب : امیر شیخ اوئیس .

و دلشاد خاتون که خواجه سلمان ساوجی ماح او بوده ۱ و کویند: که بقلم واسطی چنان صورت کشیدی مصوران دوران صورت متحیر ۲ کردیدندی . و خواجه عبدالحی مصور — که درین کار نام او بر صفحه روزگار است — شاکرد او بوده است . و لطافت جمالش در مرتبه که هرگاه اهنک سواری کردی اکثر مردم بغداد بنظاره ، بر سر راهها آمده انتظار بودندی ۳ .

و علم ادوار و موسیقی خاصه او بوده . و فرمان سلطنت او به ۴ بلده ری تا سرحد روم رسیده ۵ . و بنظم توجه تمام داشته و از خواجه سلمان روش این کار کسب میکرده . و آورده اند که : چون رباعی شاه شجاع را — که جمله شاه محمود گفته ۶ است — شنید ، او را خوش آمد و این رباعی را جواب گفته < و فرستاد :

رباعی

[²¹₁] ای شاه شجاع ۸ دولت و ملت (و) دین ۹ خود را بجهان وارث محمود مبین
در روی زمین اگرچه باشی دوسه روز بالله که بهم رسید در زیر زمین

و ازین سبب درمیان ایشان بسیار سخنان کنایه ۱۰ امیز گذشت .

اما سلطان اویس در ایام جوانی رخت حیات از جهان فانی به عالم جاودانی کشید ، و در خین رحلت این ابیات ۱۱ انشا کرد :

نظم

ز دارالملک جان، روزی بشهرستان تن رفتم غریبی بودم، انجا چند روزی با وطن رفتم

-
- ۱- ب : بوده . کویند .
۲- ب : مصوران دوران متحیر .
۳- ب : بردندی .
۴- ل : از بلده .
۵- ل : میرسیده .
۶- ل : گفت ، شنیده او را پسند نیامد .
۷- ل : بشاه شجاع فرستاد که :
۸- ب : شجاع و دولت .
۹- ب : ملت دین .
۱۰- ب : کنایت امیز .
۱۱- ل : ابیات را .

غلام خواجه بودم ۱
 الا ای همشیتان من، محروم ازین منزل شما را عیش خوش بادا بکام دل، که من رفتم
 وقوع این واقعه در شهرور سنه خمس و ستین و سبع مائة (۵۷۶۵)
 بوده است.

سلطان احمد بغدادی

سلطان احمد بغدادی ۲ ولد سلطان اویس بوده است؛ گویند: بعد از پدر در ۳ دارالسلام بغداد در سریر سلطنت نشست، و ملک را از تصرف برادرش سلطان حسین نیز بیرون آورد. و شوکتش زیاده شد، حکمش تا بروم رسید. و درمیان او، و عقدت صاحب قرانی امیر تیمور، نیز کرشمه شده. و ان در — ظفرنامه — مشروحست، و ۴ درین مختصر زیاده ازین ۵ لایق نبود؛ القصة پادشاه هنرمند بوده و اشعار عربی و فارسی را جواب میگفته ۶ است. و در تصویر و تذهیب ۷ و در خاتم بندی ۸ نظیر نداشته ۹. و از خطوط شش قلم را خوب مینوشته است. و در علم موسیقی و ادوار بی بدل روزگار بوده ۱۰ است، و کارهای او درین علم مشهور ۱۱ است. ملازم و شاگرد او بسیار بوده. و در عدالت نوشیروان ثانی بوده است. چنانچه حضرت خواجه حافظ در وصف [۲½] او میگوید:

۱- ل: غلام خواجه بودم کریزان کشته از خواجه
 بالاخر پیش او شرمنده با تیغ و کفن رفتم

- ۲- ل: ایلکانی. ۳- ب: در دارالسلطنة نشست و ملک را. ۴- ل: است درین.
 ۵- ل: برین. ۶- ل: را خوب میگفته است. ۷- ل: و قوامی و سهامی.
 ۸- ب: کلمه - خاتم بندی - ندارد. ۹- ب: نداشت. ۱۰- ل: بوده و کارها.
 ۱۱- ل: مشهور عالم است، و چند نسخه ترتیب کرد. و خواجه عبدالقادر مصنف — که درین علم مسلم و مشهور است — ملازم و شاگرد.

احمد الله على معادلت السلطانی
 خان بن خان و شهنشاه و شهنشاه نژاد
 دیده فا دیده ، بدیدار تو ، ایمان آورد
 ماه اکر بی تو بر آید ، بدو نیمش بزند
 جلوة حسن تو ، دل می برد ، از شاه و کدا
 کر چه دوریم ، بیاد تو ، قلع میگیریم

احمد شیخ اویس حسن ایلهخانی
 آنکه می زبید ، اکر جان جهانش خوانی
 مرحبا! ای بچنین لطف خدا ارزانی
 دولت احمدی و معجزه سلطانی
 چشم بد دور! که هم جانی و هم جانانی
 بعد صوری ۲ نبود ، در سفر روحانی

اما آخر به افیون میل کرده ، ۳ چنانچه دماغش از قانون صحت منحرف شده . و در کشاکش عساکر منصوړه امیر تیمور بدست یوسف قرا ترکمان ، کله بان پدرش ، بدرجه شهادت رسید ۲ .

و طبعش در شعر بسیار ملایمت داشته و به شعرا و رندان مایل بوده است . و خاطر او ۵ لحظه از عیش فارغ نبود . ۶ و این مطلع او مشهور است : <

مطلع

دلا! کدایی و رندی ، ز پادشاهی به
 دی ، فراغت خاطر ، ز هر چه خواهی به

سلطان یعقوب

سلطان یعقوب . ۸ امیر علی شیر در کتاب — تذکرة الشعراء — خود آورده ۹ است که : در میان سلاطین مثل او جوانی ۱۰ پسندیده ذات و حمیده صفات و درویش صفت و فانی مشرب ۱۱ بوده . و این رباعی ۱۲ ازو نوشته :

-
- ۱- ب : بعد این بیت عبارت است : الی آخره مشهورست .
 ۲- بعد منزل .
 ۳- ل : کرده دماغش . ۴- ل : رسیده . ۵- ب . ل : و خاطرش لحظه
 ۶- ب : نبوده . این < ب : شعر : ل : مشهور است که :
 ۸- ب : و لا امیر حسن بیک . ۹- ل : آورده چنین نوشته است که :
 ۱۰- ل : جوان . ۱۱- ل : کم . ۱۲- ل : رباعی را ازو ثبت فرموده است :

رباعی

عالم که ، درو ثبات کم می بینم وز هر فرحش هزار غم می بینم
چون کهنه رباطیست ، که از هر طرفش راهی ، به بیابان عدم می بینم

فی الواقع چنین بوده است که امیر علیشیر فرموده ۱ اند .

گویند : در ایام سلطنت او ، یکبار داد خواه پیش او رسیده ، و اینچنین بوده است که امیر علی شیر دیوان $[\frac{22}{1}]$ یکساله ۲ مال غلگی را برعایا گذاشته و سال دیگر ۳ نیز همین خیال کرده ۴ . رعایا در محل سواری بر سر راه ، ۵ استغاثه کرده ، قصه ۶ را به عرض رسانید < : گفته اند که : بر مال ۸ نقصان میرسد ! ۹ یعقوب فرموده است که : شکرانه انکه ، از محل ۱۰ بر شمایان حیف و تعدی واقع نشده ، ان غله ۱۱ بار که پیش شما در انبار است ، بانعام شما بخشیدیم ! و حکم کرده که : دیوان ۱۲ غله را بعد ازین خود گرفته در انبار کنند ۱۳ تا ضرر ان برعایا نرسد : و این غزل نیز ازوست ۱۴ :

غزل

لشکر کشم ز اشک ، و بر آرم علم ، ز آه خواهم گرفت ، روی زمین را ، بدین سپاه
بند کمر ، گرفته ام از ، شاه مصریان قیصر مرا ست چاکر و خالق مرا پناه
شاه همره ، چون ز دل و جان ، محب ماست خواهم ، زدن بتخت سمرقند بارگاه
کر پادشاه هند و سلاطین ز نکبار پیچند سر ، ز طاعت ما ، رویشان سیاه
(یعقوب) وار ، منتظر روی یوسفم هستم غلام مهملی و مستم ز جام شاه

۱- ل : نوشته است :

۲- ل : ان چنین بوده که دیوان یکسال ب : از کلمه (و اینچنین) تا کلمه (نرسد) ندارد .

۳- ل : دیگر همین . ۴- ل : و رعایا . ۵- ل : بر سر راه میرزا استغاثه .

۶- ل : قضیه . < ل : رسانیده . ۸- ل : بر ما نقصان

۹- ل : سلطان یعقوب . ۱۰- ل : از محل دیگر بر شمایان .

۱۱- ل : آن غله ها را که . ۱۲- ل : بعد ازین غله را . ۱۳- ل : کند .

۱۴- ب : شعر . ل : ازوست که :

جهانشاه میرزا ترکمان

جهانشاه میرزا ترکمان ۱ نیز طبع خوب داشته و شعر را نیک می‌گفته و — حقیقی — تخلص می‌کرده ۲ است. و فی الحقیقة، نظم او درویشانه و بتصوف نزدیکست. و این مطلع او خبر می‌دهد:

بیت ۳

از لطف دوست، یافت (حقیقی) مراد دل بی جد و جهد اطاعت ۴ و بی منت عمل

پیر بداغ میرزا

پیر بداغ میرزا ولد جهانشاه میرزا بود. و در بهادری و دلاوری شهرت تمام داشته است. کوبند: از بلده تبریز ۵ بوده. جهة مدد پدرش، بشانزده روز بدارالسلطنة هراة آمده است. و اخرا الامر بسلطان ابوسعید میرزا رسیده صالح کرده، باز $[\frac{2}{2}]$ متوجه ۶ تبریز شده. و دران محل پیر بداغ میرزا بسی مردم خوش طبع ۷ همراه بوده. و شعر را خوب می‌گفته است. از نظم او همین ۸ بیت مشهور است ۹:

مطلع

نام (بداغ) و بنده با داغ حیدرم فارغ ز تاج خسرو و تخت مکندرم ۱۰

-
- ۱- ب: کلمه (ترکمان) ندارد. ۲- ل: می‌کرده و فی الحقیقة. ۳- ب: مطلع.
 ۴- ل: طاعت. ۵- ل: تبریز جهت مدد. ۶- ل: باز بتبریز رفتند.
 ۷- ل: خوش طبع را همراه برده ب: طبع همراه برده.
 ۸- ل: او این مطلع مشهور که: بیت. ۹- ل: بیت.
 ۱۰- ل: بعد این بیت عبارت و غزل دارد: این غزل نیز ازوست:

اقبال یافتیم و سعادت غلام ماست	باز آمدیدیم و سکه دولت بنام ماست
هر یک انیس عیش و حریف مدام ماست	فیروزی و سعادت و اقبال و بخت و کام
دولت مساعد آمد و ان جام، جام ماست	جامی که، داده است بخم، دور روزگار
کس را نداد کردن و امروز رام ماست	خنک بلند سرکش کسردون هشارو

شاه اسمعیل

عدالت نشانی فردوس مکانی ۱ شاه اسمعیل .

بهر خود این چرخ ، دیرینه پای ندید ۲ او ، چنان شاه فرخنده رای
جهان شد ، در ایام این ۳ نوجوان فراموش ۴ شده عدل نوشیروان
بتیغش ۵ ، که آمد جهانی پتاب دل کوه ، خون پست و شد ، لعل ناب
کشش کرد ۶ ز چندان پوزر نبرد (؟) که بهرام آهنگ درخواست کرد >

چون اوصاف جلال و کمال انحضرت زیاده از انست که بزبان قلم بیان ۸
کرد و کیفیت احوالش اظهر من الشمس است ، شروع بمقصود و رجوع
بمطلوب مناسب نمود . و در نظم ترکی و فارسی طبع خوب داشت و دیوان
اشعارش مشهور است ۹ ، و این دو مطلع از دیوان ترکی آنحضرت است ۱۰ :

مطلع

ای جمالینک ایبتی عنوان دیوان قدیم قاشلا رینک ۱۱ طغراسی بسم الله الرحمن الرحیم ۱۲
کرمینک کچه باش اولسا ۱۳ و بر یخشی قزلباش خانم نکران باش که مینک قارغیه ۱۴ برطاش ۱۵

سلطانم و حسینسی و مولای خاندان حسب نبی و آل علی اعتصام ماست
بغداد اگر چه دار سلام است و پای تخت شیراز نیز روضه دارالسلام ماست
دشمن بدرد خویش کشت و برفت (؟) احوال دوستان همه اکنون بکام ماست
نامم (بداغ) و بنده با داغ حیدوم هر جا شمیست در همه عالم غلام ماست

۱- ب : مظالم شعار و دوزخ قرار شاه اسمعیل خونخوار . ل : حضرت عدالت نشانی ، فردوس مکانی ، ابوالمظفر شاه اسمعیل انارالله برهانه .

۲- ل : ندیده . ۳- ل : ان . ۴- ل : فراموش شد . ۵- ل : ز قیغش .

۶- ل : کرد چندان بروز نبرد . < ب : این بیت ندارد .

۸- ل : بیان آن توان کرد و کیفیت .

۹- ب : مشهورست ل : مشهور است ، این مطلع اول دیوان انحضرت است و خوب واقع شده .

۱۰- ب : حضرتست .

۱۱- ب : قشلیک . ۱۲- ب : بعد این شعر عنوان دارد دیگر پ : مطلع .

۱۳- ب : اولسه بر یخشی . ۱۴- ب : قرغیه بیرطاش .

۱۵- ل : این بیت ندارد . ب و پ : دارد . ب : بعد ازین هیچ بند از مخمس ندارد .

این مخمس هم که — غزل خواجه حافظ را کرده اند — بغایت شاعرانه گفته اند :

مخمس

- قو آن کلی ، که خراب تو ، کلمذارانند اسیر بند کمند تو ، شهبوارانند
به بند دانه و دامت ، چومن ، هزارانند غلام نرکس مست تو ، تاجدارانند
خرباب باده لعل تو ، هوشیارانند
- قو با کرشمه و ناز و ، کذا بجز و نیاز کنون که ، صاحب حسنی ! بحسن خویش بناز
ترا وقیب و ، مرا شد سرشک ، محرم راز ترا صبا ، و مرا آب دیده ، شد غماز
[$\frac{28}{1}$] و کر نه عاشق و معشوق راز دارانند
- رسید موسم گل ، عیش و کامرانی کن گذشت عمر کرامی ، بمن روانی کن ۲
خلاف زاهد مکار ، قا توانی کن در آ بمیکده و چهره ارغوانی کن
مرو بصومه ، کانجما سیاه کارانند
- سپاه خال و خطت ، میکنند غارت دین نشسته ابرو و چشم ز کوشهای کمین
کشیده صف ز خطا تا بروم ، لشکر چین گذر فکن چو صبا ، بر بنفشه زار ، بین
که ، از تپاول زلفت ، چه سوکوارانند
- ز جور خوش پسر ، تند خوی ، عهد شکن دل رسیده ۳ عاشق ، رمیده شد ز وطن ۳
ز لار میروم این بار ، تا خطا و ختن ۵ تودستگیر شو ، ای خضرا پی خجسته ، که من
پیاده میروم و همزمان سوارانند
- چو آفتاب رخت ، نیست ماه ، در خاور نهاده پیش قدت سرو سرکشی از سر
ندیده دیده ، چو روی تو ، ای پری پیکر بزیر زلف دوتا ، چون نکه کنی ، بشکر
که ، از یمین و یسارت ، چه بیقرارانند ۶
- بین که مردم چشمت ، چو آهوی صیاد ز خال دانه و زنجیر زلف دام نهاد
ز خال و دانه (خطایی) چنین بدام افتاد خلاص (حافظ) ازان زلف تابدار مباد
که ، بستکان کمند تو ، رستکارانند

۱- ل : شاعرانه است . مخمس انست .

۲- ل : گذشت عمر کرامی ، بمن جوانی کن . ۳- پ : رمیده .

۴- ل : دل رمیده وحشی گرفته شد ز وطن .

۵- ل : بیهند می روم این بار از خطا و ختن . ۶- پ . ل : این بند زارده .

ابوالمظفر شاه طهماسب

حضرت عالم پناه ۱ عدالت دستگاه ابوالمظفر شاه : چگونگی* بزرگواری
 انحضرت، بر همه عالم ظاهر ست . و از سلاطین زمان کسی مثل او ضبط
 ملک ۲ پدر نکرده . و مدت سه ۳ سالست که با دو سپاه کینه خواه مشرق
 و مغرب بجداال و قتال بسر برده .

باوجود همه اشغال پادشاهی، کاهی خاطر انور ۴ آنحضرت میل بجانب
 شعر میفرماید . و نظر التفات برین طایفه معروف ۵ داشته عنایت می نماید .
 این مطلع انحضرت مشهور ست که فرموده اند :

مطلع ۶

[$\frac{2.8}{2}$] از بهر قتل عاشق دل خسته ، چشم یار تیغی کشیده از مژه ، همچون زبان مار
 این رباعی را در خراسان جهة عیید خان ، در محلی که از عراق به خراسان
 آمده ، (فرمود) :

رباعی

ما کرده توکل بخدا ، امده ایم با دشمن دین بهر غزا ، امده ایم
 ای خصم ! تو هم یک قدمی پیشتر آی بنکر ز کجا تا بکجا ، امده ایم

ابوالنصر سام میرزا

ابوالنصر سام میرزا . در نظم سلیقه خوب دارد ، ازین دو مطلع قوت
 و لطافت طبعش ظاهرست :

مطلع ۶

نیاز و فقر از ما ، سلطنت با ملک و جاه ، از تو که دنیا را بقایستی نیست ، خواه از ما و خواه از تو

-
- ۱- ل : سلطنت شعاری جمشید اقتداری ابوالمظفر شاه طهماسب . متن : عالم پناهی .
 ۲- ب : مالک . ۳- ب : ل : سی . پ : سه . ۴- ل : انوار .
 ۵- ب : ل : مصروف - پ : معروف . ۶- ب : نظم .

مطلع دیگر ۱

به بی صبری، مراد از هیچ یاری، بر نمی آید ز دست صبر، هم دیدیم، کاری بر نمی آید
این رباعی نیز ازوست :

رباعی

درنده چو شیر، در شکاریم همه با نفس و هوای خویش، ماریم همه
کر پرده، ز روی کارها، بردارند معلوم شود که، در چه کاریم همه

بهرام میرزا

بهرام میرزا، در شعر و انشا بسیار مهارتی دارد. این رباعی ازوست :

رباعی

ای شاه زمین! دور زمان، بی تو مباد در دهر ز من، نام و نشان، بی تو مباد
مقصود جهان تویی، جهان بی تو مباد اسایش جان ز توست، جان بی تو مباد
ای فلک! از خرکه عشرت، برون کردی مرا خیمه از غم زدی و آنکه ستون کردی مرا ۲

این رباعی نیز ازوست :

رباعی

افسوس که، در خیال ۳ و خوابیم همه سر کشته راه نسا صوابیم همه
در پرده ظلمت حجابیم همه از شومی نفس، در عذابیم همه

سلطان سلیم

سلطان سلاطین عالم، مالک الرقاب و الامم، سلطان سلیم بهادر خان ۴
پادشاه خردمند و عادل دل و فاضل و کامل بهادر بود. و به کشورستانی عسرت
نکشیدی، و به شعر گفتن بسیار میلی داشته. اکثر شعرا و عرفا به شعر او
مایلست، علی الخصوص شعر را بر بان فارسی میگوید. دیوان اشعارش را

۱- متن این کلمه ندارد از پ گرفته شد. ب : اینجا کلمه (بیت) دارد.

۲- این بیت در متن بر حاشیه ثبت است. ب و پ این مطلع ندارد.

۳- ب : خیال خوابیم. ۴- ب : سلطان سلیم خان پادشاه روم.

تمام دیدم ، $[1\frac{2}{3}]$ این چند غزل و مطلع ۱ از نسیج طبع آن پادشاه
بزرگوارست ۲ :

مجنون که دشت شحنه ویرانه می رسد طغیان شهر! مژده که دیوانه می رسد
ای غمت ، هر دم برای اهل دل ، بنسد دگر رشته جان را ، ز پیکان قسو، پیوند دگر
مباد کس چو من زار و مبتلا عاشق که کشته ام بیکی شوخ و پر جفا عاشق ۳

- ۱- ب : مطالع . ۲- پ : بعد ازین هیچ عبارت ندارد صفحه سفید گذاشته شده است .
۳- ب : این سه بیت ندارد . در نسخه اساسی عبارت زیر نیز بر حاشیه ثبت است :

پادشاه خردمند و عادل دل و سکندر در، شهنشاه دارا وقار، و جم حشم ، و غضنفر
فر، و به کشتورستانی مسلم عالمست . و در فتح اقالیم عسرت نکشیدی، و در نه سال عساکر
عرب و عجم را به زیر پای لشکر نصرت ماب خود آورد . و بشعر گفتن بسیار میل داشته ،
هل الاخصوص شعر را بزبان فارسی گفته . در میان مردمان دیوان اشعارش بر حروف
تهجی هست .

همینطور عبارت زیر نسخه (ب) بر حاشیه دارد :

سلطان سلاطین عالم ، ۱ خداوندگار روم و قهرمان قروم . سلطان عجم و عرب ، و فاتح
شام (و) حلب ، سلطان سلاطین ، سلیم خان ، اللهم اعم بنعم جماله فی فرادیس الجنان .
که پادشاه عدو بند و دشمن کسل ، و ازو در شهر بزم و رزم شیر دل نبود ۲ . در نبرد
مصافها ۳ و نبرد های او، جنگ رستم و اهنک اسفندیار ببوده داستان شده . و روز
جنگ خون اعدا، در اطرافش چون جرعه ریزی نشده ، دل او چون غنچه دم بسته کشاده
نشده ، و بر سرکشان در پیش او، چون هنگام پائیز در پالیزها ، چون هندوانه و خربزه
غلطان شده ، کوی مراد و شادی بچوکان شادکامی ربوده ۴ شده . و ازین جهت بود که در
دیوان خودش — که در زبان فارسی سروده — میفرماید که . بیت :

کر لشکر عدو بود از قاف تا بقاف بـالله سر نیچم ازو هیچ در مصاف

دیگر که ، طبع نازک و بی مثالش انچنان دقت و ذکا و استقامت دارد ، که در 

- ۱- از سیاق و سباق عبارات پدیدار است که کاتب عبارات را مسخ نموده و غلط نوشته است . بنا
بر آن حتی المقدور در تصحیح عبارات کوشیدیم ، و صورت صحیح شده را در متن آوردیم ،
و در پا ورقی زیر اصل نوشته نسخه را ضبط کردیم .

۲- اصل : ازو شیر بزم رزم شیر دل برد ؟ . ۳- اصل : مصافهای .

۴- اصل : رو بوده شده .

در سفر کشتن و این پی سروسامانی* ما بهر جمعیت دلسپاست ، پریشانی* ما
کوه فریاد بر آرد پی اسو راندن درشکار از شنود نبوت ، سلطانی* ما
کشور دهر گرفتیم بهمت آسان کسر چه دشوار نماید بستو اسانی* ما

سلیقه شعرا* استادان ، آن پادشاه بسی نظیر را مثل شعر شاهی سبز واری گویند . و وزرا
ان پادشاه همی گونه فریب توان کردند (؟) جز رای منیرش بری نیست (؟) و فکرتی و
فایده چیزی نیست . ۱

ازین سبب بود ، که همیشه وزرا را بقتل رسانده ، بدلیلز که عدم میفرستاد . و در
وجود مبارکش هفت خال هندو دارد ، و حکم ان بود که بحکمت قدیر ازل ، هفت صاحب
سکه را در معرض خلل ارسال کرد .

اول که شهزاده بود . در طرابزون ۲ آنچنان جفاهای درشت مادرش کشیده ، که
بتحریر نیاید ۳ . پدرش خاقان سعید ، سلطان با یزید علیه رحمة رب المجید ، برادرش
سلطان احمد که بزرگی بود ، ولی عهد خودش کرد ، و دیگر برادرش قورقود خان
(کذا) که هر دو دعوای سلطنت کرد ، اعتماد بر کرم کردکار حکیم ، و واثق بر عنایت
حضرت علیم کرد . پدرش می دید که دولت و سلطنت به یاری کردن پدر و برادر و
عساکر و خدم و حشم و دکرها نبوده . ازین گونه اهتمام و اقدامی ، که در حق احمد
خان کرده بود ، بالکلیه فراغت کرد . و میفرمود :

دولت سلطنت آنست که الله دهد !

پس بعنایت خالق فرد و یکتا ، از جانب طرابزون ۴ ، او را عامه عالم دعوت کردند ۵ .
بیامد بقسطنطنیه ، و در باغچه نو — که حالا معروف بود — خیمه زد ، که همه وزرا و اکابر
و عموماً خلایق استقبال کردند و می گفتند :

خیر مقدم مرجبا ای شاه کردون مرتبت !

و عاقبة الامر ، سلطنت او را دادند ، و هشت سال و هشت ماه و هشت روز حیات یافت .
و در دنیای دون آثارها و عمارتها و حالاتها و خزانهها و مردانکیهای کونا کون کرد ، که
هیچ از سلاطین مثل او ندیده و پادشاهی ظاهر نشد . و عرب و عجم را بسیار شمیر
بزد ، و سلطان عجم و شاه خوراسان از او مغلوب شد ، و سلطان مصر قانصو غوری ۶ و

۱- کذا در اصل . ولی این جمل مشوش است ، شاید سقطی داشته باشد .

۲- این کلمه مکرراً طرب افزون نوشته شده ، ولی ظاهراً طرابزون شهر معروفست که کاتب بذوق
خود طرب افزون ساخته باشند .

۳- اصل : نیامد .

۴- اصل : طرب افزون .

۵- اصل : کردن :

۶- الاشرف قانصوه الغوری از ملوک چرکس مصر (۸۹۰۶) .

هست لایق ، که بسود بنده در بانی^۱ ما
که بسود حفظ الهی بنکهبانی^۲ ما
کاش آیشد همه خلق ، بمهمانی^۳ ما

نه همچون من بمهر ماه رویان مبتلا بود ست
که رسم عشق ، پیش از من ، درین عالم چرا بود ست
دل دیوانه من ، آن زمان ، یا رب ! کجا بود ست
بخوبان ، کردن اظهار محبت ، بس بلا بود ست
چه رنجی ! کز ازل این نوع تقدیر خدا بود ست ۳

خوبان خجل شدند و همه خون کریستند
انسانکه بر ملامت مجنون کریستند
اکاه چون شدند ز مضمون کریستند
از دوستان زیاده ، چو جیحون کریستند
انها که دور از ان لب میگون کریستند ۵

ترک خورشید^۱ که چوکان زرش ماه شده
جسم ما کشت ، به پیکان بلا ، جوشن پوش
خوان ۲ عشقست (سلیمی) فلک و جمله جهان

اگرچه خسته مجنون شحنة دشت بلا بود ست
را ناید حسد بر هیچ چیزی ، لیک بردم رشک
دمی کز ، جور میزد تیر ، لیلی بر دل مجنون
سرم ای کاش رفتی و نکشتی فاش سر عشق
(سلیم) از وادی غم کر بتخت شاهی افتادی

۴ در عاشقی دو دیده من چون کریستند
از غم بسوختند چو دیسند حال من
در خنده خواندند بتان ، نامه ام ، ولی
بر درد من ، ز رحم ، رقیبان سنک دل
در فکرم ای (سلیم) که چون کشت حالشان

- ۱- ب : خورشید . ۲- اصل : خون . ۳- ب : بعد ازین کلمه (شعر) دارد .
۴- این بیت بر حاشیه دارد . ۵- ب : این چهار بیت آخر ندارد .

طومان بای ۱ و علاءالدوله ذوالقادریه ۲ ازو چها دید و چها کرد ۳ .

والحاصل دیده هزار دیده سپهر ، و کوش گاه و مهر (؟) مثل او پادشاهی ندید ، و
نظیرش نشیده .

الهم اسكنه فی فرق العزة آمین بحرمة سید المرسلین .

۱- در اصل طویان بای است ، اما بنام طومان بای دو نفر از ملوک چرکس مصر مشهور
اند : المادل سیف الدین طومان بای (۹۰۶هـ) و الاشرف طومان بای (۹۲۲-۹۲۳هـ) .

(دول اسلامیة ص ۱۱۲)

۲- اصل : ذوالقادریه ، اما ذوالقادریه شاهان ترکی نژادند ، که پیش از نفوذ عثمانیان بر مصر
و سوریه و حوالی آن از (۴۰هـ) تا (۹۲۸هـ) حکومت کرده اند . و علاءالدوله ولد سلیمان ،
پادشاه نهم این سلسله است . جلوس (۸۸۴هـ) . (دول اسلامیة ص ۳۱۲) .

۳- اصل : ازو جها دید و جها کیر؟

۱- شام هجرم کشت آخر مهر و ماه من کجا ست
 مست کشتم بسی رخس تاب نشستم هم نماند
 حد عشق او ندارم نیست معشوق من او
 بسی کنه کشتی مرا، ای شوخ! و از بسی شفقتی
 چون (سلیمی) پایت ار آزار یابد از زمین
 سوختم از روز غم، ظل آله من کجا ست
 ای سکنان کو! بگو: تا خوابگاه من کجا ست
 من غلام کمترینم پادشاه من کجا ست
 یاد نامد مهر کزت، کان: بیکنه من کجا ست
 لطف کن بهر خدا، کو: خاک راه من کجا ست ۳

سلطان سلیمان

سلطان سلیمان ۴ بن سلطان سلیم خان ۵. کویند: طبع خوب دارد و
 بنظم $[\frac{2.4}{2}]$ بسیار خاطر او متوجه است و سخنش خالی از آب و تابی نیست،
 بزبان فارسی و ترکی غزل میگوید، ترتیب دیوان نیز کرده. این دو غزل
 فارسی و ترکی ۶ و مطلع چند از اشعار در برابران پادشاه نامدار است:

غزل ۷

باز آشفته ام، از حسرت عنبر بویسی
 از که پرسم خبرش ۹ یا ز که جویم! چه کنم
 بسته شد جان و دلم، در کره ابرویسی ۸
 دل آواره، که کسم ساخته ام، در کویسی

۱- ب: بر این غزل عنوان شعر ثبت است. ۲- ب: بعد ازین، این دو بیت دارد:

دیگر

کر لشکر عدو بود از قاف تا بقاف
 بالله که هیچ رویی نمی تا بم از مصاف

دیگر

لشکر از تخت سستنبول، سوی ایران تاختم
 در مجالس همین بیت اینطور است:

تا ز استنبول لشکر سوی ایران تاختم
 تاج صوفی غرقه خون ملامت ساختم
 هفت بیت در مجالس ثبت شده. (ص - ۳۶۳)

۳- ب: چهار بیت آخر ندارد. ۴- ب: خان. ۵- ب: بن بایزید خان.

۶- اصل: فارسی و ترکی از مطلع چند از اشعار؟ الخ. ۷- ب: شعر.

۸- ب: کیسویسی. ۹- ب: باز که:

اه ازین دل ، که شد اشفته زلف سیاهی
 او بصد ناز ، درون دل من ، جلوه کنان
 واه ازان دیده ، که آموخته ۱ با رویی
 من دیوانه ، نظر میکنم ، از مهر سویی
 خالق گویند : دل و جان (محبی) که ربود
 راست گویم که : فسونهای لب دلجویی

در غزل ترکی و فارسی — محبی — تخلص میکنند . این غزل ترکی نیز ازوست : ۲

غزل

طوتوشوب عشق آتشیته دون کجه ناکاه شمع
 دوکدی یاشلر کچه لر تا صبح اولنجه اغلدی
 چقدی باشندن دخانی ایلدی بر آه شمع
 اولدی بو درد درونمدن مکر اکاه شمع ۳
 یاندوغنچه آتش عشقه کوکل خندان اولور
 یوقدیمه انکاری قور زاهد صقن ریشکینار
 سینه سینی اهل عشقک یاقدی چون الله شمع
 دیدلر اولمق عجیبر بادله همراه شمع
 اهمیله کوردلر دلد (محبی) آتشم

مطلع ۴

دیده از آتش دل غرقه آبت مرا
 کار این چشمه ز سر چشمه خرابست مرا ۵

غزل

ساغرو می قیمتن مست و خرابیلر بلور
 نچه یلدر بحر عشق اچره شناورددر کوکل
 لاجرم میخانه نک قدرن شرابیلر بلور ۶
 صنمک انجق صوده یوزک مرغ ابیلر بلور
 حسرتن اول درککک عالی جنابیلر بلور
 دوزخک احوالنی انجق عذابیلر بلور ۸
 ای (محبی) حالکی بغری کبابیلر بلور ۹
 دونه دونه یانمین بلمز ندر احوال عشق

-
- ۱- ب : آموخته شد با رویی
 ۲- پ : بعد ازین سفید است .
 ۳- ب : از همین بیت تا بیت آخر ندارد .
 ۴- این کلمه از ب گرفته شد .
 ۵- پ : از این همه ابیات فقط همین یک دارد .
 ۶- در نسخه اساسی از این بیت تا آخر تمام ابیات بر حاشیه ثبت است .
 ۷- این بیت در دیوان محبی موجود نیست .
 ۸- این بیت نیز در دیوان نیست .
 ۹- در دیوان این طور ثبت است :

دونه دونه همین بلمز ندر احوال عشق
 و در دیوان ، بیت زیر زائد است :
 ای مدرس بل حقک بخشاشیدر فن عشق
 بزم غمده آکلوب فاشد اتسم تا سحر
 ای (محبی) حالنی بغری کبابیلر بلور
 کسب ایله کیرمز اله فی خود کتابیلر بلور
 حالم آکلر نایکر دردم ربابیلر بلور

غزل

دیـرسم شـرابـه لایق کـنجینه نهانی میخانه نک اولوبدر هر خمی خسروانی
 بر در سردر انجق عالمده پادشالیق بی غصه کم کدادر بیل شاه کامرانی
 طلبینی چلیدی مجنون نوبت بکا کلوبدر هر پادشاه عصرک لابد اولور زمانی
 دنیایی ایکی کونلک باشینه صاقون المش واعظ ریاضت ایچون هنکامه جهانی

بو قصه درونم تا حشر اولنجه یازسم
 اولور (محبی) آخر بو قصه داستانی ۱



[²⁵₁] باب پنجم

در ذکر سلاطین و ملوک هندستان که بنظم

میل کرده اند

فیروز شاه

۱ از انجمله^۱ سلطان فیروز شاه بادشاه عادل و دانا و خوش طبع بوده است :
این چند غزل از جمله اشعار اوست و خالی از لطافتی نیست :

غزل

زهی کمال لطافت ، که یار ما دارد که هم ملاحت خوبی و هم وفا دارد
مکر فتاده ، ز روی تو پرتوی ، بر مهر و کرنه مهر ، چنین روی از کجا دارد

۱- ل : صفحه که دارای عنوان باب پنجم است ، از بین افتاده است . و از ابتدای صفحه عبارت زیر مشتمل بر شرح احوال سلطان غیاث الدین شروع شده است . در خیال راقم آغاز باب پنجم نسخه (ل) از همین شرح حال میشود . و این شرح حال (ب-پ) و نسخه اساسی ندارد .

سلطان غیاث الدین بتکاله

... که نظم گفته اند ، از انجمله سلطان غیاث الدین بتکاله^۲ گویند : پادشاهی خوش طبع و خوش باش بوده و باهل نظم التفات تمام داشته ، و خود نیز احیانا بشعر میل میفرموده .
گویند : وزیرش را غساله می گفته اند و او سه پسر داشته یکی را سرو نام و دیگری را کل و دیگری را لاله نام بوده ، و همیشه ملازمت نزدیک میکرده اند . و سلطانرا با ایشان نظر الطاف و عنایت بیحد و غایت بوده . ایشان در کمال حسن و جمال بوده اند ، و از خردی باز برسم خانه زادن در خدمت سلطان بزرگ شده بوده اند .
روزی سلطان مجلس خاص داشته بتقریب این مصراع را فرموده که :

ساقی حدیث سروکل و لاله میرود

و سلطانرا این مصراع در مذاق خوش آمد ، روز دیگر یکی از وزرا نزدیکان خود از بتکاله بشیراز فرستاده و تحف و هدایایی مناسب بخواجه حافظ ارسال داشته که آن مصراع را غزل تمام سازد . و آن فرستاده براه دریا بار متوجه شیراز شد . قضا را طوفان شده و کشتی بطرف زیر باد افتاده و بمشقت بسیار بعد از یکسال بشیراز رسیده و خواجه حافظ را ملازمت کرد و تحفه هارا کذرائیده و کیفیت احوال بعرض رسانیده ، درخواست رخصت کرد . و خواجه حافظ آن غزل را شب تمام ساخته صباح او را رخصت فرمود .

و مولانا مجد بهبهانی که هم یکی از اعیان شیراز است و بکبر سن رسیده و از والد خود 

همیشه عاشق مدهوش را ، بقا باشد چرا که ، مثل تو معشوق خوش لقا دارد
 فدای قامت ان کلمذار جان و دلم که قامت خوش و موزون دلربا دارد
 حکایت از لب لعل تو میکند (فیروز)
 ازان سبب سخن خوب جان فزا دارد

غزل ۱

ای خوش امروز که از یار پیامی برسد وین دل غمزده ، از دوست ، بگامی برسد
 صبحی نیست ، اگر زنده شود جان ملول کر ازان یار جدا مانده ۲ ، سلامی برسد
 کرتو ، ای ماه پری چهره ! بر آیی بر بام کارم از پرتو رویت بنظامی برسد
 صدف کوش من امروز شود پر در ناب که ازان لعل کهر بار پیامی برسد
 دعوی کعبه وصل تو ، که دارد (فیروز)
 زود باشد ، که درین ره ، بمقامی برسد

دیگر ۱

ما همه عاشقان یک رنگیم بسته زلف شاهد و ۳ شنکیم
 ما مریدان پیسر میسکده ایم فارغ از نسام و ایمن از ننکیم
 زاهدان دشمنند رندانرا زان به ایشان همیشه در جنکیم ۴

بر صحت این قول کواچی داد که : این واقعه صحیح است . و دیگر آنکه ، ابیات که دران غزل واقع شده است ، بر وقوع این معنی شاهدانند . چون بعضی اعزه که بمطالعه این غزل متوجه میشدند متمایل میکشند ، بخاطر رسید که مضمون آنرا درین اوراق ثبت کرده شود تا غزل را خوانده مردم را از سبب انتظام آن مستفید شوند .

غزل

ساقی حدیث سرو و کل و لاله میرود این بحث با ثلاثه ۵ غساله میرود
 میخور که نوعروس چمن ، حد حسن یافت کار این زمان ز صفت دلاله میرود
 شکر شکن شوند ، همه طوطیان هندی زین قند فسارسی که به بنکاله میرود
 طی زمان به بین و مکان در سلوک شعر کین طفل یکشبه ره یکساله میرود
 از ره مرو بمشوه دنیا ، که این عجز مکاره می نشیند و مختاله میرود
 بعد ازین ورق از بین رفته است .

- ۱- از ب : گرفته شد . ۲- ب : ماند . ۳- ب : شاهد شنکیم .
 ۴- ب : این بیت ندارد . ۵- اصل ثلاثه .

[$\frac{2.5}{2}$] در غم عشق ۱ و روی و موی بتان کاه در روم و کاه در زنکیم

طالب ، شاهدان خوش خویم ۲ منسکر ، زاهدان دل تنسکیم

همچو (فیروز) خاک راه تویم

کسرچه بد نام تاج اورنسکیم

دیگر

ما دو صد ملک سکندر، در کدایی یافتیم در لباس فقر، کنج پادشاهی یافتیم

تا شویم، از خویشان بیکانه، اندر راه عشق ما مقیمان در او آشنایی یافتیم

بی رضای ما، بسی آمد ز ما اندر وجود ما، سزای خویش را، در بی رضایی یافتیم

از فراقش زار می نالیم در ۳ هر صبح و شام تا ز خاک استان او جدایی یافتیم

کر دهد (فیروز) را بوسی ز لب، کویم مدام

ما نوای خویش را، در بسینوایی یافتیم ۴

دیگر

تا نکته های عشق تو، در جان ما گذشت پس قصه ها، که در پی این نکته ها گذشت

جانها بپرس قصه ما را، ز چشم خود کز چشم مست شوخ تو، بر ما چها گذشت

کر مدعی بکوی تو، بر ما گذر کند از کربیه های ما، نتواند ز ما گذشت

بیکانه وار رفتی، و از جویبار چشم بس ماجرا نکر، که برین آشنا گذشت

(فیروز) را، بنام غلامی قبول کن

تا بنگری که مرتبه اش، از کجا گذشت ۵

ملک شمس الدین پوز خان

ملک شمس الدین پوز خان ۶، بغایت پادشاه درویش سیرت بود و

رعیت پرور و فاضل بوده. و از جمله فضایلش، یکی آن بوده است که،

کلام الله را یاد داشته است. طبعش را از نظم او معلوم می توان کرد و

این غزل ز ان اوست :

[$\frac{2.6}{1}$] غزل

رفتگی ! و ارزوی تو، از دل نمیرود نقش تو، دیده را ز مقابل نمیرود

۱- ب : عشق روی . ۲- ب : خویم . ۳- در متن : راز می تا کیم ؟

۴، ۵- ب : این هر دو غزل ندارد . ۶- ب : پوز خان .

ای آشنا! بیا که، به غرقاب مانده ام وین کشتی^۱ شکسته، بساحل نمیرود
 هرگز کلی لطیف، نمی روید از کلی تا کلرخی ز دهر، دران کل نمیرود
 قن ریخت، دل گذاخت، جگرخون شد، هنوز مهر رخت، ز جسان مفاضل نمیرود
 جز ماجرای حسن تو و عشق (پوزخان)^۲ ذکر ی بهیچ مجلس و محفل نمیرود

ملک حسام الدین

ملک حسام الدین برادر سلطان ابراهیم بوده: و طبع خوب داشته است
 و شعرا را خوب می گفته، و این طایفه را مکرم و معزز میداشته. و بغایت
 دوست و خوش باش بوده و — حسام — تخلص می کرده است. و این غزل
 از نتایج طبع اوست:

غزل ۳

حاصل عمر، جز این نیست، که ایامی چند گوشه امن بگیریم، و دلارامی چند
 صوفی و صومعه، و صحبت ازرق پوشان سرما و در میخانه، و پر جامی چند
 فرخ امروز که، چون چشم کشایم از خواب فنکرم جز رخ زیبای دلارامی چند
 بر در صومعه، دل سوخته دیدم، گفت: عمر ضایع نکنی، در پی این خامی چند

کر پرسی که: مکافات دعای تو (حسام)

چیست؟ کویم: ز لب لعل تو دشنامی چند

کجا ست اهل دل، تا ز حال ما پرسد ز روزگار، غریبان بسی فوا پرسد
 درین دیار غریب و کس نمی داند که او بلطف و عنایت غریب را پرسد
 تو پادشاهی و از پادشه عجب نبود اگر ز راه کرم، حالت کدا پرسد
 به سینه درد تو، هرخته را، که راحت شد کجا رود به طبیبان که از دوا پرسد
 [26/2] غم تو، کرد روان خون دل، ز دیده ما بیا که! جز تو که این ماجرا، (زما) پرسد
 اگر چه مردم چشم، غریق خون دل است هنوز سهل نماید کز آشنا پرسد

(حسام) کشته، چو از تیغ غمزه تو، شود

ز مردمی نبود، کر ز خون بسا پرسد ۴

۱- ب: و هنوز. ۲- ب: بورخان. ۳- این کلمه از (ب) گرفته شد.
 ۴- ب: این غزل ندارد.

ابوالحسن لنگاه

ابوالحسن لنگاه ۱، از نژاد ملوک ملتان بوده اما بسلطنت میل ننموده .
و به فضایل و کمالات توجه فرموده است ، و در سخن او نیز تأثیر ۲ تمام
است ۳ . این غزل ازوست که تتبع ان غزل خواجه حافظ کرده است ۴ .

مطلع

سالها ، در طلب ۵ جام جم از ما میکرد آنچه خرد داشت ، ز بیکانه تمنا میکرد
غزل ۶

فلک افروز که ترکیب ، در اشیا میکرد	مهره مهر ترا ، در دل ما ، جا میکرد
پرتوی بود ، در آثار جمال رخ دوست	لمعه نور ، که ۸ بر طور ، تجلا میکند
عقل سرکشته سربسته ، که از جور خرد	باز کفتی ، دهش کشف معما میکند
دل که در چاه زنخدان تو ، میکشت غریق	رسن زلف ترا ، عروۃ وثقیل میکند
جان همیگفت ازان لب بلطافت سخنی	قوت ناطقه ، در روح مهیا میکند
عقل ، در کشتن عشاق ، هر اسمی که گرفت	غمزه شوق تو ، تعیین مسما میکند

روح قدسی بمدد نفحه تلقین میداد

نمکنه از لب او (بوالحسن) انشا میکند

ملک فخرالدین توران شاه

ملک فخرالدین ۹ توران شاه ، از ملک رایگان ۱۰ هند بوده ، و طبع
خوب داشته است و سخنش چاشنی تمام دارد . و این غزل ازوست .

غزل

[$\frac{27}{1}$] ای به پیش لب تو ، چشمه حیوان بجوی با جمال چو نویسی ، روضه رضوان بجوی

- ۱- لنگاه قومست در پاکستان غربی . لنگاهان در ملتان حکومت کرده اند .
- ۲- ب : تأثیر . ۳- ب : تمامست . ۴- ب : حافظ کرده که : غزل . ل : عبارت
به اینقرار دارد : فرموده است و در سخن او نیز تأثیر تمامست . این غزل ازوست که تتبع آن غزل
حافظ کرده که : ۵- ل : عمرها ، دل طلب از جام جم ، از ما میکند . ۶- ل : این کلمه ندارد .
- ۷- ل : ز آثار . ۸- ل : نور کهی طور تجل میکند . بقیه اشعار ندارد و ازینجا ذکر
ملک طوران شاه شروع شده است . ۹- ل : ملک طوران شاه . ۱۰- ل : از ملک زادها
بوده و طبع او در شعر ملایمت تمام داشته . این غزل ازوست و طوری گفته است : نظم .

در بهشت ، ار رخ خوب ۱ تو، ببیند عاشق
 کر زلیخا، رخ زیبای تو، دیدی در مصر
 کفتم : ای جان! بدهم جان، تو یکی ۳ بوسه بده
 هرکه ، از کلشن وصل ۴ تو، بچیند ورقی
 (فخر) ۵ اگر دولت دیدار تو یابد ، باشد
 پیش او ، جام جم و ملک ۶ سلیمان بجوی

شاه عادل

شاه عادل : میگویند : از اولاد کرکین میلاد بود ، < والحق در قرن ۱
 ازان دیار، مثل او ، شاه عادل پیدا نشده . و تا غایت از ابتدای کار ، او
 همه نیکویی ۸ ازو استماع کرده میشود . و در خوش طبعی و موسیقی و
 ادوار مشهور عالم بود . و این غزل شهرت تمام دارد و مقبول تر برین غزل
 نقش نبسته است :

غزل

یار جفادار من ، کرچه وفایی نداشت
 دوش که ، بیکانه او در دل تنکم نبود ۹
 کرچه مسیحا، بدم ، مرده بسی زنده کرد
 بی تو حریفان بباغ چنک و نوایی زدند
 نی ز نوا مانده بود ، چنک صدایی نداشت ۱۱
 کشتن (عادل) ترا هیچ تفاوت نکرد
 پیش شه ۱۲ محشتم ، قرب کدایی نداشت



- ۱- ل : از نه جمال تو . ۲- ل : این بیت ندارد . ۳- ل : جان بتو ، یک بوسه بده .
 ۴- ل : ورق تو . ۵- ل : فخر کر . ۶- جام جم ملک .
 <- ل : بوده ، الحق درین قرن ۱ مثل شاه عادل از ملک لار جوان قابلی پیدا نشده است . و
 بخوش طبعی و موسیقی و علم ادواز و اشعار او مشهور روزگار بود . و کاروبار او .
 ۸- ب : نکویی . ۹- ل : دوش که پیکان یار در دل تنکم نبود .
 ۱۰- ب : این بیت ندارد . ۱۱- ل : این بیت ندارد . ۱۲- ل : پادشه .

باب ششم

در ذکر ۱ احوال اسرای ۲ سلطنت ائار که بنظم

میل فرموده اند ۳

-
- ۱- ل : ذکر احوال .
۲- ب : لوانی ؟ ل : امرای ذوی الاقدار سلطنت .
۳- ل : میکرده .

امیر یوسف

[$\frac{2}{2}7$] از انجمله ۱ امیر یوسف بود ، امیرالامرا^۱ سلطان ابو سعید میرزا بود . و شان عظیم داشته ، چنانچه از غایت جاه امیر سلطان ارغونرا ۲ بخود متفق ساخته ، از عرصه^۲ ماوراءالنهر بسطان ابو سعید میرزا لوی مخالفت بر افراخت : با لشکر عظیم از خراسان متوجه بخارا شده ، ۳ او تاب ۴ کوکبه و دبدبه^۳ سلطان نیاورده ، پناه به قلعه^۴ شاهرخیه ۵ خلاص شد : و آخرالامر کار او بمصالحه انجامید . طبعش در نظم ملایم بود ۶ این مطلع ازوست :

مطلع

مارا ، درین دیار ، تویی دلنواز بس < می باید از تو ، کوته^۵ چشمی بناز ۸ بس

امیر محمد صالح

۹ امیر محمد صالح ، که دیوان اشعارش ۱۰ شهرت دارد ، پسر امیر

بوسعید است . ۱۱

۱- ل : امیر نور سعید امیرالامرا^۱ سلطان ابو سعید میرزا بوده . و اختیار و اعتبار او در مرتبه^۱ بوده که از غایت نخوت و جاه امیر .

۲- ل : (که) یکی از امرای ذوی الاقتدار بود ، بخود متفق ساخت . و سلطان ابو سعید میرزا جهت دفع فتنه او از خراسان . ۳- ل : شد و ۴- ل : نیا ورده پناه .

۵- ب : به شاهرخیه برده . ل : برده متحصن گردید و آخرالامر بمصالحه .

۶- ل : بوده است . < ل : خواهیم از تو . ۸- ب : نیاز .

۹- ل : و امیر . ۱۰- ل : اشعار او اشتهار تمام دارد ، پسر او بود .

۱۱- ب : بوسعیدست .

امیر احمد جامی

امیر احمد جامی ۱ ولد امیر سلطان بملک ۲ کاشغری بوده ، ۳ و مدت ده سال در دارالسلطنت مهراة حکومت کرد ، و مدتهای دیگر در بلدة ۴ محفوظ سمرقند حاکم باستقلال بود ، و عالم ۵ به عیش کذرانید ۶ : و این دو مطلع ازوست :

مطلع >

مایم ۸ و ساده رویان ، هر روز ۹ جام باده دست سبو گرفته ، در پای خم فتاده ۱۰
مستم ای محتسب ، امروز ز من ، دست بدار احتسابم بکن انروز ، که یابی هشیار ۱۱

امیر سید حسن اردشیر کلانی

امیر سید حسن اردشیر کلانی ۱۲ او در مرتبة بوده است که امیر علیشیر

-
- ۱- ب- ل : حاجی . ۲- ل : ولد سلطان ملک . ب- پ : ولد امیر سلطان بملک .
 - ۳- ل : وفای تخلص میکرده . کوپند : بصورت و سیرت اراسته بود و مدت ده سال در .
 - ۴- ب : بلدة ل : محفوظه . ۵- ب- ل : عالم را بعیش .
 - ۶- ل : و درین مدت که حکومت کرده هیچ فردی از بنده و ازاد ازو امر نا ملایمی ندیده ، و از کهال فراست و ادراک بوده . این معاش و دیوان اشعار او درمیان مردم هست و این دو .
 - ۷- این کلمه از (ب) گرفته شد . ۸- ب- ل : مایم . ۹- ل : روز و جام .
 - ۱۰- ل : بعد این ، بیت زیر دارد :

کرفتگی جان من از تن ، بزلف پر شکن بستی کشادی پرده از رخسار خویش و چشم من بستی
۱۱- ل : این بیت ندارد .

- ۱۲- ب : کلانی ندارد ل : امیر سید حسن اردشیر بغایت عظیم الشان بوده است و بزرگی او را ازینجا میتوان دانست که امیر علیشیر بآن عظمت در شرح احوال او نسخه نوشته و مولانا حسین واعظ نیز در صنایع و بدایع شعر کتابی موسوم به — بدایع الافکار و صنایع الاشعار — بنام او نوشته است . و باوجود آنکه حضرت خاقان مغفور سلطان حسین میرزا کل امور سلطنت خود را باختیار او گذاشته بود و دامن همت بر همه افشاند و ترک امارت کرده رو بخدمت مولانا محمد تبادکافی آورده چند .

بنام او رساله نوشته ، و مولانا حسین واعظ نیز در تعریف او انواع شعر نسخه موسوم به — بدایع الافکار و صنایع الاشعار — بنام او ترتیب کرده : باوجود تربیت سلطان حسین میرزا ، ترک امارت کرده و بخدمت مولانا مجد تبادکانی ۱ رفته و چند اربعین نشسته ۲ و مقاصد معنوی بدست آورده : اما در ایام ۳ رندی وثاقلش درمیان رندان خرابات بوده ۴ ، و ان کار را ازو [$\frac{28}{1}$] پر شورتر کسی نکرده : این بیت را دران ایام گفته است :

بیت ۵

چه خوش باشد صبحی ، با دلارام لبالب از قدح دم در ۶ کشیدن

امیر علی شیر

مغفرت پناهی امیر علی شیر (نوایی) < . شرح احوال او زیاده از آنست که در حیز بیان کنجد . به عنایت الطاف حضرت خاقان مغفور کار امارت را به نهایت رسانیده بود ، و آخر دست از حکومت استرabad — که پای تخت مازندران بود — باز داشت ، ۸ و متوجه شعر و شاعری گردید :

۱- ب : تبادکان در شهرستان مشهد است . ۲- ل : نشست . ۳- ل : اما درین ایام رندی .

۴- ب بود و . ل : بودی و دران کار کسی ازو باقدام ننمودی . و این قطعه را دران محل گفته است .

۵- ب : مطلع . ۶- ل : در دم .

< ل : امیر نظام الدین علی شیر . بالطایف حضرت خاقان مغفور سلطان حسین میرزا امارت به نهایت رسانید . و دست از حکومت .

۸- ل : با اختیار خود کشید و اساسه و تجمل خود را با هزار مرد مبارز مکمل خوب بآن

حضرت سپرد ، و بشیوه شعر و شاعری توجه کرد . و بساختن خوانق و مساجد و رباط و

مدرسه و دارالشفای پل کوشید . و سیصد و شصت بقعه خیر بعد ایام سال مرتب گردانید .

و ازین جمله نود رباط است . و در اقلیم سخنوری خسرو قلم رو ترکیست . فی الواقع

اورا مسلم شده است . و پنج دیوان تمام کرد ، چهار ترکی و یکی پارسی . دیوان اول را

— غرایب الصفر — نام نهاده . دوم را

هر چند بزرگی او اظهر من الشمس است ، باوجود آنکه ترک امور سلطنت کرده بود ، هر روز پانزده هزار دینار کبکی ، از مستغلات محصولات ولایات ، بخزانه او واصل می شده . ازان نصف خرج عمارت و رباط و مساجد و خوانق و پل و فقرا و مساکن می شده : و تا محل رجعت ، سی صد و شصت بقعه خیر ساخته : ازانجمله نود رباطست و باقی خیرات دیگر .

و مصنفات او از نظم دفتر بسیارست : خمسة ترکی گفته است و چار دیوان ترکی تمام کرده . و نام دیوان .

اول او — غرایب الصغر — است

و دوم — نوادر الشباب —

و ثالث ۱ — بدایع الوسط —

و رابع — فواید الکبر — .

دیگر نسخ او نیز مثل :

— محبوب القلوب —

و — نظم الجواهر —

و — نسایم المحبة —

و — قصه شیخ صنعان —

۱- ل : سوم را ... و چهارم را ... و دیوان اشعار فارسی او شش هزار بیت است و خمسة ترکی تمام کرده داد سخن را داده است . و دیگر مصنفات نیز دارد ، و اسامی آن مختصر اینست . — نظم الجواهر — نسایم المحبة — محبوب القلوب — نظم قصه شیخ صنعان — مفردات در فن معما — منشآت ترکی — حالات امیر سید حسن اردشیر — حالات پهلوان محمد سعید — مجالس النفایس — وقفیه و عروض — توارینخ پادشاهان عجم — توارینخ انبیا — منطق الطیر ترکی — کتاب دیگر در رنگ — نقحات انس — ترجمه صد کلمه ترکی . بعضی مصنفات دیگر هم چون مصنفات و سایر اشعار و ابیات او در اطراف عالم و در خزاین سلاطین هست . درین مختصر چه این غزل ترکی جهت تبیین ثبت کرد : شعر .

و — منشاءات ترکی —

و — مفردات در دفن معما و عروض —

و — مجالس النفایس — که تذکرة الشعراء^۱ ترکی است :

و دیوان فارسی^۲ او شش هزار بیت است .

مناسب چنان نمود که درین رساله از اشعار ترکی^۳ انجناب غزل^۴، از فارسی او چند مطلع ثبت نماید، تا سخندانان مطلع شوند که در نظم فارسی نیز خوبست [۲۸/۲] و این غزل از اول دیوان — نوادرالشباب — است :

غزل ۳

ای صفحه رخسارینک ازل خطیدین انشا	دیباجه حسنیکدا ابد نقطه سی طغرا
ذرات ارا هر ذره که بار ذکرینکا ذاکر	امطار ارا هر قطره که بار حمدینکا کویا
مشاطه صنمکنکورور اول کیم نفس ایچرا	کون کوزکوسین اقشام کلیدین قیلدی مجلا
کون شکلی یوزونک سجده سیدین بولدی مشکل	تون طره سی زلفونک ییلیدین بولدی مطرا
محتاج سینینک درکهینکا خسرو و درویش	پرورده سینینک نعمتینکا جاهل و دانا
کل یوزیدا بلبل سینینک اسرارینکا ناطق	شمع او تیدا پروانه سینینک حسنینکا شیدا
عشاق ارا یارب که نواغیه مقاسی	بیرکیل که سینینک مدحینکا بولغای تیل کویا ۴

این مطلع قصیده اوست که تتبع — دریای ابرار — کرده است :

غزل ۵

اتشین لعلی، که قاج خسروان را، زیور است اخگری بهر خیال خام پختن در سر است ۶

۱- ب : تذکرة الشعراء . ۲- ب : غزلی . ۳- ب : شعر .

۴- بعد این در نسخه اساسی و پ جای سفید گذاشته شده است . ۵- ب : مطلع .

۶- ل : بعد از بیت این عبارت زاید دارد : این مطلع او ، در محل وارستگی و اجتناب از اهل عالم ، واقع شده :

عالمی خواهم ، که نبود مردم عالم ، درو و ز، چغای مردم عالم، نباشد غم درو
تتبع بعضی اشعار خواجه حافظ کرده است ، و این مطلع ازان جمله است :
نیست این دل که من زار پلاکش دارم از تو در سینه خود پاره آتش دارم

امیر حسام‌الدین

[$\frac{29}{1}$] امیر حسام‌الدین والی کیلان : خالی از لطافت طبعی نبوده است :

این مطلع ازوست :

مطلع

دارم بتی، که جز ستمش، در ضمیر نیست مسکین دل که هیچ نصیحت پذیر نیست ۱
قتیع ۲ بعضی از اشعار خواجه حافظ کرده است و این مطلع ازوست :

مطلع

نیست این دل، که من زار بلاکش دارم از تو، در سینه خود، پاره آتش دارم ۳

مطلع

عالی خواهم، که نبود مردم عالم، درو از جفای مردم عالم، نباشد غم درو

امیر خواجه کلان

امیر خواجه کلان، دلاوری مثل او درین قرن‌ها از تاجیک پیدا نشده : و
نزد همه اتراک زمان، مقررست که: بابر پادشاه بدلالات او، متوجه ممالک
هند ۴ شد. و فی الواقع عالیجناب ۵ شایسته کلاهسی ۶ بود، و مجلس خوب و
کفت و کوی مرغوب داشت :

در نظم ترکی و فارسی نیک بود. لطافت طبع او را از اشعار او می

۱- ل : بعد ازین مطالب دارد که در نسخه اساسی و نسخ دیگر در شرح حال خواجه کلان
آورده شده. کویا اینجا در (ل) عبارت ضبط شده است.

۲- ل : این عبارت از کلمه (قتیع) تا بیت (عالم درو) در شرح حال امیر علیر آورده است
و نسخه (پ و ب) این ابیات و عبارت همین طور دارد که در متن (نسخه اساسی)
ثبت شده است. ظاهر است که در نسخه (ل) این سهو کتابت است.

۳- ب : دارای این بیت نیست. ۴- ل : هندوستان شده. ۵- ل : عالیجنابی.

۶- ل : کلانی. ۷- ل : او معلوم میتوان کرد. این مطلع ازوست : شعر.

توان دانست : و این مطلع ترکی ازوست :

مطلع

وفا وعده ایلاب ، جفا ایلا دینک جفا وعده سیغه ، وفا ایلا دینک

این دو ا رباعی^۱ فارسی نیز ازوست و کیفیت تمام معلوم میشود :

رباعیات ۲

یا رب! که قبول خاطر عامم بخش در وادی مستی ۳ سرانجامم بخش
چون چشم سیاه ساقیان مستم کن یکجهره ز جام احمد جامم بخش

دیگر

از دیدن کل، غرض مرا، روی تو بود از سیر چمن، مراد من، کوی تو بود
... .. ۲ یعنی که همیشه خاطر من، سوی تو بود

امیر عبدالکریم

امیر عبدالکریم والی^۲ ماژندران . از سادات صحیح النسب^۵ بوده، و شان او عالی داشته و بسی افعال حمیده و اطوار پسندیده ازو نقل میکنند . طبعش در نظم خوب بوده است ، این $[\frac{2.9}{2}]$ مطلع ازوست :

مطلع

ز بیوفایی خوبان ، چنان نمود مرا که ، دل نهم بجداایی ، و دل نبود مرا

در تتبع مولانا شرعی^۳ کیلانی واقع شده است :

مطلع

نمود صورت خود یار، و دل ربود مرا زمانه باز عجب صورتی نمود مرا

۱- ل : این رباعی . ۲- ب : رباعی . ۳- ب : هستی ل : نیستی .

۴- پ . ب . و متن این مصرعه ندارد . ل : به اینقرار دارد :

و ز قامت سرو قد دلجوی تو بود یعنی

۵- ل : سادات النسب بوده و شان عالی داشته .

میرم بیگ والی بلخ

میرم بیگ ۱ والی بلخ : مدت مدید والی قبه الاسلام بلخ بود ۲ ، و ازو هیچکس آزوده نکشت . طبعش در نظم ملایم بود . این مطلع ترکی ازوست ۳ :

مطلع

یوز اوزرا هر قاشینک بیر بایرام ایی دیک مکرم دور
بلی بو وجه دین بر ای باشیدا ایکی بیرم دور

میرم خان

میرم خان ۲ والی قندهار : چنان استماع میشود که : بغایت درویش سیرت و پرهیزکار و رعیت پرور است . باری تا ایالت قندهار او را میسر شده ، هیچکس ازو غیر عدالت نگفته . و ان ملک از کمال رفاهیت مثال دارالقرار گردیده . و ۵ درین ولایت اشعار ۶ او بنظر در آمد . اشعار ترکی و فارسی او خوبست . این سه بیت از یک غزل اوست :

نظم <

دلا ! کر غم دلستانی نداری اگر خضر وقتی و جانی نداری
اگر لاله سان سینه ات چاک نبود ز داغ محبت نشانی نداری
به (میرم) ۸ نظر کن ، که در ملک معنی چو او عاشق نکته دانسی نداری

امیر شاه شجاع ارغون

طایر روضه ۹ خلد برین چه شاهباز بلند پرواز سدره نشین ، دریای ۱۰

-
- ۱- ب : پریم بک ل : پریم بیگ ترکمان مدت مدید . ۲- ل : بوده . ۳- ل : که .
 - ۴- ب : پریم خان ل : خانخانان بیرام خان . چنان استماع .
 - ۵- ل : گردیده درین ولا دیوان اشعار خود را بامیر شاه حسین نوکدیری — که یکی از سخن گذاران روزگار و امرای نامدار است — فرستاده بود ، مطالع افتاد و اشعار ترکی او خوبست این سه بیت . ۶- ب : دیوار اشعار . < ب : غزل .
 - ۸- ل : به بیرم . ۹- ل : روح فزای خلد برین . ۱۰- ل : غریق دریای رحمت بیچون .

محبت ایزد بیچون ۱ امیر شاه شجاع ۲ بن امیر ذوالنون (ارغون) ۳. مسند ایالت را موروثی داشت، و چراغ خورشید پرتو ۴ قبیله ارغون بود، و دولتی ۵ و سعادت، که باوروی نهاده بود، از ۶ هریکی از امرا، کم کسی را دست داده بود. ۷ و مدت چهل سال حکومت ممالک باختر را — که مقرر دولت ملوک و سلاطین است — برسم سلطنت فرموده ۸، چنانچه هیچ پادشاهی ۹ را در آن $\left[\frac{80}{1}\right]$ عرصه مجال دخل نبوده. و در بعضی محل سلاطین ذوی اقتدار ۱۰ از روزگار مخالفت کرده مصاف نموده. و ۱۱ بلاد سند را نیز بعون عنایت پروردگار (و) نصرت ۱۲ تیغ آبدار، از قبضه تصرف ملوک قدیم آن دیار بیرون کرده، در تحت فرمان واجب الامتثال خویش در آورده.

باوجود همه مشاغل امور سلطنت و کشور کشایی، خاطر انورش بتحصیل علوم و تربیت اهل فضل و کمال متوجه میکردید، و در علم نحو نسخه موسوم ۱۳ نوشته:

در بلدة قندهار مدرسه و خانقاه و بقاع خیر بنا کرده، و مدرس ۱۴ و موالی را ۱۵ از اطراف بوظیفه الطاف خویش آورده، و حالا آن دیار بیمن دولت انحضرت ۱۶ غیرت دارالقرار کشته، مرغوب سلاطین روزگار است.

۱- ب: دارای کلمه (دریای محبت ایزد بیچون) نیست. ۲- ب: امیر شجاع.

۳- ب: ذنون ل: امیر ذوالنون ارغون. ۴- ل: پرتو ارغون بود.

۵- ل: دولت و سعادت. ۶- ل: از امرا کسی را کم دست.

۷- ل: بود مدت. ۸- ل: فرمود. ۹- ل: پادشاه را.

۱۰- ل: ذوی اقتدار روزگار. ۱۱- ب: نموده بلاد سند.

۱۲- ل: بضرب تیغ آتش بار برق آبدار.

۱۳- ب و پ و نیز نسخه اساسی نام کتاب ندارد. ولی در ل هست: نسخه موسوم بمخذ العجاله

نوشت. و در بلدة. ۱۴- ل: و مدرسه. ۱۵- ل: را بوظیفه الطاف.

۱۶- ل: آنحضرت دارالقرار.

مهر آئینه نتیجه خیراتش آن شد ، که چون طایر روح پاکش از خارستان جهان
 بکَلستان جنان رسید ، ۱ و خود باوجودش ، که بلطف و احسان مخمر بود ،
 همراه بدرقه فضل الهی در زمین بیت الله — که غبارش ابروی ۲ روضه
 رضوان و توتیای ۳ دیده غلمان تواند بود — ارمید :

شعر ۲

اگر سخن کنم، از حال ان، غبسته خصال زبان ناطقه را ، کی بود ۵ مجال مقال
 طبع لطیف او بحلیه نظم مزین بود و — نفسی — تخلص ۶ میکرد :
 چنانچه مولانا محمد طالب ۷ این معما را — که تخلص ان حضرت حاصل میشود —
 گفته است :

بیت

تو در قندهاری و از هر طرف بپا پوست ایند اهل شرف
 این بیت نیز از ان ۸ حضرت است ۹ که در تتبع قصیده — دریای ابرار —
 گفته است :

بیت

بکسل و پیوند کن خود را ، به از خود رسته میوه کز شاخ پیوندی بسود ، شیرین ترست



-
- ۱- ل : رسید و وجود باوجودش . ۲- ب : اب روی . ۳- ل . ب : توتیاء .
 ۴- از ب گرفته شد . ل : نظم . ۵- ل : کی رسد .
 ۶- ل : یقینی تخلص میکرد و چنانچه . ۷- ل : مولانا محمد طالب علم .
 ۸- ل : از زبان . ۹- ب : حضرتت .

باب هفتم

ذکر جمیل حضرت نواب $\left[\frac{80}{2}\right]$ کامیاب و دعای

دولت روز افزون ان حضرت و ختم کتاب بعون ا

عنايت الملک ا الوهاب

شاه حسن اوغون

نامداری که نشان شهر یاری در جبین مبین کامکاری اش ۱ مهویداست،
و عالی مقداری ۲ که نیر نظم اعظم از قصر قدرتش ۳ چون قطب سفلی از
خرد ۴ خرده بین ناپیداست :

نظم ۵

۶ از آنجا که قدر اوست ، چو بیند خرد پذیر خورشید ذره بنماید ۷ بچشم ان ۸
هر چند بدریای خیال می شنایم ۹ ، کوهری که در خور اوصاف
جناب جلال انحضرت باشد ، نمی یابم :

رباعی ۱۰

از مجلس فردوس مثالش ، کسویم یا ، لذت شکرین مقالش کویم
با ۱۱ آنکه درین خیال باشم ۱۲ شب و روز سبحان الله ! چه در کمالش کویم
در حشمت و عظمت ملاذ ۱۳ سلاطین جهان ، و در مهمت عدل ماحی* نام
حاتم (و) نوشیروان :

شعر ۱۴

ای ۱۵ راست رو ، که خدمت ان آستان کند کاری که بود ، بر ۱۶ روش رستان کند

-
- ۱- ل : کامکاریش . ۲- ل : هالیمقدار که نیر اعظم ب : نیر اعظم نظم .
۳- ل : قدرش . ۴- ل : از نظر خرد بین . ۵- این کلمه از (ل) گرفته شد .
۶- ل : زانجا . ۷- ل : ننماید .
۸- ب : از کلمه (چو بیند) تا (بچشم ان) ندارد .
۹- ل : شتابم . ۱۰- ل : نظم . ۱۱- ب : یا آنکه ل : با آنکه .
۱۲- ل : باشم همه عمر .
۱۳- ل : ملاذ و ملجاء سلاطین زمان است ، و در عدل و مهمت ماحی نام حاتم و نوشیروان .
۱۴- این کلمه از (ل) گرفته شد . ۱۵- ب : ای ل : آن راست . ۱۶- ل : این .

اندیشه، کر قدم بزمین رهش ۱ نهد
 حکمش چنان بود، که، نیاورده بر زبان
 جمشید عهد شاه حسن کز بهار عدل
 هر دم بنو جهان کهن را جوان کند
 سهر و خطا ۲ بود که باحسان ۳ عدل او
 دانا حدیث حاتم و نوشیروان کند

و سپهداری که تا پای مبارزت برکاب ظفر آفتاب کشور کشایی در آورده،
 نام رستم و افراسیاب را باب شمشیر برق التهاب از صفحه روزگار محو کرده
 است :

بیت ۴

دستش باب تیغ، ز اوراق روزگار شسته است نام رستم و افراسیاب را
 بدین مناسبت — سپاهی — تخلص میکرده، و طبع کریمش چنان خوان کرم
 کسترانیده، که فایده مایده آن، بساکنان $\left[\frac{81}{1}\right]$ جرمین شریفین زاد همما الله ۵
 شرفاً رسیده است :

بیت ۶

باحسان از انجا که عین عطا است < مساوی به بیکانه و آشنا ست

ذات حمیده و صفاتش جامع فضایل و کمالات است :

مثنوی ۸

شناسنده کوهر نظمها وزان نظمها را کران شد بهما
 چنان کوهر نظم را داشت کوش که شد شاعر شهر جوهر ۹ فروش
 برحمت خداوند عرش مجید ز خویش مجموعه افرید

در نظم و نثر بی نظیر زمان و نادره دوران، و از اکثر فنون و هنر پسندیده
 و بهره مند ست :

۱- ل : درش . ۲- ب : سهر خطا . ۳- ب : باحسان و عدل .

۴- ب : شعر . ۵- ب : تعلی . ۶- ب : شعر .

۷- در متن : خطاست ب : عطاست پ : خطاست .

۸- این کلمه از (ب) گرفته شد . ۹- ب : کوهر .

نظم ۱

به پیش اهل نظر سرور اولوالالباب بنزد اهل بصر ۲ دیده اول الابصار
 بعلم و فضل و هنر، کوهر یکانه دهر که هیچ بحر ندارد چنین در شاهوار

و ان حضرت باوجود کثرت اشغال امور سلطنت، احياناً بتقریبی غزل میفرماید و در اشعار ترکی و فارسی پسندیده است، و درین نسخه جهة تیمن و تبرک غزل ۳ چند و رباعی چند ثبت می نماید، و این صفحه را بجواهر اشعار کوهر نثار چون جمال بتان می آراید: این غزل را در تتبع این غزل امیرشاهی گفته است:

شعر ۲

چو سبزه توت از برک یاسمین برخاست هزار فتنه بقصد دل، از کمین برخاست
 غزل

ز آتشین رخ او، خط عنبرین برخاست بجان زد آتش و دود دل حزین برخاست
 فشانده زلف معنبر بروی، چون مصحف شمار کفر، از انرو ز اهل دین برخاست
 بنواز و عشوه نشستن میسان مه رویان هزار فتنه و اشوب از کمین برخاست
 هر آن خدنگ، که بر دل زدی (سپاهی) را
 $\left[\frac{3.1}{2}\right]$ نشست تیر و زشست تو، آفرین برخاست

این بحر و قافیه را خواجه حافظ ۵ میگوید:

مطلع ۶

یا رب سببی ساز، که یارم سلامت باز آید و برهانم از چنک ملامت
 اکثر استادان از قدما گفته اند و متأخرین نیز تتبع نموده اند. انحضرت دارد که:

شعر ۸

عشقت که بود مایه اسباب سلامت سارا نبود حاصل ازو، غیر ملامت

-
- ۱- ب: کلمه نظم ندارد. ۲- ب: نظر. ۳- ب: غزل.
 ۴- این کلمه از (ب) گرفته شد. ۵- ب: رحمة الله علیه. ۶- ب: کلمه (مطلع) ندارد.
 ۷- این مصرعه آخر (متن و پ) ندارد از (ب) ثبت کرده شد. ۸- از (ب) گرفته شد.

آنکس که شود ۱ کشته بشمشیر جفايت
 عمریست ، که ای سرو! خرامنده گذشتی
 غایت نشد از دیده من ، ان قد وقامت
 ما را ، بسر کوی نیاز است اقامت
 تا خسرو خاور شود از مهر غلامت
 بکشا کسره از طرۀ هندوی خود ، ای مه

پابوس سکت کر به (سپاهی) ندهد دست

تا زنده بود ۲ میگذرد انگشت فدايت

توان گفت که ، اکثر اشعار انحضرت در تتبع عزه واقع شد ،
 چنانکه میفرماید :

چه تیر بود ، که ان چشم نمیخواب انداخت
 ازان سبب شده ، عالم بچشم من تاریک
 که مرغ جان و دلم را ، در اضطراب انداخت
 چو وصف ان در دندان شنید ، روز ازل
 که یار بر رخ خورشید خود ، نقاب انداخت
 کهر زشم ، روان خویش را در آب انداخت
 و کمره پرده چرا پیش آفتاب انداخت ۳

بسلطف خواند ، سک خویشتن (سپاهی) را

ز لطف خویش ، چو در کردنش طناب انداخت ۴

مقیم میکده بودن مرا ببوی شرابست
 گذشت روزه ، بیا ساقیا ، که ماه نو آمد
 درین مقام نباشد مقیم حال خرابست
 بکیر باده ، که میخانه را ، مفتح البابست ۵
 وفا و مهر تصور ز تو مثال سراست
 بیا که ، مرغ دل من بر آتش تو کبابست
 فراق تو سقر و دیدن رقیب عذابست
 بیا و پرده برافکن ز چهره این چه حجابست
 ز آب روی خدم دست سینه در ره عشق ۶
 کجایی ! ای زمی افروخته جمال تو کل کل
 ز دوزخ و ز عذابش که گفت واعظ دانا
 برخ نقاب گرفتی چو جام باده کشیدی

ازان بکار جهان دل نبسته است (سپاهی)

که دیده است یقین سر بر جهان خرابست

-
- ۱- ب : بود کشته شمشیر .
 ۲- متن و پ : شود . ب : بود .
 ۳- ب : این بیت ندارد .
 ۴- ب : ز زلف خویش چو در کردنش طناب انداخت .
 ۵- ب : مفتح بابست .
 ۶- متن و پ : هم بنظر دارد . ولی صحیح اینطور معلوم میشود :

ز آب روی خودم دست شسته در ره عشق

قیغ تو قیز و سنان تیز ۱ و مژگان تو تیز بهر خون بیدلان ، کویا تو داری این ستیز
 باد کویا دوش همدم بود ، با آن زلف و خال زانکه آمد صبحدم عنبر فشان ۲ و مشک و بیز
 سیر ۳ در کلزار حسنت ۴ ، پر حذر ای سرو ناز جلوه کن در عالم ۵ هر جانب افکن رستخیز
 ساکنان نه فلک ، بودند در هنگام صبح هم در افشان شد بثبت هم براهت اشک ریز ۶
 ای (سپاهی!) کسر بدست افتد ، صراحی و می
 با بتی در پای کل ، بنشین و می در جام ریز

رباعی

چشم همه روز، با خیال تو نم است کر باز آیی، غایت لطف و کرم است
 عینک بنیم ۸ که چار کردد چشم زانرو که ، دودیده بر جمال تو کم است

رباعی

کر دیده من ، منور ز ابروی ۹ تو نیست و ر شامه ام معطر، از بوی تو نیست
 هر چند رحم ، بکعبه کوی تو نیست هرگز کشش دلم ، بجز سوی تو نیست

رباعی

ای آنکه ترا خنجر ز راحم نبود پروای جفای عمر کاهم نبود
 [$\frac{8.2}{2}$] کر نیکم اگر بد ، بتو دارم امید حقا که ، بجز درت ، پناهم نبود

چون اوصاف کمال آن نیر اقبال و خورشید سپهر جاه و جلال ، زیاده
 از انست که ، در حیز عبارت اید ، درین قصیده بدعا ختم می نمایم .
 والله اعلم ۱۰ :

قصیده

ساقیا! خیز ، که آمد شه انجم به حمل باده در ده ، که به عشرت به ازین نیست عمل
 قد بر افراز پی عشرت و بردار قدح رخ بر افروز روان ، از می و بکذار قبل ۱۱

-
- ۱- ل : سنان تو . ۲- ل : عنبر فشان مشک بیز . ۳- ل : سبزه پ ، ب : سیر .
 ۴- ل : جنت دست خیز ای . ۵- ل : جلوه کن هر جانب و در عالم افکن رستخیز .
 ۶- ل : هم درم افشان به پایت هم براهت اشک ریز .
 ۷- ب و پ : همین طور که متن است دارد . اینجا این کلمه از (ل) گرفته شد .
 ۸- ل : بنیم . ۹- ب- ل : از روی تو .
 ۱۰- پ : و احکم . قصیده . ل : ختم مینماید . قصیده . ب : بدعا ختم می نمایم .
 والله اعلم . قصیده اینست . ۱۱- ب . ل : حیل پ : قبل .

بته پیرهن از خانه، سوی سبزه خرام
 بجمال تو، که نبود چو تو، در حسن کسی
 سر تسخیر خیال تو، غزاتم خوانیست ۱
 کر تو باز آیی و پیرانه سرم پرسی حال
 عوض جان عزیزی، و ترا نیست عوض
 عکس ابروی تو، در جام گرفت چو مهلال
 رند را درد سری، کر بود از رنج خمار
 دست کوتاه نسا زد می پیش صاف
 خاصه وقتی که چمن را ز بهارست خرید
 کر چه، یکچند شد از باد، ۶ درختان سرسبز
 از زمستان سخن سرد ۹ صبا بس که رساند
 هر چه می بود نهان، در چمن، از بهمن و دی
 باز در صحن سراپرده کلزار شدند
 [۸.۸.۱] از چمن بار دگر چهچه ۱۱ بلبل برخاست
 باز قمری ز سر سرو بر آورد آواز
 بس که شد چون پر طاوس ز گل روی زمین
 سبزه نوخیز، و چمن خرم و، گل ریز نسیم
 غنچه بنمود ضراحی زرد در باغ
 پس که آمد رشحات کرم، از ابر بهار
 چار لوحی شده، کوپا چمن از نقش و نگار
 ورق مصحف حسنمت گلستان و برو
 بر سر باغ سفیدار ازان می-لسرز

کز شقایق شده پر دامن صحرا و جبل
 ای تو! در حسن و جمال، از همه خوبان اجمل
 شب که، بر کرد خود از مهاله نماید منزل
 ماضی عمر کدرا نمایسه شود مستقبل
 بدل عمر شریفی، و ترا نیست بدل
 چه شود ۲ کر شود اثینه جانرا صیقل
 کر بمالد سر از لای ته خم صندل ۳
 هیچکه غم نخورد از روش چرخ دغل
 در ۴ شکوفه همه بستند درختان ملل ۵
 عور بسی برک و نوا همچو فقیران قبل ۸
 شد کره در دل باغ و چمن اویزه خلل ۱۰
 باز از بازی دور حمل آمد به عمل
 نو عروسان ریاحین بحلی و بحلل
 هر طرف قهقهه کبک برآمد ز قلل
 تا مسجع کند آغاز همه صوت و عمل
 پر زنان حمد خدا عز و جل کوید جل
 عندلیبان، بسر شاخ سراینده غزل
 جام زر کرد برون نرکس رعنا ز بغل
 کشت از کثرت نم پوشش خارا ز عمل
 هر طرف اب روان راست ۱۲ چوسمین جدول
 هر کلی، ایتی از خامه قدورت منزل
 که بسی دیده ز چشم بد ایام خلل

۱- ب. ل : مه بتسخیر خیال تو عزایم خوانیست

پ : سر تسخیر خیال تو غزاتم خوانیست

۲- ل : چه عجب . ۳- ب و ل : کو بمالد سر از لای ته خم صندل .

۴- ل : و ز شکوفه . ۵- ب. پ. ملل . متن و ل : ملل .

۶- ل : باد خزان کلشن دهر . < ل : عور و بسی برک .

۸- پس ازین در (ل) این بیت است :

آب از تندی بهمن تنق میثا بست
 آتش از لشکر دی شد بحصار منقل
 ۹- ل : سرو . ۱۰- ل : رطل . ۱۱- ب پ و متن : غنچه ل : چهچه .

۱۲- ب : اب روانست .

- باغ زینسان که بنوخلمت نوروزی ساخت ۱
در چنین فصل، که بستان، ز لطافت بنظر
داد فرمان ده کل یار و برآمد بر تخت
دز بساط چمن، افکنده همیا بهر نثار
نسترن بر سر کل شرکه کافور زدی ۳
اختر اوج جلال و کهر بحر کمال
غیرت جمله سلطان زمان ۵ شاه حسن
ای! در اندیشه بزم، همه ارباب کمال
حارس ملک ترا، هست قضا حکم پذیر
ابر را صرصر تقدیر بر آورده نکون < $\left[\frac{3.3}{2} \right]$
اختر دولت و اقبال ترا، خاصیت است
ای! تو اسکندر و دارافر و خورشید ضمیر
ضبط ملک تو چنانست که در کل امور ۱۱
جهت سوختن خصم همانا که یسکیست
عقل اول که، برد نام شهان، بر منبر
از سپاه تو، قضا و قدر اید، بجدا
وصف شمشیر تو، در کردن ریخ فساد
دست و تیغ ۱۴ تو کند روی زمین را کلکون
کرد میدان قتال تو، کر اکسیر نبود
کر نهیب تو، زند بانک بدوران، ز عتاب
کوه اگر وقت خطاب تو، نیاید ۱۶ بجواب
قاف قدر تو، چنانست برقت، که ازو
سرکشان جمله به پیکار تو، کردن به نهند
کر نه تدبیر تو، در حفظ ممالک باشد
هر کرا، شهنه عدل تو، کریبان کیرد
- اطلس چرخ، نپوشد که بود مستعمل
همچو گلزار خلیل آمده، خالی ز خلل
بر در بارکاهش لاله فروزان مشعل
هرچه از سرخ و سفیدش بکف آمد دستل ۲
راست چون بزمکه ۴ پادشه ملک و ملل
شه جمشید مثال و مه خورشید مثل
محض لطف و کرم حضرت حق عز و جل
وی! کمر بسته عزمت، همه اصحاب دول
فارس عزم ترا، ابلق ایام کسل ۶
... .. ۸
که برد نحسیت از فطرت ریخ و زحل ۹
هست آئینه تو، چرخ و مه نو صیقل ۱۰
غیر تقدیر محالست کسی را مدخل
لمعه تیغ تو و شعله شمشیر اجل
اول ۱۲ انست که القاب بخواند ۱۳ اول
با تو در رزم، کرا زهره یارای جدل
قا بود راست چو در کردن طفلان هیکل
میل رمح تو، شود چشم فلک را مکحل
ورق چهره دشمن، ز چه روشد، زر حل
همچو طفلان، چه عجب حادثه کردد اصل ۱۵
صرصر قهر تو اش، زود کند مستاصل
ماند صد پایه تماشا که کیوان اسفل
ساربانان تو، دربار چو ارند جمل
کار عالم، شود از فتنه، سراسر مختل
از نهیب تو، زند دست پدماان اجل

- ۱- ل: یافت. پ و ب: ساخت. ۲- ل: رشتل. ۳- ل: کافوری زد.
۴- ل: بر نکه. ۵- ل: جهان. ۶- ل: کتل. ۷- ل: ابرار... بکوه.
۸- ل: یا کتل برده جنیبت کش عزمت بکتل پ و ب این بیت ندارد. ۹- ب: ریخ زحل.
۱۰- ل: مصقل. ۱۱- متن: در کلی امور. ۱۲- ل: اولی آنست.
۱۳- ل: القاب تو خواند اول. متن: نخواند.
۱۴- ل: دست تیغ تو. ۱۵- ل: احوال. ۱۶- ب: نناید.

خرم وقازه چمن در قدمت باغ مراد
پیش احسان تو، دست کرم حاتم چیست
قطره، گرفتند از شبنم لطف تو، بخاک
[⁸⁴₁] هادی لطف تو، از هر که عنان بر تابد
تو بنزدیک همه اهل سعادت اسعد
مشکلی را که خرد، پیش تو خواهد، کوید
یک حدیث تو، شود عالم جانرا فیاض
خواستم، پیش تو از بخت غمی، کویم باز
هست، بر آینه رای منیرش، روشن
همچو (فخری) بدعای تو سخن ختم کنم
بحق و حرمت آیات مبین ۱ ناطق
دارم امید که، تا هست جهان، عمر تو باد
هر که، فرمان خداوندی تو، نپذیرد
اجلش باد، بفرمان خداوند اجل

— پایان —

۴ یوم السابع والعشرين من شهر
رمضان سنة ۱۲۹۷ هـ

کراچی

۱۰ اپریل ۱۹۶۸ ع تا ۲۸ اپریل ۱۹۶۸ ع .

-
- ۱- ب: مبین و ناطق .
۲- ل: بحق و جمله .
۳- ل: رسولان امین .
۴- این تاریخ بر صفحه اول کتاب ثبت است .

تذکرۂ جلالہر العجایب

ص ۶، س ۱۴ - «عبدالدوله دیلمی» :

عبدالدوله ابوشجاع خسرو فرزند رکن الدوله بن بویه دومین حکمران است از دیالمه فارس و مدت ۳۴ سال (۳۷۲-۳۳۸) حکومت کرده است.

رک. طبقات سلاطین اسلام ، ۱۲۶

ص ۶، س ۱۸ - «ثری را نگهبان انوشه بدی الخ» :

این بیت را در منابع موجود به اشکال مختلف آورده اند، چنانکه مثلاً :

۱- دولتشاه بشکل: هژبرا بگیهان انوشه بزی جهان را بدیدار توشه بزی

۲- تقی الدین کاشی: هری را نگهبان انوشه بدی جهان را بدیدار توشه بدی

۳- مؤلف «خیرالبیان» هژبرا بگیهان انوشه بدی جهاندار بدشاه و توشه بدی

در نسخه متن :

۴- مؤلف مانیز: } ثری را نگهبان انوشه بدی جهان را بدیدار اوشه بدی

و در نسخه پ: ثری را نگهبان ابوشه الخ

ولی چنانکه در « لغتنامه » اظهار نظر شده ظاهراً باین شکل بوده است :

هژیرا بگیهان انوشه بدی جهان را بدیدار توشه بدی

که « بدی » و « بدی » مخفف « باذی » و « بادی » است .

رک. دولتشاه ، ص ۳۵ - تقی الدین کاشی ، برگ ۳۰- خیرالبیان برگ ۴۱

- دهخدا ، « ابوطاهر » ، ص ۵۵۷ و پاورقی ؛ همچنین « آ » ، ص ۱ و پاورقی

شماره ۵

ص ۷، س ۲ - «امیر احمد بن عبدالله قهستانی» :

ظاهراً همان احمد بن عبدالله خجستانی است که ابتدا از امرای طاهریه بود، سپس بخدمت صفاریه پیوسته از حسن تدبیر و کفایت بمقامات بلند رسید و اغلب بلاد خراسان را بتصرف درآورد و در جنگ با عمرو لیث وی را شکست داد و بنام خویش سکه زد و عاقبت در سال ۲۶۸ بدست دو تن از غلامان خود در نیشابور کشته شد .

مراجع : چهارمقاله ، ۲۴ - ابن الاثیر ، جلد ششم ، ۱۳- ۱۰ ، ۳۷- ۳۶ ،

۳۸- تاریخ سیستان ، ۲۳۶- طبقات ناصری ، ۲۳۹ - دهخدا ، « احمد » ، ۱۲۱۴

ص ۷، س ۵- کلمه «گرد» (دردوجا) و همچنین س ۸، کلمه «گور» :
این دو کلمه هردو غلط است و باید «گو» یا «گود» باشد بگاف فارسی
مفتوح بمعنی گودال و مغاک . ولی اولی ترجیح دارد زیرا در منابع موجود
«گو» است .

رك . المعجم ، ۸۴-۸۳ - دولتشاه ، ۳۶ - تقی‌الدین کاشی ، برگ ۳۱ -
فرهنگ انجمن آرا

ص ۷، س ۱۰- «ابودلف عجلی» :

قاسم بن عیسی بن ادریس عجلی از سرداران مأمون (یا امین) خلیفه عباسی
در حدود سال ۲۱۰ از طرف خلیفه حاکم همدان شده سلسله بنی دلف (در حدود
۲۸۵-۲۱۰) را تشکیل داد و پس از ۱۵ سال (۲۲۵-۲۱۰) حکمرانی، در سال
۲۲۵ یا ۲۲۶ در بغداد درگذشت .

وی امیری بوده است دلیر و سخی و شاعر و ادیب و موسیقی‌دان و آوازخوان
تألیفاتی نیز داشته است که از آن جمله «سیاسة الملوك» و «البزاة والصيد» میباشد.
رك . تاریخ بغداد ، جلد دوازدهم ، ۴۲۳-۴۱۶- اعلام زرکلی، جلد ششم،
۱۳- ابن خلکان، جلد اول ، ۶۰۶-۶۰۳- دول اسلامیة ، ۱۶۹- طبقات سلاطین
اسلام ، ۱۱۳-۱۱۲- بطرس البستانی، جلد دوم ، ۱۴۱- ۱۳۹- شمس‌الدین
سامی ، جلد اول ، ۷۱۵- دهخدا ، «ابودلف» ، ۴۵۳

ص ۷، س ۱۰- «وبنت الکعب» :

در تذکره دولتشاه (ص ۳۶) بجای «بنت الکعب» «ابن الکعب» است ، ولی
دردوره صفاریان نه ابن الکعب پیدا شد و نه بنت الکعب . شهرت رابعه قزدری
با «بنت الکعب» است ، لیکن وی نیز در قرن چهارم بوده و بازمان صفاریان
مناسبتی ندارد .

ص ۷، س ۱۱- «باتفاق بتحقیق و تقطیع مشغول شدند» :

موضوع گردوبازی را ، جز شمس قیس که با اظهار تردید مربوط بزمان
رودکی میداند ، دیگر تذکره نویسان مانند دولتشاه و تقی‌الدین کاشی و مؤلف
کتاب عموماً بدوره صفاریان نسبت میدهند و ضمناً از دو شخص نیز که بتقطیع شعر

خود را ز خودی بهر تو غائب دیدم فارغ ز همه غم و مصائب دیدم
 کردم نظر، و فرش حریم حرمت چون عرش، جواهر عجائب دیدم

جواهر عجایبی که زیور کوش پرده نشینان سرادقات سلطان عقل و هوش
 تواند بود، حمد و ثنای قادری ست که دست معمار قدرتش، قبه لاجوردی
 فلک دوار را، به درهای شاهوار نجم ثوابت و سیار مزین و مجالی گردانیده،
 و لآلی منشوری که واسطه خوش حالی خاطر ناظمین عالم معانی تواند گردید.
 درود نا محدود و صلوات نا معدود سیدی است، که ذره از هوای حریم عنبر
 شمیم حرمش، کار بافتاب جهان تاب رسانیده. صلی الله علیه و آله وسلم.

رسول امین. قریشی لقب مه یثرب و آفتاب عرب
 پنی خدمتش جبرئیل امین همی آمد از آسمان بر زمین

اما بعد: تراب الاقدام طالبان مقاصد معنوی، نغری بن اسیری الهروی،
 بسمع شریف هوشمندان سخن پرور و اهالی رای فضیلت گستر، میرساند
 که: فی ایام دولت سعادت انتظام، سلطان سلاطین عالم و خاقان معظم، مولی
 ملوک الترمک و العرب و العجم شاه طهماسب الهسینی:

شه آسمان قدر طهماسب شاه کمین خاک بوسان او مهر و ماه
 صف حاجبان درش، بسی گمان همه شهریارند و سلطان و خان

خداوند تعالی ملکه و سلطانه، بعزم زمین بوس حریمین شریفین زادهما
 الله شرفاً، گذرم بملک سنده افتداد. حسب التقدير یک چندی دران دیار
 فرخنده آثار، اتفاق اقامت دست داد. تا آن خجسته ایام، که نورس نهال

گلستان شاهسی ، و خورشید جهان قاب عنایت الهی ، غیرت سلاطین روزگار ،
و رشک خواقین کامگار ، وارث تاج و تخت سرفرازی ، سلطان جلال‌الدین
محمد اکبر بادشاه غازی خلدالله ملکه ، در ملک هند قدم بر سریر همایون نهاد ،
و از اطراف و جوانب هرکس جهت نثار ، تحف و هدایا بدرگاه فرستاد ،
چنانکه مور و سلیمان ، فقیر قصیده مدح در ذکر جمیل آنحضرت انشا کرده ،
و این چند بیت از انجاست :

آنکه میگوید صدای طبل او ، در گوش چرخ	نوبت سلطان جلال‌الدین محمد اکبر است
آن شهنشاه فلک قدوری ، که از روی شرف	شمسه ایوان قصرش ، آفتاب خاور است
آن که درد ساغر او ، صافی جام جم است	آن که نعل توستش ، آئینه امکنده است
بنده دیرین بساش ، اردشیر بابکان	چون در آید بر در اقبال شمس نوذر است
فارسان رزمگاهش ، رستم و اسفندیار	حارسان اردوی او ، اردوان و سنجر است

بخطا رسید که ، هدیه نیز لایق مجلس شریف فردوس آئین ، دلشاد زمان
و گوهرشاد دوران ، ۱ مسند نشین بلقیس نشان ، مهد علیا حضرت ماهم بیگم ۲
مدظلهها باشد ۳ :

از شرافت ... الخ

۱- ن : کلمه (مسند) تا (مدظلهها باشد) ندارد .

۲- در خیال نگارنده این ماهم بیگم دایه اکبر نباشد ، ولی این حاجی ماه بیگم بنت محمد مقیم
ارغون است که ، در عقد قاسم کوکه بود و بعد در ازدواج شاه حسن ارغون آمد و بعد از
فوت وی میرزا عیسی او را در عقد آورد . رک : تعلیقات و مقدمه راقم این سطور ، نیز
دیباچه متن در صفحه آینده ص ۱۱۵ .

۳- تا اینجا عبارت از (ن و ش) گرفته شد (ن ص ۲-۳ ش ص ۲۰۳ - ۲۰۴)

[۱] ۱ جنت مکانی میرزا حسن شاه انارالله برهانه که از جهان فانی به سرای جاودانی رخت بست ، و برادرش امیر کبیر عالمگیر افتاب نظیر ، سلطان نشان و سایهٔ لطف رحمت رحمان ، میرزا محمد عیسیٰ ترخان خلد الله ملکه به مسند ایالت ملک سنده نشست . کاهسی ملازمت بلقیس زمان رفیع مکان و همای دوران ، و دل شاد زمان و قیدافهٔ عالیشان ، ظل رحمت ایزد بی چون ، و چراغ اقبال قبایل ارغون ، حاجی بیکم ایدالله تعالی عمره و دولته میرسیدم ، و از الطاف بیکرانهٔ آن حضرت ، بهره‌مند می کردیدم :

قصیده ۲

از شرافت ، آستانش قبله کاه راستان
هم مقامش ، روح پرور ، چون بهشت جاودان
در حضورش ، مشتری و زهره را ، باهم قران
از پشی تقدیم خدمت ، هر سوی او منتظر
بیاورم نایب ، که میخواندش از خیل بشر
در جناب دولت او سایلان روزگار
پیش جودش ، نام حاتم کی توان بردن ، که هست
این چه دستست و چه دل ؟ یارب ! که او را هر که دید
وقت رفتارش ، عجب نبود ، اگر حور بهشت [۲] آید و روید ، ره او را ، بزلف عنبرین
پس کزو دل شادی خلوت نشین صالح است
صد چو من ، کر سالها آرند وصفش ، در قلم
روزری از مجلس فردوس آئین آن جهان وقار و تمکین باز کشتم و

۱- نسخه خطی یعنی نسخه اساسی از اینجا آغاز گردید .

۲- عبارت از (جنت مکانی) تا (قصیده) در (ن و ش) نیست . ۳- ن ش : کنیزان کمین .

۴- پس ازین (ن ش) این بیت دارد :

بهر در از فیض لطفش سر بسر اهل زمان
۵- این سه بیت (ن ش) ندارد .

۶- ن ش : این دو بیت ندارد و پس از بیت آخر ، بیت زیر دارد :

این یکی را ، از دعایش در دهن ، قند و شکر
دیگری را بر زبان ، آمین ! رب العالمین !

۷- ن ش : مدتی در این اندیشه میبودم ، در گوشهٔ کاشانهٔ تخیل مینمودم ، آخر شبی مجموعه تحفة الحبیب را مطالعه کردم ، بر اشعار دلپذیر مخادیم میگذشتم ، از تماشای آن نگارستان معانی ، بهره‌مند میگشتم ، ناگاه نظرم برین غزل مسماة مهری افتاد که : حل هر ... الخ

در کوشه کاشانه ، کتاب مجموعه — تحفة الحبيب — پیش نهاده ، بر اشعار اعزه می گذشتم ، ناکاه نظرم بر یک غزل مسماة مهري افتاد که تتبع غزل حضرت خواجه حافظ کرده است :

یاد باد آنکه ، سرکوی توام ، منزل بود دیده را ، روشنی از خاک درت ، حاصل بود و بغایت خوب گفته است ، چنانچه از کمال لطافت ، بعضی مردم ، از خواجه حافظ تصور می کنند و آن غزل اینست :

حل هر نکته ، که بر پیر خرد ، مشکل بود	آزمودیم ، بیکجبره می ، حاصل بود
گفتم : از مدرسه پرسم سبب حرمت می	در هرکس که زدم ، بیخود و لایق بود
درچمن ، صبح دم از کریه ، و از ناله من	لاله سوخته ، خون در دل و ، پا در کل بود
انچه ، از بابل و مهاروت ، روایت کردند	سحر چشم تو دیدم ، همه را شامل بود
دولتی بود ، تماشای رخت ، (مهري) را	حیف و صد حیف ! که آن دولت مستعجل بود

آخر ۱ بدلم چنان تافت و بر خاطریم چنان قرار یافت ، که جهت انبساط خاطر ۲ اشرف آنحضرت — انچه از طایفه اناث در لباس ۳ نظم ظاهر شده — جمع کردانم ۴ که بغایت غریب است :

پس به ترتیب آن ۵ کوشیده فراهم آوردم . چون [۳] چنین جواهر ۶ از معادن ایشان ، محل تعجب بود ، < بعد از اتمام ، این مختصر را — جواهر العجایب — نام کردم . ۸ و بالله العصمة والتوفیق .



-
- ۱- ن - ش : آخر بعده از مشاهده بسیار ، بدلم .
 - ۲- ن - ش : آن مسند نشین بلقیس نشان ، آنچه از طایفه اناث .
 - ۳- ن - ش : فیکو اساس نظم . ۴- ن - ش : سازم .
 - ۵- ن - ش : این مختصر . ۶- ن - ش : جواهر لطیف از معادن طبع ایشان .
 - < ن - ش : این نسخه را پس از اتمام — جواهر العجایب — .
 - ۸- ن - ش : امید که بنظر اشرف رسد ، و بشرف قبول ملحوظ گردد . و من الله العصمة والتوفیق .

دل آرام

ارباب تواریخ چنین آورده اند که : بهرام کور بادشاهی بود بغایت ذی شوکت و زبردست ، ۱ هیچ کس را تاب سر پنجه دلاوری او نبود . و او را ۲ از صید جانوران ، بشکار کور میل ۳ بود ، و او را ازین جهت ۴ بهرام کور کویند .

و او محبوبی ۵ داشت دل آرام نام ، در ۶ حسن و جمال نادره دوران < و بفهم و فراست شهره ایام . و بهرام را با او محبت تمام بود ، چنانچه ۸ یک لحظه ازو دور تسکین نداشتی ، و هر کجا رفتی او را همعنان خویش کردی . و بهرام هر لطیفه که بر زبان آوردی او نیز در مناسب حال چیزی در برابر او انشا کردی : کویند : روزی ۹ در بیشه رسید و شیر عظیمی قصد ۱۰ بهرام کرد ، و او از اسب فرود آمده و هر دو کوش او را گرفته برهم

۱- ن - ش : و هیچ . ۲- ن - ش : نبود و از صید .

۳- ن - ش : میل نمودی . ۴- ن - ش : ازین سبب بهرام کور میگفتندی .

۵- ن - ش : محبوبه . ۶- ن - ش : بحسن . ۷- ن - ش : روزگار .

۸- ن - ش : چنانچه بهرام عزیمت میفرمود . دلارام باو همعنان نمود و بهرام هر لطیفه .

۹- ن - ش : در شکار بهرام به بیشه .

۱۰- ن - ش : قصد او کرد و بهرام متوجه او گردید و از اسب فرود آمده جست و هر دو کوش او را گرفته .

بست. و بآن شجاعت از روی مفاخرت [بهرام را این مصرع بر زبان گذشت:

منم آن شیر ژيان و منم آن ببر يله

پس روی بجانب دلارام کرده گفت: این سخن را چه جواب کوئی؟ دلارام
فی الحال [۱ این مصرع را گفت که:

نام بهرام قمر و پدرت بسوجه

بهرام را این طرز کلام ۲ بمذاق خوش آمد، و چون از عقب، لشکر و
ندما ۳ رسیدند، بهرام بر فضلاء، بیان ماجرای گذشته کرد. ۴ ایشان اندیشها
نمودند و دو مصرع دیگر بران الحاق کردند و — چهارگانی — نام نهادند ۵.
غرض از این حدیث آن بود که دل آرام نظم گفت:

حضرت عایشه

و ابواللیث فقیر که او را ابو حنیفه ثانی می‌گفته اند، کتابی دارد
موسوم به — بوستان —. او آورده است که: روزی عایشه ۶ را اقرباء بمهمانی
الحاح کردند و او از حضرت [۴] سید کاینات علیه التحية والصلوة ۱۰ بدین

۱- این عبارت از ن - ش گرفته شد.

۲- ن - ش: طرز بمذاق خوش آمده، چون. ۳- ن - ش: ندمائی او.

۴- ن - ش: و ایشان اندیشها کرده.

۵- ن - ش: و حالا نیز در ملک نیروز و بعضی ولایات — چهارگانی — می‌گویند.
غرض این کلمات آنست که دلارام نظم گفت.

۶- ن - ش: و دیگر. ۷- ن - ش: می‌گفتند. ۸- ن - ش: آنجا آورده است:

۹- ن - ش: اقربای بی بی عایشه را بمهمانی.

۱۰- ن - ش: صلوة رخصت طلبیده و بعد از اجازت که اقربا را بشرف قدوم مسرت لزوم نوازش
فرمود و بخدمت حضرت مراجعت نمود، حضرت پرسیدند که: از مهمانی برای ما چه
آوردی؟ او گفت: یا رسول الله! در خانه خویشان برای ایشان بیتی گفته ام! حضرت
تبسم کرده فرمودند که: بخوان! او این بیت را خواند..... حضرت بعد از کامل.....

تمنا رخصت تولا کرد ، و بعد از تحصیل اجازت خويشان را بشرف قدوم مسرت لزوم نوازش نمود : اين بيت را انشا کرد که :

اينناکسم اتيناکسم فحيوننا نحييکم فلولا المعجوة السوداء ماکننا بواديکم

چون از آنجا باز گشت ، حضرت پرسيدند که : از مهمانی چه آوردی ؟
گفت : يا رسول الله ! اين بيت را در خانه اقربا کفتم ! و اين بيت را خواند :
پس حضرت بعد از تأمل فرمودند : اگر مصرع اخير را چنین می گفتی که :
فلولا طاعة الرحمن ماکننا بواديکم

بهتر بود :

خير النساء فاطمة الزهراء

ديکرا ۱ در کتب آمده است که : چون مهتر سرور ۲ اولاد آدم ، رخت هستی از محنت سرای عالم فانی بجهان جاودانی کشيد ، حضرت خيرا النساء فاطمة زهراء ، دران مصيبت ابيات انشاء کرد ، اين بيت از انجمله است که :
صبت على مصائب لوانها صبت على الایام صرن لياليا

حضرت زليخا

آورده اند ۳ : حضرت زليخا عليها السلام را در محلی که ۴ غلبات شوق حضرت يوسف عليه السلام و کشاکش عشق محنت فرجام از مسند سلطنت کشيده ، بکوشه محنت خانه بی توانی ۵ انداخت و لوای پادشاهی يوسف را عنایت

۱- ن - ش : و در کتب .
۲- ن - ش : سرور مهتر اولاد آدم صلى الله عليه وآله وسلم .
۳- ن - ش : که .
۴- ن - ش : اورا .
۵- ن - ش : بی نوائی .

بی غایت الهی ، از حسیض خاک باوج افلاک برافراخت ، ۱ این بیت را زلیخا انشا کرد :

التقی صیرا لعبید ملوکاً والهوی صیرالملوک عبیداً [5]
این نسخه و اهل نظم را همین شرف بس است که چنان مردم بنظم التفات فرموده اند :

مسماة مهستی

مسماة مهستی از نژاد مردم جلیل القدر بوده و در مجلس عالی سنجر ماضی اعزاز و اکرام تمام داشته ، و آنچه از مهستی و امیر احمد نقل میکنند غیر واقع است ، و مهستی را بدولت سلطان سنجر کثرت مال و جاه میسر بوده : و در آل سلجوق ، بادشاهی بعظمت سنجر نبوده . مملکت روم و شام و حلب و کرمان و خوارزم تا دهلی ۲ در تحت فرمان او بوده . و همیشه چهل هزار مرد مبارز در رکاب چنیت او حاضر می بودند ۳ . و او بغایت ۴ خوش طبع و باهل

۱- ن - ش : بر افراشت ، و آخرالامر کار زلیخا از پیری و نایبانی بجائی رسید که از برای او بر سر راه حضرت یوسف خانه از فی ترتیب کرد . چنانکه حضرت مخدومی در کتاب -- یوسف زلیخا -- در صفت پیری زلیخا می فرماید :

به او کردند فی بستی حواله چو موسیقار بر فریاد و ناله
بروی قازه چون کل پیش افتاد شکن بر صفحه نسرینش افتاد
مولانا هلالی فیز در کتاب -- صفات العاشقین -- درین حال زلیخا می گوید که :

غم پیری سمن بر سنبلش ریخت ز آسیب خزان برک گلش ریخت
سبه بادام او از جور ایام شد از هین سفیدی ، مغز بادام
بیاض موی او شد ، معجر او بین کاخر ، چه آمد بر سر او
تا آنکه مرحمت سبحانی یوسف را بر سر زلیخا فرستاد و او را از ظلمت کفر نجات بخشیده .
مراد دلش بر کنار نهاد ، زلیخا این بیت را برای یوسف گفته که :

۲- ن - ش : دیلم . ۳- ن - ش : میبوده اند .

۴- ن - ش : با مردم خوش طبع مایل بوده .

نظم مایل بوده، و خود نیز گاهی بنظم التفات می نموده؛ و این سه بیت از جمله اشعار اوست:

بضرب تیغ جهانگیر و کرز قلمه کشای جهان مسخر من شد چو تن مسخر رای
بسی قلاع کشودم ۱ بیک اشارت ۲ دست بسی سپاه شکستم بیک فشردن پای
چو مرک تاختن آورد، هیچ سود نداشت بقا، بقای خداست ۳ و ملک ملک خدای

گویند: شبی مهستی بر سبیل کسب هوا، از مجلس سلطان بیرون آمد، دید که برف باریده است. بعد ازان که مراجعت کرد ۴، سلطان کیفیت هوا را استفسار کرد ۵ مهستی در بدیه این رباعی را گفت:

شاه ۱ فلکت اسپ سعادت زین کرد و ز ۶ جمله خسروان ترا تحسین کرد
تا در حرکت سمند زرین نعلت بر کل نهمه پای، زمین سیمین کرد
سلطان به مهستی التفات کرد:

بادشاه خاتون >

بادشاه خاتون بنت قطب الدین محمد سلطان، که در ایام دولت سلطان غازان بوده: گویند: خاتون فاضله و عاده و زیبا طینت بود، و بانواع فضائل و کمالات آراسته بود: اکثر اوقات مصاحف و کتب کتابت کردی. و این رباعی ازوست:

آن روز که، در ازل نشانش کردند آسایش جان، بسی دلانش کردند
دعوی بلب نگار می کرد نبات زان روی سه چوب در دهانش کردند
درون پرده عصمت، که تکیه گاه من است ۸ مسافران هوا را، گذر بدشواری است ۹
همیشه باد سر زن بزییر مقنعه او که تار و پود وی از عصمت نکوکاری است ۱۰

-
- ۱- ن - ش: کشادم. ۲- ن - ش: اشاره. ۳- ن - ش: خدای هست.
۴- ن - ش: نمود. ۵- ن - ش: فرمود. ۶- ن - ش: و از
۷- متن این شرح حال ندارد، از ن - ش گرفته شد. ۸- ن: من ست.
۹- ن: بدشواریست. ۱۰- ن: کاریست.

بر لعل که دید هرگز از مشک رقص بسا غالیه بر بوش کجا رانده رقم
جانان! اثر خصال سیه، بر لب تو قاریکی و آب زندگانی است ۱ بهم
چون بر سریر ملک استقرار یافت پرتو التفات بر حال ارباب فضل
و دانش انداخت شمه ترتیب ایشان رقم نمود. [6]

مسماة ۲ جهان خاتون

از مشاهیر شعرای شیراز بود و در حسن و جمال نظیر ۳ نداشته. و او را
از اسباب دنیوی جمعیت تمام بوده. چنانچه همیشه ظرفا و ندماء در مجلس او
حاضر می شده اند ۴ و او رعایت این طایفه می کرده ۵. و همه او را در ظرافت
و لطافت طبع و حسن ادراک مسلم میداشته اند ۶.

گویند: عبید ذاکانی — که در عالم بفضل و فراست مشهور است —
روزی قصد مجلس شاه ابواسحاق کرد. بعضی نزدیکان گفتند: جمعی از
مسخرها پیش اویند، امروز ملاقات متعذراست! عبید بدین سبب برنجید و
ترک تحصیل علوم و فنون کرده رو ۸ بمسخری و ندیمی و هزل و مطایبه و
هجو آورده. و این رباعی را گفت:

دور علم و هنر، مشوچومن، صاحب فن تا نزد عزیزان نشوی خوار، چو من
خواهی که، شوی قبول ارباب زمن کنک آور و کنکری کن و کنکره زن

و این قطعه را نیز درین فرصت انشا کرد:

ای خواجه! مکن تا بتوانی، طلب علم کاندلر طلب روزی ۹ هر روزه نمائی
رو! مسخری پیشه کن و مطربی آموز تا داد خود، از کهنتر و مهتر بستانی

۱- ن: زندگانیست.

۲- ن: احوال جهان خاتون. ۳- ن: ش: نظیر خود. ۴- ن: ش: شدند.

۵- ن: ش: میکرد. ۶- ن: ش: داشتند. ۷- ن: ش: برین.

۸- ش: روی به. ۹- ن: روزه.

و نیز بهجو و هزل و مطایبه سر بر آورد ۱ و درین شیوه شهرت کرد ،
و مطایبات و هجویات او مشهور شد . چون از ولایت قزوین داعیه شیراز
کرد و متوجه مجلس جهان خاتون شد ، آنجا ظرفاء و ندماء خوش طبعان همه
حاضر شدند . و میان او و جهان [۷] خاتون مشاعره عظیم شد و بدیه گفتند ،
و جدل و نکات و دقایق تا بیکاه کشید . کویند : آن روز جهان خاتون غالبی
کرد ۲ . روز دیگر باز عزم میدان سخن پردازی کرده ۳ ، بدرخانه جهان خاتون
رفت . دید که اسب بسیار بدرخانه ستاده و مردم هر جا بتماشای حاضر شده اند .
چون احوال پرسید ، گفتند ۴ : دوش خواجه قوام الدین وزیر ، جهان خاتون
را بنکاح خویش در آورد . عید فی الحال ۵ قطعه مطایبه ۶ انشا کرد و مصراع
آخر آن قطعه اینست :

خدای جهان را جهان تنک نیست !

و بدرون خانه فرستاد : چون خواجه مطالعه کرد ، جهان خاتون بفراست
دریافت ۸ که در باب او عبید ظرافت کرده است ، و از روی عرفان قطعه
را خواند ۹ و شکفته شده ، او را طلبید ۱۰ و صحبت داشتند و رعایت او
بجای ۱۱ آوردند . این مطلع از جهان خاتون است :

مصوری است ، که صورت ز آب می سازد ز ذره ذره خاک ، آفتاب می سازد

۱- ن - ش : و سر بهزل و هجو و مطایبه بر آورد .

۲- ن - ش : و چون روز دیگر عبید باز . ۳- ن - ش : کرد .

۴- ن - ش : گفتندش خواجه . ۵- ن - ش : این قطعه .

۶- ن - ش : مطایبه آمیز .

ش : در پا ورقی این قطعه ثبت است :

و زیرا ! جهان قحبه بسی وفاست قرا از چنین قحبه ننگ نیست

برو کس فراخی دگر را بخواه خدائی جهان را جهان تنگ نیست ص ۴۱۱

< - ن - ش : کرد بخندید . ۸- ن - ش : دانست که .

۹- ن - ش : خوانده . ۱۰- ن - ش : طلبیده صحبت .

۱۱- ن - ش : بجا می آوردند .

مسماء بی بی حیات

ظریفه و عارفه ۱ روزگار بود، و خواجه قوام الدین حسن او را ۲ در نکاح خود داشت، چون خبر تزویج جهان خاتون را شنیده ۳ رنجیده این بیت را انشا کرده بخواجه فرستاد:

هر که غم جهان خورد، کی خورد از حیات بر رو تو غم جهان مخور تا ز حیات بر خوری
آورده اند که: جهان خاتون از خواجه ۴ حافظ ملاقات کرده، ۵ و خواجه این غزل خود را [۸] باو ۶ خوانده است که:

دردم از یار است و درمان نیز هم دل فدای او شد و جان نیز هم
چون بدین بیت رسید:

اعتمادی نیست بر کار جهان بلکه بر کردون کردن، نیز هم
جهان خاتون در هدیه این ۸ را گفت که:

حافظا! این می پرستی تابکی می ز تو بوزار و مستان نیز هم ۹
خواجه حافظ گفت:

بر جهان کهنه مالم بگذریم چون کدا بگذشت و سلطان نیز هم

بی بی مهری

در ایام دولت شاهرخ میرزا، در ملازمت کوهر شاد بیکم طاب الله ثراه بوده ۱۰

- ۱- ن - ش: آن روزگار بوده. ۲- ن - ش: نیز در.
- ۳- ن - ش: شنید برنجید و این بیت را گفته.
- ۴- ن - ش: بخواجه. ۵- ن - ش: کرده، خواجه ۶- ن - ش: باو میخوانده.
- ۷- ن - ش: که: ۸- ن - ش: این بیت را.
- ۹- ن - ش: بعد ازین عبارت و شعر زیر ندارد. ۱۰- ن - ش: طاب ثراه بود.

و مرتبه خصوصیت ۱ داشته و زن خواجه عبدالعزیز حکیم بوده ، و در حسن و جمال نادره ایام بوده : و غیر ازان غزل — که سبب تحریر این مختصر شده — ابیات خوب دارد : این مطلع ازانجمله است و شهرت تمام دارد :

بیخ هر خاری که ، آن از خاک من ، حاصل شود زاهد ، ار مسواک سازد ، مست و لایمقل شود

۲ اورا ، بسططان مسعود میرزا — خواهرزاده بیکم — نظر رغبت ۳ بوده : روز عیدی برسم مبارک باد — چنانچه قاعده است — بدیدن او رفته بود : سلطان مسعود در برج قلعه اختیارالدین — که در شهر هرات است — نشسته بود : بعد از دریافت ملاقات از هر جا حکایات مذکور می کشت : دران محل حکیم — که شوهر مهری بود — از دور در پایان قلعه میکذشت . سلطان مسعود تبسم فرموده اورا بمهری نمود ، و او در بدیه این بیت را انشا کرد که : [۹]

کردم بر اوج برج ، مه خویشتن طلوع جهان ای حکیم ، طالع مسعود من ، نکر این رباعی از جمله مطایبات اوست که در بدیه گفته است ، و آن چنین بوده که : مهری در پیش بیکم نشسته بود که حکیم از دور پیدا شد ، بیکم کس باستقبال او فرستاده باحضار او استعجال میفرمود . او ۴ از جهت کبرسن و بسط خاطر بیکم ، عصا زنان دعا می گفت و در قدم برداشتن حرکات می کرد . درین باب بیکم بمهری گفت ۵ که : بدیه چیزی انشا بکن ! چون حکیم بمجلس رسید مهری این نظم را بگفت .

۶ مرا با تو سری یاری نماده است ۶ دل مهر و وفاداری نماده است ۶
تسرا از ضعف پیری قوت و زور چنانکه پای برداری نماده است ۷

-
- ۱- ن - ش : خصوصیت و مصاحبت داشته . ۲- ن - ش : گویند :
۳- ن - ش : محبت بوده . ۴- ن - ش : وجهت . ۵- ن - ش : گفتند .
۶- ن - ش : نماد ست . ۷- ن - ش : ضعف و پیری .

و روزی، در محل سیر خیابان مهری ۱ — که اهل روزگار بتماشای بهار بیرون آمده بودند — مهری در گوشه نشسته نظاره می کرد، دید که : پیری خرمن صبر در تابش ۲ مهر او سوخته و پیرهن ۳ تحمل چاک زده، نظر محبت بر جمال او دوخته. مهری او را طلبیده صورت حالش باز پرسید: پیر گفت: چکویم ای جوان زیبا :

آنجا که میان است چه حاجت به بیان است

مهری تبسم کرده این رباعی را گفت :

یارب که سرشتم ز چه آب و چه گل است میلم همه سوی دلبران چکل است
کر میل مرا، بسوی پیران بودی از پیر ضعیف نا توانم چه گل است ۴

این دو [10] رباعی هم ازوست که برای حکیم گفته است :

هرگز کامی ز خفت و خوابم ندی شب با تو سخن کنم، جوابم ندی
من تشنه لب و تو خضر و قتم، کوئی از بهر خدا چه شد، که آبم ندی
در خانه تو، آنچه مرا شاید، نیست بندی، ز دل رمیده بکشاید، نیست
کوئی: همه چیز دارم از مال و منال آری! همه هست، و آنچه میباید، نیست

این رباعی نیز ازوست که :

شوی زن نوجوان اگر پیر بود چون پیر بود همیشه دلگیر بود
آری مثلست، این که، زنان میگویند: در پهلوی کس ۵ تیر به از پیر بود ۶

گویند: شبی حکیم و مهری هر دو در مجلس بایسنغر مرزا نشسته بودند، و بزم خاص را بلطائف و نظائر و امثال آن مزین داشتند، در آخر آن مجلس، که کیفیت شراب ناب بنهایت رسید و مطایبه مهری جهت انبساط بساط شاهی بدور انجامید. حکیم برخاسته از مهری داد خواهی کرد که :

-
- ۱- ن - ش : روزی در محل سرخ پایان که اهل . ۲- ن - ش : بآتش مهر او .
۳- ن - ش : پیراهن . ۴- یعنی -- چه گله است -- بخذف هائی مخفی .
۵- ن - ش : پهلوی زن . ۶- ن - ش : بعد ازین عبارت زیر ندارد .

از دست او بجان آمده ام که در خانه نمی نشیند ! میرزا بمطایبه گفت : حالا که بخانه میروی او را بر پای کنده بنه ! حکیم در آخر مجلس بخانه رفت ، کیفیت مستی او را بران داشت که کنده بر پای او نهاد : مهری محرکه که بیدار شد این رباعی را گفته پیش مرزا فرستاد که :

افسوس نه در کنده بخوابد سودن پای که دو شاخه بود صد کردن را
شه کنده نهاد سرو سیمین تن را زین واقعه ماتم است [11] مرد و زن را

میرزا خوانده خنده کرد . مهر دو را پسندیده تالیفات و عذر خواهی سرفراز کردانید :

مغول خانم

مهد عالیہ ۱ مغول خانم ، حرم محترم مجد خان شیبانی ، و والدہ مجد رحیم سلطان بود . تعریف او همین بس است که ۲ در عقل و فراست نظیر خود نداشت . چون ۳ فطرتش بجواهر نظم مزین بوده ، ازو کاهمی نظمی ظاهر میشد . و این مطلع ترکی ازوست و جواب عبید خان گفته است که :

دیباکیم دردینکنی اظهار ایله دلدار آلیدا
قایسی بیر دردیمنی اظهار ایلامین یار الیدا ۴

و مطلع عبید خان این است که او جواب گفته است :

بیر بیر ایتینک دوستلار دردیمنی دلدار آلیدا
ایتیب ایتیب ییغلانکییز زنهار زنهار آلیدا ۵

۱- ن - ش : مغول خانم حرم محترم مجد خان شیبانی و والدہ .

۲- ن - ش : است که در عقل و فهم و فراست .

۳- ن - ش : فطرتش .

۴- در بین السطور ترجمه ثبت است :

گو که درد خود را اظهار بکن در پیش دلدار کدام یک درد خود را اظهار بکنم در پیش یار

۵- ترجمه :

یک یک بگو - تو درد مرا گفته گفته بگوئید البته در پیش او

عبیدخان تتبع امیر علی شیر کرده و مطلع امیر علی شیر این است :

کیمسه گر حالیم فی اظهار ایلا ماس یار آلیدا
خاطریم کیمدین ملول اولسون کیمیم یار آلیدا ۱

و جواب علی شیر بسیار مردم گفته اند ازانجمله امیر رستم علی ولد قاسم ترکی
کوی چنین گفته است :

جان بیوردا سجده قیلدیم اول جفاکار آلیدا
شکر کیم با شیمنی قویلدوم عاقبت یار آلیدا ۲

و دیگر امیر محمد صالح که مشهور روزکار است ، نیز جواب گفته و این
دو بیت ازوست :

نی کونکول کیم قیلغامین دردیمنی اظهار آلیدا
نی کونکول سینرلیغ غمین ایتور کیم یار آلیدا ۳
ای [12] صبا! دردیمنی ییغلاب ییغلاب ایتور مین سینگ
ایتیب ایتیب ییغلاغای سین سین ققی یار آلیدا ۴

مولانا شوقی حجکپتوئی (؟) هم اینجا گفته است و این مطلع ازوست که :

ایلادیم فریاد اغیارالکیمدین یار آلیدا
شکرکیم که لعمی (کذا) قیلدیم اظهار آلیدا ۵

ولی بیک ولد امیر بیک یمغورچی ۶ چنین گفته است :

هجر نینک اندوهی دین باشیمنی اغیار آلیدا
تاشقه اوردوم کیم نیچون باش قویمادیم یار آلیدا ۷

۱- ترجمه :

کسی که حالیم را اظهار نمیکند خاطریم از کدام ملول شود در پیش او

۲- ترجمه : وقت جان دادن . که سر خود را گذاشتم .

۳- ترجمه : که خواهم کرد . نه غم بیدی .

۴- ترجمه : میبویم گفته گفته .

۵- ترجمه : کردم .

۶- ن - ش : ولی بیک بمغورچی نیز دارد چنین گفته است که :

۷- ترجمه : ازاندوه هجر تو سر خود را درپیش اغیار به تنک زدم که برای چه سر نهادم .

افاق بیگه جلایر

دختر امیر بیک ۱ جلایر و همشیره میر حسن علی جلایر ۲ پدر سلطان اویس و شوهر دلشاد خاتون ، که لقب — ایلخانی — داشته ، جد سلطان احمد ۳ بغدادی بوده . و خواجه حافظ شیرازی [غزلی] ۴ در مدح او دارد و مطلعش این است که :

احمد الله علی معدلت السلطانی احمد شیخ اویس حسن ایلخانی

و افاق ۵ جلایر در خوش طبعی شهره آفاق است . و حرم امیر درویش علی کتابدار بوده ، که سالها در قبه الاسلام بلخ ایالت کرده . و برادر امیر علی شیر بوده . و افاق جلایر اشعار خوب گفته است و در میان خواص و عوام شهرت تمام دارد . و این مطلع - ازوست :

آه ازان ۸ زلفی ، که دارد رشته جان ، تاب از او وای ازان ۸ لعلی ، که هر دم میخورم ، غوناب از او و ۹ این مطلع - هم ازوست و بسیار خوب ۱۰ و رنگین [۱۳] گفته است که :

اشکی که سر ز کوشه چشم برون کند بر روی من ، نشیند و دعوی خون کند و ۱۱ این مطلع ، در وقتی که از شراب توبه کرده ، پیش بدیع الزمان میرزا نشسته بود ، و میرزا کاسه میخورد ۱۲ ، گفته است :

من اگر توبه ز می کرده ام ، ای سروسهی تو خود ، این توبه نه کردی ، که مرا می ندهی

- ۱- ن - ش : امیر علی جلایر .
- ۲- ن - ش : است که ایشانرا امارت موروثی است ، بلکه از طبقه ایشان سلطنت نیز کرده اند . و شیخ حسن جلایر پدر سلطان اویس جلایر و شوهر دلشاد خاتون .
- ۳- ن - ش : حاکم بغداد بوده ، خواجه .
- ۴- ن - ش : غزلی .
- ۵- ن - ش : نامش در هر جا آفاق جلایر دارد که صحیح است . نسخه اساسی ایاق دارد .
- ۶- ن - ش : و برادر امیر نظام الدین علی شیر بود .
- ۷- ن - ش : از انجمله است .
- ۸- ن - ش : زان .
- ۹- ن - ش : این .
- ۱۰- ن - ش : خوب گفته است که .
- ۱۱- ن - ش : این مطلع را در محلی که از شراب توبه .
- ۱۲- ن - ش : کاسه می خورد .

و این ۱ مطلع نیز ازوست ۲ :

فتوان دید رخ غوب ترا ماه بهام زانکه آسان نتوان کرد بخورشید نگاه
این رباعی ۳ هم از او مشهور است :

آبی که فلک بلب چکاند مارا سرکشته بحر و بر دواند مارا
ای کاش بمنزلی رساند مارا کز هستی خود باز بهاند مارا

نهایی ۲

عصمت بانی (کذا) نهانی ۵ همشیره خواجه افضل دیوان بود : و
خواجه ۶ از اشراف دارالامان کرمان بوده < و چندین سال وزارت سلطان
حسین مرزا با استقلال کرد. و شعر را سلیس میگفت، اشعار نیک دارد و از
جمع فضایل بهره مند بوده < . نهانی ۸ نیز فاضله بود، و طبعش خوش ۹
داشت و اشعار خوب گفته است. این مطلع ازوست که تتبع ۱۰ این غزل
شیخ کمال خجندی کرده ۱۱ :

هزار سرو که در حد اعتدال برآید بقامت نرسد کر هزار سال برآید
اگر چه مهر بتقدیر لایزال رسد ۱۲ بهام من نرسد، کر هزار سال برآید

پیچیده

بیجه منجمه ظریفه و عارفه نادره ایام بوده. خصوص در علم

-
- ۱- ن - ش : این . ۲- ن - ش : که : ۳- ن - ش : اوهم مشهور است .
 - ۴- در نسخه اساسی عصمت بانی نهالی . ۵- ن - ش : نهانی همشیره .
 - ۶- ن - ش : افضل . ۷- ن - ش : بود . ۸- نسخه اساسی : نهالی .
 - ۹- ن - ش : خوب . ۱۰- ن - ش : که تتبع غزل شیخ .
 - ۱۱- ن - ش : کرده است که . ۱۲- ن - ش : برآید .

نجوم که مثل او نبود و از [علوم] دنیوی نیز [14] جمعیت تمام داشت و اکثر فضایل را کسب کرده بود، و منظور امراء و سلطان ۱ بود :

گویند : در میان او و حضرت مخدومی مولانا نورالدین عبدالرحمن جامی ظرافتها واقع شده ۲ . چنانچه حضرت مخدومی حمام ساختند او نیز حمام ساخت . ایشان مدرسه بنا کردند او نیز مدرسه بنا کرد . و ایشان مسجد ساختند او نیز مسجد ساخت و اکابر را جهت نماز طلبید ۳ و تکلفات نمود . اما ۴ مولانا عبدالرحمن جامی نیامد و قطعه گفت ۵ که :

نکذارم بمسجد تو نماز زانکه محراب تو ۶ نمازی نیست

او شنید < و مضطرب شده گفت : ایشان چه میفرمایند ! که ۸ هر چه ایشان ساخته اند من هم ساخته ام ! و فضایی که ایشان دارند ، من هم دارم ! ایشان ۹ شعر می گویند ، من هم می گویم ! ایشان چه چیز دارند که من ندارم ! ملا فرمودند که : ما چیزی داریم که او ندارد ! او جواب گفت ۱۰ که : ما هم چیزی داریم که او هم ندارد ! بلکه او را بها احتیاج است ۱۱ ! حضرت مخدومی را این سخن بغایت خوش آمد و بخانه او تشریف بردند ۱۲ و اکابر همه حاضر شدند . بیجه منجمه دران مجلس خدمات پسندیده کرد . این مطلع ازوست ۱۳ که در فوت شوهر خود انشا کرده است :

کوکب بختم ، که بود از وی ، منور آسمان بنگرای مه ! کز فراق در زمین است این زمان

۱- ن - ش : سلاطین . ۲- ن - ش : شد .

۳- ن - ش : طلبیده تکلفات . ۴- ن - ش : اما حضرت مولانا .

۵- ن - ش : گفت ، این بیت ازان قطعه است : ۶- ن - ش : محراب آن .

۷- ن - ش : شنیده . ۸- ن - ش : چه میفرمایند ! هر چه .

۹- ن - ش : و ایشان . ۱۰- ن - ش : جواب داد که .

۱۱- ن - ش : احتیاجست . ۱۲- ن - ش : تشریف برد .

۱۳- ن - ش : از بیجه منجمه است -- که در فوت شوهر خود انشا کرده -- است :

عصمتی

عصمت یا بی بی عصمتی ۱ از ولایت خاف بوده و برادری داشته است که آنجا ۲ [۱۵] چند گاه بوده و بدان مناسبت — حاکمی — تخلص دارد :
و دیوان او در میان مردم مشهور ۳ . این مطلع ازوست :

کمان ابروی من ! فکر من زار بلاکش کن فکن بر سینه ام تیری ، و پیکانش در آتش کن ۴
اما عصمتی بغایت صالحه و ساجده بود و موافق حال خود تخلص
اختیار کرده . این مطلع ازوست که :

از پا شکستگان ، طلب کعبه ، مشکل است آن کعبه ، که دست دهد ، کعبه دل است

بیدلی

حرم مولانا شیخ عبدالله دیوانه بود ، و مولانا شیخ عبدالله از جمله
خوش طبعان مشهور شهر هرات بوده ۵ : و این مطلع او را امیر علی شیر در
کتاب — تذکرة الشعراء — آورده است ۶ :

من مسکین بسر کوی تو ، هر چند دویدم غیر آهی و سرشکی ز دل و دیده ندیدم

این مطلع از مسماة بیدلی است : <

روم بباغ و ز ۸ نرکس دو دیده وام کنم که تا نظارة آن سرو خوشخرام کنم

فهرانی شیرازی

فهرانی شیرازی را از مردم آنجا بسیار در حسن و جمال و فهم و فراست

۱- ن - ش : بی بی عصمتی . ۲- ن - ش : آنجا چند گاهی حاکم بوده .

۳- ن - ش : مردم هست . ۴- ن - ش : در آتش کن .

۵- ن - ش : بود . ۶- ن - ش : که . < - ن - ش : و این .

۸- ن - ش : و از .

تعریف میکنند و میگویند که : دران دیار مثل او از طبقه اناث در فصاحت و بلاغت کم است و این مطلع را ازو میخوانند که :

شب، سک کوی^۱ بهرجای^۲ که پهلومی نهد روز ، خورشیدان زمین می بوسد و رو می نهد ۲
و در تتبع آن غزل حضرت مخدومی مولانا عبدالرحمن جامی که :

معلم کوسده تعلیم بیداد آن پری رو را که جزخوی^۳ نکو، لایق نباشد زوی [۱۶] نیکورا
۳ دیگر اعزه نیز دارند . مثل مولانا بساطی^۴ می گوید :

بزنجیر، ازچه می دارد، رقیب آن سرو دلجورا مرا زنجیر می باید ، که من دیوانه ام او را
مولانای نرکسی می گوید :

وفا در دل نکردد هرگز آن شوخ جفا جورا ز من بهتر نمیداند کسی نیک و بد او را
مولانا آهسی می گوید ۵ :

سکش را ، یار خواندم زدکره از چشم ابرورا من مسکین چه دانم ، آدمی پنداشتم او را
مولانا حیرتی می گوید ۶ :

مه من ، شام عید از کوشه ننمود ابرورا فلک چندین چراغ افروخت تا پیدا کند او را
میر مهدی مشهدی گوید :

بآب زر نشانی هست قیغ آن جفا جورا که خون هر کرا ریزد ، نپرسد هیچ کس او را
مولانا قاسم کاهسی می گوید :

مصور تا بصورت کرد نسبت آن پری رو را نمیخواهم که بر دیوار بینم صورت او را
و این فقیر هم کستاختی کرده < است :

درون دیده خواهم جا سکان آن پری رو را که من ، بسیار به میدانم از مردم، سک او را
اما نهانی چنین میگوید که ۸ :

شدم دیوانه ، تا در خواب دیدم آن پری رو را چه باشد حال ، اگر بیند به بیداری کسی او را

۱- ن - ش : کویت .

۳- ن - ش : و دیگر .

۵- ن - ش : این عبارت از ن ش گرفته شد . نسخه متن ندارد .

۶- ن - ش : این عبارت ندارد . < - ن - ش : کرده ام که :

۸- ن - ش : میگوید .

دختر قاضی سمرقند ۱

بسی نازک خیال بوده است : کیفیت احوال او معلوم نشد ، اما لطافت طبعش از نظم او مفهوم و معلوم ۲ میشود : این مطلع ازوست و عاشقانه گفته است :

مکو : رسوای عشق ، از مردم عالم ، غمی دارد که عاشق کشتن و رسوا شدن ، هم عالمی دارد

نسائی ، فخر النساء

و دختر امیر یادگار ۳ از سادات صحیح النسب [17] ممالک خراسان است ۴ ، وطن او از ولایت زاده کنبد و دوغ آباد ۵ است . چون در اصل فطرت طبعش از جواهر ۶ نظم مزین و محلی واقع شده ، در ظهور ان اختیار نیست : نامش فخرالنساء است ، بدین مناسبت نسائی تخلص کرده است . این غزل ازوست و جواب آن غزل استاد گفته است < :

دردم زیاده میشود و کم نمیشود کفتم : بصبر چاره کنم ، هم نمیشود

غزل

شادم ، اگر دلم ز تو ، بسی غم نمیشود یاری غم تو ، از دل من کم نمیشود
مرهم مساز بهر دوی من ، ای طبیب ! کین درد عاشقیست ، بمرهم نمیشود

۱- ن - این عنوان ندارد . ۲- ن - ش : مفهوم میشود .

۳- ن - ش : این کلمه ندارد . ۴- ن - ش : خراسان است .

۵- ش : زاده جنید و فرع آباد

کنبد و دوغ آباد در ایران زیاده از یک است . مثلاً :

دوغ آباد : تربت حیدریه و فردوس و جیرفت و کرمان .

کنبد : همدان و تبریز و ملایر و مراغه (به سه جا) و رضائیه و خوی (دو جا) و اهواز و زنجان - رک : فرهنگ آبادیهای ایران . اینجا مقصد از دوغ آباد است که در تربت حیدریه میباشد ، زیرا که در شرح حال همشیره اش خانم خانزاده تربت (حیدریه) نوشته شده است .

۶- ن - ش : بجواهر . ۷- ن - ش : که .

داغی نهاده بر دلم ای بیوفا، که عمر
محراب ابروت بنظر تا نیایدم ۱
سازد بداغ هجر (نسائی) خاکسار چون خاطرش بوصل تو غم نمیشود

این مطلع هم ازوست که :

عاشقی، بر قامت ابرو کمندی کرده ام با همه پستی، تمنای بلندی کرده ام
این مطلع هم ازوست و جواب دختر قاضی سمرقند گفته است که ۲ :

بعالم هر که را بینی بدل درد و غمی دارد ز دست غم منال ای دل که غم هم عالمی دارد

و در اصل این بحر و قافیه را مولانا علمی قانونی دارد و مشهور است که :

بعالم از جفایت هر کس را بینم غمی دارد [18] جفا تاکی توان کردن، وفا هم عالمی دارد

و امیر عیسی بیک ۳ یکی از امیرای ترخان بوده و در نظم چیزهای ۴

خوب دارد و این کوشه را گفته و نیک واقع شده و شهرت دارد ۵ :

ز هشیاران عالم هر که را بینم غمی دارد دلا ! دیوانه شو، دیوانگی هم عالمی دارد

یکی دیگر از لوندان عالم گفته است :

مکونوروز عالم بهرمی هر گس غمی دارد که بنک ساده، هم کر باده نبود، عالمی دارد

این رباعی نیز از دختر امیر یادگار است :

در خراب دمی همدم دلداری شدم زین واقعه باشادی و غم، یار شدم ۶

خانم خانزاده تربتی <

خانزاده تربتی ۸ همشیره فخرالنسا است و دختر امیر یادگار ست : در

خوش طبعی نظیر ندارد . نظم او خالی از لطافتی نیست . این مطلع ازوست :

شبی در کلبه ما، میهمان خواهی شدن، یا فی ! انیس خاطر این ناتوان خواهی شدن، یا فی !

۱- ن - ش : محراب ابروت فقط تا نیایدم . ۲- ن - ش : کلمه (که) ندارد .

۳- ن - ش : لنگ که یکی . ۴- ن - ش : چیزها . ۵- ن - ش : که .

۶- ن - ش : از کلمه (این رباعی) تا این بیت ندارد .

< این شرح حال از ن - ش گرفته شد . نسخه اساسی ندارد .

۸- یعنی تربت حیدریه .

پرتوی

از خطه پاک تبریز است : کیفیت حالاتش معلوم نشده ۱ اما بلطافت طبع از مشاهیر این طائفه است . و این مطلع او شهرت دارد که :

جامه کلکونی ، درآمد مست ، در کاشانه ام غیز ای همدم ! که افتاد آتشی در خانه ام

شاه ملک سید بیکم

عقیقه صالحه سید بیکم بنت سید حسن کاره کیاست ۲ و از سادات عالی نسب قوی حسب ولایت جرجان است که باستراباد شهرت دارد و پای تخت مازندران است . ۳ دران دیار این مردم ، در تنق عصمت و سراق اعتبار ، از تعریف مستغنی اند :

نام اصلش شاه ملک است ، ۴ و در اسلوب نظم طبعش بغایت ملایم و سلیقه اش موافق واقع شده . بمناسبت [19] نام — ملک — تخلص میکند و درین زمان ملک طائفه خود است . این جاها او را — بیکم شاعر — مہکوبند . فی الواقع دیوانش را دیدم خوب بود . این غزل را مناسب حال خود گفته است که ۵ :

چکویم ! پیش بیدردان ، ز درد بیقرار خود
چو یاد آرم من سرکشته از یار و دیار خود
که می بینم ، چوزلف او ، پریشان روزگار خود
چو غنچه کرچه خون دیدم دل امیدوار خود
اگر در پیش او صد بار کویم حال زار خود
سر و سامان نمی بینم من مسکین بیکار خود
بخوام سوخت آخر ، ای (ملک) لوح مزار خود

مراد ددی است در دل ، بیقرار از هجر یار خود
بدر دل چنان کریم ، که خون کرد دل خارا
ازان ، پیوسته در عالم ، چنین سرکشته میگردم
کلی از باغ وصل او ، نجیدم بر مراد دل
ز استغنا ، ندارد کوش یک بار ، آن جفا پیشه
بکار خویش حیرانم ، که از عشق بتان مهرکز
ازین سوزی ، که من دارم ز عشق او ، پس از مردن

۱- ن - ش : نشد . ۲- ن - ش : کارکیا . ۳- ن - ش : و دران .

۴- ن - ش : چون اصل نامش شاه ملک است .

۵- ن - ش : غزل مناسب حال غربت خود و کیفیت احوال گفته .

دختر غزالی ۱

دختر غزالی یزدی است : کویند بحسن صورت و صیرت اراسته است :
طبعش در نظم بسی پرشور است ، این چند مطلع ازوست :

کوه کن بیهوده شوری در جهان افکنده است کنده سنی چند ، و پندارد که ، کوهی کنده است
دمبدم همچو صبا کرد سرایت کردم تا برون آئی و خاک کف پایت کردم
پر شد از خون جگر دیده نمناک مرا ساخت رسوای جهان سینه صد چاک مرا

بی بی آرزوی ممرقندی

از خوش کویان سلیم طبع آن دیار ۲ بوده : اگرچه [۲۰] کم گفته
است ، اما اشعار او دیده شد نیک بود : این مطلع ازوست :
مانده داغ عشق او بر جانم از هر آرزو آرزو شورست عشق و من مراسر آرزو

ضحیعی

معاصر بی بی آرزو بوده . اوهم جواب گفته و خالی از لطافت نیست :
در دلم بود آرزویت بیش از هر آرزو دیدم آن روی و فزون شد آرزو بر آرزو ۳
کویند : شوهر پری داشت و او نیز مرد فهیم بود و کاهسی باهمم مطایبه
میکردند . این رباعی را برای شوهر گفته است :

ای مرد ! ترا بمهرم انکیزی نیست هم پیر و ضعیفی و ترا چیززی نیست
با این همه میدهی بهستم ۴ ز زدن خود قوت آن ترا که بر خیزی نیست
شوهرش در جواب میگوید :

ای زن ! دگر آنکه با من آمیزی نیست کار تو بغیر فتنه انکیزی نیست
دارم همه عیب را ، که گفتی ، اما ! عیسی بتر از بلای بی چیززی نیست

۱- این شرح حال در ن - ش نیست . ۲- ن - ش : این طایفه دران دیار .

۳- مصرع آخر در نسخه اساسی نیست و از ن - ش گرفته شد . ۴- ن - ش : نهیم .

حیات ۱

حیات کویند : از شهر مهرات است و غیر از لطافت طبع از حسن و جمال نیز آراسته است : این غزل ازوست :

عجب شهرین لبی ، لیلی هذاری ، کرده ام پیدا	درین ایام خوشحالم ، که یاری کرده ام پیدا
بیاد لعل شیرین ، میکنم چون کوهکن ، جانی	چو فرهاد ، از برای خویش ، کاری کرده ام پیدا
و پا افتادم از اندوه هجران ، چون کنم یا رب !	که این اندوه ، از دست نکاری کرده ام پیدا
چو مجنون ، می نهم رو ، بر کف پای سک کویش	من دیوانه نیکو غمگذاری کرده ام پیدا
بیسکدم صرف راه آن بت بیسکانه وش کردم	(حیاتی) آنچه من در روزگاری کرده ام پیدا

بی بی اتون

زن مولانا بقائی بود و مولانا را احتیاج به تعریف نیست : مهر دو محرم و ندیم عبدالله خان بودند ، و جهت انبساط خاطر ، باهم مطایبه میکردند : این رباعی را مولانا بقائی برای زن خود گفته و شهرت گرفت :

باز آن ۲ صنی پیر زنی کشت مرا	کاواک چونی ، ازو شده پشت مرا ۳
کر پشت بسوی او دمی خواب کنم	بیدار کند بضرب انکشت مرا

اتون در جواب او این رباعی را گفته که :

ملا ! همه ناز و غمزه ات کشت مرا	تا چند زنی طعنه بانکشت مرا
شبهه همه [21] پشت سوی من خواب کنی	بسکدار که دل گرفته از پشت مرا

حجایی

دختر ، کوکب عالم افروز سپهر فضل و کمال ، یعنی مولانا بدرالدین مهلالی است ، و مولانا از تعریف مستغنی است . لطافت طبع حجایی را از

۱- این شرح حال نسخه اساس ندارد . از ن - ش گرفته شد .

۲- ن - ش : یاران صنی . ۳- ن - ش : کاواک شده چونی ، ازو پشت مرا .

نظم او معلوم میتوان کرد: این غزل ازوست و این بحر و قافیه را بسیار گفته اند:

وگرفته، هر یک ازین جمله، آفت جان است	بهار و سبزه و گل، خوش بروی یاران است
دلی که خون شده، از خار خار هجران است	بغنچه مهر چه بندد ز کل چه بکشاید
که پنج روز دگر، کل بخاک یکسان است	مران بخواریم، ای باغبان! ز کلشن خویش
ز من مپرس، که بس خاطر پریشان است	حدیث زلف دلاویز ان نمکار امشب
هزار بیت و غزل، پیش حبه حیران است	مکوی شمر (حجابی) که نزد سیمبران

دختر عفتی اسفرائینی ۱

از خیل خدما ۲ شیخ آذری علیه الرحمه بوده است. ۳ اشعار خوب دارد اما ازو همین مطلع یافت شد:

قامت سرو، که در اب نمودار شده کرده دعوی بقدر یار و نکولسار شده ۴

مسماء فاطمه خاتون ۵ دوستی

۶ مسماء فاطمه خاتون دختر درویش زاده پیر درویش قیام سبزواری. بسیار خوش طبع بوده و شعر را خوب می گفته است و — دوستی — تخلص میکرد: این غزل ازوست:

هر که کفر زلف او پیستد، ز ایمان بگذرد	هر کجا آن مه، بآن زلف پریشان بگذرد
هر که دامن کیرد این، دردش ز درمان بگذرد	ای محبان! بوالعجب [22] دردی است، دردهاشقی

-
- ۱- ن - ش: کلمه اسفرائینی ندارد. ۲- ن - ش: خدمه حضرة.
- ۳- ن - ش: و. ۴- شرح حال عفتی در ن-ش در مابین بی بی آتون و حجابی است.
- ۵- ن: این شرح حال ندارد. ش: بعنوان دختر درویش زاده بعد از شرح حال حجابی دارد.
- ۶- دختر درویش زاده درویش پیر قیام الدین سبزواری. ۷- ن - ش: میگفت.

هر که عاشق شد ، ازو دیگر سرو سامان ، مجوی زانکه عاشق ، ترک سر کویده ، ز سامان بگذرد
در فراق (دوستی) کرید چو ابر نوبهار کرید زارش چو بیند ، یار کریان بگذرد
این مطلع را در بداهت ۱ گفته است :

ز آشنائی تو ، عاقبت جدائی بود فغان که ، با تو مرا این چه آشنائی بود

بی بی یزدی ۲

بی بی یزدی از ولایت میمنه و قیار ۳ است ، و از خویشان مولانا
آهسی ست : چون همه مردم آنجا ترک اند هم بطور خود نظم ۴ می گویند :
و طبعش خالی از لطافت نیست : این مطلع ترکی ازوست و مناسب روزگار
گفته است : گویند محلی که کبک مرزا آنجا رسیده واقعه شده :

صبر ایتپ دوران ارا دولت تلاش ایتماک کیراک
میده ایستار ایل کنک بیرله معاش ایتماک کیراک ۵

نسائی

از ولایت نسا^۱ بوده و بدان مناسبت — نسائی — تخلص میکرده : این
مطلع ازوست :

مه جمال تو و آفتاب ، هر دو یکی است خط مدار تو و مشکتاب ، هر دو یکی است

دیگر هم ازین طائفه لطیف طبعان باشد ، اما آنچه یافته شد ، فراهم ۱

۱- ن - ش : در بدیهه . ۲- ن : تردی ش : تروی نسخه اساسی : بی بی یزدی .

۳- ن : قیار ، ش : قیسار . شاید قیسار باشد که قصبه ایست نزد بیرجند .

۴- ن - ش : نظم میگویند ، طبعش .

۵- ن - ش : حیرانیست دوران ارادولت تلاش آنها کیرک

میده ایستار ایل کبک پیرلان معاش آنها کیرک

آوردم و درین قصیده بدعای دولت روز افزون آنحضرت ختم کردم :

تمت تذکرة النساء ۱

قصیده ۲

گشتن از رای تو خسر خسروان روزگار
آفتاب و ماه گردد بر سرت بی اختیار
زنگی دربان قصرت بسادشاه زنگبار
وز کنیزان کمین تست دولت بر یسار
روح قدسی از لطافت در نهان و آشکار
ذره خورشید تابان را نباشد اعتبار
آنکه شد پرورده او را در شاهی بر کنار
آن چنان ماهی که خورشیدش بود آئینه دار
آنکه در این چنین، بیرون نیاید زین بحار
تابع فرمان و رایت جمله شاه و شهریار
چشم نکشادی که ناگاهی نگرود شرمسار
رست از انجنا نخل و عیش و نشاط آورد یسار
بوستان فصل خزان آمد سراسر زرنگار
هم صبا از خاکپوس آستان مشکبار
هم کلام دلکشایت گوش جان را گوشوار
خوش بود چون خال، بر روی بتان گلغذار
بهتر آن باشد که، کوشم قصه را در اختصار
آری آری، شاعران را این چنین باشد شعار
از دعایت در جهان بهتر ندانم هیچ کار
گفتم از من تحفه پیش تو باشد یادگار
بنده مخلص، نمی داند ازین به کاروبار

ای شکوه معجرت! تاج سران را افتخار
چون کنم نسبت بهاء و آفتاب کز شرف
پرده دار بارگاه قمر تو، خان خطا
از غلامان یمین تست نصرت بر یمین
فور پاک گشته ظاهر در لباس آب و خاک
آن ملک سیرت فلک قدری، که پیش رای او
کامگار بخت و دولت — ماهم — بلقیس قدر
بر سپهر نیک رای مساه تابانی تمام
گوهر پاک تو از دریای رحمت آمده
صبح و شام اندر دعایت ازل و جان خاص و عام
حاتم طائی گرا احسان ترا دیدی بخواب
سایه ات هرجا که افتاد ای مه خویشد قدر
از برای بزم گاه خادمان خیل تو
هم نسیم از طوف کویت جاودان عنبر شمیم
هم غبار خاک پایت سرمه اهل نظر
داغ حسرت، بر دل و جان عدوی دولت
نیست اوصاف ترا پایان، حکایت مختصر
نکته دارم، که باید عرض کردن پیش تو
بس که نیکوئی شنیدم از تو بر خلق خدا
یاد کردم نازنینان را در اقلیم سخن
همچو فخری کار من، باری دعای جان تست

۱- اینجا نسخه اساسی ختم شد و قصیده ندارد. در ن - ش است : درین قصیده بدعائی دولت روز افزون آن حضرت ختم کردم. فی مدح - ماهم مدظله :

۲- ن - ش : دارد و ازان گرفته شده .

بر سپهر لاجوردی، تا بود خورشید و ماه در پی هم، تا بود آمد شد لیل و نهار
تا بود گلهای باغ آدمی را، رنگ و بو تا بود با آب و تاب، این گلشن فیروزگار

دوستان، همچو گل بادا، بعالم سرخری
دشمنان، روی پر دیوار محنت زرد وار ۱



۱- بعد ازین در نسخه ن چاپ اول بر اختتام صفحه ۲۳ این ترقیمه است :

خاتمة الطبع بممدد توفیق الهی رساله — جواهر المعجایب — مصنفه علامه
فخری بن امیری الهروی در مطبع جناب منشی نولکشور صاحب دام اقباله واقع
لکهنو بمه جون ۱۸۷۳ ع حلیه انطباع پوشیده . و فله الحمد لله علی ذالک .

در طبع ثانی بر اختتام صفحه ۲۳ است :

خاتمة الطبع بممدد توفیق الهی رساله — جواهر المعجایب — و — تذکره
اناث شاعره — در احوال و کلام شان . مصنفه علامه فخری بن امیری الهروی
بار دوم در مطبع نامی منشی نولکشور واقع لکهنو ماه اگست ۱۸۸۰ ع مطابق
ماه رمضان (۱۲۹۷ هـ) حلیه انطباع پوشیده . الحمد لله علی ذالک .

دیوانِ فخریٰ ہر وی

دیباچه تحفة الحبيب

ای نام تو دیباچه هر مجموع ۱ راز فازنده بنام تو همه اهل نیاز
بر هر ورقی که گشت ۲ نام تو طراز ماراست دری ز گلشن ۳ معنی باز

غزل سرایان بوستان معانی و سخن آرایان جهان نکته دانی را که
نخستین کلام ستوده حمد و ثنا از حضرت ملک الاعلام ۴ است و حدیث
پسندیده درود نا محدود و صلوات نا معدود حضرت الانام و آل و احفاد
اجادش علیهم السلام ۵ :

رباعی

در ملک بدن جان ز برای تو خوش ست در سینه دل از مهر و وفای تو خوش است
هر جا که سخن ز دلربایان گذرد زان جمله حدیث دل ربای ۶ تو خوش است

اما بعد > ، بر صحائف ضمیر منیر مهر تنویر ارباب ذکا و اصحاب
شعر و انشاء پوشیده نماند که : این فقیر حقیر فخری بن محمد امیری غفر الله ذنوبهما >

مثنوی

چنین داشتم روز و شب در خیال که هر جا ست نظمی ز اهل کمال
همه جمع سازم بسمی تمام ندایم دران غایت اهتمام

-
- ۱- پ : دیباچه مجموعه راز . ۲- پ : هست . ۳- پ : بگلشن .
۴- پ : ثنائی ملک علام .
۵- پ : حضرت سید انام و آل و اصحاب کرام اوست صلوات الله علیه و علیهم اجمعین
اطیبین الطاهرین . رباعی :
۶- پ : حدیث جان فزای . < پ : این کلمه ندارد .

و ز آن جا گزینم گهرهای ناب که باشد همه یک دگر را جواب
مرتب نمایم یکی مخزنسی ز لعل و درش هر طرف گلشنی
تماشگاه بهر اهل نظر نمایان دران هر کسی را هنر
پسندیده طبعهای سلیم بنظاره اش اهل دل مستقیم
بحمد الله این دولت دست داد بالطاف دستور عالی نژاد

امین شهنشاه ترک و عرب

حبيب اللہش نام و آصف لقب

مثنوی ۲

طلبگار سائل بسطرف ۳ درم چو سائل طلبگار اهل کرم ۴
سرو سرور اهل اقبال و بخت باو مفتخر صاحب تاج و تخت
برحمت خداوند عرش مجید ز خویش مجموعه آفرید
سرافراز در فرقه ارجمنند نماینده چون آفتاب بلند
خلایق بدیدارش آسوده حال بدیدار یوسف چو در قحط سال
بزرگی لبسای بیالای اوست و گردم زمسند زند ۵ جای اوست
درخشنده مهری باوج جلال نشاط دل اهل فضل و کمال
شناسنده گوهر نظمها و زو نظمها را گران شد بها
سخن بار دیگر ازو یافت قدر نشانید اهل سخن را بصدر
چنان گوهر نظم را داشت گوش که شد شاعر شهر جوهر فروش
نشاطی که این خیل را شد پدید بروح نظامی و خسرو رسید
ز سعدی و حافظ چنان کرد یاد که روح همه رفتگان کرد شاد
الهی که تا چرخ فیروزه فام باطراف گیتی نمایند خرام
بفیروزی بخت فرخنده بساد بایمان چراغ دلش زنده بساد

آغاز کتاب جنگ ۱

الا ای خمرد پیشه هوشیار
 ازين طرفه مجموعه دل پذیر
 چو بر خاطر این پیکرم نقش بست
 چو آوردم از جلوه گاه خیال
 باصلاح میداشتم گوش ۲ هوش
 که درهاست این در خور گوش شاه
 شتابنده مامور فرمان شدم
 چو همراه من ۳ بخت و اقبال بود
 یکی بزم دیدم چو خلد برین
 نشسته سلیمان صفت آصفی
 مرادید و خواند از کرم سوی محویش
 بیابا بنگرم تا چه آورده ای
 خرد چون ازو بر من این لطف دید
 چو پیش آمدم از مقام قرار
 ز روی سخن پرده برداشتم
 تماش ز آغاز و انجام ۴ دید
 خرد پیشه دستور والا گهر
 ز هر گلشنی گلبنی خواستی
 درین مجلس از هرکسی گفته ایست
 تو هم در چنین کارگاه سخن
 مبسدا ببعضی شود اشتباه

حدیثی بیان میکنم ، گوش دار
 که منظور لطف جوان ست و پیر
 بتحریر بردم سوی خنامه دست
 نمودم بارباب فضل و کمال
 که تحسینم آمد ز هر یک بگوش
 رسانش بدستور سالم پناه
 بدان بزم عالی شتابان شدم
 زهم داد دربان و احسان نمود
 دران بزم سیمین بران حور عین
 بهرسو پری پیکرانش صفی
 نوازش کنان گفت پیش آی پیش
 چه کار از کمال هنر کرده ای
 سلیمان و مورث بخاطر رسیده
 بر افلاک سودم سر افتخار
 روانش به پیش نظر داشتم
 ز راه شامل بغورش رسید
 که : ای بر کنوز سخن راهبر ۵
 نسکو بوستانی بیماراستی
 ز هر جوهری جوهری سفته ایست
 ز کار سخن آنچه دانسی بکن
 که در ملک نظمت نبودست راه

-
- ۱- پ : سبب تتبع نمودن جامع بعضی اشعار در نثار مخادیم ، درین مجموعه است .
 ۲- پ : گوش و . ۳- پ : چو همراه مرا . ۴- پ : انجام و آغاز .
 ۵- پ : بجای این بیت دو بیت زیر دارد :

خرد پیشه دستور عالی نژاد
 چنین گفت دستور والا گهر

زبان مبارک بتحسین کشاد
 که : ای بر کنوز سخن راهبر

نمودم ، ز بعدی زمین بوس ، عرض
 ازین جام زرین گیتی نبای
 مرادم همه ذکر ایمان تست
 در ایام پناهندن نام تست
 وگر نه که باشم که گوید ز من
 که گویم ۱ سخن در چنین انجمن
 دگر باره گفت آصف روزگار ۲
 که خود را درین باب فارغ مدار
 بفرمان چو کردم نشاید نهفت
 که دانند ۳ مامور معذور گفت
 سخن چین از من کنون ۴ خال خال
 نه خالی که بیگانه باشد ز حال
 کم از چار گوهر درین رشته نیست
 چنان چار گوهر که گویا ۵ یکی ست
 که آمد در انسان طبایع چهار
 بپرو چار حد جهان را قرار
 اگر چار نامد گهی انتظام
 منش چارمین را نمودم قیام ۶
 ز بعد چهار ست ای نیک نام
 نوشتم دگر شاعران را کلام <
 تمنای تحسین ندارم ز کس
 امید دعائی بخیرست و بس

-
- ۱- پ : گوید .
 ۲- پ : نامدار .
 ۳- پ : داننده .
 ۴- پ : سخن بینی اکنون ز من خال خال .
 ۵- پ : گویی .
 ۶- پ : منش ساختم چارمین را تمام .
 <- پ : این بیت نداره .

غزلیات

نباشد ره بخود سوی درت هر بی سرو پا را
بصد غم گر کنم عزم سر کوی فوح بخت
تو در دل جان طلب کردی و جان دادم من از شادی ۲
زمانی لطف کن تا روی زیبای تو را بینم
شب وصل است خونم ریز ۳ امشب را مکن فردا
کجائی ای دو چشم من، که جان از روی بینائی ۴
خیال نرگس مست تو بیخود می برد ما را
نمی دانم ز شادی پر زمین چون ۱ می نهم پا را
کرم فرما که، از بهر تو خالی ساختم جا را
که ایزد آفرید از بهر دیدن روی زیبا را
چراغ همسرم، ترسم نماند زنده فردا را
که غیر از دیدن رویت نشاید چشم بینا را

بسودای سر زلف تو (فخری) رفت از عالم
ندارد یاد در عالم کسی این نوع سودا را

من و شبهای هجران بوده ام تا روزی یا ربها
تعالی الله! رخسار عرقسناکت که پندارم
ازان حال کسی ای شوخ شکر لب نمی پرسی
بیا و گوش کن هر گوشه افغان گرفتاران
مگوگر وصل جانان، مردگان را زنده می سازد
تب هجران فزون تر میشود هر روز بر جانم
ندانم حال من یا رب چه خواهد شد درین شبها
تماشای من کنم بر صفحه خورشید کوکبها
که نکشاید ز شیرینی ترا از یک دگر لبها
چو سلطانی که گاه او را گذر افتد بمکتبها
که مشتاقان ازین شادی تهی کردند قالبها
عجب گر جان بستم آخر من بیدل ازین تبها

جدا زان مه نخواهد بسا رقیبان زیستن (فخری)
کز آتش زیر خاک افزون بسر بردن بود تبها ۵

زلف بکشای که، جان بسته دام ست این جا
باده صافی و چمن پرگل و دلبر ساقی
مرغ دل از همه دم کرده و رام ست این جا
توبه و تقوی و پرهیز حرام ست این جا

-
- ۱- پ : زمین گر . ۲- پ : و من جان دادم از شادی . ۳- پ : ریزو .
۴- پ : کجائی ای چشم جانم آوردی تو بینائی . ۵- پ : این غزل ندارد .

پیش ازین بزم که گوید خیر جنت و خلعت
 محاسب را نرسد دم زدن از مجلس ما
 لاف بخشش، بر مستان خرابات، مزین
 هر که در بزم صبحوحی زندگان می افتد
 ماه من چهره بر افروز که خورشید فلک
 پنی عشاق تو گو پیک اجل رنجه مشو
 نزد ما بهتر از آن هر دو مقام ست این جا
 محاسب خود که و هشیار کدام ست این جا
 ملک جمشید بیک جرعه جام ست این جا
 صبح خیزد همه گر خسرو شام ست این جا
 بتاشای رخت بر لب بام ست این جا
 همه را کار بیک غمزه تمام ست این جا

کیست (فخری) که زند لاف غلامی بدرت

نام شام حبش و مصر غلام است این جا

ساقی! بریز باده عشرت بجایم ما
 شکرانه را که جام مرادت بکام گشت
 از یمن دید آن ۳ رخ فرخنده فال تو
 بخرام سوی باغ، که گل فرش راه تست
 فان حلال وقف مشائخ نمی خورد
 دور از تو، کار ما همه شب، آه و یارب ست
 جامی بده، که دور فلک شد بکام ما
 می باید از زمانه کشید انتقام ما
 افتاده است قمره دولت ببنام ما
 ای سرو ناز پرور زیبا خرام ما
 زندی که واقف است ز آب حرام ما
 یارب! بحضرت که رساند پیام ما

گفتم: بدام یار چو (فخری) بمانده ام

خندید یار و گفت: چه ماندی بدام ما

هست آئنه صنع خدا، روی تو یارا
 جای که رسید است کف پای تو بوسم
 گل پیرهن! چون کشت تنگ در آغوش
 تا پیک صبا کرد ۴ طواف سر کویت
 مارا بجفا هجر بینداخت! ۵ کجائی
 هر چند فراموشیت، آئین شده باشد
 در آئنه بین و بنگر صنع خدا را
 چون زهره آن نیست که بوسم کف پا را
 کان بخت میسر نشود غیر قبا را
 در دیده کشم خاک ره پیک صبا را
 ای آنکه! برانداخته ای رسم وفا را
 یکباره فراموش مکن جانب ما را

(فخری) بدعا یافته ام دامن وصلش

سهو است که گویم اثری نیست دعا را

-
- ۱- پ: این شعر ندارد . ۲- پ: بیک جرعه . ۳- پ: یمن دیدن .
 ۴- پ: کرده . ۵- پ: برانداخت .

آمد بهار و لاله نو ۱ شد پیاله را فرصت غنیمت است بهارید لاله را ۲
 گرسهر چشم جادویت این ست، ای غزال باید دوید همچو سگانت غزاله را ۳
 گل می نمود در صفت خود رساله ای روی تو دید ۴ داد پیاد آن ۵ رساله را
 دل برد نشاء ز شراب جمال تو بیخود شد و بخورد شراب دو ساله را ۶
 خالی نه شد ز گریه دل (فخری) حزین
 ساقی بسیار بساده و پر کن پیاله را

بیدل چرا نیاشم ازان سیم تن جدا کس چون شود ز جان بدل خویشتن جدا
 جان من است خدمت جانان و پیش من مردن بود ز خدمت او زیستن جدا
 در بزم دوست ۸ سوختن و مردنم چو شمع به زانکه زنده مانم ازان انجمن جدا
 خون در دل آمد از ۹ خط مشکین و لعل لب مشک خستن جدا و عقیق یمن جدا
 (فخری) غلام تست ز خویشتن جدا مساز
 یعنی که بنده را مکن از خویشتن جدا

در هر نگاهی دیده ام صد بار ازو آزارها دیگر نگاهش می کنم با آنکه دیدم بارها
 زان دلبر نامهربان کوشد بلای عقل و جان آزار میبرد گمان اما نه این مقذارها
 رفت آن مه پیمان گسل من اشک ریزان متصل سر میزنم از دست دل در خانه با ۱۰ دیوارها
 در هجر آن زیبا صتم صبر و تحمل چون کنم من عاشق دیوانه ام ناید ز من این کارها
 زین گونه بودن تا بکی رسوای شهر از دست وی غوغای اطفالم ز پی در کوچه و بازارها
 باید زیار ۱۱ سیمتن رفتن بگلگشت چمن عاقل نمی آرد شدن بی یار در گلزارها
 چون سوی باغ آرد گذر، چون برگل اندازد نظر او را که باشد در چگر از گلهذاری خارها

(فخری!) مگر دل گشت خون، باشد ۱۲ سر شکت لاله گون

زان رو که احوال درون گویاست از رخسارها

-
- ۱- پ : لاله سبب .
 ۲- پ : تا زان پیاله رفع کند سنگ ژاله را .
 ۳- پ : باید دوید چون سکت از پی پیاله را . بعد ازین شعر دارد :
 سنگی حواله شد بمن از پاسبان تو رد نیست نزد اهل ارادت حواله را
 ۴- پ : دید و .
 ۵- پ : این .
 ۶- پ : این شعر ندارد .
 ۷- پ : ای دل .
 ۸- پ : یار .
 ۹- پ : دل است زان خط .
 ۱۰- پ : خانه بر .
 ۱۱- پ : یار .
 ۱۲- پ : خون چون شد .

سجده، غیر از کعبه کویش ۱، نمی شاید مرا
جانب بیت الحرم پیمودن راهم چه سود
تا خیالت دودل آمد، چشم بر بستم ز خلق
عشق تو در دل غم آورده ۳، بدان هم را خیم
چند گوئی روز هجران را بتو خواهم نمود
گفته ای جای* دگر زین در نکردی اختیار

کافرم گر جز بر این در، سر فرود آید مرا
چون حریم کعبه کوئی تو می باید مرا ۲
جز بدیدارت نخواهم چشم بکشاید مرا
گر بهر دم صد غمی، غم دیگر بیفزاید مرا
وہ چه روز است آن! خدا آن روز بنماید مرا
چون کنم جای* دگر خاطر نیاساید مرا

(فخری) آن مه چند فرماید که باشم در فراق

بسته فرمانم اما این نفرماید مرا

کار ما را چون نمی خواهد بسان یار ما
ای که می پرسی ز حال دل ز جان زار پرس
آنکه بیزاری ست ما را در غم او از همه
قیغ بر کف آمد و ما را نهیبی هم نداد

هیچ سامانی نخواهد داشت هرگز کار ما
حال دل خود ظاهر است از دیده خونبار ما
چند خواهد بود یارب در پی* آزار ما
مردمی، گویا نمی داند پری رخسار ما

گرچه (فخری) هست هر سو صد غم از هجران یار

نیست چندان غم اگر لطفش بود غمخوار ما

آن سری کوی*، که دارم دل غمناک آن جا
روی* تو مصحف حسن است تماشاکه قدس
سر من خاک تو جانی که رمی مست ز من
یکجا شمع من آن روی چو خورشید بری
یکجا پای نهی جان کسی بهر خدای
سپه غمزۀ شوخ تو بجای* که گذشت

نیست از دادن جان نیز مرا پاک آن جا
فتوان دید بجز چشم و دل پاک آن جا
چکنم گر نکنم جامۀ جان چاک آن جا
که ز جانها برود دود بر افلاک آن جا
که جهانی نکند بر سر خود خاک آن جا
آه ازان سر که نشد بسته فتراک آن جا

بر سر کوی* تو (فخری) چو رسد نیست هجب

آن نه باغی ست که باشد خس و خاشاک آن جا ۵

بر رقیبان، ای پری! منبای روی* خویش را
گرد راحت را چه سازی توتیای* چشم غیر

دار پنهان از بدان، روی نکوی* خویش را
سرمۀ اهل نظر کن خاک کوی* خویش را

۱- پ : کویت .

۲- پ : این شعر ندارد .

۳- پ : آورد و .

۴- پ : ننماید .

۵- پ : این غزل ندارد .

دیدنی دیدار جسانان آرزوی دل بود کی بکام خسود ببینم آرزوی خویش را
ز آتش دل خشک شد کام خوش آن ساعت که من ز آب تیغ یار تر بینم گلوی خویش را
تاکی انگیزد بمردم فتنه از هین هتاب مردمی آموز چشم فتنه جسوی خویش را

بادشاه وقت خویش فقر (فخری) را ازان

می نهم چون تاج شه بر سر سبوی خویش را ۱

یار نپسندد برویم خاک کوی خویش را پیش او معلوم کردم آبروی خویش را
دی گذشت آن شوخ و سنگی بر سبوی من نزد می زخم بر سنگ ازین حسرت سبوی خویش را
قیغ استغنا زند هر جا که بینم در گذر شوخ چشمی تیز خشم و تند خوی خویش را
بر امید آنکه تیغی بر گلوی من کشد میکنم زاری و میگیرم گلوی خویش را
ای که گفتی : در دل یار آرزوی قتل تست گو: بیا! از دل برون کن آرزوی خویش را
آب چشم میرود هر سو ز حسرت دم بدم بسکه می جسویم نگار فتنه جسوی خویش را
با سگ کویش مکن دعوای خویشی، ای رقیب جای دیگر بر ازینجا، گفت و گوی خویش را

ای پری! تنها دل (فخری) نه در گیسوی تست

منزل صد دل شمر هر تار موی خویش را ۱

دی صبح از بام رخ بنمود یارم بی حجاب مه گمان می بردمش اما برآمد آفتاب
بی لب آن آب حیوانم که در جان تاب نیست گر کند دل اضطرابی هست جای اضطراب
یک شبش دیدم بخواب و رفت خواب از چشم من دیگر آن دولت نمی بینم من مسکین بخواب
گفتمش: مهر تو دارم در دل ای خورشید رو زان سبب همچون مه نو دارد از من اجتناب

درد دل (فخری) دمام با سگان کوی دوست

چند میگوئی مکن زین بیش جانم در عذاب ۲

مرا تو جانی و دل در غمت چنان تنگ است که دوریش ز تو گوئی هزار فرسنگ است
چه عیب بود بدیوانگی مرا، که دمام جدا ز دولت وصلت ببخت خود جنگ است
سبب بکشتن فرهاد لعل شیرین شد بخمون من لب لعل تو هم دران ۳ رنگ است
خمیده قامت از بار غم چو چنگ ۴ هنوز ز شوق عشق تو گوشم بنغمه چنگ است

مرفج، شب ز غمت، گر فغان کند (فخری)

که بوسهستان ترا بلسیل شب آهنگ است

۱- پ : این غزل ندارد . ۲- پ : چهار بیت آخر ندارد . ۳- پ : بران .

۴- پ : چنگ و .

تسرا که لاله رخسار ا لعل میگون ست
 بمن گذار غمش، ای رقیب! و خوش دل زی
 محبت تو، نخواهد بخشم و کین، کم شد
 ز دیدن پری و حور، کی شود خوشدل
 گدائی سر کویت کمینه (فخری) را
 فزون ز ملک جم و دولت فریدون ست

آمد بهار و لاله و گل در برابرست
 باد صبا بباغ هوای بهار داد
 گلشن، خبر ز روضه فردوس میدهد
 از لطف نامیه در و دیوار بساغ شد
 فیض چنین که هر طرف باغ و بوستان
 ساقی بیار جام و غنیمت شمار عمر
 زان آب فیض بخش بیاور که جام ازو
 در پای گل نشین و مخور غم ز روزگار
 لطف خدای شاه حسن آنکه بر سرش
 وقت نوای بلبل و هنگام ساغرست
 همچون دم مسیح صبا فیض گسترست
 زان گونه دلکشائی، که فردوس دیگرست
 همچون نگار خانانه چینی مصورست
 آب روان که جلوه سرو و صنوبرست
 کز هر چه هست عمر گران مایه خوشترست
 آتش مزاج و لعل رخ و روح پرورست
 می در پیاله ریز که روزی مقدورست
 خورشید گوهر است که اورا برافروست
 (فخری) بجان دعای شهی گو که رای او

چون آفتاب روشنی هفت کشورست ۲

خرم دل که، عشق تو منزل درو گرفت
 واحسرتا که، مردم و وصلت نشد نصیب
 آن روی همچو مه، که نهان بود از نظر
 جانا چگونه بزم وصال کنم هوس
 خون میخورد ز چشم دل از آرزوی تو
 از غمزهات چگونه رهم کز کمند عشق
 خوش خاطری که، با غم عشق تو خو گرفت
 این قصه نهان همه بازار و کو گرفت
 آخر چو آفتاب، جهان را فرو گرفت
 چون غمزهات بکین ره این گفت و گو گرفت
 خوش وقت آنکه ترک چنین آرزو گرفت
 هر سو هزار صید بهر تسار مو گرفت
 گر دست زد بزلف تو (فخری) برو مگیر

دیوانه ایست و نیست ز عاقل برو گرفت ۳

آتشی در جان عشاق ، از رخ نیکوی^۱ تست
 جلوه گر تا گشته ، ای تازه نخل خوش خرام
 بسکه از هر گوشه چشمت ، ساحری بنیاد بست
 دامن از ما چیدی و با غیر هم زانو شدی
 بخت نو بکشای از سر رشته^۲ کارم گسره
 پا که ، از حال خراب خود کتم ، درد دلی
 چون بکویت ره برم ، سوی که دارد بستگی
 گرمی^۳ بازار حسن ، از آفتاب روی^۴ تست
 سرو بر جا خشک ماند از قامت دلجوی^۵ تست
 خانه مردم ، خراب از فرگس جادوی^۶ تست
 دست ما و دامن آن کس ، که همزانوی^۷ تست
 آن گره ای کاش نکشاید که در ابروی^۸ تست
 هر کرا بینم ، خراب فرگس جادوی^۹ تست
 رشته^{۱۰} جانم ، بهر موی^{۱۱} که در گیسوی^{۱۲} تست

دل بده (فخری) بآن خنجر گذار تیز خوی
 ورنه هر ساعت بسی آزاد در پهلوی^{۱۳} تست ۱

آنکه زو آسوده جانم زخم جانان من ست
 زندگانی در بلای^{۱۴} هجر کاری مشکل ست
 گوش کن ، افغان زار و آه آشناک^{۱۵} ۲ من
 من بدردت خوش دل و افزونی^{۱۶} اندوه خویش
 خسار دشت وادی^{۱۷} هجران ۴ گل آوردست باز ۵
 دوستی دانند یاران ۶ منعم از جانان ولی

بر سر بازار (فخری) صد مسلمان کشته دید
 گفت : اینها کار شوخ نامسلان من ست

ای خوش آن روز که تن خاک درت ماوا داشت
 آخر از کوی^{۱۸} قو رفتیم بصد حسرت و درد
 جان که میرفت بحسرت ، ز تن زار برون
 پا بزنجیر سر زلف تو دل میگوید :

گشت پامال غم و جور فلک چون (فخری)
 هر که اندیشه^{۱۹} آن مساه فلک سیما داشت

۱- پ : این غزل ندارد .

۳- پ : این بیت ندارد و بجایش این بیت دارد :

در علاج درد من ، کوشش مفرما ، ای طیبیب

۲- پ : هجرت .

۵- پ : بار .

۶- پ : دانند مزدم .

۷- پ : گرمی .

بی لعل تو دل خسته و جان در تب و تاب است مخمورم و اینها همه اندوه شراب است
 بساز آی ۱ بدست آر دل خسته مسا را دریاب که، بیمار تو، بسیار خراب است
 از سینه پر درد، کن افغان دلم، گوش ای مست! من انگار که، آواز رباب است
 دست تو بر آمد ز قراب از پی قلم من کشته آن ناز ۲ چه دست و چه قراب است
 (فخری!) اگر ت کعبه وصلست، تمنا
 از جان گذر اول، که درین راه حجاب است

هنوز درد تو، بر جان بی قرار من است هنوز سوز تو، در سینه فگار من است ۳
 برگذار چو خاکم چه باشد ار گوئی که این فتاده، هم از خاک رهگذار من است ۴
 حدیث تیرگی، بخت و روزگار سیاه کنایتی ست، که از روز و روزگار من است
 بسخامه مزه روی چو فامه زردم بخون نگار ز بی مهری نگار من است
 وصال یار، میسر شود بدولت و بخت نه بخت یار و نه دولت باختیار من است
 دلم خوش ست که، جان صرف یار میسازم بدین کسی که بمن خوش دلست یار من است
 بغیر یار نجوید هلاک من (فخری)
 که هست یار من آن کو، بفکر کار من است

روی زیبای ترا، صفحه مشکین رقم ست سرو بالای تو، در عالم خوبی علم ست
 شاه خوبانی و، دشنام ترا نام، دهاست زان سبب هر چه بود لایق بسیار کم ست
 گر رود جان و دل و دیده بدش تو، چه پاک غم نسا دیدن آن دوست از اینها چه غم ست
 گفتم: از کوی تو جائیکه توان رفت، کجاست زیر لب خنده زنان گفت: که سوی عدم ست
 ای که! با مدعیان، کار تو لطف ست و کرم در حق اهل محبت، چه جفا و ستم ست
 بسفال سگ کوی تو، دلم آب خورد که سفال سگ کوی تو، به از جام جم ست
 غم دنیا مخور ای (فخری!) و خوش باش مدام
 جام پر کن، که به از سلطنت ملک جم ست ۵

-
- ۱- و . ۲- آن دست . ۳- پ : این شعر در غزل صالح دارد و مطلع فخری اینست .
 ز درد دوست، که در جان بی قرار من است بجان رسیده ز من آنکه دوستدار من است
 و حسن مطلع است :
 بیاد حادثه کین تو خاک من بر دار هنوز مهر تو در سینه فگار من است
 ۴- پ : این شعر در غزل صالح دارد . ۵- پ : این غزل ندارد .

گر همه عمر ندیدیم ازو غیر شکست
 هر که دل در شکن زلف پریشان تو بست
 جان دران ۲ ابروی پیوسته مشکین پیوست
 صبر برخاست ازان سینه، که مهر تو نشست ۳
 خاک بر فرق خود آن کرد، که از تیر تو جست ۴
 نیست پروای خود آن را، که تمنای تو هست
 هست پامال سمنه تو، چه بالا و چه پست ۵
 زانکه هشیار بود پسر حذر، از مردم مست ۶
 چه هجب گوشه نشینان بکند باوه پرست ۷
 که دم نقد همین بود مرا تحفه بدست ۸

مرد (فخری) و نرفت از دلش، آن خال سیاه
 راست در محنت جان کندن ازان ۶ داغ ترست

چون نباشیم شکسته دل آزان زلف خوش ست
 شد پریشان و برویش در اندوه کشاد
 دل دران طره پر چین طمع ۱ جان ببرید
 درد بنشست دران دل، که بهشت برخاست
 قرب آن یافت، که قربان شدن از تیغ تو یافت
 گشت ۲ شیدای جهان آنکه بسوی تو نگشت ۵
 نیست فارغ ز کمند تو، چه انسان چه ملک
 عقل زان غمزه آن چشم سینه اندیشید
 چشم مست تو، بهر گوشه چنین گر نگرد
 نقد جان گر بکف آریم تو معنورم دار

که، تا بروز، دل از بیخودی پریشان گفت
 مرا غمی ست، که با غیر دوست نتوان گفت
 شکایتی گرت از روزگار هجران گفت
 چو دید روی تو ترا آفتاب نابان گفت ۷
 وگرنه واعظ پرگو، سخن فراوان گفت
 سرم ز شوق کمند تو، ترک سامان گفت ۸

صبا بدل چه خبر، شب ز زلف جانان گفت
 غم فهان من ای هم نشین، چه می پرسی
 بیا! بیا! و مرنج از دل بسلاکش من
 وخ نکوی تو، نا دیده عقل می گفتی
 مرا بوعظ، حدیث تو، در سماع آورد
 دلم ز سرو بلند تو راحت جان یافت

کسی که گریه (فخری) ز شوق روی تو دید
 دگر کم از گل و بساغ و بهار و باران گفت

این درد ازان بتر که بجز صبر چاره نیست
 وین طرفه تر که طاقت و تاب نظاره نیست
 خواری چرا کنند گر از سنگ خاره نیست
 بر اوج چرخ این همه هر سو ستاره نیست
 در بحر این چنین که امید کناره نیست

هر دیده ای که در رخ آن ماه پاره نیست
 بهر نظاره ای برخ او شدم هلاک
 حیران آن دلم که به بیچارگان همه
 هر شب شرارهاست پریشان ز آه من
 ای آشنا! چه چاره جز از دست و پا زدن

۳- پ : این شعر ندارد .

۲- پ : بدان .

۱- پ : از .

۶- پ : و زان .

۵- پ : آنکه بسودای تو نیست .

۴- پ : هست .

۷- پ : این شعر ندارد .

بیرون شدن ز عالم رندی، نه زیرکی ست ساقی بیسار باده، که عالم دوباره نیست
گفتم که: از سگان قسو (فخری) کمینه است
خندید یار و گفت که: او در شماره نیست ۱

صبحدم، در پیش گل، بلبل فغان زار داشت گل هوای بار بستن، گوئی از گلزار داشت
فاله و فریاد بلبل دوش، بی چیزی نبود دردی از بیداد گل یا از جفای خار داشت
آخر از صبح امیدش تافت خورشید مراد آنکه، شبها همچو کوکب، دیده بیدار داشت
پرتو الطاف درویشان سلطانی که یافت دست دادش پایه ای کز بادشاهی عار داشت
عاقبت، در پای سرو گل بخواری سر نهاد هر که در دل حسرت آن سرو گل رخسار داشت
خاک پایش از صبا حیث است در چشم رقیب سرمه چشم عزیزان را نباید خوار داشت
آفرین باد، که از هر جا نگاری جلوه کرد پیش دیدار تو، حکم صورت دیوار داشت

از جهان میرفت (فخری) بسی تو، با چشم پر آب
دیدمش بیچاره دل در حسرت دیدار داشت ۱

گناه چیست که، سوی منت نگاهی نیست جز این که، دل بتو دادم، مرا گناهی نیست
من و مشاهدات روز و شب، ز راه خیال مرا اگر چه، بظاهر سوی تو راهی نیست ۲
گذشت عمر عزیزم، پی دل و دیده وزین دو حاصل من، غیر اشک و آهی نیست
مرا غلام تو هر کس شنید، باور کرد چه دعوی که بران حاجت گواهی نیست ۳
در تو قبله ارباب حاجت ست و نیاز سر مرا بجز این در حواله گاهی نیست ۲
برس بداد دل (فخری) ستم دیده
چرا که، جز تو درین ملک، بادشاهی نیست

ما را جفای آن مه نا مهربان وفاست نسبت بغیر ما اگر او ۴ میکند خطاست
در سرکشی که میکشد ۵ آن سرو خوش خرام گر بگذرد ز نخل قدش سدره منتهاست
گفتم: هوای قد توام در سرست، گفت:

۱- پ: این غزل ندارد.

۲- پ: این شعر ندارد. ۳- پ: بعد از این بیت دارد:

پناه من ز جهان، آستان حضرت تست جز آستان توام در جهان پناهی نیست

۴- پ: این. ۵- پ: میکند. ۶- پ: که بسی.

گفتم: چها که زان رخم از پرده رو نمود گفتا: هنسوز در پس این پرده تا چهاست ۱
گفتا: بمساقبت بجففا می کشم ترا گفتم: بکن که هر چه بها میکنی رواست ۱
هر ناوک جفا، که بدل راست کرده ای ما نیز همچنان بدل آورده ایم راست

(فخری) دم از گدائی کوی تو میزند
لطفی بکن! بگوی که: (فخری) ۲ گدای ماست

هر چند ترا، بر من مسکین، نظری نیست حقا که، مرا جز تو نظر بر دیگری نیست
از هر طرفی ۳ می شوم ناله مرغی امروز درین باغ ز گل بی خبری نیست
گفتی: من و بیداد تو تا از تو اثر نیست ۴ انصاف نگه دار که از من اثری نیست
تا چند کشی تیغ که بگذر بسر من اینک سر تسلیم که ما را گذری نیست

مشتاق بیدار تو اند، اهل نظر، لیک
از (فخری) دل سوخته، مشتاق تری نیست

کسی که، روی برین خاک آستان سودست بهر کجا رود، او را نشان معسودست
بدل ز صبح ازل تافت مهر طلعت او چنین بود اثر طالعی که معسودست
حصول دولت دنیا، همه غبار غمست خوش آنکه، دامن همت بدان نیالودست
فلک مرا بنم هیچ کس اسیر ندیده که در زمان غم دیگران نیفزودست
چنان به محنت و غم زیستم، که بعد از فوت هر آنکه خاک مرا دید، گفت: آسودست
کجا ز محنت سرگشتگان، خبر دارد کسی که، بادیه عشق را نه پیمودست
مباش رنجه ز سودای عشق او، ای دل! که نزد اهل محبت زیان آن سودست
چو گفتم: آن لب شیرین گزیده ام پیوست گزید لب که: ره این سوال مسودست

چو گفتمش: همه مقصود عاشقان غم تست
بخنده گفت که: (فخری!) ترا چه مقصودست ۶

پیش خط تو، غالیه مشک نساب چیست آنجا که روی تست، مه و آفتاب چیست
گفتی: شبی بخواب تو آیم، صبور باش بهر خدا که، صبر کدامست و خواب چیست
هر گه، بمن رسی و ز حالم کنی سوال حالی شود مرا، که ندانم جواب چیست

۱- پ: این شعر ندارد. ۲- پ: که آری.

۳- پ: هر چمنی. ۴- پ: بیداد ز تو تا اثری هست. ۵- پ: ز سر.

۶- پ: این غزل ندارد.

ساقی بسیار جام صبحی، که روز حشر باشم چنانکه، هیچ ندانم حساب چیست
(فخری) اگر نه، غرقه بحر خیال تست
طبعش چو آب و نظم چو درخوشاب چیست ۱

غمزه شوق تو، تنها نه دل ما زده است که بهر بادیه صد قافله تنها زده است
لب لعل تو، که جان داد مرا، هر نفسی چه عجب زان که دم از کار مسیحا زده است
هلم سلطنت حسن، مه کنعانی شعله ای دان که، سر از جان زلیخا زده است
هر که در دیر مفان، ساغر صهبا پیمود حاصل کون و مکان را، بسر پا زده است
(فخری!) از کار جهان نیست مرا هیچ خبر
عشق خوبان، ز همه کار مرا وا زده است ۱

قا دل محسته دران زلف دوتا افتاده است جان محبت زده، در دام بلا افتاده است
گفتنش: گریه کنان در پیت افتاد دلم زیر لب خنده زنان گفت: کجا افتاده است
خیز و یک ره گذری کن، سوی افتاده خویش کز وفای تو، بصد گونه جفا افتاده است
در سر افتاد خیال توو، خوش وقتم ازین کز سر ملک بسر وقت گدا افتاده است
با تو، هر گاه دلی را که، چو من کار افتاد می توان گفت که: کارش بخدا افتاده است
بهوایت چو خزان ریخته ای گل پروبال بلبل زار که بسی برگ و نوا افتاده است
(فخری) از محنت، اگر ناله کند، عیب مگیر
زانکه از دولت وصل تو جدا افتاده است ۱

زندگانی، با رقیب یار جانی مشکل است با چنین بد زندگانی، زندگانی مشکل است
گفته: سهل است، میدانم جفای من ترا گریه بدانی سهل باشد ورنه ندانی مشکل است
سنگ بیداد چو آید سر فرو آرم پیش سر کشیدن از قضای آسمانی مشکل است
گفته ای: ۲: عمرم ترا ۳ و با تو باشم جاودان عمر من باشی ولیکن جاودانی مشکل است
تا بکی گوئی که: (فخری) پاس میدارم ۴ ترا
پادشاه کامران را پاسبسانی مشکل است

بیا که، بی تو مرا تنگ شد، جهان فراخ مرو که، آمده ام بر سر سفر، زین کاخ
اگر بآمدن و رفتن، کنسم تسکلیف عجب مدار، چنینها ز بنده گستاخ

۱- پ: این غزل ندارد.

۲- پ: گفتیم. ۳- پ: همرم بر او. ۴- پ: دل دارم.

ما تو شاخ امیدی و غیر محرومی گل نمی شفگد هیچ گه مرا زین شاخ
چونسی، ز تیر تو، سوراخاست در دل من هزار ناله شنودم بدم ز هر سوراخ

به پیش غمزه خون ریزت آمده (فخری)

چو زنده که خود آید بخانه سلاخ ۱

کسان که، دل بسر زلف دلبران بستند برون ز دام بلا نیستند تا هستند
فغان ز طالع و بخت، که در ریاض امید کدام خسار بپسای دلم که نشکستند
اگرچه خسته دلان را، گسیخت رشته عمر ز صد هزار جفای زمانه وا رستند
چو سرو از همه آزاد شو، که اهل طمع چو سبزه، زیر قدمهای در رخت بستند
کسان که، پای نهادند بر سر هستی چه باک، گر ز متاع جهان تهی دستند
خرد وران چو به پیوند جان خود دیدند بهیچ بار ز اهل جهان نمی رستند
تمام کار جهان، دام و دانه حیل است خوش آن کسان که، ازین دامگه برون جستند
چه سود پند بشاهد غرور ای واعظ گذار تا بخود آیند، کین زمان مستند

بر آستانه مقصد که سر نهد (فخری)

بجز کسان که درین ره ز پای بنشستند ۱

هر که دل شیفته سرو روانی دارد نزد عاشق، توان گفت که: جانی دارد
دلبرم را، که میان بست ۲ بگیسوی دراز می توان گفت که: از موی میانی دارد
گفتش: پیش تو، دل را هوس جان بازیست زیر لب خنده زنان گفت: همانی دارد
دل بسودای تو، جان میدهد ای دوست! بباد هست صد سود دران، گرچه زیانی دارد ۳
لاله، یارب! ز چه رو سرخ بر آمد، در باغ مگر، آن نیز چو من، سرو روانی دارد ۳
پیش رویت، چه زند مهر دم از اوج کمال گرم بسیار مشو گو که زیانی دارد ۳
نیست از درد تو در بزم بهر دم بی حال ۴ هر نفس ورنه برای چه فغانی دارد

گفتش: در سر کویت ۵ دل (فخری) گم شد

گفت: گو رو پی هر کس که گمانی دارد

ازان، به پیش رخت، ماه در حجاب شود که، ذره نه نماید، گر آفتاب شود
بخنده تا لب اهل تو، در فشان گردد ز گریه گوهر ۶ چشم، حقیق ناب شود

۱- پ: این غزل ندارد. ۲- پ: که میان بسته. ۳- پ: این شعر ندارد.

۴- پ: بزم دم نی خالی. ۵- پ: کویش. ۶- پ: مردم.

مژن بسینه من خنجر جفا، که مباد
دعای وصل تو صد بار میکنم هر دم
خراب نرگس مست توام که باکش نیست
ز آتش می اعلست که در دل ست مرا
سوال کشتن خود، گر کنم ز غمزه او
فتاده کار من مبتلا به بند خوئی
فسانه همه را بشنود بسمع قبول
ولی بقصه من چون رسد بخواب شود

ز دست محنت دوران نجات من (فخری)

بیمَن دولت دستور کامیاب شود

دلا! کار از فغان و ناله، دور از یار، نکشاید
دل خون گشت و رفت از دیده و چون میشود حالم
ازان بیچاره عاشق دل بزنجیر جنون بندد
قرار و صبر می باید از آنها کار نکشاید
که کار بیدلان زان کافر خونخوار نکشاید
که مشکلهای عشق دوست غیر از یار نکشاید

مگو ناصح که: (فخری) دل بکشت بوستانها زد

که بی او، صد بهار این غنچه در گلزار نکشاید ۳

هر کجا ۴ کان ماه رو ۵ بینم براهی بگذرد
جان فدای آنکه ناگاهش چو بینم در گذر
در گذر ترکان چشمش غارت دین و دلت
از خدنگش حیفم آید بر دل هر خاکسار
گفت: خاک راه شو تا بر تو مردم بگذرند
بر سر ره، زرد و زارم، کی شود آن سرو ناز
بر درش از ضعف، نتوانم بفریاد آمدن
روز هجرانم مگر خواهد گذشتن، ای رقیب
در رهش افتم چنان ببخود که ماهی بگذرد
صد جفا بر جانم از بهر نگاهی بگذرد
وای بر ملکی کزین مردم سپاهی بگذرد
ورنه هر حیثی بود بر بیگناهی بگذرد
خاک کردم جان بامیدی که گاهی بگذرد
همچو آب زندگی، بر این گیاهی بگذرد
آه اگر سلطان، بسوی داد خواهی بگذرد
نیست ممکن کاینچنین روز سیاهی بگذرد

گفته: گر بگذرم (فخری) بکویت ۸، چون بود

سوی درویشی برحمت بهادشاهی ۹ بگذرد

-
- ۱- پ: یکباره .
۲- پ: این شعر ندارد .
۳- پ: این غزل ندارد .
۴- پ: گهی .
۵- پ: را .
۶- پ: دلند .
۷- پ: دل پر خون زار .
۸- پ: بسویت .
۹- پ: داد خواهی .

ای ترا در باغ عارض یاسمین تر سفید
اشکم، از شوق لب لعل تو، چون یاقوت سرخ
آه زان زلف سیه، کز آتش سودای آن
مرغ جانم ای کمان ابرو ز تور و خنجرت
ساقیا! می ده، کزان مقصود یکدم بیخودیست
از تو داغ بندگی دارم برخ، نبود عجب
وی بغیر از ۱ ماه رویت دیده چون اختر سفید
چشمم از نا دیدنت همچون ۲ در اظهر سفید
چون سمن ژولیده مویان ترا شد سر سفید ۳
شاهباز دولت و بختست بال و پر سفید
درد نویشان را اگر می سرخ و گر ساغر سفید ۳
در صف آزادگانم روی در محشر سفید

چون کشائی دفتر شادی و عیش بنندگان
جای نام بنده (فخری) بین دران ۴ دفتر سفید

دل که شد به بلای تو مبتلا چه کند
کسی که یافت ز خاک ره تو چشم نور
شب فراق تو ام شد قرین طالع بد ۵
شکایتی، ز فراق گهی کسبم، ورنه
خراب جام لبست راست لذت از شادی
پنین که بر سر بیمار خویش می آئی
جز آنکه جان بسپارد درین بلا چه کند
دگر ز سرمه چه سازد ز توتیا چه کند
هنوز بخت سیه روزگار تا چه کند
کسی به چون تو جفا جوی بیوفا چه کند
هلاک دردی درد قسو از درا چه کند ۶
کسی فدا نکند جان خویش را چه کند ۶
مگو دعای تو (فخری) چه کار خواهد کرد
گدای کوی تو گشتم دگر دعا چه کند

خوبان چو قصد کشتن اهل وفا کنند
دل بهر آن بود، که دهندش بدلبری
پیراهنی که آید ازو بوی یوسفم ۸
بهر خدا جمال خود از بی دلان مپوش
بنشین دمی که، گوشه نشینان صبح خیز
ترکان نساوک افکن چشمت بغیر ما
عمریست تا بگوشه هجران شدیم خاک
خواهم که ابتدا ز من مبتلا کنند
جان بهر آن بود، که بجانان فدا کنند
گو: همچو گل صبا و نسیمش قبا کنند
بگسار تا نظاره صنع خدا کنند
شد عمرها ۹ که بهر همین در دعا کنند ۳
بر هر که افکنند خدنگی خطا کنند ۳
آیا بود که گوشه چشمی بها کنند ۳

۱- پ : وی مرا بی . ۲- پ : از نا دیدن تو چون . ۳- پ : این شعر ندارد .

۴- پ : درین . ۵- پ : قرین ز صحبت بد .

۶- این دو بیت از بیاض میر مرتضائی گرفته شد :

۷- بیاض شعرائ سند : جان از برای آن که بجانان فدا کنند .

۸- بیاض شعرائ سند : پیراهنی که نایب ازو بوی یوسفی گر همچو

۹- بیاض شعرائ سند : شد سالها که بهر همین دم .

ارزان بود بجان عزیز تو یکنفس وصل ترا بهر دو جهان گر بها کنند
چشمان پر کشرمه و مستانه تو اند آنانکه خاک را بنظر کیمیا کنند

بنگر بسوی (فخری) مسکین، که هیب نیست

شاهان گر التفات بحال گدا کنند

دیده‌ها روشن، ازان عارض و غیب نگرید روز ما قیره، ازان طره چون شب نگرید
روز کوکب نتوان دید بخورشید رخس فیز پنهان ز هرق این همه کوکب نگرید
غمزه و عشوه و نازش، که بهم ساخته اند بهر قلم، همه اسباب مرتب نگرید
پیش محراب دو ابروی ویم دست نجات زاهدان! بهر خدا جانب مشرب نگرید
ساغر من، چو نه بیند پر از باده ناب جام احباب ز خونابه لبالب نگرید
سوخت جهان و تنم از تبا تب هجرانش شعله آه من از آتش آن تب نگرید

چند گویند که: (فخری) ز جنابش دورست

بر در او شده ام یار مقرب نگرید

ناگاه پیش ازانکه کسی را خبر شود آن بیوفای عهد شکن را سفر شود
کردند آگهم که: فلان دور رفت رفت نزدیک بود کز تن من جان بدر شود
او میرود چو عمر، مرا هست بیم آن کو بر سرم نیامد و عمرم بسر شود
کو قاصدی که بر دل من تا بسوزدش تا سوی آن خلاصه جان و جگر شود
لیکن، خبر چگونه رساند، بسوی من قاصد که، هم بدیدن او بی خبر شود
گوئی مه دو هفته بدیدش که هر شبی بیگاه تر برآید و نزدیک تر شود
بی او جهان دو چشم ندارم که بنگرم بیرون کشم دو دیده اگر دست در شود

ای آب دیده این دل پر خسون من ببر

در پای او فگن مگرش دل دگر شود

دوستان گویند هر ساعت که: یارم میکشد دوستان گویند هر ساعت که: یارم میکشد
مژده روز وصالش ۳ زنده میسازد مرا باز یارم فرقت شهبای تارم میکشد
میدم خود را تسلی بر امید وصل او گر چه می دانم بلای هجر یارم میکشد

۱- از بیاض شعرای سند گرفته شد.

۲- پ: این غزل ندارد.

۳- پ: وصال.

۴- پ: میدارد.

میدهد هر سو سمند ناز جولان چابکی زان میان جولان آن چابک سوارم میکشد
گاه می بخشد حیات من به تیغ آبدار گه بدان مشکین کمند قابدارم میکشد
گه کلام روح بخشش می دهد جان در تنم گه خرام قامست آن گلمدارم میکشد

باز ۲ میگوید که: (فخری) می ننوشتید ولی

آن لب میگون و چشم پر خمارم میکشد

گر چنین ، روز اسیران تو ، با غم گذرد زود باشد ، که مهم با همه از هم گذرد
این چه عمریست که ، من می گذرانم بی تو این چنین عمر ، کسی را بجهان کم گذرد
مرهم مرحمت ، بر دل مجروحم نه بیشتر زانکه ، مرا کار ز مرهم گذرد
بسکه خون میخورد از جام غمت ، عاشق وار در گذشتن ز جهان خوشدل و خرم گذرد
تا گذشتی ، ز من ای دوست ! شتابنده چو عمر شب و روزم ز فراق تو بهاتم گذرد
گرچه زد فاوک غم ، بر دل من ترک فلک هر که بگذشت بر این غمزه این هم گذرد

تا مرا خواند سگ کوی خود ، آن مه (فخری)

ناکسم ۳ گر بدلم سلطنت جم گذرد ۴

بی رخت روز و شبم ، درالم و غم گذرد بی الم ، بر من مسکین ، نفسی کم گذرد
بی می روی تو ، هر صبح سعادت که دمد بر من غمزه ، همچون شب ماتم گذرد
خاکساری که بخاک سرکوی تو نشست در دلش کی هوس سلطنت جم گذرد
تاکی آن شاخ گل نازه بصد هشوه و ناز با رقیبان ز من غمزه خرم گذرد

گر سگ خود شمری (فخری) بیدل شده را

پایه رفعتش از مردم عالم گذرد ۵

گهی که فرگس مست ، خیال خواب کند هزار خانه بهر گوشه خراب کند
کسی که خانه فروش مه جمال تو شد خطا بود که ، نظر سوی آفتاب کند
غریب کوی ترا ، گر جفا رسد ز رقیب غریب نیست که ، بیچاره اضطراب کند

۱- پ : این شعر ندارد .

۲- پ : یار .

۳- بیاض میر مرتضائی : کافرم .

۴- پ : این غزل ندارد .

۵- این غزل از پ گرفته شد .

کسی که تشنه لب از خاک آستان تو یست عجب نباشد اگر دیده را پر آب کند
 کسی رعایت (فخری) نمیکند گاهی
 مگر عنایت دستور کامیاب کند ۱

مارا بجناب تو، رسیدن نگذارند وین طرفه، حدیثی تو شنیدن نگذارند
 پادی که، ز گلزار سر کوی تو، خیزد سوی من افتاده وزیدن نگذارند
 خواهم که، شوم مرغ، کنم سوی تو پرواز میترسم ازان هم، که پریدن نگذارند
 دل میکشدم جانب زلف تو، ولیکن بیپرده کشد، چون بکشیدن نگذارند
 جانم بلب آمد، که ز بیداد فراق فریاد کنم جامه دریدن نگذارند
 گفتند که: جفاست بهای می لعلت جان میدم، اما به چشیدن نگذارند
 بر من چه زنی تیغ، که (فخری) ببر از من
 بین طالع بختم! که بریدن نگذارند ۱

دلم کار از فغان و فاله، در از یار نکشاید قرار و صبر میباید، ازینها کار نکشاید
 دلم خون گشت، رفت از دیده، یارب! چون شود حال که گاه بیدلان را کافر خونخوار نکشاید
 ازان بیچاره عاشق، دل برنجیر جنون بند که مشکل های عشق، از عقل دعوی دار نکشاید
 مگو تا ... (فخری) بگشت بوستان بکش
 که بی او، صد بهار این غنچه، از گلزار نکشاید ۱

خط سبز تو، و خال سیه و، روی سفید کرده جاروب ره عشق، بسی موی سفید
 پیش مویت، که حکایت کند! از مشک سیاه بر رویت، چه نباید گل خود روی سفید
 هست بر حلقه زلف سبب چوگانی
 وندران حلقه، نمایان ز سمن کوی سفید ۱

خشم و ناز یار را، ناچار میباید کشید هرچه آید، یار را از یار میباید کشید
 باوجود بسی وفائیهای گل، سالی دراز هندلیبان را، جفای خار میباید کشید
 سایه دیوار آن مه، آفتاب دولت است خویشتن را، سوی آن دیوار میباید کشید

ای سبوکش! در هرق ریزی بمن سرگرم باش چاکر پیر مغان را، بار میباید کشید
 بر در امید، (فخری!) دیده میباید کشاد
 انتظار دولت دیدار میباید کشید ۱

سوز دردم زان لب لعل چو اخگر تازه شد لعل داغم زان خط و خصال معنیر تازه شد
 لعل جان بخش ترا، چون خط زنگاری دمید برکنار آب حیوان، سبزه تر تازه شد
 تا نهادی تاج گلگون، ریشه خوبان بسر همچو شمع آتشی جان و دل از سر تازه شد
 هر گه از کویت، نسیمی سوی مشتاقان وزید جمله را، جان زان نسیم روح پرور تازه شد
 در چمن چون ذکر زلف و قد رخسارت گذشت گل شگفت و سنبل و سرو و صنوبر تازه شد

عهد پیری، داشت (فخری) را زکوی عشق، دور
 از چه، عهدش با جوانان سمن تر تازه شد ۱

فریاد ما، کجا بتو ای دلربا رسد شاید عنایت تو، بفریاد ما رسد
 از بهر تیر تو، دل و جان را نزاع شد تا عافیت میانم ایشانش کجا رسد
 هر کس که دل بپناه زنخدان یار داد دیگر مگر بداد دل او خدا رسد
 دولت بزور نیست، که کس را رسد بکام موقوف بخشش است ز حق تا کرا رسد
 گفتی که: (فخری) از سر این کوی یار گشت
 هرگز نگردم از تو اگر صد بلا رسد ۱

تا صوفی از قدح بصفای نمیرسد گری کعبه میرود که بجای نمیرسد
 تا عندلیب جور خیزان را نمیشکشد از وصل گل بکسر ندوای نمیرسد
 کردم هوای کعبه وصلش، بنماز گفت: این سلطنت، به چون تو گدای نمیرسد
 در دل همه بدرد دوی رسید او در دامن است کان بردای نمیرسد
 (فخری) چگونه دعوی طوف حرم کنم
 از مقبلی اگر بدوای نمیرسد ۱

ای من دل شده را، جان بکمند تو اسیر رفتم از دست، بیا! دست من دل شده گیر
 بکرم باز مگیر از من افتاده نظر شکر آن را که در آفاق ترا نیست نظیر
 چاره ای ساز مرا، در غم هجران مگذار که ندارم ز تو قطعاً من بیچاره گزیر

پیش تو، سر فتوانم ز خجالت، برداشت
 غم ما خور که فقیر تو و درویش توام
 ما همه سهر و خطائیم، عطای تو کجاست
 گفتم: ای گل! بنگر کز غم تو میمیرم
 که ز بخت بد من نیست مرا جز تقصیر
 خود حجب نیست ز شاهان غم درویش فقیر
 قلم عفو بکش بر همه و عذر پذیر
 زیر لب خنده زنان گفت که: غم نیست بمیرا

رومگردان تو ز (فخری) چه کند جان ایشار

تحفه مردم درویش فقیرست حقیر ۲

باز ای دل! قازه گردد گلشن جان غم خور
 چاک، اگر درهاشتی کردی گریبان را، چه غم
 خاکسار عشق را از سنگ طفلان پاک نیست
 در غم او کشته گردی آخر، ای دل شاد باش
 فا خوشیهای فراق گل، نماند پایدار
 فزد هافل غم بهر دشواری خوردن خطاست
 کعبه وصلش، اگر خواهی بجانان دل مده
 در سرت پیمانه و در دل غم پیمان مدام
 بشگفتد گلهای بجای خسار هجران غم خور
 پاک دامن باش و از چاک گریبان غم خور
 هر کرا شد خانه سنگین، گو: ز باران غم خور
 هاقبت واصل شوی ای جان بجانان غم خور
 باز آید نوبهار، ای مرغ خوشخوان غم خور
 هر چه دشوارست، آخر گردد آسان غم خور
 و در غم جانان بخاطر داری، از جان غم خور
 بر سر پیمانه رو، ای سست پیمان غم خور

چون ز خیل آصف جم قدر (فخری) شهره

گر نداری بهره از ملک سلیمان غم خور ۱

قپ غم دارم و درد سر هجران بر سر
 قا گرفت آتش دل در تن من چون فانوس
 هر دو ابروی تو طاق اند بخوبی لیکن
 پای در اشک خود آغشته چو شمع همه شب
 مردم از ضعف، مرا هر که بیالین آمد
 شبم، از ماه بود بی رخ او داغ بدل
 فرگس شوخ تو، از غمزه مرگان کله را
 آمده جان بلب و نامده جانان بر سر
 دامنم چاک شد و چاک گریبا بر سر
 کاکلت آمده در حسن ازیشان بر سر
 دارم از آتش دل شعله سوزان بر سر
 کرد از رحم، همه ناله و افغان بر سر
 روزم، از مهر سپهر آتش سوزان بر سر
 بردل خسته، سنائی زد و پیکان بر سر

بتماشای تو گر غنچه بر آید (فخری)

چون به بیند کشد از شرم تو دامان بر سر ۱

من از فراق تو، در خون دل بزاری زار
 ز خسروان ملاحات بکشور خوبی
 تو بر میان زده دامن ز من گرفته کنار
 یسکی نیامده مثل تو از هزار هزار

تو تا بجایم گلگون گذشتی از نظرم نشسته بر سر رام بدیده خونبار
چه قامت و چه خرامش چه نازنین اندام چه خنده نمکین و چه دلکشا گفتار

مجوی طاقت و صبر و تحمل از (فخری)

چه طاقت و چه تحمل کدام صبر و قرار ۱

ای همه زار غم روی تو، بر من زار تر بر همه کسی کار دشوار و مرا دشوار تر
گشته ام بیمار هر روز از برای پرشت خویش را میسازم از روز دگر بیمار تر
ابر نیسانی، گهر بارد پس از سالی، ولی هست چشمم در زهت هر روز گوهر بار تر
هست او جان جهانی یار و غمخوارش، ولی نیست او را در جهان یاری ز من غمخوار تر

گفته (فخری) مرا در عالم عشق است کار

از تو در عالم نمیبینم کسی بسیکار تر ۲

ناوکی بر دل ازان غمزه بی پاک انداز بشکر خنده، نمک بر جگر چاک انداز
رخ بر افروخته از می سوی گلزار غرام شعله چون برق بمشت خس و خاشاک انداز
گل شبنم زده را صبح عجل ساز بباغ نفسی پرده ازان روی عرقناک انداز
در دل و دیده اگر فکر خیالت نبود بدل آتش زن و در دیده من خاک انداز

گر بوه کعبه اقبال امیدت (فخری)

دست اخلاص دران حلقه فتراک انداز ۱

تعالی الله! عجب لطفی ست در سرو خرامانش که پنداری، خضر پرورده است از آب حیوانش
چنان دل سر بجیب غم کشید از هجر آن گلرخ که گر صد نو بهار آید نیاید یاد بستانش
فمی بینم ز زلفش حاصل غیر از پریشانی پریشانی ست حاصل از سر زلف پریشانش
همه روزم غم گریه، همه شب زار می نالم خدا را، ای اجل! دیگر ندارم قاب افغانش
برآمد، تیر آن ابرو کمان، از سینه چاکم ولیکن بر نیاید از دل آزرده پیکانش
بسودای سر زلفش نیساید یاسد سامانم دلی کـو را چنین سودست ناید یاد سامانش

طیب دردمندانی و (فخری) دردمند تو

بجان در مانده است و کس ندارد جز تو درمانش ۱

دلا ! چنین که فتادی بزلف محم بخمش
کسی که جرعه کشد از سفال آن سرکو
مرا که، هیچ ندارم ز کام دل، غم نیست
اگر به تیغ سیاست براندم از پیش
فدای خامه نقاش آن جمال شوم
چه حد طوف حریم درش، مرا که ز قدر

ز آستانه او بر مدار سر (فخری)

سمادتی ست که، بساید شمرد مفتنمش ۱

چو از برقع نماید ماه من، خورشید رخسارش
سهی سرو قدش، تا کرد بر طرف چمن جلوه
من شیدا سگ آن ترک جادو چشم صیادم
چنین کز حال زارم غافل ست آن شوخ سنگین دل
گرفتار غم اویم جهانی را ملات کش
مخوان ای باغبان سوی چمن، سرگشته او را

سیه شد روز، (فخری) همچو شب، از قار زلف او

مبادا هیچ بعد روزی گرفتار شب تارش ۱

ازان مانده ۲ ست چون زه گیر چشمم بر زه تیرش
نه زان سان شد دل دیوانه زنجیر زلف او
اگر تن، خاک راه او نه شد، روزی که یار آمد
همه شب جان شیرین بر لب اندر خواب می بینم
خدا تقدیر فرموده ست جان دادن بجانانم
بده پیمانه، ای ساقی ! مکن امروز را فردا

ز درد عاشقی زارم چه ۱۰ درمانش کنم (فخری)

بیدخوی، گرفتارم، ندانم چیست تدبیرش

-
- ۱- پ : این غزل ندارد .
۲- پ : این شعر ندارد .
۳- پ : تقدیری .
۴- پ : که .
۵- پ : آید .
۶- پ : میدیدم .
۷- پ : داد آخر جان .
۸- پ : این شعر ندارد .
۹- پ : یابد .
۱۰- پ : که .

شد دلم دیوانه از سودای تیغ خنجرش آخر این سودا ندانم تا چه آرد بر سرش
 در قبای زرکش او را، دیدم و رفتم ز هوش آه گر افتد نظر ناگاه بر سیمین پرش
 ترک چشمش از پی تاراج دین غارت گراست هر طرف از خط و خال و غمزه چندین لشکرش
 در طریقت کسوت فقر و فنا دان بر تنم هر کجا داغ الف بینی ز تیر و خنجرش

مست شد (فخری) ز عشق ای همنشین سنبلس
 از ازل ساقی چنین کرده است می در ساغرش ۱

ز من بادام چشمی برده دل تا دیدم از دورش که گاهی خنده میریزد فمک از پسته شورش
 من زار ضعیف، آخر چه سازم با قوی دستی که روزی... فلک را نیست تاب پنجه زورش
 سخن از خلوت و میخانه، واعظ! چند میگوئی مرنجان خلق را، بگذارد هر کس داند(?) و کورش
 ز سر محتسب، چندین مپرس ای اهل میخانه که شاید بگذرد اینجا خدا سازد دگر کورش

چنین (فخری) که وصف هندوان زلف او گوید
 سزد گر شاه هندوستان دهد دهلی و لاهورش ۱

تاریک ز پیراهن نازک بستنش باریست که بر جای من از پیرهنش
 بر حال من بیدل سرگشته چه بیند آن گل، که بهر گوشه هزاران چو منش
 طوقیست که در گردن سودا زده جانیست هر حلقه که در طره هنیر شکنش
 از سرزنش اهل سلامت، نخورد غم عاشق که سر کوی سلامت وطنش

(فخری) که بوصف تو بود بلبل خوشگوی
 روی تو گل تازه و کسویت چمنش ۱

هر شب ز خیال تو، کنم دست در آغوش یک لحظه بهوش آیم و یکدم روم از هوش
 من خود، نفسی نیستم از یاد تو، غافل خواهی تو مرا یاد کن و خواه فراموش
 تکی ز غمت، غنچه صفت، جامه درانم ای یوسف گل پیرهن سرو قبا پوش
 فریاد من، از رشک در گوش تو، شبهاست خواهی که ازین گوش شنو، خواه ازان گوش

(فخری) چو بلبل لب او، دیده ام از دور
 خوشنما به دل میزند از دیده من جوش ۱

غافل، از حال من سرگشته بیدل میباش تا بکی گویم ترا، از حال من غافل میباش
 تا امید از آستان خود، بدشنام مران بر سر آزدن و محرومی ساحل میباش

آمده جان بر لب از هجر تو در ناز و عتاب من خود اینک میروم ، باری تو مستعمل مباش
دی گذشت ، امروز خوش شو ، تو غم فردا مخور حال خوش دان ، در پی ماضی و مستقبل مباش
بگذر از درس و سبق (فخری) ره میخانه گیر

حاصل دیگر پی تحصیل بسی حاصل مباش ۱

ز آتش دل ، بی تو شب تا روز ، گریانم چو شمع میروم اشک از گریبان ، تا بدامانم چو شمع
گر نمیرم روز هجر ، ای مه ! شب بزم وصال خویش را پیش تو ، سر تا پا بسوزانم چو شمع
تا بکی ، با مدعی بنشین و سوزی مرا چند ازین آتش بر آری دود از جانم چو شمع
چون بمیرم ، شام هجران تو از غم اشک بار بر سر خود هیچ دل سوزی نمیدانم چو شمع
جان اگر بر آتشم ، پروانه سوزد ، دور نیست زانکه در دلسوزی شب زنده دارانم چو شمع
ای قبیای ناز در بر ! چون رسی دامن کشان آستین بر من فشان ، تا جان بر افشانم چو شمع

هر کجا منزل کند یارم بروی آتشین

(فخری) آنجا سوختن را چاره نتوانم چو شمع ۲

بخاک ما ، گذرای سرو ! چابک و چالاک که آرزوی جمال تو ، می بریم بخاک
بن عمل جدائی بچشم ۳ بین و مخند که بی تو ، زهر مرا خوشتر است ، از تریاک
ز بهر دیدن دیدار و شوق پا بوست همیشه بسا لب خشکیم و دیده نمناک
هزار دیده عشاق بهرت ۴ از هر سو میان آنهمه ، من عاشقم بدیده پاک
نه هر شکار ، سزاوار آن خدنگ مژه ست نه هر سراسر ، بران رخسار لایق فتراک
میان صورت زیبا و دیده بینا کرشمه ایست که غیری نمی کند ادراک

بجان (فخری) مسکین چو لطف و قهر از تست

چه جای شکر و شکایت ز گردش افلاک

ای که ! هرگز نه کنی یاد دل ناشادم عمر بگذشت و نرفتگی نفسی از یادم
گر چنین دیر کشد آرزوی گلشن وصل زود باشد که فراق تو دهد بر بادم
چاره جز کشته شدن نیست بدست تو مرا من بیچاره بدست تو کجا افتادم
تا تو در خلوت جان ، جای گرفتی ، ز بتان چشم بر بستم و این در بکسی نکشادم
سرو بالای تو زینسان که ، بر افراشته سر نیست ممکن که بگوش تو رسد فریادم

۱- از بیاض مرتضوی گرفته شد .

۲- پ : این غزل ندارد . ۳- پ : بخشم . ۴- پ : عشاق بر تو .

دوستان سیل غم و صرصر افدوه فراق آنچنان شد، که دگر بر کند از بنیادم
داده ام دل من بیچاره بجای، که مرا نیست آن زهره، که گویم : بکجا دل دادم

چرخ پامال جفا کرد چو مورم (فخری)
آه اگر آصف دوران نستاند دادم

گذشت عمر بهجران، بیا دمی ۲ بسرم بین که، جان بفراق چگونه می سپرم
دم مفارقم شد، مباحش بر سر کسین ۳ بیا و بر مگذر آن قدر که وا گذرم
مگو که : فارسی از من، چگونه ام فارغ غم تو در دل و نقش رخ تو در نظرم
تو دوش مست برون آمدی و من از شوق فتاده بر سر راحت هنوز بی خبرم
مگو که : بر در این خانه کم نه ای از خاک بخاک پای تو، بسیار کم ز خاک درم
ز راه لطف و کرم دست گیر و بر مگذر چو بر منت گذر افته ز راه لطف و کرم

شدم ۵ چو (فخری) سرگشته از فراق هلاک
اگر نه لطف تو گردد رفیق و راهبرم

من دل خسته، گر در پای آن سیمین بدن میرم خضر را رشک آید بر زمین مردن، که من میرم
دران کو گر بمیرم، شایدش بر دل گران آید که شاید مرحمت یابم اگر دور از وطن میرم
مرا تابوت و زینت قبر هر دو عنبرین آمد چو در اندیشه آن گیسوی عنبر شکن میرم
ز بی باکی من عاشق همی خواهم هلاک وی نباید عاشقم گفت، ار بمرگ خویشتم میرم

مگو (فخری) که : آن یدخوی قصد کشتنت دارد
که می ترسم من بیدل ز ذوق این سخن میرم ۶

غریب کوی تو کس نیست این چنین، که منم غریب تر که، بخاطر نمی رسد وطنم
ز زندگانی من، در فراق خویش، میرس که از فراق تو راضی بمرگ خویشتم
ز تربتم، چه عجب، گر دمد گل و ریحان اگر بود ز غبار در تو بر کفتم
بقای جان و تنم، از بقای حضرت تست کمجائی! ای ببقایت، بقای جان و تنم
گذشت عمر عزیزم در آرزوی رخت بیما که، بیش نماید احتمال زیستم

۱- پ : این شعر ندارد . ۲- پ : بهجران دمی بیا . ۳- پ : جور .

۴- پ : بعد ازین این بیت دارد :

دم مفارقم شد، مباحش بر سر جور غم تو، در دل و نقش رخ تو، در نظرم

۵- پ : شوم . ۶- پ : این غزل ندارد .

بلطف پیرهن چاکم، ای رفیق بدوز که جای دل، ننماید ز چاک پیرهنم
 چنین که وصف جمالش همی کنم (فخری)
 عجب ممدان سخنم زانکه خسرو سخنم ۱

بزن بر سینۀ من خنجر و افکن سر از تن هم
 بکش تیغ و مکش درد سر از زاری و شیون هم
 بیا! ای دیده و دل را، فروغ از دیدن رویت
 اگر در گلشن از خویس برویت گل کند دعوی
 مکش دامن زما، صد جان پاکت، خاک ره بادا
 و هجرانت چنان زارم، که گر تیغ آیدم بر سر
 ز دست دل بجانم چون کنم یارب چه حالت این

غریب افتاده ام در کوی* آن سرو روان (فخری)

نه پای رفتن از کویش مرا، نه رای بودن هم ۱

گفت جانان: سوی من بگذر بسر، گفتم: بچشم
 گفت: بی ما چیست چشم، گفتمش: ابر بهار
 گفت: بر میدارم از رخ پرده، گفتم: لطف تست
 گفت: جای* من کجا لایق بود، گفتم: بدل
 گفت: جای* مقصد من چیست، گفتم: توتیا
 گفت: در دل مدعی را چیست، گفتم: دیدنت
 گفت: ترک جان کن و در ما نگر، گفتم: بچشم
 گفت: آبی زن بخاک رهگذر، گفتم: بچشم
 گفت: چشم خویش را گوا این خبر، گفتم: بچشم
 گفت: خواهم غیر از این جای* دگر، گفتم: بچشم
 گفت: میدارش ممدان اندر فطر، گفتم: بچشم
 گفت: این سودااش بیرون کن ز سر، گفتم: بچشم

گفت: (فخری) میهمان خواهی مرا، گفتم: بجان

گفت: فرش راه کن لعل و گهر، گفتم: بچشم ۱

تو و جام می* خندان چو گل با خاطر خورم
 بیا ای عالم و آدم طفیل یکسر موی
 نه پیچیدی سر از طاعت اگر ابلیس دانستی
 بابروی* تو، گویا کرده نسبت، ماه تو خود را
 بهجرانم غم وصلت، و در وصلم، غم هجران
 من و خون خوردن دلهای* خشک و دیده پر نم
 تویی مقصود از بود وجود عالم و آدم
 که مثل چون تو فرزندیست در ذریت آدم
 که بر اوج فلک در چشم مردم مینماید کم
 نمیدانم چه حال است این، که یکدم نیست بی غم

دران زلف خم اندر خم، گرفتارم بجان و دل که صد جان و دل شیدا، گرفتارست در هر خم
 بخلوت خانه دل، جز خیالش ره مده (فخری)
 درین خلوت، نباشد دوست را جز دوست کس محرم ۱

گر دمی، در بزم آن خورشید پیکر، جا کنم ز آتش آن لاله رخ، نزدیک شد کز کنج غم مردم و امروز فردا میکند قتل مرا دود آه بر فلک چون سرو سر خواهد کشید دست در زلف تو خواهم زد، مده بیمم ز تیغ زان مه بطحا و یثرب دور بودن تا بکی بر سر آن کو که گفתי باد ۲ ماوایت مباد

جای آن دارد، اگر بر چرخ استغنا کنم سر به شیدای بر آرم روی در صحرا کنم خود نمی گوید که: چند امروز را فردا کنم در چمن هر گه که، یاد آن سبزی ۲ بالا کنم بیش زین نبود که آخر، سر درین سودا کنم ۳ کی بود یارب! که رو در یثرب و بطحا کنم باد شرم ۵ من که یسار جنت الماوی کنم

چون کنم، انشای شرح شوق خود (فخری) باو ۶
 خامه سوزد، نامه در گیرد، اگر انشا کنم

بسکه بر وعده دیدار تو، می نازیدم همچو پروانه مرا سوختی، از آتش غیر تو بکام دل اغیار، من از دشمن و دوست طلب دولت وصلت، چو ندیدم حد خویش گریه شام غمت روزی من شد همه عمر اینک آن مه بسم آمده و می بینم

آملدی پیش رقیبان و بسی لرزیدم کاشکی گرد تو، ای شمع! نمی گردیدم سخنها می شنوم زانکه سخن نشنیدم پای در دامن درویشی خود پیچیدم زانکه در صبح وصال تو دمی خندیدم من سر گشته ازان روز که می ترسیدم

نیست چون بوی وفا کو دگران ساز گلاب
 (فخری) آن گل، که من از باغ وصالش چیدم ۱

نمود چهره و گفت: آفتاب یا قمرست این چو گفتمش که: بود غمزه تو آفت جانها کسی بحسن و جمالت ز آب و خاک چه ممکن مگو که: سورة یوسف نشان حسن من آمد

بگفتم: از تو چه پنهان زهر دو خوب ترست این بچشم کرد اشارت که: آفت دگرست این زهی لطافت و خویشی، کیجا حد بشرست این که در صفات جمالت حدیث مختصرست این

-
- ۱- این غزل ندارد. ۲- پ: سمن. ۳- پ: این شعر ندارد. ۴- پ: کسوی گفتم یاد. ۵- پ: شرم بادم. ۶- پ: بیار.

فتاده چون بدرت در اشکم از در دیده ترحمی که، یتیمی غریب در پدرست این
بغیر من، که تواند مقیم کوی تو بودن چرا که جای غریب و مقام پر خطرست این

بوصف لعل تو، هر کس شنید گفته (فخری)

گرفت گوش که : احسنت ! بحر پر گهرست این ۱

ای بجان! از غم و درد تو، همه سیم تنان
ای گل روی تو، آرامش بسی آرامان
میگذشتم ز در میکرده، وقتی سحری
که برون آمده، زان میکرده سیمین ذقنی
رخ بر افروخته چون لاله و ز غیرت آن
داد جامی بمن و، گفت که : آن جرعه بکش
گفتش : کیستی آخر بهمه حسن و جمال
گفت : من بنده شاهی که بحسنتش خوانند

جان فدای تو ! گر اینها همه اوصاف تو بود

(فخریت) خاک در و، بنده همه سیم تنان ۱

بیک نظر که جمال تو دید چشم تر من
سرم بپای سمندت چو خاک پست شد، اما
تورفتی از نظر و من ز غم شدم چو خیالی
من آن کبوترم، ای آفتاب اوج لطافت
در آب و آتش از غم، اگر نه باورت آید
هنوز روی تو، در زیر زلف میشده از خود

شدم برهگذرت خاک همچو (فخری) قرسم

بخاطر تو، غباری رسد ز رهگذر من

(از تو) استغنا توان کردن نه ۲ رسم ماست این سوخت جان من ز دست تو ۳ چه استغناست این
گر کنی ۴ پروای درویشان ۵ ای سلطان حسن قا نگوید کس : عجب سلطان بی پرواست این

۲- پ : چند استغنا توان کردن که .

۴- پ : گه گهی . ۵- پ : کن .

۱- پ : این غزل ندارد .

۳- پ : پرشی از ناتوانان کن .

اختیاری آنکه ندهد کس ببالای تو دل نیست در دست کسی کز عاالم بالاست این ۱
 بسکه مردم زنده گشتن ۲ از لب جان بخش او ۳ هرکه دید، از دور میگوید ترا : عیسی است این
 راست کردی، ای کجای ابرو! بجانم تیر خود با کجیهایی فلک ، اما نیاید راست این

گفتمش : (فخری) بجان و دل اسیر زلف تست

زیر لب خندید و گفتا : غایت سوداست این

آمد از درد تو بر لب ، جان غم پرورد من مردم از درد تو ، و باور نکردی درد من
 گرم خوی را ، نشان با هر خس و خاری ، مکن پر حذر باش ، ای گل رعنا ! ز آه سرد من
 میخورم سنگ جفا و میروم هردم ز جا بر سر کوی وفای ، این ست خواب و خورد من
 گر شود خاکم نشان تیر ترا ، بعد از وفات تحفه تعظیم خدنگت ، خیزد از جا گرد من

زان گل رعنا غم و دردی که (فخری) در دلست

میشود ظاهر ز اشک سرخ و رنگ زرد من ۴

چو گردم خاک راه و بگذرد آن نازنین بر من چو گردم خاک راه و بگذرد آن نازنین بر من
 مرا صد درد در جانست ، کاش ! از تن برون آید مرا صد درد در جانست ، کاش ! از تن برون آید
 که میگوید؟ شب تاریک هجران می شود روشن که میگوید؟ شب تاریک هجران می شود روشن
 جدا زان لاله رخ آنگونه دل تنگم ، که در گلشن جدا زان لاله رخ آنگونه دل تنگم ، که در گلشن
 سوی ترکان چشم او ، چه سان بینم که ، در گوشه سوی ترکان چشم او ، چه سان بینم که ، در گوشه
 ازین ۶ بی رحم هردم خواری من بیش (تر) گردد ازین ۶ بی رحم هردم خواری من بیش (تر) گردد
 چنان در آتش هجران شبم را تیره می خواهد چنان در آتش هجران شبم را تیره می خواهد

اگر گوید که ۸ خواهد در غم من جان دهد (فخری)

دم زان سان ۹ که خود میخواست ، گوید ۱۰ آفرین بر من

هست پنهان بدلم ، درد فراوان از تو هست پنهان بدلم ، درد فراوان از تو
 چیست بر من همه سنگ ستم ، ای نخل امید چیست بر من همه سنگ ستم ، ای نخل امید
 صد جفا از تو مرا ، گر بدل و جان آمد صد جفا از تو مرا ، گر بدل و جان آمد
 از تو جای که ، بشاهان نرسد گوشه چشم از تو جای که ، بشاهان نرسد گوشه چشم

۱- پ : این شعر ندارد . ۲- پ : گشتند . ۳- پ : تو .

۴- پ : این غزل ندارد . ۵- پ : شدن . ۶- پ : ازان . ۷- پ : میگردد .

۸- پ : خواهم . ۹- پ : دم آسان . ۱۰- پ : خواند .

خبر مستی^۱ عشقت ، چو بمیخانه رسید خم می برد ، فرو سر بگریبان از تو
هست حکم تو بجان بنده فرمان ترا من بجان بنده فرمانم و فرمان از تو

ای پری بر سر (فخری) گذری نیست ترا

منت سلطنت مسلک سلیمان از تو ۱

بهر تو او ، بغربت از خان و مان فتاده دل بر گرفت از جان ، سر در جهان نهاده
آنی که ، داد حسنت ایزد به بی مثال مثل تو کس بخوبی هرگز نشان نداده
کمتر ز جان متاعی نبود ، چو تحفه^۲ تو با آنکه نیست کس را چیزی ازین زیاده
خواهم که با تو باشم ، هر سو کنی هزیمت تو بر سمند شوکت ، من در عنان پیاده
تیسر محبت تو ، تا در دلم فستحه در غیل بندگانت هستم ز جان ستاده
در آشیانه دل ، تیر تو همچو مرغی ست کز غایت حرارت ، گویا زبان کشاده

ای شهباز رهنا (فخری) شد از سگانت

از حلقه^۳ کمندت سازش روان قتاده ۱

هوای باغ ، چو آن سرو دل ربا کرده هزار فتنه ، ز هر گوشه در هوا کرده
هزار گوشه نشین را ، بهر طرف چشمت بییک نگاه گرفتار در بلا کرده
کسی که ، دل بتو داده ست ، بر امید وفا ستم گریست ، که بر خویشتن جفا کرده
مرید پیر مغانم ، که در بلای غمار هزار درد مرا درد او دوا کرده

سزد که ، بر در میخانه سر نهی (فخری)

که تکیه بر کرم و رحمت خدا کرده ۱

مه من ! چرا نباشد جگرم ، هزار پساره که اسیر صد بلایم ، ز رخت هزار باره ۲
چه تواضع ست یا رب ! که چو ناگفت به بینم نتوانم از خجالت ، نظری ۳ کنم دوباره
تو که بوسه را بهیای^۴ ز لبست ۴ کنی بجانی بجز آنکه ۵ جان شیرین بدم دگر چه چاره
همه دلبران پیاده ، ز رخت بره فتاده تو برخش ناز هر سو ، بشتافتی سواره ۶
ز بتان ، ندیده چون تو ، بلطافت ای ستمگر بلبی ۸ چو آب حیوان ، بدلی ۹ چو سنگ خاره

چو شماره^۷ سگان سرکوی خود ، کند یسار

چه شود که نام (فخری) بدر آید از ۱۰ شماره

۱- پ : این غزل ندارد . ۲- پ : رخت بییک نظاره . ۳- پ : که نظر .

۴- پ : تو اگر بهای بوسی ز لبم . ۵- پ : اینکه . ۶- پ : این شعر ندارد .

۷- پ : ز بتان چو تو ندیدم . ۸- پ : بدنسی . ۹- پ : و دلی .

۱۰- پ : (فخری) برد اندران .

تا بسته ای، بگیسوئی هنبر نشان گره
داوم ز تو عجب گرهی، درمیان جان
پیش قد تو، سرو گدائی ست زنده پوش
تا غنچه دهن، به تبسم کشاده ای
با آب، اگر حدیث روان بخش تو رسد
چشم بَنوک هر مژه، خون از دلی کشاد

جان ودلی ست بسته، بهر مو دران گره
تا موی خویش را، زده ای بر میان گره
هرجا به زد بژنده او باغبان گره
بکشاده است، از دل صد ناتوان گره
افتد دران ز اشک، در آب روان گره
نکشاد لیک هرگز ازان ابروان گره

(فخری) چه شد که، بر هر تیری کشاد یار
در کار ما زد آن مه ابرو کمان گره ۱

مانده در دل شکل، سرو قامت جانانه
فقد جان را، چون نیفشانم بران شمع جمال
گفتمش: دل قصه هجر تو آرد، درمیان
از دل اغیار، درد عاشقی جستن خطاست
ای که میگوئی: ترا با دل ندیدم هیچ گاه
محتسب خوشوقت شد، چون ساغر ما زد بستنگ

هرگز این ویرانه، خالی نیست از دیوانه ۲
آدمی را، کسم نشاید بود از پروانه
گفت: دیوانه است، میگوید بخود افسانه ۳
کنج را، فتوان طلب کردن بهر ویرانه
زندگانی چون کند کس، با چنین دیوانه
وقت او خوش باد، اگر با ما زنده پیمانه ۴

ای خرد! راحت ز محنت خانه (فخری) محو
زانکه جز محنت نباشد در چنین ویرانه

تا کی، برای کشتن ما خشم و کین همه
دیدم فسون چشم تو، وان زلف و خط و خال
از شرم، آفتاب جمال تو مه و شان
گر بگذری بخاک شهیدان چو نو بهار
ترکان چین به هندوی زلف تو، بنده اند
دیوانه، بس که بهر تو گشتند، مردمان

ما کشته توایم، چه حاجت باین همه
دادم ز دست صبر و دل و عقل و دین همه
در آب و آتش اند عرق بر جبین همه
سر بر زنده لاله صفت از زمین همه ۴
ای هندوی تو خسرو ترکان چین همه ۳
ویرانه جهنم شده مردم نشین همه

(فخری) بوصف لعل تو هر جا که دم زنده
اهل سخن، کنند آفرین همه

۱- پ: این غزل ندارد.

۲- پ: این مصرع دارد:

همچو دود شمع بر دیوار محنت خانه

۳- پ: این شعر ندارد.

ای ترا ! بر همه خوبان جهان سلطانی
دل ربودی و ندانی، که بجان یار توام
زد علم آتشم از قد تو، آخر چه شود
تو بخوبان همه فرمان دهی و عین خطاست
با همه قدر، چو خورشید بقدر تو رسید
سوختم گرچه بخورشید ستم یک چندی
لله الحمد ! که آخر، ب سرم سایه فگند
هم زمان خوانده بتعظیم : حبیب الله اش

دیدۀ عقل، بدیدار تو در حیرانی
میدم جان بوفای تو، کنون نادانی
بشنیدنسی و دمی آتش من بنشانی
که کند شاه ختن پیش تو نافرمانی
افتد از روزن و بر خاک نهاد پیشانی ۱
ساختم با همه بسیداد فملک پنهانی ۱
آصف ملک سلیمان، که ندارد ثانی
هم زمین گفت که : حکم تو بمن ۲ ارزانی

(فخری) از وصف تو، نظمش چو در مکنون شد
در سخن یافته گویا، روش سلمانی

ای حکم تو، نافذ بسفیدی و سیاهی
ظاهر نشد از تو، بجز از لطف و کرم، هیچ
رای تو، بتقدیر الهی ست، موافق
بر بی سروپائی، که نشیند ز رخت گرد

کلک تو، بدین قول نوشتست گواهی
ای مظهر لطف و کرم نامتناهی
ای مشتق رای تو، بتقدیر ۳ الهی
فارغ بود از تاج زر و خلعت شاهی

(فخری) طلبد جای تو، در چشم ۴ شب و روز
ای روشنی چشم، سپیدی و سیاهی

زد علم، آتش هشقم ز سہی بالای
شاه شمشاد قدی یوسف گل پسرهنی
دلبری، هشوه گری، غمزه زنی، بدخوی
هست رفتار خوشش، آفت ز بالای بلا
من چو پروانه ز شمع رخ او میسوزم
من سودا زده را، کشت و هنوز سر ناز

جای آنست که، آرام ندارم ۵ جای
ماه خورشیدوشی ۶ ترک ملک سیمای ۱
کافری، سنگ دل، سیم بری، خود رای
این ۸ چه رفتار خوش ست و چه بلا بالای
هیچ بر حال من اورا نبود پروای ۱
کس ندیدست بدین گونه سرو سودای ۱

(فخری) امروز، چنانم ز فراقش، که مپرس
آه اگر! از پی امروز، بود فردای ۹

-
- ۱- پ : این شعر ندارد . ۲- پ : تو مرا . ۳- پ : مشتق از رای تو تقدیر .
۴- پ : دیده . ۵- پ : نگیرم . ۶- پ : رخی .
۷- پ : و . ۸- پ : آن . ۹- مصرع حافظ شیرازی .

دلم که، گشت بخون از غم نگار یکی بکام خویش ندیدم ز لعل یار یکی
 یکی بجانب ما کن گذر، چو آب حیات که گشته ایم بدین خاک رهگذار یکی
 غم تو هست مرا آن قدر، اگر پرسی بمرها نتوان گفتم، از هزار یکی
 تو، جان ز من طلبی و من از تو، دولت وصل چه دولتی که برآید ازان دو کار یکی
 بهار حسن ترا جان فدا! که ممکن نیست بدین لطافت و خوبی ز صد بهار یکی
 دلم که چاک بشمشیر آبدار تو شد هنوز هست بدان زلف تابدار یکی
 یکی ز خیل سگانت شمار (فخری) را
 که هست بر سر کویت ازان شمار یکی ۱



ترقیمه تحفة الحبيب

تمت هذا الكتاب مسمى به — محکم الفخری — ۲ بفرمان قضا جریان بندگان
 میر صاحب، سموالقدر، بلند مکان، رفیع الصمت، عظیم الشان، آفتاب
 سپهر حشمت، ماهتاب آسمان شوکت، مسند نشین شهر یاری، جمشید جاه،
 فریدون دستگاه، امیر، ابن الامیر، ابن الامیر، میر صوبدار خان دام اقباله
 و جلاله :

در ماه جمادی الاول

بتاریخ پانزدهم سنه ۱۲۵۰

۱- پ : این غزل ندارد .

۲- از خطا این نام ثبت شده است .

(کراچی بتاریخ هیجدهم جون ۱۹۶۸ ع مطابق سه شنبه بیست و یکم ربیع الاول ۱۳۸۸ .

۲۸ خرداد ۱۳۴۰ خورشیدی .)

تعليقات

روضة السلاطين

و

جواهر المعانيب

● (ص ۸) بهرام گور: بهرام پنجم پادشاه ساسانی که از (۲۲۰ تا ۲۳۸) میلادی حکومت کرده است.

● (ص ۸) دلارام چنگی: این روایت بساندک قسغیر لفسطی دولت شاه نیز دارد. (لاهور ص ۱۱)

● (ص ۸) منم و شیر ژیان: این شعر بچند روایت (ابن خردادبه - شمس قیس - عوفی - دولت شاه - احمد الحفید الهروی) از بهرام گور نقل شده است. دکتر صفای گوید که: بصورتیست که از اصلی بر داشته شده و وزن و کلمات آن، بتدریج تسکامل یافته و اصلاح شده و بوزن عروضی در آمده است. بدین نحو:

منم آن شیر گله منم آن پیل یله نام من بهرام گور کنیتم بو جيله
و در روایت دیگر:

منم آن پیل دمان و منم آن شیر یله نام بهرام ترا و پدرت بو جيله
و در چند روایت دیگر:

منم آن پیل دمان و منم آن شیر (بهر) یله (گله)
نام من بهرام گور و پدرم (کنیتم) بو جيله

در صورت نخستین شعر بهرام گور چهار مصراع هفت هجایی مقفی است و در دو صورت دیگر یک بیت بر وزن — فعلاتن فعلاتن فعلاتن فعلن — در مصراع اول، و — فاعلاتن فاعلاتن فعلن — در مصراع دوم، و از متفرعات بحر رمل مشتمل است. و معلومست که در ظرف چند قرن از صورت اول بصورت دوم در آمده. و کلمات آن هم در ضمن این اصلاح وزن تغییر یافته و حتی کلماتی جدید بر آن افزوده شده است. پس استبعاد ندارد که صورت اول هم از اصل دیگری برداشته شده باشد، و آن اصل نیز طبعاً باید پهلجه دیگر و بدون آمیزش با زبان عربی باشد. یعنی لهجه پهلوی. اتفاقاً این نتیجه اشاره از ابن خردادبه تسائید میکند. او هنگام ذکر — شلنبه — گوید: و شهر دماوند شلنبه است، بهرام گور گفته است:

منم شیر شلنبه و منم پسر یله ۱

این شعر دو مصراع هفت هجایی پهلوی است که فقط از حیث بلندی و کوتاهی هجاها، و نه از جهت تعداد هجاها، با شعر منسوب به بهرام گور در روایت عوفی تفاوت دارد، و معلوم است که آن روایت نزدیکست باولین وقتی که از این شعر پهلوی منسوب به بهرام گور، خواسته اند. یک شعر فارسی دری مخلوط بزبان عربی بوجود آورند. بنابراین شعر منسوب به بهرام گور، اگر هم ازو باشد، اصلاً از اشعار پهلویست نه شعر فارسی دری، که وزن آن باوزان عروضی عرب نزدیک باشد. (صفا ۱: ۱۷۷-۱۷۸ چاپ چهارم)

● (ص ۸) ابو طاهر خاتونی: موفق الدوله کمال الدین ابو طاهر خاتونی. مستوفی گوهر خاتون زوجه سلطان محمد بن ملک شاه (۴۹۸-۵۱۱ هـ) شاعر و نویسنده. کتاب - مناقب الشعرا - قدیمترین کتابیست که به زبان فارسی راجع به شرح حال شعرا (تذکره شعرا) نوشته است و - تاریخ سلاجقه - نیز ازوست. هر دو کتاب از بین رفته است. (عوفی تهران مقدمه ۱۴)

● (ص ۸) عضد الدوله دیلمی: عضد الدوله ابو شجاع خسرو بن رکن الدوله بن بویه صاحب فارس (۳۳۸ هـ) و عراق (۳۶۷ هـ) وفات ۸ شوال (۴۷۲ هـ) (زامباور ۳۲۲ بحواله یتیمه الدهر و ابن خلکان).

● (ص ۸) قصر شیرین و خانقین: این روایت از دولت شاه گرفته است. شش فرسخ بعد از خانقین، در نصف راه تا حلوان، قصر شیرین واقع است. قصر شیرین قریه ایست قدیم و بزرگ که خرابه قصر سامانی در آنجا پدیدار است. ابن رسته در قرن سوم درباره آن گوید: ایوانی بزرگ و با شکوه از آجر و گچ دارد. بگرد ایوان حجره های ساخته اند، و حجره های بیکدیگر راه دارند و در حجره ها بآن ایوان باز میشود. جلو ایوان صفا ایست از سنگ مرمر. یاقوت و حمد الله مستوفی بتفصیل از قصر شیرین صحبت میکنند. (سرزمین خلافت شرقی ص ۶۹) مقدسی گوید: خانقین شهریست سر راه حلوان. ابن رسته گوید: در این شهر رودیست پهناور و روی آن پل بزرگ از گچ و آجر ساخته اند که چند دهانه دارد. حمد الله گوید: خانقین قصبه بوده است و اکنون بقدر دیهی مانده است. (سرزمین خلافت شرقی ص ۶۸) قصر شیرین و خانقین هر دو در نقشه ایران نزد کرمانشاه بر سرحد عراق دیده میشود.

● (ص ۸) ثوی را: دولت شاه (ص ۱۱) تاریخ ادبیات صفا (۱: ۱۷۳):

هژی برا بگیهان انوشه بدی جهان را بیدار توشه بدی

تقی الدین کاشی:

هری را نگهبان انوشه بدی جهان را بیدار توشه بدی

لغتنامه:

هژی را بگیهان انوشه بدی جهان را بیدار اوشه بدی

فردوسی گفته است:

بدو گفت: شاه! انوشه بدی روانرا بیدار توشه بدی

بدی بفتح با و کسر ذال معجم مخفف بادی است ۱ .

● (ص ۹) امیر احمد بن عبدالله قهستانی : دولت شاه یعقوب بن لیث صفار نوشته است (ص ۱۲ لاهور) دکتر صفا نیز نام یعقوب دارد (۱ : ۱۷۵ - ۱۸۰) پس نام امیر احمد اینجا غلط آورده شده است . این احمد بن عبدالله در بادغیس دو بیت از حنظله خوانده بود .
امیر احمد بن عبدالله خجستانی که اول با طاهریان بود ، پس به سلسله صفاریه پیوست . بلاد خراسان بمصرف آورد ، عمر و لیث را شکست داد و در (۵۲۶۸) بسدست غلامان خود در نیشاپور کشته شد . (دهخدا کلمه احمد ۱۲۱۴)

● (ص ۹) غلطان غلطان : در دولت شاه (ص ۱۲) - تاریخ ادبیات صفا (۱ : ۱۷۵) :
غلطان غلطان همیرود تا لب گو

در المعجم رازی (ص ۸۹) :

غلطان غلطان همیرود تا بن کدو

آقای دکتر صفا در تاریخ ادبیات (۱ : ۱۷۹) نوشته که : مصراع منسوب به پسر یعقوب لیث که مبنای وزن و نوع رباعی شده ، و دولت شاه آن را جزو نخستین اشعار فارسی ذکر کرده ، مسخوذ از افسانه ایست ، که راجع به پیدا شدن وزن رباعی وجود داشته . و شمس قیس آن را بتفصیل آورده است . (المعجم تهران ۸۵-۸۳)

● (ص ۹) ابودلف عجلی : قاسم بن عیسی بن ادریس عجلی ، از سرداران خلفای بنو عباس (امین یا مامون) در سال (۲۱۰هـ) خاکم همدان شد . و سلسله بنی دلف (۲۱۰-۲۸۵هـ) ازوست . و ابو دلف پانزده سال (۲۱۰-۲۲۵هـ) حکومت کرد و در بغداد درگذشت . شاعر ، شجاع ، سخی ، و نویسنده بود . سياسة الملوك و الیزاة و الصید و غیره ازوست . (لغتنامه ابو دلف ۲۵۳ و غیره)

● (ص ۹) بنت الکعب : دولت شاه (لاهور ص ۱۲) الکعبی ضبط کرده است . معلوم نشد که این کدام شخصیت است .

● (ص ۹) تا خوش خوش اصناف سخنوری زیاده میگشت : در باره این که ، قدیم ترین شعر فارسی کدام و گوینده آن کیست ؟ سخن بسیار است ، برخی از علمای ادب فارسی بدین موضوع تحقیق کرده اند ، علی الخصوص مرحوم قزوینی در بیست مقاله و دکتر صفا در تاریخ ادبیات ایران (۱ : ۱۶۵ چاپ چهارم) تحقیقات پر ارزش فرموده اند ، دائرة المعارف افغانستان (۳ : ۲۳ تا ۳۳۲) نیز مقاله طویل مربوط به این موضوع دارد . شعرای زیر را قدیم ترین شعرای فارسی قرار داده اند :

۲۳۸ میلادی ۱	بهرام گور	(۱)
۶۰-۸۶۲	یزید بن مفرغ	(۲)
۸۱۰۸	ابیات اهل خراسان	(۳)
۸۱۶۳	محمد بن وصیف	(۴)
معاصر محمد بن وصیف	بسام کورد	(۵)
معاصر محمد بن وصیف	محمد بن مخلد سگری	(۶)
پیش از زوال برمکیان < ۸۱۸	ابوالینبغی عباس بن طر خان	(<)
۸۱<۳	ابوالعباس مروزی	(۸)
۸۲۱۹	حنظله باهغیسی	(۹)
۲۸۲۳۵	محمد بن البیث بن جلیس متوفی	(۱۰)
۸۲۵۰	عمود وراق هروی	(۱۱)
۸۲۸۳	فیروز مشرقی	(۱۲)
معاصر فیروز	ابو سلیم گرجانی	(۱۳)
۳ ۸۳۰۰	ابو حفص حکیم	(۱۴)
(رک : قزوینی ، صفا ، دائرة المعارف افغانستان ، لازار پراگنده شعر فارسی)		

- ۱- عوفی دهوان اشعار ویرا در کتب خانه سرپل بسازارچه بخارا دیده بود ، لباب ۱ : ۱۹ لیدن .
 - ۲- طبری گوید : در مراغه ، مرا جمعی از پیران آنجا ، اشعار فارسی ابن البیث خواندند (۸ : ۱۳۸ لیدن) یاقوت اورا بنام محمد بن البیث بن جلیس (متوفی ۸۲۳۵) ذکر کرده است .
(معجم ۲ : ۲۲۷ لیدن)
 - ۳- اشارات دیگر نیز راجع به شعر و شعرای فارسی در زمان قدیم در کتب تاریخ موجود است . مثلاً :
- مسمودی گوید : زاینده رود ، دریاچه قشنگی است و مردم در خصوص آن اشعار بسیار گفته اند . (التنبیه ص ۳ لیدن)
- علی زید بیتهی مینویسد : محمد بن سعید بیتهی قدیم ترین شاعر است که بفارسی شعر گفت و دیوان اشعار داشت . (تاریخ بیتهی تألیف ۸۸۸)
- دولت شاه از ابو طاهر خاتونی روایت دارد که : در بقایای قصر شیرین واقع خاتقین کتبه یافتند که بیت بران ثبت بود (دولت شاه ص ۲۹ طبع لیدن)
- مجمل التواریخ (تألیف ۸۵۲۰) دارد : همای چهارزاد دختر بهمن بر زر و درم این شعر نقش کرد :

بسخور بسانوی جهان هزار سال نوروز و مهرگان

● (ص ۱۰) امیر نصر: بعد از کشته شدن احمد بن اسمعیل، پسرش نصر بن احمد — که وی را ملک سعید خوانده اند — روز ۲۴ جمادی الاخری سال (۳۰۱) بهادشاهی رسید، و در سال (۳۳۱) وفات یافت. مدت شهریاری او سی سال و سی و سه روز بود. (رودکی ۱: ۳۸۸ تا ۴۳۲).

● (ص ۱۰) رودکی: کنیه و نام و نسبش در انساب سمعانی، ابو عبدالله جعفر بن محمد بن حکیم بن عبدالرحمن بن آدم، یاد شده. لقب شاعری او — رودکی — به سبب انتساب به رودک سمرقند گفته اند.

مولد رودکی در قریه بنج از قرای رودک سمرقند بود. بنج از قرای بزرگ رودک و مرکز آن بوده، و بهمین سبب به بنج رودک شهرت داشته است (سمعانی و یاقوت).

ولادت رودکی در اواسط قرن سوم اتفاق افتاده باشد. حسب تصریح سمعانی در سال (۳۲۹) در مولد خود یعنی قریه بنج درگذشت و همانجا بس خاک سپرده شد. سمعانی در کتاب الانساب از قول ابوسعید ادریسی حافظ ۱، که مولف کتابی در — تاریخ سمرقند — بوده است و (۶۰ یا ۶۲) سال بعد از وفات رودکی فوت شده است، گوید: مدفن ابو عبدالله رودکی در آن (بنج رودک) مشهور است، و در پشت بوستان بنج رودک است، و مردم آن را زیارت میکنند، و من نیز زیارت کرده ام. (رودکی ۲: ۵۷۲ — تاریخ ادبیات صفها ۱: ۳۷۱ تا ۳۸۹ رودکی عبدالغنی میرزایوف).

راجع به محل مزار رودکی دو استادان کوش کرده اند، یکی استاد مرحوم نفیسی و دیگری فویسنده بزرگ بخارای مرحوم صدرالدین عینی. صدرالدین عینی شخصاً زحمات بسیار کشیده و آخر قبر رودکی را در سال (۱۹۴۰ع) در قریه رودک کشف کرد. و بکوشش آن مرحوم هیئت تحقیقاتی شوروی به بنج رودک رسید و معلوم کرد که در قریه بنج رودک، در گوشه بوستانی، قبر رودکی موجود بوده و بقبر خواجه ابوالحسن رودکی یا خواجه ابوالحسن افری خوانده میشد، و قبر او را اهالیان آنجا، همچون آرام گاه شخصی بزرگوار، زیارت میکردند.

آقای عبدالغنی میرزایوف مینویسد: فرا رسیدن جنگ بزرگ وطنی، دامنه تحقیقات در این ساحه برده میشدگی را بکلی قطع کرد، نهایت در سال (۱۹۵۶ع) بمناسبت شروع شدن کارهای تباری جشن یازده صد سالگی رودکی، در ماه نومبر (۱۹۵۶ع) در تحت راهبری دانشمند شوروی م.م گراسیموف یک هیئت تحقیقاتی به بنج رودک فرستاده شد. این هیئت قبر را باز نموده استخوانهای باقیمانده رودکی را، برای گذراندن تحقیقات عمیق علمی، بیرون آورد. نتیجه تحقیقات گراسیموف مقدماتی تا سال (۱۹۵۸ع) که بدست در آورده او در مطبوعات نشر گردیده بود، اساساً عبارت میباشد:

۱- ابوسعید عبدالرحمن بن محمد بن عبدالله بن ادریس بن حسن ملقب به ادریسی استرآبادی ثم سمرقندی متوفی (۳۰۵) (رودکی - عبدالغنی مرزایوف ۲۱۷).

(۱) رودکی بدرجه خیل پیبری رسیده وفات کرده بوده است، سن او بیشتر از هشتاد تخمین کرده میشود.

(۲) رودکی کور مادرزاد نبوده است، بلکه در پایان عمر کور کرده شده است ۱.

(۳) بعضی از استخوانهای بدن او، با ضرب چیزی، شکست یافته اند.

شاید رودکی با مرگ طبعی از بین نرفته باشد. در وقت قتل و غارتهای ضد قرمطی ها، از احتمال خالی نیست که، بکور گردانیدن و مصادره نمودن اموال رودکی قناعت نکرده، از پس او بمحل تولدش آمده ویرا نیز بقتل رسانیده باشند — ۲.

● (ص ۱۰) **کلیله و دمنه**: نصر بن احمد در سایه تشویق، ابوالفضل بلعمی وزیرش، رودکی را بنظم این کتاب گماشت، و رودکی در انجام این کار چهل هزار درم صلت گرفت، تاکنون (۸۸) بیت از ابیات پراکنده آن، بدست آمده است بر وزن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلان — و چنانکه بعض نوشته اند، بیت نخستین آن، این بیت بوده است:

هر که نا محنت از گذشت روزگار
نیز ناموزد ز هیچ آموزگار

(رک: رودکی نفیسی ۲: ۵۸۳ تا ۵۹۱ و تاریخ ادبیات صفا ۱: ۳۷۱ تا ۳۸۹)

● (ص ۱۰) **امیر عنصری**: متوفی (۴۳۱هـ) ماح آل سبکتگین (نصر بن ناصرالدین سبکتگین (۴۱۲هـ) و سلطان محمود (۴۲۱هـ) و سلطان مسعود (۴۳۲هـ). دیوان در تهران باهتمام دکتر یحیی قریب (۱۳۴۱هـ) چاپ شده است. و شعر مذکور در دیوان اینطور (ص ۱۰۷) است:

چهل هزار درم رودکی ز مهتر خویش
بیافته است بتورخ ازین دروآن در

مثنوی — وامق و عذرای — وی که از بین رفته بود (۲۳) صفحه از آن، مولوی محمد شفیع مرحوم لاهوری پیدا کرده و بچاپ رسانیده است (۱۹۶۷ع) لاهور. مفتاح التواریخ تاریخ وفاتش دارد:

بجن وفاتش ز حور و پری
ندای بر آمد که: یا عنصری

۸۴۳۱

۱- نفیسی گوید: شیخ منینی در شرح تاریخ گوید: در پایان عمر کور شده است.

(محیط زندگی رودکی ص ۴۰۷)

۲- میرزایوف عبدالغنی (۲۱۹-۲۲۳). راپوت گراسیموف راجع به تحقیقات علمی استخوانهای رودکی بدست راقم این سطور فرستاده است، ولی دوست دانشمند تاجیکی کمال الدین عینی فرزند ارجمند مرحوم صدرالدین عینی به راقم (در ماه می ۱۹۶۸ع در تهران) فرمود که: بعد از تحقیق کامل، استخوانهای شاهر از ماسکو آورده، در تحت نظر ایشان، در همان قبر دفن کرده شد، و آرامگاه زیبا تعمیر شده است، و پیکرش را نیز از روی مجسمه رودکی، پیکرساز معروف شوروی درست کرده است.

● (ص ۱۰) مرو یا هرات : بقول مرحوم استاد نفیسی : نویسندگان اختلاف عقیده دارند ، پاره ای هرات و پاره ای دیگر مرو شاهجهان ضبط کرده اند . (رودکی ۲ : ۸۶۴) .

● (ص ۱۰) ترغیب بطرف بخارا : غالباً قدیم تر ماسخذ این حکایت — چهار مقاله — (۵۵۰هـ) است . و نیز حمدالله مستوفی در تاریخ گزیده (۳۰هـ) و دولت شاه در تذکرة الشعرا (۸۹۲هـ) این واقع را آورده اند . اجمال این طور است :

نصر بن احمد سامانی یکبار بهرات سفر کرد ، ببادغیس رسید ، نزدیک هرات که نزهتگاه بهار بود . و تمام دشت و صحرای آن چمن زار ، نصر را چنان دلپسته آن هوا کرد ، که خواست بهار را آنجا بماند . آب روان و هوای پاکیزه و صد و بیست قسم انگور ، ازان جمله پرنیان و کلنجری — که بسیار گسوارا و شاداب بود — دل او بفریفت ، و نصر در آبادی — که آنرا دروازه (بدر شهر بمرغزار سپید - چهار مقاله) میخواندند — مقام کرد ، که جای بود معمور و آبادان ، و هر سوی قصری بلند و ایوان و خانه و باغ و جاهای با صفا بود . از سیستان و ماژندان میوه آوردند . نصر هر بار میاندیشید که بهار را آنجا بگذرانند و باز گردد . لیکن خوشی و خرمی آن دیار ، زنجیری بر پای او افکنده بود ، و او را همین داشت (قا چهار سال برین بر آمد . چهار مقاله) هاقبت امرای وی ازین تنگ آمدند ، ولیکن آن دلیری نداشتند که برو باز ایستند ، آخر نرسد رودکی شدند ، و او را پنج هزار اشرفی وعده کردند ، که : پادشاه را بباز گشت بسوی بخارا بر انگیزد . رودکی بدربار شد ، نصر شراب میخورد ، رودکی ساز بر گرفت و در — پرده عشاق — این اشعار سرودن گرفت (بسوی جوی ... الخ) . نصر را چنان حال دگر گونه شد که موزه نهوشیده هماغه بر اسب نشست و تا یک منزل موزه در پی او میبردند (رودکی ۳ : ۸۰۵) و رودکی آن پنج هزار دینار مضاعف از لشکر بستند . و شنیدم بسمرقند در سنه اربع و خمسائه (۵۰۴هـ) از دهقان ابورجا احمد بن عبدالصمد العابدی ، که گفت : جد من ابورجا حکایت کرد که : چون در نوبت رودکی بسمرقند رسید ، چهار صد شتر بنه او بود ! و الحق ، آن بزرگ بدین تجمل ارزانی بود ، که هنوز این قصیده را کس جواب نگفته است ، که بحال آن ندیده اند ، که ازین مفایق آزاد توانند بیرون آمد . (چهار مقاله دکتر محمد معین ص ۵۹ تا ص ۶۶ - دولت شاه چاپ لاهور ص ۱۳ - تاریخ گزیده ، چاپ براؤن ص ۳۸۲ - رودکی نفیسی ۳ : ۸۰۵) .

این حکایت صاحب — طبقات ناصری — بطرط سلطان سنجر منسوب کرده است ، و این قطعه را بجای رودکی ، بمعزی نسبت داده است ، و گفته است که : این قطعه معزی را ، کمال الزمان ۲

۱- مولف برهان قاطع در شرح - کلنجری - نویسد : خوشه آن پنج من تبریزی میشود ، و هر دانه پنج دام (تعلیقات معین بر چهار مقاله ۲ : ۱۵۴)

۲- کمال الزمان از رامشگران معروف زمان سنجر بن ملک شاه سلجوقی است . انوری ، که با وی ارادت داشت ، چند شعر را در رثای او سروده است . این بیت از آنست :

هرگز گمان مبر ، که کمال الزمان بمرد کسو زوج محض بسود مجسم فنا پذیر

پیش سلطان در طرب برد . (حبیبی ص ۳۰۸)

دانشمند حبیبی در تعلیقات راجع به این حکایت مفصل بحث میکند و با دلایل تاریخی ثابت کرده است که قطعه مذکور از رودکی است . (تعلیقات ۹۵ < تا ۹۶ < و تعلیقات چهار مقاله دکتر معین ص ۱۶۰)

● (ص ۱۱) بوی جوی مولیان : این ابیات را استاد نفیسی (رودکی ۳ : ۱۰۲۹) با تمام اختلافات قراءت نسخ بصورت زیر چاپ کرده است :

بوی جوی مولیان آید همی	یاد یار مهربان آید همی
ریگ آموی و درشتی راه او	زیر پسایم پرنیان آید همی
آب جیحون از نشاط روی دوست	خنگ مارا تا میان آید همی
ای بخارا شاد باش و دیر زی	میر زی تو شادمان آید همی
میر ماه است و بخارا آسمان	ماه سوی آسمان آید همی
میر سرو است و بخارا بوستان	سرو سوی بوستان آید همی
آفرین و مدح سود آید همی	گر بگنج اندر زیان آید همی ۲

این قصیده رودکی را شعرای دیگر نیز استقبال کرده اند و اول معزی پرداخته است :

(۱) معزی :

رستم از سازندان آید همی	زین ملک از اصفهان آید همی
(۲) مولانای روم :	
بوی باغ و گلستان آید همی	بوی یار مهربان آید همی
(۳) آذر بیگدلی :	
از صفاهان بوی جان آید همی	بوی جان از اصفهان آید همی
(۴) حیرت :	
چونکه باد جاجرود آید همی	اشک از چشم چورود آید همی
(۵) شبلی نعمانی :	
همچنان باشیم گرم گفتگو	قاصد از در ناگهان آید همی
(۶) میر مایل تتوی :	
مژده، کان تشریف جان آید همی	مژده، کان جان جهان آید همی ۳

-
- ۱- راجع به — جوی مولیان — رک : رودکی نفیسی ۱ : ۱۰ < و چهار مقاله لیدن ص ۱۶۰ و تعلیقات دکتر معین ص ۱۰۰ و برائون ترجمه چهار مقاله (۱۹۲۱) ص ۱۲۱ .
- ۲- این یک بیت را فقط استاد نفیسی آورده است (۳ : ۱۲۹) .
- ۳- رک : دیوان مائل (۲۹۰) این قصیده دارای یک صد بیت است .

ع) شباب کرمانشاهی :

بوی^۱ موئی دلستان آید همی با نسیم از گلستان آید همی

۸) غبار همدانی :

باد صبح از گلستان آید همی یا ز کسوی دلستان آید همی ۱

● (ص ۱۱) از شعرای^۲ آزمان چیزی استماع نشد : از عصر رودکی تا زمان فردوسی
شعراي ديگر نيز وجود داشته اند که شرح حال آنها را در تاريخ ادبيات ايران (صفا ۱ : ۳۸۹ -
۳۵۸) بايد ديد ، مثلاً :

شهيد بلخی ، ابوطيب مصعبي ، فرلاوی ، ابو شعیب هروی ، ابوالعباس ربنجني ، ابواسحق
جويباري ، ابو زراعہ معمری جرجاني ، خسرواني ، شاکر بخاري ، ابوالمويد بلخی ، بوشکور
بلخی ، دقيقي ، معروفی بلخی ، ولوا لجي ، لوكري ، بدیع بلخی ، منجيك ترمذی ، طاهر بن فضل
چفاني ، آغاجی ، منطقی رازی ، خسروی سرخسی ، قمری جرجاني ، يوسف عروضی ، استفنای^۳
فيشاپوري ، خبازی نيشاپوري ، ابوالعلاء شوستري ، محمد عبده ، جنیدی ، کسای^۴ مروزی ، رابمه
قزداري ، بشار مرغزي ، حمارة مروزي ، اهلایي ، ابوالفتح بستی .

● (ص ۱۱) شاه نامه کارنامه اوست : پیش از شاهنامه فردوسی ، روایات تاریخی و
حماسی ایران را مسعودی مروزی (اوایل قرن سوم و اوایل قرن چهارم) در نظم آورده بود
(البده والتاریخ تالیف مطهر بن طاهر المقدسی (۳۵۵ هـ) ۳ : ص ۱۳۸) .
دکتر صفا گوید که : مسعودی منظومه خود را در حدود سال (۳۰۰ هـ) یا اندکی پیشتر یا
کمتر ساخته بود (۱ : ۳۷۰) .

علاوه ازین دقیقی بلخی (مقتول در حدود سال ۳۶۵ - ۳۷۰ هـ) نیز یک شاهنامه بنام
— گشتاسپنامه — (بقول تاریخ گزیده سه هزار بیت ، هوفی بیست هزار بیت) بامر نوح بن
منصور سامانی (۳۵۰-۳۶۵ هـ) بنظم آورد ، و همین — گشتاسپنامه — محرک شاهنامه فردوسی
گشت ، و یک هزار بیت گشتاسپنامه را عینا فردوسی در کتاب خود آورده است (حماسه سرای در
ایران ص ۱۵۳ هـ ۱۵۵ هـ و تاریخ ادبیات در ایران ۱ : ۴۰۹) .

● (ص ۱۲) ابوالفرج مگزی : استاد عنصری و مداح آل سیمجور بوده ، چون سلطان
عمود سیمجوریان را بر انداخت ، ابوالفرج سگزی بدست سلطان اسیر و محکوم بمرگ گردید
اما بشفاعت عنصری رهائی یافت . سال وفات (۴۶۶ هـ) گفته میشود .

● (ص ۱۲) چندانکه کرد عالم :

هتقای مغرب است درین دور خرمی خاص از برای محنت و رنجست آدمی ۲

(مجمع الفصحا ۱ : ۷۰)

۱- رک : تعلیقات چهارمقاله دکتر معین ص ۱۶۴ تا ۱۷۱ فقط شعر میرمائل اضافه از راقم هست .

۲- دائرة المعارف افغانستان ۲۴۵۶ : خاص از برای محنت و غم زاد آدمی .

چندانکه گرد صورت عالم بر آمدی غمخواره آدم آمد و بیسپاره آدمی
(دائرة المعارف افغانستان ۲۴۵۶)

● (ص ۱۲) **بندار رازی** : بقول گزیده (۸۱۶) و مجمع الفصحا بندار رازی، خواجه کمال‌الدین نام، مداح مجدالدوله بن فخرالدوله دیلمی و صاحب اسمعیل بن هباده نیز مربی او بود. ظهیر فارابی گوید :

شعر بندار که گفتی، بحقیقت وحی است آن حقیقت چو به بینی بودت پنداری
در نهانخانه طبعم بتماشا بنگر تا ز هر زاویه عرضه دهم بنداری
این سخن، گرچه که در صورت دعویت، ولیک عقل داند که برایش نرسد انکاری
صاحب تاریخ گزیده گوید: که دیوان وی مشهور و معتبر است. قطعه که در متن آمده در تذکره دولت شاه موجود است. وفات بندار در (۸۴۰۱).

● (ص ۱۲) **عسجدی** : ابوالنظر عبدالعزیز بن منصور المسجدی مروزی بعد از سال (۸۴۳۲) فوت کرده باشد (گنج سخن صفا) دیوانش در تهران (۱۳۳۴) باهتمام و تصحیح جناب طاهری شهاب و با مقدمه استاد سعید نفیسی چاپ شده است و دران (۲۵۶) بیت از آثار وی گرد آورده شده است.

● (ص ۱۴) **اسرافیل** : این سهو کتابت است، صحیح اسرائیل است. مؤلف روضة السلاطین این روایت را از گزیده (۲۳۴) گرفته است. و دران بحواله تاریخ ابوالعلا نام اسرائیل صحیح ثبت شده است.

مؤلف غلط نوشته است که : اسرافیل (اسرائیل) را دو پسر بود، یکی جعفر بیگ (جعفر بیگ نیز غلط است صحیح چغری بیگ است) در اصل میکائیل را دو پسر بود طغرل بیگ و چغری بیگ (الملک چغری بک ابو سلیمان داؤد) اسرائیل را یک پسر بود بنام قتلش (راحة الصدور ۸۵) در سال وفات چغری بیگ اختلاف است. (۸۴۵۰ - رجب ۴۵۱ - صفر ۸۴۵۲) (راحة الصدور نسب نامه و حاشیه ۱۱۶).

در متن هبارت باید : میکائیل را دو پسر بود چغری بیگ و طغرل بیگ.
در متن است : جعفر بیگ (چغری بیگ) عراق را مسخر کرد و مدت بیست سال سلطنت کرد و عمرش بهفتاد رسید وفات کرد - در اصل این هبارت مربوط به طغرل بیگ است که نامش بنقل جعفر بیگ (چغری بیگ) ثبت شده است - چغری بیگ را خراسان در اختیار داد. در اصل واقعه است که :

بعد از شکست یافتن مسعود غزنوی، طغرل بیگ که پسر کلان میکائیل بود، در سال اربع ۱ و عشرين و اربعمائه (۸۴۲۴) در نیشاپور بر تخت مسعودی نشست. و نام پادشاهی بر او اطلاق

۱- همین سال در گزیده و راحة الصدور موجود است، ولی در حاشیه راحة الصدور ثبت است که: اینجا تسع باید، زیرا که باتفاق مورخین تاریخ جلوس طغرل (۸۴۲۹) است. (راحة ۹)

رفت . و ولایات را بر برادران و خویشان بخش کرد . خراسان را به چغری بیگ داد و مرو دارالملک ساخت . و غزنین و هری با ملک هند بموسی بن سلجوق — که او را بیفر کلان گفتندی — فامزد شد . طلسمین و نواحی کرمان به قانورد پسر مهین چغری بیگ داد . عراق و عجم طفلر بیگ در اختیار گرفت ، و چون ری مستخلص کرد آنجا دارالملک ساخت . (گزیده ۳۶-۳۷ و راحة الصدور ۱۰۴)

چغری بیگ بن میکائیل در سنه ثلث و خمسین و اربعماته (۴۵۳هـ) در خراسان گذشت و طفلر بیگ ، الپ ارسلان بن چغری بیگ را بجایش فرستاد . طفلر بیگ خود در ثامن رمضان سنه خمس و خمسین و اربعماته (۴۵۵هـ) در گذشت ۱ و بعد او ، الپ ارسلان برادرزاده اش (بن چغری بیگ) بر تخت سلجوقیان جلوس کرد (گزیده ۳۹) در متن کتاب که : مدت ملک بیست سال ۲ و عمرش هفتاد ثبت شده است ، در بساره طفلر بیگ است ، نه برای چغری بیگ . (رک : گزیده ۳۳ تا ۳۹ و راحة ۹۷ تا ۱۱۲ و حبیب السیر ۲ : ۴۸۲ تا ۴۸۶) .

● (۱۴) الپ ارسلان : عضد الدوله ابو شجاع الپ ارسلان پد بن چغری بک در ماه ذی الحج (۴۵۵هـ) بتخت آمد ، و در سال (۴۶۵هـ) مقتول شد . ولادت باتفاق مورخین ۲ محرم (۴۲۱هـ) (راحة ۱۱۷ و گزیده ۳۹) و از روی حبیب المیر : ولادت در شب جمعه دوم محرم سنه احدى و عشرين و اربعماته (۴۲۱هـ) . و در ماه رمضان سنه خمس و خمسین و اربعماته (۴۵۵هـ) بر تخت نشست . و شهادت در ماه ربیع الاول سنه خمس و ستین و اربعماته (۴۶۵هـ) در کنار آب آویزه یافت . مدت حیاتش چهل و پنج سال و شاهی قریب ده سال کرد (حبیب السیر ۲ : ۴۸۷) .

● (۱۴) عمیدالملک : عمیدالملک ابو نصر الکنندی ، بتحریریک خواجه طوسی بحکم سلطان الپ ارسلان کشته شد . در کتاب — دستورالوزرا — آمده است که : ابو نصر وقتیکه تن بتقدیر ایزدی داده بود ، سیاف را مخاطب ساخته گفت : چون از مهم فاوغ شوی از زبان بمرض ارسلان رسان که : سبب عنایت عمت طفلر بیگ به رقبه دولت این جهانی و حکومت عالم فانی رسیدم ، و بجهت عدم مرحمت تو بدرجه شهادت و نعمت بهشت جاودانی واصل گردیدیم . بس مرا بواسطه شما سعادت دنیوی و اخروی و مرادات صوری و معنوی حاصل شده باشد ! و با وزیر صایب تدبیر بگویی که : در دودمان سلجوقیان بد بدعتی و زشت سنتی نهادی ! زود باشد که هر چه در بساره من اندیشیدی ، در حق اعقاب و اسلاف تو بوقوع انجامد . صاحب دستورالوزرا نوشته است : آخر الامر آنچه بر زبان عمیدالملک گذشت ، نسبت به اولاد و احفاد خواجه نظام الملک واقع گشت (کتاب الوزرا ص ۱۴۹ - اخبار دولت سلجوقیه ص ۲۳ - راحة الصدور ص ۱۸۸) .

۱- در وفیات الاعیان وفات طفلر بیگ روز جمعه شانزدهم رمضان ثبت است ، نعش او را به مرو نقل نموده نزدیک قبر برادرش دفن کردند (حبیب السیر ۲ : ۴۸۶) .

۲- در راحة الصدور بیست و شش سال (ص ۹۸) و در گزیده بیست سال .

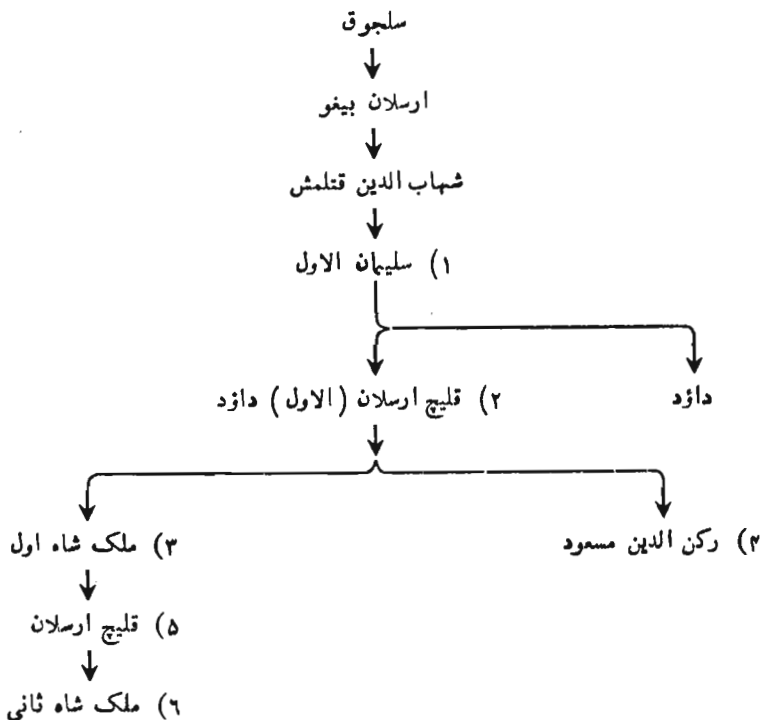
شهادت حمیدالملک روز یکشنبه شانزدهم ذیحجه سنه ست و خمسين و اربعمائه (۸۴۵۶) روی داد (حبیب السیر ۲ : ۴۸۶) .

● (ص ۱۵) خدای داد : این اشتباه است . در اصل یوسف کوتوال قلمه بوذم بود . (گزیده ص ۴۳۲ - راحة الصدور ص ۱۲۰)

● (ص ۱۵) نبیره او : سهو کتابت است ، در اصل پسر باید . زیرا که ملک شاه پسر الپ ارسلان بود . ولادتش جمادی الاول (۸۴۴) مدت عمر (۳۸) مدت حکومت (۲۰) سال . تخت نشینی در سال (۸۴۶۵) وفات شانزدهم شوال (۸۴۸۵) .

● (ص ۱۵) مملکت روم را : ملک شاه ، مملکت روم را در سال (۸۴۷۰) به سلیمان بن قتلش بن اسرائیل (نه اسرائیل) بن سلجوق سپرد کرد (لین پول ۱۵۵) در گزیده (۴۴۶) همین طور — که در متن ثبت شده است — آمده . یعنی : سلطنت روم بفرمان ملک شاه بسلطان داؤد بن سلیمان بن قتلش داد ، تا زمان غزان خان ، بادشاهی آنجا در تخمه او بود .

اولاد سلیمان بر مملکت روم از سال (۴۷۰ تا ۷۷۰) حکومت کرد لین پول (۱۵۵) و در زامباور (ص ۲۱۶) سلسله سلاطین سلجوقی روم به این قرار است :



● (ص ۱۵) سلطان شاه قباد : این صحیح نیست زیرا که سلطنت کرمان تحت سلجوقیان در سال (۴۳۳هـ) آمد . نخستین حکمران سلجوقی (بقول لین پول و زامپاور) همدالدین قرا ارسلان قاورد بن داؤد شد و تا سال (۵۸۳هـ) این دولت ماند (لین پول ۱۵۳ - زامپاور ۳۳۵) . سلطان شاه (رکن الدین) بن قاورد سیوم حکمران این سلسله بود که از سال (۴۶۷ تا ۴۷۷) حکومت کرده است . در متن روضه السلاطین این روایت از تاریخ گزیده گرفته شده است و آنجا است : و سلطنت کرمان بعمزاده خود سلطان شاه بن قاورد مسلم داشت ، و زیادت از صد سال در تخته او بود (ص ۲۲۶) . در نسخه (ل) درست است : سلطان شاه بن قباد .

● (ص ۱۵) شام را به برادر : الپ ارسلان علاوه ملک شاه دیگر فرزندان هم داشت ، و از انجمله دو پسر ینام تتش و نکش بودند (راحة الصدور - نسب) (در گزیده - نقش و نقش) قول لین پول است که : ولایت شام در سال (۴۲۸هـ) تتش را سپرده شد نه نکش را . بر بنای این قول تتش ولایت شام را در دوره نصیرالدین محمود (۴۸۵-۴۸۸هـ) یا در عهد رکن الدین ابوالمظفر برکیارق (۴۸۷-۴۹۸هـ) یافته باشد . ملک شاه خسود در سال (۴۸۵هـ) از این جهان چشم بسته است . (لین پول ۱۵۳)

● (ص ۱۵) پوشنکیش : غلط است ، در گزیده است : نوشتگین غرجه را که اصل خوارزمشاهیانت شحنکی خوارزم داد (۴۲۵هـ) . لین پول انوشنگین دارد که عهد حکومتش (۴۷۰-۴۹۰هـ) بود .

● (ص ۱۵) قسیم الدوله : در گزیده همین عبارت این طور است : و قیم الدوله که اصل ارکانی فارس بود ، دیار بکر و شام و حله را حکومت داد . در اصل این ابو سعید آقسنقر بن عبدالله الملقب قسیم الدوله الحاجب است که بنیادگذار اتابکه است و مادر رضای ملک شاه را در خانه داشت و از (۴۷۹ تا ۴۸۷هـ) صاحب حلب بود . در جهادی الاول (۴۸۷هـ) در جنگ تتش کشته شد . (ابن خلقان ۱ : ۷۹ و زامپاور ۴۴۳) .

● (ص ۱۵) مدت سلطنت ملک شاه : اشتباه است . عمرش ۳۸ سال بود و مدت حکومت او بیست سال است . رک : تحت عنوان - نبیره او - و این رباعی از ملک شاه است : بوسی زد ، یار دوش ، بر دیده من او رفت ، ازان بماند تر ، دیده من زان داد ، برین دیده ، نگارینم بوس کو چهره خویش دید ، در دیده من ۱

● (ص ۱۵) تاریخ جلال : در گزیده - تاریخ جلالی (ص ۲۲۹)

● (ص ۱۵) چهل هزار مرد : در گزیده - چهل و هفت هزار (ص ۲۲۹)

● (ص ۱۵) معزی : ابو عبدالله محمد بن عبدالملک المعزی نیشاپوری . پدرش امیرالشعرا خواجه عبدالملک برهانی نیشاپوری (در گذشت در اوائل عهد ملک شاه (۴۶۵-۴۸۵هـ) بود . و

خود در بین (۵۱۸-۵۲۱) فوت شد. معزی در دربار ملک شاه تقرب وافی داشت نیز تخلص معزی بحکم ملک شاه اختیار کرد، از نسبت، معزالدین و الدین، که لقب ملک شاه بود. دیوان معزی باهتمام مرحوم عباس اقبال، در تهران (۱۳۱۸هـ) چاپ شده است.

● (ص ۱۶) ای ماه : چهار مقاله دارد :

ای ماه ! چو ابروان یاری گوی^۱ یا نی ، چو کلبان شهر یاری گوی^۲

در دیوان (ص ۸۲۰) همین طور است که در متن ثبت شده .

● (ص ۱۶) تاج الملک : ابوالغنائم قمی که نامش مرزبان بن خسرو فیروز بود ، اول صاحب دیوان ترکان خاتون (دختر ابوالمظفر عماد الدوله ابراهیم طمناج خان بن نصر از ملوک خانیه ماوراءالنهر ۴۲۰-۴۶۰هـ) بود . ترکان خاتون زوجه ملک شاه بود . صاحب دستور الوزرا گوید : سلطان ملک شاه در رابع عشرين شهر رمضان سنه خمس و ثمانین و اربع (۲۴ رمضان ۸۵هـ) بیفداد رسید ، چگون از حضرت خواجه (نظام الملک) خبر یافت زمام امور وزارت را بتاج الملک داد . (ص ۱۶۸)

● (ص ۱۶) شهادت نظام الملک : در مهنه بدست فدائیان در ثانی عشر رمضان سنه خمس و ثمانین و اربعمات (۸۴۸هـ) . و این اولین خونی بود که فدائیان در ایران کردند (گزیده ص ۴۴۸) مهنه غلط است زیرا که خود گوید : در حد نهاوند ... الخ . سهنه یا مهنه در مغرب ایران است . (تعلیقات عرفی از نفیسی ۶۸۱)

در دستور الوزرا که : پادشاه (ملکشاه) ... در خشم شده فرمان داده که : تاج الملک قمی (صاحب دیوان ترکان خاتون که با خواجه در طریق عداوت سلوک مینمود) بتتحقیق مهمات آن وزیر آصف صفات مشغول کند . مقارن این حال از اصفهان بجانب بغداد روان شد (۲۴ رمضان ۸۴۸هـ به بغداد رسید) خواجه نیز از عقب توجه فرمود . و چون به یکی از قصبات لر کوچک رسید ، ابو طاهر اوابی - که در سلک فدائیان حسن صباح انتظام داشت - بشارات مشار الیه و اغوای تاج الملک ابوالغنائم - در وقتی که خواجه از بارگاه بحریم میرفت - رقه بدست خواجه داد ، و خواجه بمطالع رقه مشغول شده . ابو طاهر بد گوهرداری عمر فرسای^۳ بخواجه رسانید و خواجه بهمان زخم روز دیگر بجوار منفرت ملک اکبر انتقال فرمود (ص ۱۶۷)

● (ص ۱۶) طغرای^۴ نکو نامی : این قطعه در دستور الوزرا (ص ۱۶۷) این طور ثبت است :

یک چند باقبال تو ، ای شاه جهاندار	گرد ستم ، از چهره ایام ستردم
طغرای نکو نامی و منشور سادات	پیش ملک المعرش بتوقیع تو بردم
آمد ز قضا ، مدت عمرم ، نو و سه	وند سفر ، از ضربت یک کارد بمردم
بگذاشتم ، آن خدمت دیرینه ، بفرزند	اورا ، بخدا و بخداوند سپردم

در گزیده (ص ۲۴۸) است :

می سال ، باقبال تو ، ای شاه جوان بخت	گرد ستم ، از چهره ایام ستردم
چون شد ز قضا ، مدت عمرم ، نود و شش	اندر سفر ، از ضربت یک تیغ بمردم
منشور نکو نامی و طغرای سعادت	پیش ملک المرش بتوقیع تو بمردم
بگذاشتم ، این خدمت دیرینه ، بفرزند	اورا ، بخدا و بخداوند سپردم

در لب الالباب (ص ۳۰۰) این قطعه در شرح احوال کمال الملک ادیب ابو جعفر همدانی

احمد مختار زوزنی این طور آمده است :

یک چند باقبال تو ، ای شاه جهانگیر	گرد ستم ، از چهره ایام ستردم
طغرای نکوکاری و منشور سعادت	نزد ملک المرش بتسویع تو بمردم
آمد چهل و شش ، ز قضا مدت عمرم	در خدمت درگاه تو ، صد سال شمردم
بگذاشتم ، این خدمت دیرینه ، بفرزند	و اندر سفر از علت ده روزه بمردم
رفتم من ، و فرزند من آمد ، خلف الصدق	اورا ، بخدا و بخداوند سپردم

مرحوم سعید نفیسی در تعلیقات لب الالباب بر اختلاف روایات بحث کرده است ، میگوید

که : این قطعه در چند جا بنام نظام الملک آمده است ، نخستین جای که من دیده ام در تاریخ گزیده است (۲۴۸) قطعا درین مورد حمدالله مستوفی اشتباه کرده است . زیرا گوینده این اشعار مدت خدمت خود را می سال و عمر خود را نود و شش سال گفته است .

ابوعلی حسن بن علی بن اسحاق نظام الملک طوسی باصح اقوال در روز آدینه ۲۱ ذی القعدة (۴۱۰هـ) در طوس ولادت یافته ، و روز دهم رمضان (۴۸۵هـ) کشته شده . و بدینگونه به ۷۵ سال و نه ماه و ۱۹ روز در جهان بود ، و نود و شش عمر نه کرده است . و چون در (۴۴۵هـ) وارد خدمت سلجوقیان شده ، چهل سال در دستگاه ایشان بوده است ، و از آغاز سلطنت ملک شاه یعنی از (۴۶۵ تا ۴۸۵هـ) تنها بیست سال وزیر او بوده است ، و بهیچ حسابی نمیتوان می سال خدمت برای او در نظر گرفت .

پس قطعاً گوینده این اشعار بجای نظام الملک دیگری بوده است . خوندمیر نیز در حبیب السیر (۲ : ۲۹۴) این قطعه را در همین مورد آورده است ، و در آنجا مصرع اول — یک چند باقبال تو ای شاه جهاندار — و مصرع سوم — آمد ز قضا مدت عمرم نود و سه — آمده ، و اختلاف نسخ دیگر هم هست ، که چندان اهمیت ندارد .

دولت شاه نیز در تذکرة الشعرا (چاپ لیدن ص ۵۹) همین قطعه را آورده و مصرع اول را — چل سال باقبال تو ای شاه جوان بخت — و مصرع سوم را ، مانند ضبط تاریخ گزیده ، آورده است . در هفت اقلیم نیز این قطعه هست و مانند ضبط حبیب السیر است . حاج لطف علی بیگ آذر بیگدلی نیز در تذکرة آشکده (چاپ بمبئی ۱۲۹۹هـ ص ۷۰۰-۱۰۱) همین قطعه را بنام نظام الملک آورده و از همان نسخه حبیب السیر نقل کرده است . در این صورت این قطعه پیش

از (۳۰ <) که سال تالیف تاریخ گزیده است، در جای بنام نظام الملک دیده نشده است. و تنها چیزی که ممکن است این است که: بیت آخر آن را که ظاهراً بسیار معروف بوده است، در دم مرگ، برای توصیه فرزندش بملک شاه نوشته باشد. پیدا است که نسخه کتاب های دیگر با نسخه متن تفاوت دارد. در نسخه متن (ص ۳۰۰) سخن از سی سال خدمت و نود و شش یا نود و سه سال عمر و ضربت تیغ یا کارد نیست، و بالعکس گوینده عمر خود را چهل و شش سال گفته است.

نظامی عروضی در چهار مقاله (چاپ گیب ص ۴۱) از زبان معزی چنین آورده است که: (پدرش) در سال (۵۱۰ هـ) در دشت قسوق نزدیک شهر طوس برای او گفته است: پدر من امیر الشعرا برهانی رحمه الله در اول دولت ملک شاه بشهر قزوین از عالم فنا بعالم بقا تحویل کرد، و در آن قطعه — که سخت معروفست — مرا بسلطان ملک شاه سپرد، درین بیت:

من رفتم و فرزند من آمد خلف الصلح او را، بخدا و بخداوند سپردم
کمال الملک ادیب ابو جعفر محمد بن احمد مختار زوزنی که این قطعه بنام او هم آمده است، با برهانی پدر معزی معاصر بوده، و در یک دربار میزیسته اند، و ممکن است که یکی شعر دیگری را تضمین کرده باشد (تعلیقات عوضی ص ۶۸۱ تا ۶۸۳) دکتر محمد معین نیز در این باره مفصل بحث کرده است (تعلیقات چهار مقاله ص ۲۰۴ تا ۲۱۳). و در مقدمه دیوان معزی اقبال آشتیانی مرحوم نوشته است که: بیت (بگذاشتم ...) از برهانی و اشعار دیگر از زوزنی است.

● (ص ۱۶) ملک شاه ... بجوار حق پیوست: دستور السوزا نوشته است: ببادشاه بشکار رفت و در سیوم شوال سال مذکور (۴۸۵ هـ) در شکارگاه مریض گشت، و ببخدا معاود کرده، در منتصف همین ماه بعد از شهادت خواجه نظام الملک بهژده روز (راحة الصدور هژده روز — زبدة النصره ۳۳ روز — ابن اثیر و ابن خلقان ۳۵ روز) فوت شد. معزی شاعر درین باب گوید:

رفت، در یک مه بفردوس برین دستور پیر شاه برنا، از پی او رفت، در ماه دگر
کرد ناگه، قهر یزدان عجز سلطان، آشکار قهر یزدانی ببین و عجز سلطانی نگر

بقول تاریخ گزیده: ملک شاه در اصفهان بمحلہ کران مدفون شد. (دستور ۱۶۸ و راحة ۱۳۵ و گزیده ۴۴۸ و حبیب المیر ۲: ۴۹۴).

● (ص ۱۶) سلطان محمد بن ملک شاه: از عبارت متن روضه السلاطین ظاهر میشود که: بعد از وفات سلطان ملک شاه (اول)، سلطان محمد بن ملک شاه بر تخت نشست. حالانکه بعد از وفات وی، دو برادران دعویدار مملکت شدند، یعنی سلطان برکیسارق و سلطان محمود که هر دو پسران ملک شاه بودند، دو سال محمود (۴۸۵-۴۸۸ هـ) پادشاهی کرد، و برکیارق هم دعوی سلطنت از دست نداد، و متعدد جنگهای مابین این دو برادران واقع شد. قضاکار سلطان محمود که از بطن

ترکان خاتون (متوفی رمضان ۴۸۷هـ) بود، در اصفهان بیمار شد و در رمضان (۴۸۷هـ) بعد از سه روزه بیماری ازین جهان رفت، و سلطان برکیارق مستقلاً حکمران شد (گزیده ص ۴۵۰). سلطان رکن الدین ابوالمظفر برکیارق تا (۴۹۸هـ) تقریباً دوازده سال شاهی کرد و ۱۲ جمادی الاخر (۴۹۸هـ) درگذشت (گزیده ۴۵۳) و برای چند ماه پسرش ملک شاه ثانی — که ولی عهد بود — دعوی سلطنت کرد، و وی در همین سال از دست سلطان غیاث الدین ابوشجاع محمد بن ملک شاه محبوس گردید (گزیده ۴۵۴) و تخت سلجوقی بدست سلطان محمد بن ملک شاه افتاد (گزیده ۴۴۹-۴۵۴).

مؤلف روضة السلاطین، حکمرانان بین ملک شاه بن الپ ارسلان تا سلطان محمد بن ملک شاه و از بین حذف کرده است. یعنی نصیرالدین محمود بن ملک شاه (۴۸۵-۴۸۷هـ) و رکن الدین برکیارق بن ملک شاه (۸۷-۴۹۸هـ) و ملک شاه ثانی بن برکیارق (۴۹۸هـ) را نه آورده است. سلطان محمد در رابع عشرين ذی الحج سنة احدى عشر و خمائة (۵۱۱هـ) درگذشت و باصفهان در مدرسه خرد مدفون شد... مدة ملک سیزده سال و نیم، عمر سی و هفت سال. (گزیده: ۴۵۷) رک: برای اشعار وی تحت عنوان: بضرب تیغ — بر (ص ۲۰۴).

● (ص ۱۶) سلطان سنجر: سلطان سنجر بتاريخ ۲۵ رجب (۴۷۹هـ) در سنجار بجهان آمد، بدینوجه سنجر نام شد (گزیده ۴۴۴) در (۲۴ ذی الحجه ۵۱۱هـ) بتخت آمد و وفاتش يوم الاثنين ۱۴ ربيع الاول (۵۵۲هـ) (روضة السلاطین ۱۲ ربيع الثاني) بمر (۷۲) سال. و بدولت خانه که در مرو ساخته بود او را دفن کردند. قبیل از تخت نشینی بیست سال در خراسان حکمرانی کرد (راحة الصدور ۱۸۴) در حبیب السیر تاریخ انتقال (۲۶) و جای دیگر (۲۵) و عمر هفتاد و دو سال و چند ماه ثبت است. لقب وی فاضل الدین ابوالحارث احمد سنجر بود و از اوست:

بزرگان و خداوندان معنی!	یکی پند، از من سر مست گیرند
بگاه آنکه، دولت یار باشد	ز پا افتادگان را دست گیرند
در خواب نه بینند سلاطین زمانه	آن مال که عشر صله مدحگر ماست
سیم و زر عالم، همه دادیم بمردم	ز آنجا که سخاهای کف بی خطر ماست

تاریخ وفاتست:

جهاندار سنجر که در باغ ملک	سرفراز بودی بکردار سرو
چو در مرو بودی، در آنجا بماند	بجو سال فوت وی از: شاه مرو ۱

۵۵۲هـ

● (ص ۱۷) عمیق بخارایی: امیر الشعرا ابوالنجیب شهاب الدین عمیق بخارایی. مدوح شمس الملک ابوالحسن نصیرالدوله ناصرالدین نصر بن ابراهیم (طماج) بن نصر (ارسلان) بن علی (ایلک) بن سلیمان بن موسی بن عبدالکریم (سنق بغرا) (۴۶۰ تا ۴۷۲هـ).

انوری او را — استاد سخن — گفته است : صاحب مجمع الفصحاح گوید : دیوانش را قریب بهشت هزار بیت دیده اند ، نیز بحواله عرفات نوشته است : — یوسف زلیخا — گفته است که بدو بحر خوانده میشود (۱ : ۳۲۵) مرحوم نفیسی گوید : چاپ خوبی از اشعار عمق درمیان نیست و آنچه بنام دیوان وی در تبریز (سال ۱۳۲۳ هـ) چاپ کرده اند ، آمیخته با اشعار دیگران است ۱ .

وطواط این دو بیت وی را در — حدائق السحر — بطور استشهاد آورده است :

جهان جو چشم نگاران خرمی کردد کی از خمسار شبانه نشاط خواب کنند
اگر موری سخن گوید و مگر مویی روان دارد من آن مور سخن گویم من آن مویم کی جان دارد
(حدائق السحر چاپ عباس آقباس ص ۴۴ - ۴۵)

این بیت آخر ، مطلع است از قصیده معروف عمق ، که در ضعف خود در صنعت اغراق و تشبیه مشروط و نازک کاری سروده است و نظیرش در اشعار شعرا کم است ، عوفی میگوید : پیش از وی کس مثل آن نگفته است و بعد از وی هم نتوانسته است گفتن (قصیده در لباب الالباب چاپ تهران ص ۳۷۸ است) و برای ذوالبحرین و طواط این بیت وی را برای استشهاد آورده است :

ای بت سنگین دل ، سیمین قفا ای لب تو ، رحمت و غمزه بلا

یعنی : فاعلاتن فاعلاتن فائلن — مفتعلن مفتعلن فاعلان (حدائق ص ۵۵) .

در مجمع الفصحاح (۱ : ۳۲۵) است : سلطان سنجر باوجود شرای نامدار دیگر ، او را از بلخ طلب کرده که مرثیه در فوت (در حدود ۵۲۴ هـ) ماه ملک دختر خود — که در عقد سلطان عهد بود — بگوید . او مرثیه گفته بجهت ضعف پیری با حمیدی پسر خود فرستاد .

همین دو بیت مرثیه که در متن روضه السلاطین آمده ، هدایت ثبت کرده است . در مصرع اول از بیت اول بجای — سخن بوستان — بساغ و بوستان — و در بیت ثانی بجای — تازه ارغوان — تازه بوستان — است .

● (ص ۱۷۰) انوری : حجت الحق اوحمدالدین محمد بن محمد ابیوردی . مرحوم نفیسی در تعلیقات لباب از یک نسخه دیوان قطران — که بخط انوری نوشته شده است — استشهاد آورده : که نام انوری ، علی بن اسحاق است (تعلیقات ۶۸۴ نیز کشف الظنون استانبول ۱ : ۷۷۷) انوری در قریه بدنه از ولایت ابیورد (به جنب مهنه دشت خاوران خراسان) قولد یافت . بدین مناسبت در اوایل تخلص — خاوری — داشت و بعد متخلص به — انوری — گردید (شفق ص ۱۶۹) .

۱- قصاید وی را مرحوم نفیسی در تعلیقات تاریخ بیهقی (۳ : ۱۳۰۲ تا ۱۳۲۳) و در لباب الالباب (۶۸۶ تا ۶۹۴) و صاحب مجمع الفصحاح (۱ : ۳۲۵ تا ۳۵۰) چاپ کرده است .

در تساریخ وفات وی اختلاف است ، مرحوم نفیسی معتبر ترین تاریخ را برای رحلت انوری (۵۸۵) میداند (تعلیقات لباب ۶۸۵) و دکتر صفا در گنج سخن وفات وی (۵۸۳) درست تر دانسته است (۱ : ۳۱۶) .

● (ص ۱) ادیب صابر : شهاب الدین ادیب صابر بن اسمعیل الترمذی . ویرا ابوالمظفر علاء الدوله افسز بن قطب الدین محمد خوارزم شاه (۵۲۲-۵۵۱) در جیحون بسال (۵۴۶) غرق کرد. دیوانش با مقدمه و تعلیقات و شرح احوال دو بار در تهران چاپ شده است .

● (ص ۱) رشید وطواط : امیر امام رشید الدین سعد الملک محمد بن محمد بن عبدالجلیل بن عبدالملک بن محمد بن عبدالله بن عبدالرحمن بن محمد بن یحیی بن مردویه بن سالم بن عبدالله بن عمر بن الخططاب (معجم الادباء یاقوت < : ۹۱) المعروف به خواجه رشید کاتب وطواط بلسخی . مؤلف — حدائق السحر — و دیگر بیست عده کتاب (رک : مقدمه حدائق السحر) تسوله در حدود سال بین (۴۸۰ و ۴۸۸) در بلخ و وفات بقول یاقوت در (۳ < ۵). در خدمت افسز خوارزم شاه (۵۲۲ - ۵۵۱) دیوان بود . حدایق السحر بتصحیح مرحوم عباس اقبال در طهران (۱۳۰۸) چاپ شده است . دیوان وی را معه حدایق السحر ، مرحوم نفیسی در سال (۱۳۳۹) چاپ کرده است . و — نامه های رشید الدین وطواط — دکتر قاسم تسویرکافی در دانشگاه تهران در سال ۱۳۳۸ (شماره ۵۱) بچاپ رسانیده است .

● (ص ۱) عبدالواسع جبلی : بدیع الزمان فرید الدین عبدالواسع ابن عبدالجامع بن عمرو بن رفیع غرجستانی ، متخلص به جبل متوفی (۵۵۵) مداح سلاطین غوری و خوارزمی و سلجوقی و غزنوی ، (رک : تعلیقات لباب ۶۸۳ و تاریخ بیهقی نفیسی ۳ : ۱۲۲۴ تا ۱۲۳۰) دیوان در دو جلد جناب دکتر صفا در دانشگاه تهران (۴۱-۱۳۳۹) چاپ کرده است .

● (ص ۱) فرید کاتب : در جهانکشا با این القاب یاد شده : منشی ملک فخر الملک نظام الدین المعالی فرید کاتب جامی . تا سنه (۶۱۰) در حیات بوده است (لباب ۱۳۳ و ۵۹۴) .

● (ص ۱) عماد زوزنی : (زوزن دیهی است از ولایت خادمان بخراسان من توابع خواف ملک (گزیده ص ۸۱۵) زوزن در شهرستان تربت حیدریه (فرهنگ آبادیهای ایران). بخدمت حجة الاسلام امام محمد غزالی طوسی رسیده و بیمن نصیحت و ارشاد و مواظ وی تارک دنیا گردیده . معاصر سلاجقه بود و گویند : وی در شاعری شاگردی حسن غزنوی نمود (مجمع الفصحا ۱ : ۳۵۲) .

● (ص ۱) سید حسن غزنوی : بقول لباب الانساب ابوالحسن بیهقی (۵۵۵) و راحة الصدور (۵۹۹) نام وی ابو محمد الحسن بن محمد الحسینی و لقب اشرف . وفات بقول دکتر صفا (۵۵۶) است . (گنج سخن ۲۸۲) مدفن در قبه آزاد وار ولایت جوین . دیوانش بتصحیح آقای محمد تقی مدرس رضوی در سال (۱۳۲۸) از دانشگاه تهران (۳ <) چاپ شده است .

● (ص ۱۸) خاقانی شروانی : حسان المعجم افضل الدین بدیل بن علی . نخست — حقائق —

تخلص میکرد، و در ملازمت خاقان اکبر فخرالدین منوچهر شروانشاه لقب — خاقانی — گرفت. اواخر عمر در تبریز بسر برد و در همان شهر بسال (۵۹۵هـ) در گذشت و در — مقبره الشعرا — محله سرخاب مدفون گردید. از — مقبره الشعرا — هیچ آثار پدید نیست. بنده راقم دوبار تبریز رفته ام و هر بار در محله سرخاب آن سرزمین را زیارت کرده ام ۱.

دو بیت که متن روضه السلاطین دارد از مرثیه ایست که — در رثاء امام مهد بن یحیی (نیشاپوری شاگرد امام غزالی) و حادثه حبس سنجر در فتنه غز — سرورده است و در دیوان (چاپ ضیاءالدین سجادی ۱۵۵ و چاپ حسین نخمی ۱۴۰) بقرار زیر ثبت شده:

آن مصر مملکت، که تو دیدی! خراب شد و آن نیل مکرمت، که شنیدی! سراب شد
گردون، سر محمد یحیی به بساد داد محنت رقیب سنجر ممالک رقباب شد

مرثیه دارای ۴۵ بیت است.

● (ص ۱۸) بضرپ تیغ: این بیت در تاریخ گزیده بنام غیاث الدین ابو شجاع سلطان محمد بن ملک شاه ثبت است و مولف گوید که: سلطان محمد در وابع هشرین ذی الحج سنه احدى عشر و خمسائة (۵۱۱هـ) درگذشت و باصفهان دران مدرسه مدفون شد که خود بسنا کرده بود. بوقت وفات این ابیات انشا کرد:

بزم تیغ جهانگیر و گرز قلعه کشای جهان مسخر من شد، چو تن مسخرای
بسی بلاد گرفتم، بیک اشاره دست بسی قلاع گرفتم ۲، بیک فشردن پای
چومرگ، ناخن آورد، هیچ سود نکرد بقا بقای خداوند ۳ و ملک ملک خدای
(گزیده ص ۴۵) در حبیب السیر نیز بنام سلطان محمد ثبت است (۲: ۵۰).

● (ص ۱۸) سلطان طغرل: سلطان طغرل بن طغرل بیگ ناصواب است. و صحیح: طغرل بیگ (ثانی) بن ارسلان بیگ بن طغرل بیگ بن محمد بن ملک شاه بن الب ارسلان. و این پادشاه هفتم از سلاجقه عراق میباشد که — سلطان رکن الدین طغرل قسیم امیر المومنین — لقب اختیار کرد و از سال (۵۷۳ تا ۵۹۰هـ) حکومت کرده است. ولادت وی در (۵۶۴هـ) است و شهادت (۲۴ جمادی الاخر ۵۹۰هـ) و بعد از آن عراق بدست خوارزمیان آمد ۵.

۱- جناب آقای سلطان قرائی مصحح — روضات الجنان — را در ماه جون (۱۹۶۸ع) در تهران دیدم و عکس کتیبه مزار خاقانی در ذخیره ایشان دیدم که یکی از نویسنده شوروی به ایشان فرستاده بود و نوشته بود که: — مقبره الشعرا — تا جنگ دوم جهانی بجای بوده و عکس مذکور از کتیبه سنگ مزار خاقانی در همانوقت برداشته شده است.

۲- گشودم: حبیب السیر ۳- نداشت: حبیب السیر ۴- خدايست: حبیب السیر.
۵- شهادت ۲۴ جمادی الاخر (راحة ۱۷۳) ربیع الاخر (گزیده ۲۷۷) رک: لین پول ۱۵۴-
راحة ۲۰۸ تا ۲۲۴ - ۲۸۱ تا ۳۳۰ - ۳۷۲ - گزیده ۴۷۱ - ۴۷۳ - ۴۷۸.

طغرل در دلیری و جنگاوری بی نظیر بود، در شعر نیز قدرتی بسزا داشت. وقتی که سلطان تکش خوارزمشاه برادر خود سلطان شاه را مغلوب کرده و خراسان و خوارزم بدست یافت، به تحریک قتلغ اینانج — که از سرداران طغرل بود — بفکر تسخیر هراق افتاد، و با لشکر انبوه بسوی ری حرکت کرد. چون بتزدیک شهر ری رسید و طغرل از قصد وی آگاه گشت، بمقابله پرداخت و بیرون شهر دو لشکر در برابر یکدیگر صف آرای کردند. طغرل — که بصف شکنی و دلیری خود اطمینان داشت — شخصاً عازم میدان نبرد شد. و در آن حال گفت:

رو! جوشن من بیار، تا در پوشم کاین کار بمن فتاد، تا خود کوشم
تا هست بکف گرز و سهر بردوشم من ملک هراق را بجان نفروشم

ولی پیش از آنکه قدم بجزلانگاه نبرد گذارد، از غرور جوانی جامهای شراب ارغوانی نوشید و آنگاه بر اسبی سوار شده بمیدان خرامید. قتلغ اینانج نیز برای مقابله با وی در برابر صفوف سلطان تکش آماده نبرد شد. طغرل مست از شراب ناب و سرگرم و ججز خوانی با اشعار شاهنامه بود که ناگاه از روی مستی گریزی بر پای اسپ خود نواخت و اسپش بسر در غلطید. در نتیجه آن از خانه زین بروی زمین افتاد و قتلغ اینانج بیدرنگ خود را بار رسانید و سرش را از بدن جدا کرد و نزد سلطان تکش برد. هنگامی که تن بی سر طغرل را بدار آویخته بودند، شاعری گفت:

وی، از سر او تا بفلک، یک گز بود و امروز، ز سر تا بدنش، فرسنگی است

روزی سلطان تکش، بکمال الدین ندیم طغرل گفت: مردی! پادشاه شما همین بود که تاب یک حمله ما را نداشت؟ و او — که مردی خوش سخن و حاضر جواب بود — گفت:

ز بیژن، فزون بود هومان، بزور هنر عیب گردد، چو برگشت هور ۱

● (ص ۱۹) دی روز: این رباعی در گزیده (ص ۴۷) ثبت است و در بیت دوم — بر دفتر — دارد.

● (ص ۱۹) سلطان علاء الدین جهان سوز: علاء الدین حسین جهان سوز (غور ۵۴۴ تا ۵۴۹ غزنه ۵۴۶) بن عزالدین حسن (یا حسین) (غور ۵۴۳) بن قطب الدین حسن بن محمد بن عباس بن شیخ بن محمد سوری بن امیر بنجی بن نهاران بن امیر پولاد بن شمسب. (زامباور ۴۲۰) علاء الدین در هراة در ربیع الثانی (۵۵۱) جهان را پدرود گفت (زامباور ۴۱۹ گزیده ۴۰۸ بیل: وفات ۵۴۹ ص ۵۰) شش برادر داشت بنام ۱) فخرالدین مسعود (متوفی ۵۵۸). ۲) شهاب الدین محمد. ۳) شجاع الدین علی. ۴) سیف الدین سوری صاحب غزنه (۵۴۳-۵۴۴) که بدست بهرام شاه غزنوی کشته شد و به انتقام همین برادر، علاء الدین از غور (۵۴۶) بغزنه رسید و غزنه را به این

۱- این اطلاعی از آقای گلچین است که به راقم مرحمت فرموده اند. (برای کیفیت قتل رک: گزیده ۴۷۷ - راحة الصدور ۴۷۱).

نوع سوخت که بعد ازان بلقب — جهان سوز — شهرت یافت . ۵) بهاء الدین سام ۱ (فیروز کوه ۵۵۲۴) . ۶) قطب الدین محمد ملک الجبال که بدست بهرام شاه کشته شد (۵۴۱هـ) . (لین پول ۲۹۴ زامباور ۴۱۹ - ۴۲۰)

● (۱۹) تاریخ میر : مقصد از تاریخ — حبیب السهر — مؤلفه خواند میر هست (رک : چاپ تهران ۲ : ۶۰۲ - ۶۰۴)

● (۱۹) من غزنین را : این بیت دو طرح آمده است :

گر غزنین را بیخ و بن بر نکنم من خود نه حسین بن حسین حنم

دیگر نوع :

گر غزنین را الخ من خود نه حسن بن حسین حنم

در نام وی اختلاف واقع شده است ، یک طائفه حسین نام پنداشته و بیت اول را در استشهاد آورده ، و دیگر طبقه نام وی را حسن دانسته اند و بیت ثانی الذکر بطور دلیل آورده اند . (حبیب السیر ۲ : ۶۰۲) . در تاریخ گزیده (۴۰۵ و ۴۰۸) نامش حسن بن حسین ثبت است در تعلیقات چهار مقاله (قزوینی) نامش سلطان علاؤ الدین حسین بن عزالدین حسین آمده است (ص ۹۲) و نسب وی در حاشیه (ص ۱۵۷) بحواله طبقات ناصری (۴۵-۵۴) ثبت شده است : سلطان علاؤ الدین الحسین بن الحسن بن محمد بن عباس . در همین تعلیقات مرحوم علامه قزوینی بیت فوق را از جامع التواریخ (موزه برطانیه ۶۲۸ < Add) این طور نقل کرده است :

اعضاء مالک جهان را بدنم جوینده خصم خویش و لشکر شکنم
گر غزنین را بیخ و بن بر نکنم پس من نه حسین بن حسین حنم

همین رباعی را پیش از حمله بر غزنی ، سلطان علاؤ الدین بقاضی القضاة غزنین فرستاده بود . بعد از سوختن غزنی ، سلطان علاؤ الدین در مدح خود صد ابیات را سرود و مطربان را فرمود تا در پیش او در چنگ و چغانه بزنند . در آن نیز یک بیت آمده است که نام خود حسین آورده است و آن این طور است :

علاؤ الدین حسین بن الحسینم که دایم باد ملک خاندانم

در چهار مقاله — که مولف وی معاصر سلطان علاؤ الدین بود — نام وی را طوریکه گفته شد ، به این صورت ضبط کرده است : خداوند عالم علاؤ الدین و الدین ابو علی الحسین بن الحسین

۱- شهاب الدین غوری پسر همین بهاء الدین سام بود که بر هند شاهی کرد . (غزنه ۵۶۹ - سند ۵۵۷ - لاهور ۵۸۲ - هند ۵۸۸ وفات ۶۰۲هـ)

اختیار امیرالمومنین - چهارمقاله لیدن ۲۹). (رک : نسب زامپاور ، در سطوربالا (ص ۲۰۵) تحت عنوان - علاؤالدین جهان سوز -).

● (ص ۱۹) سوزی خواهر زاده او : این اشتباه است . سیف الدین سوزی برادر علاؤالدین جهان سوز است نه خواهر زاده او .

سیف الدین سوزی بعد از فوت پدر (۵۵۴۳) بحکومت غور رسید و موسس حکومت غوریان شد . برادرش قطب الدین محمد ملک الجبال از دست بهرام شاه کشته شد . سیف الدین برای انتقام وی به غزنه لشکر کشید . بهرام شاه بلاهور فرار کرده و سیف الدین بر غزنی متصرف شد . در سال (۵۵۴۴) بهرام شاه از لاهور برگردید و سیف الدین را اسیر کرد و بخواری و ذلت بسیار ویرا کشت . علاؤالدین جهان سوز برای انتقام این برادر بر غزنه تاخت و باشندگان را کشت و شهر را به این صورت سوخت که لبقش - جهان سوز - شد .

● (ص ۱۹) سوختن غزنین و درگذشت بهرام شاه : صاحب تاریخ گزیده (ص ۴۰۶) در شرح حال یمین الدوله بهرام شاه بن ابراهیم بن مسعود بن سلطان محمود بن سبکتگین نوشته است : سی و دو سال پادشاهی کرد (۵۱۲ - ۵۵۴۳) در آخر دولت او ، علاؤالدین حسن بن حسین الفوری برو خروج کرد ، بهرام شاه از او متوهم شد ، بهند رفت . علاؤالدین حسن ، سیف الدوله برادر خود را در غزنین پادشاهی داد و خود بهراه رفت . بهرام شاه از هند برگردید و با سیف الدوله جنگ کرد ، سیف الدوله منهزم شد ، ترکبافان او را گرفته بسلطان بهرام شاه بردند ، سلطان در شهر او را بگاؤ نشاند و بگردانید [و کشت] . چون این خبر به علاؤالدین حسن رسید ، آهنگ جنگ بهرام شاه کرد . پیش از رسیدن او ، بهرام شاه در سنه اربع و اربعین و خمسمائه (۵۵۴۴) در گذشت . (لین پول سال ۵۵۴۷ دارد)

در حبیب السیر است : ... و روایتی آنکه قبل از وصول علاؤالدین بغزنین ، بهرام شاه مرده بود . و قول اصح آنکه بین الجانبین چند کثرت مقاتله روی نمود ، و آخر الامر علاؤالدین ظفر یافت (۲ : ۶۰۲) طبقات ناصری دارد : سه بار مقاتله روداد و آخر بهرام شاه منهزم شد . (۴۰۴ - ۴۰۵ حبیبی)

درین باره مرحوم قزوینی در تعلیقات (چهارمقاله ص ۱۵۶) نوشته است : قطب الدین محمد بن عزیزالدین حسین معروف بملک الجبال و سیف الدین سوزی ، هر دو برادران سلطان علاؤالدین غوری بودند ، مقرر حکمرانی قطب الدین محمد ، فیروز کوه پای تخت مالک غور بود . اتفاقاً مابین او و سایر برادران مناقشی افتاد ، وی از برادران خشم گرفته بطرف غزنین رفت . بهرام شاه غزنوی مقدم او را گرمی شمرد ، پس از مدتی حساد نزد بهرام شاه از وی سعایت نمودند که : اموال بذل میکند تا مردم بر بادشاه خروج کنند ! بهرام شاه فرمان داد : تا او را در خفیه شربت

سهلک دادند. و این ابتدای ظهور عداوت مابین خاندان غزنویه و غوریه بود. چون این خبر بسمع برادرش سیف الدین سوری رسید، لشکری عظیم فراهم آورده بکین خواستن بزار، بغزنین رفت. بهرام شاه از پیش او بهنستان گریخت و او در غزنین بتخت سلطنت نشست و لشکر غور را اجازت انصراف داد. چون زمستان رسید و بواسطه شدت سرما و برف، راه های غور مسدود شد و رسیدن مدد متعذر گشت. اهل غزنین در خفیه به بهرام شاه نوشتند و او را بغزنین طلبیدند. بهرام شاه مغافسته بغزنین ورود کرده، سیف الدین سوری و اتباع او را بگرفت و با فضیحت تمام بکشت (بحواله طبقات ناصری طبع کلکته ص ۱۱۲-۱۱۳) و این واقعه در سنه (۵۵۴) بود. سلطان علاؤالدین غوری را از اجتماع این حادثه، آتش خشم بفسلک اثیر زبانه کشید. لشکری عظیم از غور و خرجستان فراهم آورده بمزم غزنین در حرکت آمد..... و او را سه کرت بما بهرام شاه مصاف افتاد، و در هر سه کرت بهرام شاه شکست خورده بالاخره بهنستان گریخت و سلطان علاؤالدین غزنین را بگرفت و هفت شبانه روز دران آتش زد و قتل عام نمود و زنان و اطفال را اسیر کرد، و فرمان داد: تا جمیع سلاطین محمودی را از خاک بر آورند و بسوختند، مگر سلطان محمود و سلطان مسعود و سلطان ابراهیم را. و درین هفت روز سلطان علاؤالدین بر قصر سلطنت غزنین بشرب و عشرت مشغول بود، بعد از هفت شبانروز لشکر را فرمان داد تا از قتل و غارت و سوختن دست باز کشیدند (طبقات ناصری حبیبی ص ۴۰۲ تا ۴۰۷ - چهارم مقاله چاپ قزوینی ص ۲۹-۱۵۶ - حبیب السیر ۲: ۶۰۲ - ۶۰۳). پس ازان، یک هفته دیگر نیز بمزاداری دو برادر مشغول شد و صندوقهای برادران را بغور برد، و در عرض راه تمامی مقرها و عمارات و ابنیه محمود را - که در آفاق مثل آن نبود - خراب کرد و چون بغیروز گوه رسید خاطرش از انتقام خون دو برادر بیاسود.

در حبیب السیر تاریخ حمله غزنین (۵۵۴) ثبت است میگوید: - و در سنه اربع و اربعین و خمسائه (۵۵۴) علاؤالدین حسین غوری بانقام برادر خود سوری از غور بغزنین رفت و بهرام شاه را منہزم گردانید - (۵۰۹: ۲). در حقیقت این سنه (۵۵۴) کشته شدن سیف الدین سوری است، و سال حمله علاؤالدین (۵۴۵ یا ۵۴۶) است. مرحوم علامه قزوینی گوید که: - این وقایع در سنه (۵۴۵) که سال جلوس سلطان علاؤالدین غوری است، یا سال بعد ازان یعنی (۵۴۶) واقع گردید، زیرا که بتصریح قاضی منہاج الدین عثمیان بن سراج الدین مجد صاحب طبقات ناصری (تولد ۵۸۹ هـ و زیست تا ۶۵۸ هـ) - که خود معاصر سلاطین غوریه بوده است - سلطان علاؤالدین بعد از فتح غزنین با سلطان سنجر طریق مخالفت آغاز نهاد، و سلطان سنجر با او جنگ نموده او را مغلوب و اسیر نمود. و گرفتاری سلطان علاؤالدین بدست سلطان سنجر باتفاق مورخین و بتصریح مصنف چهارم مقاله - که خود درین واقعه در ملازمت سلطان علاؤالدین حاضر بوده - در سنه (۵۴۷) بوده است. (چهارم مقاله قزوینی ۲۹-۱۵۶-۱۵۹)

● (ص ۲۰) قبل از وصول علاءالدین : این تمام عبارت از لفظ — بروایتی آنکه قبل از وصول تا ندیدم مجلس خاص شد — باندک تغیر لفظی عیناً در حبیب السیر موجود است . و ظاهر است که هر دو مصنفین عبارت را از یک ماخذ گرفته اند . یا ماخذ صاحب روضة السلاطین حبیب السیر است . (حبیب السیر ۱ : ۶۰۲ تا ۶۰۳) .

● (ص ۲۰) ای خاک سم : در طبقات ناصری (۴۰۹) است : هلاؤالدین این رباعی بر بدیه بگفت :

بگرفت و نکشت شه مرا ، در صف کین هر چند بدم کشتنی ، از روی یقین
بخشید مرا ، یک طبق در ثمین بخشایش و بخشش چنان بود و چنین

سلطان سنجر اورا حریف و ندیدم فرمود ، هیچ مجلس عشرت بی حضور او نبود . روزی در بزم نظر علاؤالدین بر کف پای مبارک سنجر افتاد ، اورا بر کف پای ، خالی بزرگ بود ، و او بر تخت نشسته بود ، پای فرو گذاشت ، هلاؤالدین برخاست و این بیت گفت :

ای خاک در سرای تو ، افسر من وی حلقه بندگی تو ، زیور من
چون ، خال کف پای ترا ، بوسه زنم اقبال همی بوسه زند ، بر سر من

صاحب طبقات ناصری در جای دیگر همین بیت آورده است و نوشته است که : چون هلاؤالدین را نظر بر آن خال افتاد برخاست و التماس نمود : تا بشرف تقبیل آن خال مشرف گردد ، و این بیت در حسب حال گفت (بیت) سلطان سنجر التماس او را اجابت کرد ، هلاؤالدین چون بوسه بر آن خال زد ، سنجر روی موی هلاؤالدین را بانگشت پای بر زمین بگرفت . هلاؤالدین خواست تا سر بر زمین بر دارد ، مویش کنده شد ، حاضران بخندیدند . هلاؤالدین طیره شد ، گوش متغیر گشت . سلطان سنجر آن خجالت او مشاهده فرمود ، از کرم بادشاهانه گفت : هلاؤالدین ! ازین مزاح بشکستی ! کفارت این مزاح ملک غورت مبارک باد ! بطرف تخت خود مراجعت کن ! قو برادر منی الخ . (طبقات ناصری ص ۳۰۶) همین حکایت را صاحب حبیب السیر از طبقات ناصری نقل کرده است (رک : حبیب السیر ۲ : ۶۰۳) .

● (ص ۲۰) وفات علاءالدین جهان سوز : همین طور باندک تغیر در حبیب السیر موجود است . و ماخذ حبیب السیر طبقات ناصری و روضة الصفا ست (۲ : ۶۰۳ - ۶۰۴) روایت شش سال از روضة الصفا گرفته شده است که غلط است ، زیرا که مدت سلطنتش باصح اقوال از سته (۵۴۵ تا ۵۵۶) میباشد (چهار مقاله قزوینی ص ۹۲) . در زامباور (عربی) هست : در ربیع الثانی (۵۵۶) در هراة فوت شد (۴۱۹) صاحب طبقات ناصری گفته است که : او را بعد از وفات در جوار اسلاف و برادرانش دفن کردند ، بخطة سنگه غور . (طبقات ناصری ۴۱۱)

● (ص ۲۳) محمد خان شیبانی: ولد شاه بداغ بن ابوالخیر خان. مؤسس حکومت شیبانیان مدت حکومت (۹۹۶-۹۱۶هـ) در جنگ با شاه اسمعیل صفوی کشته شد.
امیر ذوالنون ارغون پدر شاه بیگ ارغون و جد شاه حسن ارغون در سال (۹۱۳هـ) در جنگ شهزادگان تیموری با محمد خان شیبانی کشته شد.

شیبانی نامه باهتام Vemberi در Vien بسال ۱۸۸۵ع چاپ شده است. تواریخ گزیده نصرت نامه (تالیف ۹۰۸هـ) در سال ۱۹۶۷ع در مسکو چاپ شده است. این هر دو کتاب در احوال شیبانی بسیار اهمیت دارند. دیوان شیبانی در توب قاپو سرای استانبول (۲۳۳۶) هست که دارای ۳۰۳ غزل - ۱ توحید - ۳۷ رباعی - ۲ تاریخ - ۳۶ مسمی و لغز هست. ۲ ● (ص ۲۴) عبیدالله خان ابوالغازی: بن محمود بن شاه بداغ بن ابوالخیر بن دولت بن ابراهیم... شیبان بن جوجی بن چنگیز. عبیدالله خان پنجمین امیر از سلسله شیبانیان است، مدت حکومت (۹۲۰ دوشنبه ذیقعد ۹۴۶هـ) ۳. مرید عبدالله یعنی بود.

در مذکر الاحیاب (۱۲ ب) است: اوقسات شریف را ضایع نمیکذاشت و در تصوف مناسبتش قوی ظاهر میشد، معانی بلند را در عبارات دلپسند ادا میکرد، و این رباعی را گفته بحضرت مولانا خواجگی فرستاده بودند:

احوال نیم ای دوست یکی دو بینم هر چیز که بینم همه با او بینم
مستغرق هو شدم چنان، در همه حال هو گسوم و هو بشنوم و هو بینم
(۱۳ الف) در حدیث شاگرد مولانا اصفهانی و در فقه شاگرد مولانا محمود بود و در قراة سیمة قلند از مولانا یارچد قاری بوده (۱۶ ب) بعلم موسیقی بدرجۀ استادی رسیده بود، ... و بزبان تازی این غزل را سلیس انشا نموده (۵ شعر) و درین غزل فارسی کلک در بارش گوهر نثاری نموده:

بوی ارباب وفا از گل ما میساید	کعبه زانرو بطواف دل ما میآید
نیست سر منزل ما قابلی هر نا اهل	هر که اهلمت بسر منزل ما میآید
در بیابان طلب سالک گم گشته براه	بصدای جرس محفل ما می آید
چهره افروخته امشب زمی آن شمع بتان	بهر افروختنی محفل ما می آید
هر کجا درد دل هست (عبیدی) حاصل	بطواف دل بیحاصل ما می آید

و درین غزل ترکی نیز ابر نیسان کلکش گوهر افشان گشته است (بیر بیر ... بیت) - نام حق - را بترکی ترجمه کرده و در علم قراة تصنیف نافع دارد.

۱- نسخه خطی آن با ۱۶ میناتور در موزۀ بریطانیه است OR 3222.

۲- اطلاعی از دکتر اناماری شمیل.

۳- تاریخ است: آه از حامی اهل دل عبیدالله خان

این غزل در دیوان عبیدی (بخط سلطان علی مشهدهی در سال ۹۱۳-۸۹۱۹ موزه بریتانیه Add 7907 ریو ۲۰۰) هست :

بیر بیر ایتنک دوستلار دردیمنی دلدار الیدا
شرعی بیرلان دیدیم احوالیمنی بیر بیر عرض قیل
خسته کوکولوم دردینی ایتور محله ای صبا
فی منکا غمخواره کیم آکه حالیمنی دیکای
ای (عبیدی!) بیلکان ایرمیش دردیله حالینکنی یار
تحفه سامی (ص ۲۸) دارد : برادر زاده شبیک خان بفایت سفاک و بیرحم
و بی باک بوده :

جز جور و ظلم، پیشه آن بدکیش نبود

و بغیر از عداوت آل رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم نظر بر اندیشه دیگر نمیگماشت. و بواسطه آن اکثر بلدان خراسان و ایران ۲ شده و به شامت او بسیاری از عجزه و رهایا بآب تیغ تیز غریق بحر فنا گشتند. گویند : عده قتیلاش از چهل هزار افزونست و کشتگان معساک او، از شمار بیرون. در واقع که این عبیدالله، زیاد از آن عبیدالله است علیه اللعنه. باوجود، اندک طبع خوب و ذهن مرغوب که داشت، در سخاوت بی مثل و در شجاعت بی بدل بود. باز بدین اخلاق ذمیمه و اطوار لئیمه مبادرت مینمود و با این همه شرم میگفت : این مطلع ازوست :

دوست، ساقی شد دلا ! جام محبت نوش کن
بابر نوشته است که : عبیدالله خان با حبیبه (بنت محمد حسین میرزا دوغلت و خوب نگارخانم)
ازدواج کرد. اشعار زیر از عبیدالله خان است :

اگر قدم نهسد آن سرو ناز بر سر من
اگر ز مردم، بتو آزار رسد، باکی نیست
ایمقوم ! که از شما وفاهی نرسد
سهلست اگر سر شما می آرند
از ترک سه چیز، اگر خرد داری و رای
سر من و قدم سرو ناز پرور من
جهد کن، کز تو بیروم، نرسد آزاری
بر خلق خدا، بجز جفایی نرسد
بسیار قدم، شما بجسای نرسد
بردار، که در جنت ازان پایی جای

۱- اطلاعی از خانم دکتر اناماری شمل .

۲- تاریخ فتح هرات است :

در هژدهم شهر صفر، فتح نمود تاریخ شدش : هژدهم شهر صفر

۸۹۳۶

هلالی در قصیده گفته است :

خراسان، سینه روی زمین، از بهر آن آمد
که جان آمد درو، یعنی عبیدالله خان آمد
با این همه هلالی از حکم وی در سال (۸۹۳۶) کشته شد. سیف الله نامی در قتل او ساهی
بود لهذا میرک حسین تاریخ یافت :
سیف الله کشت

۸۹۳۶

بسی ریشان را بدست مردی دامن بسا ریشان را سر و خواتین را پای ۱
غزلیات درج زیر از - تحفة الحبيب - گرفته شد :

بوی گل بشنیدم و بوی توام آمد بیاد
نازکی* قد دلجوی توام آمد بیاد
این سخن بشنیدم و خوی توام آمد بیاد
از لب لعل سخن گوی توام آمد بیاد
راستی را قد دلجوی توام آمد بیاد
فتنه‌های چشم دلجوی توام آمد بیاد
درین وقتی، غریبان را رفیق و یار بایستی
چو مژگان بر کنار دیده خونبار بایستی
که در شوق جمال او چنین بیمار بایستی
بهردم منتظر در شوق آن گلزار بایستی
(عبیدی) دیده‌ام را طاعت دینار بایستی
برویت هر که بیند، عاشق زارست پنداری
وفاداری و یاری کار اغیارست پنداری
مرا بهر تماشا دیدها چارست پنداری
ز حال زار من، او هم خبردارست پنداری
ز زنجیر سر زلفش مگس وارست پنداری
میکنم یکسان بخاک تیره، این ویرانه را
آشنا هرگز نگردی مردم بسیگانه را
کار با اهل خرد نبود، من دیوانه را
یار اگر از دست خود بامن دهد پیمانه را
آفرین باد! آفرین! این نمره مستانه را
هالم این است، ز حالم خبری نیست ترا
گوشه خاطر اگر، با دگری نیست ترا
گاه گاهی بسرم چون، گذری نیست ترا
تا نگویند رقیبان: جگری نیست ترا
راست رو ره، که درین ره خطری نیست ترا
آتش بجان من زده است، این چه قامت است
در عاشقی ز خلق، مرا صد ملامت است

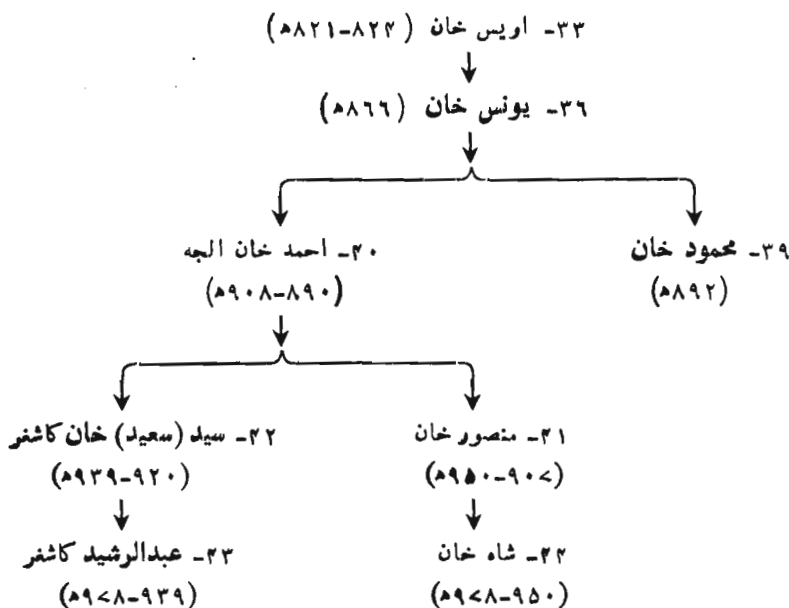
چون نظر کردم، گلی روی توام آمد بیاد
هر کجا شاخی گلی و سنبلی دیدم لطیف
در میان خلق، ذکر خوی خوبان، میگذاشت
لعل آتش رنگ دیدم خوشتر از یاقوت ناب
باغبان از سرو خود میگفت حرفی راستی
چون (عبیدی) چشم سوی زرگی انداختم
غریب و بیگم، ای دوستان، غمخوار بایستی
دلا! حیف است در گلشن نهاده قد دلجویش
دل زارست و بیمارست، و باید آن طیب من
ز بیماری مرا درد دل، عجب خاری خلید و من
ندارد طاقت نظاره آن، چشم گریانم
دم از مهر تو نرگس میزند یارست پنداری
چه حالست این، که هرگز دوست از دشمن نمیدانی
نه باشد در نظر آئینه رخسار زیبایش
سگش در ناله آید چون مرا بیند بکوی او
ز بیداد جفا جانان دل دیوانه (عبیدی) کذا
گر نه بینم، روشن از شمع رخت، کاشانه را
جای تو، در دیده بهر آن نمیخواهم، که تو
دور باشی از من دیوانه، ای اهل خرد
بر سر پیمانه خواهم رفت زاهد بعد ازین
ای (عبیدی) ببخودیم از نمره مستانه ات
از چه ره، با من مسکن، نظری نیست ترا
جانب غیر، چرا می نگری، از سر لطف
سرم، ای سروسهی! خاک رخت گشت چه سود
ریختم خون جگر، از در دیده برهت
در ره عشق گذشتی چو (عبیدی) از جان
آن سرو قد بجامه گلگون قیامت است
با آنکه راز عشق تو، دارم نهان ز خلق

با او رقیب همدم ، و من مبتلای هجر
خواهد نمود با من مسکین بسی کرم
هر صبح و شام کار (عبیدی) نساتوان
سواره آمده ، کاشانه که میپرسی
هزار دل شده ، دیوانه رخت ، گشتند
پراز فسانه معشوق و عاشق است ، جهان
بخواب رفته ز مستی ، همه سیه چشمان
(عبیدیا) همه عالم ، خراب و ویران است
من در بسلا و محنت و او را سلامت است
خان شبان که خسرو صاحب کرامت است
دور از تو آه حسرت و اشک ندامت است
فرود آئی بدل ، خسانه که میپرسی
حساکیت دل دیوانه که میپرسی
خدای را که ، ز افسانه که میپرسی
تو خواب نرگس مستانه که میپرسی
دوین خرابه ز ویرانه که میپرسی

● (ص ۲۴) یونس خان : در نسخه (ل) بن اسن یسوقا خان مغول است . در اصل این نیز غلط است . سلسله نسب یونس خان زامباور به این قرار دارد :

یونس بن اویس بن شیر علی بن خضر خواجه بن توفیق تیمور بن ایمل خواجه بن دووا بن پراق خان بن اسن دووا بن مرتوکن بن چغتائی بن چنگیز . یونس خان سی و ششم خان مغولستان بود و یک سال حکومت (۸۸۶۶) کرد . (زامباور ۳۷۰)

● (ص ۲۶) سلطان محمود خان : بن یونس خان سی و نهم خان مغولستان . در زامباور (۳۷۰ - ۳۷۳) سلسله بقرار زیر است :



● (ص ۲۶) سلطان سعید خان : (سید خان) ولد احمد الجبه خان : چهل و دوم خان مغولستان پدرش بمرف الجبه (قاتل) خان شهرت داشت . وفات یافت نزد یارقند در سال (۸۹۳۹) و قتیکه از تبت مراجعت میکرد .

سعید خان در کاشغر حکومت کرد (۹۲۰-۸۹۳۹) با میرزا حیدز دوغلت دوستی و صمیمیت بسیار داشت . در غزل تتبع علی شیر نوای میکند .

● (ص ۲۷) رشید خان : ولد سعید خان (سید خان) . این عبد الرشید خان چهل سیوم خان مغولستان است ، در کاشغر حکومت میکرد . (زامباور ۳۷۱) . در سال (۸۹۷۸) وفات یافت . عبد الرشید خان در سال (۸۹۳۹) بر سریر سلطنت متکی گردید ، و او پادشاه خوش محاوره و فیکوروی بوده . و از شجاعت نصیبی موفور و از همت بخشی ناخصور داشته . در تیر اندازی آرش از کمینة شاگردان او سزیدی ، چه بعد از والدش (سعید خان بن الجبه خان) کسی از همگنان چون او ، آن شیوه را نورزیده بود . و از آثار جلالت او یکی استیصال اوزبکان قزاق بوده ، که هیچ وقت مغول بر اوزبک قزاق مستولی نشده بلکه برعکس بوده . و عبد الرشید خان در جنگ صف آن جماعت را منهزم ساخته . و اکثر خطوط و سازها را نیک تتبع کرده . و در نظم و نثر اظهار مهارت مینمود . و او در بیست و پنج سالگی به حکومت رسید و سی و نه سال حکومت نمود . و بعد از وی سیزده پسر بیادگار ماند . (هفت اقلیم)

از آمدن یار ، شنیدم خبر امروز در شهر فسادت عجب شور و شر امروز
ز بهر مقدمت ، ای گلزار غنچه دهن ورق ورق شده افتاد در چمن گل سرخ
(رشیدی) از گل و گلشن ، نمیرم بونی بنار تا ندهد گلرخی بمن گل سرخ ۱

● (ص ۲۷) بداق خان : نوروز احمد نوروزی . حکمران هشتم سلسله شیانیان بن سیونج خوجا ابن ابوالخیر خان از بطن دختر الوغ بیگ . در سال (۸۹۶۳) وفات یافت . در تاشکند حکمرانی کرد (۹۵۹ - ۸۹۶۳) در شجرة الاتراک است : بر غضب شدت پرور و عیاش بود .

و تاریخ فوئش است :
مرده در مستی خمرن سوز
۸۹۶۳ ۸۹۶۳

پسرش دوست محمد خان نیز شعر میگفت ذکرش در مذکراحباب (۳۲ ب) است .

● (ص ۲۷) محمد امین خان : از خسانان قازان که بقول لسن پول (۲۳۴) در سال (۹۲۵هـ) فوت شد و بقول زامباور در سال (۸۹۲هـ) بتخت آمد (۳۷۴) .

● (ص ۲۸) پولاد خان : پسر تیمور سلطان بن محمد خان شیبانی . احوال پولاد خان معلوم نشد. راجع به تیمور سلطان بن محمد خان شیبانی رک : حبیب السیر ۴ : ۳۲۴ - ۳۷۵ - ۳۸۰ - ۳۸۵ - ۵۳۳ - ۵۳۶ - ۵۳۵ - ۵۷۹ .

● (ص ۲۸) عبدالعزیز خان : بن ابوالغازی عبیدالله خان بن محمود (تولد ۸۵۸هـ برادر محمد خان شیبانی) حاکم بخارا (۹۴۷ - ۹۵۶هـ) زامباور (۴۰۳ تا ۴۰۵) .

از مذکراحباب ظاهر است که : علاقه مسفرط بسا تصوف داشت و مرید حضرت شیخ جلال بود . مؤلف گوید : (۲۵ الف) و مدتی فسق در ملازمت آن سلطنت دستگاهی میبود و هرگز خلاف ادب چیزی از ایشان در نظر ننمود خط نسخ را نیکو مینوشت و در وادی شعر آنچنان بود ، که گوی فصاحت از میدان بلاغت میر بود . و این غزل کامران پادشاه را نیکو قتیع کرده است که مطلعش است :

ای قد رعنائ تو ، سرو گلستان حسن
و حضرت خان عالیشان اینچنین قتیع کرده است :

روی دلارای تست ، لاله بستان حسن
حسن ترا زینت است ای بت چین خطو خال
عارض نیکوی تو ، شمشه ایوان حسن
کس نتواند کشید پای بدامان صبر
خال خطت آیتست آمده در شان حسن
سبزه قر بر دمید گرد لب ، تا کند
جا چو خضر بر لب چشمة حیوان حسن
روز سیاهست این با شب هجران حسن
هر که (عزیزی) بدید خط لب یار ، گفت :

و این غزل کامران پادشاه را جواب با صواب نموده که بترکی گفته و مطلعش اینست :

خوب ایدی منکا بولسه ایدی یار مصاحب

یا بولمه ایدی انکا اغیار مصاحب

و حضرت خان در جواب آن گفته اند :

خوش دورکیشیکا بولسه اگر یار مصاحب

گر بولمه آئینک بیلا اغیار مصاحب

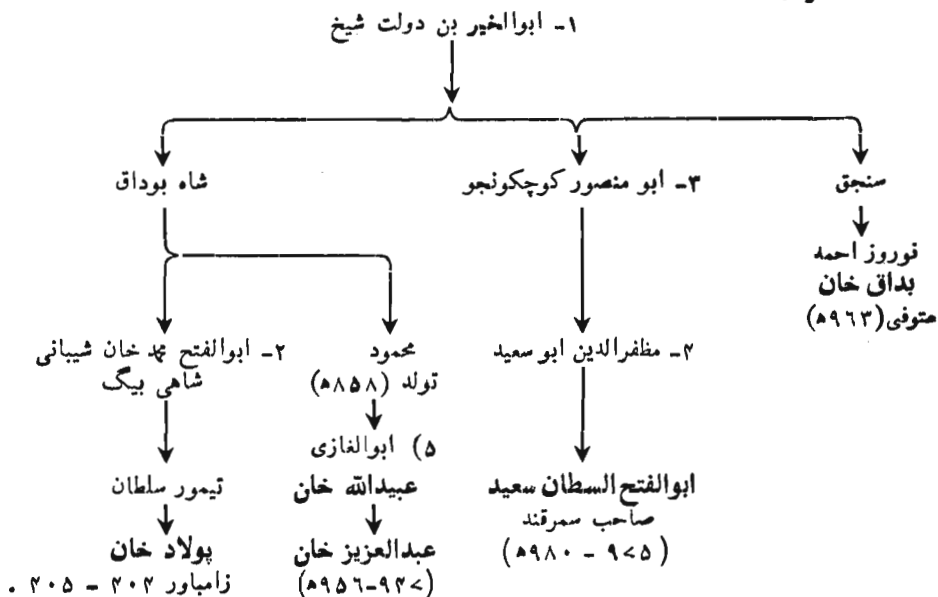
(۲ بیت دیگر)

ب (۲۹) و عبارات عالیه میساخت ... و کتب خانه داشت که معلوم نیست که در ربع مسکون در آن وقت مثل آن بوده باشد .

در سمرقند حکومت داشت (۹۴۷ تا ۹۵۶هـ) و بتاريخ ۲۶ ربیع الثانی روز چهارشنبه (۹۵۶هـ) فوت شد . و تاریخ است از امیر سید محمد میرک :

حیف ز عبدالعزیز خان

● (ص ۲۹) سلطان سعید : بن مظفرالدین ابوسعید شیبانی در سمرقند از (۶۷۵ تا ۹۸۰) سلطنت کرد :



در سال (۹۷۴) وقتی که مذکور احساب تالیف شد ، سلطان سعید زنده بود ، مذکور است : (الف ۳۱) خدمت شیخ حسین خوارزمی در قسریه شطری جوی جاری میکرده اند و سلطنت پناهی سنگهای بزرگ را بسهولت می کنند . ایشان گفتند که : این کوهکن ما ست ! بنابراین حضرت خاقان مذکور - کوهکن - تخلص کرد . اشعار شیرین خود میسازد و این غزل از مقالات حضرت اعلی است (از کوی تو دو بیت) گویا شیخ بسلطان گفته بود که : پیش ما بسیار میآید که مبادا سلطنت را قصوری کند ! عذر آنرا درین مقطع گفته : شیرین دهنا ! خاطر خود ، رنجه مگردان هر لحظه ، بکوئی تو اگر کوهکن آید مضغان در صوت دلکش باین ابیات ترنم می نمایند و بنغمات ملایم دل می ربایند . و درین ایام علما و فضلا را با لطف تازه و عنایات بی اندازه سرفراز میگردانند .

● (ص ۳۳) خلیل سلطان : بن جلال الدین میران شاه . حکومت چهار شنبه ۱۶ رمضان (۸۰۷) وفات هب چهار شنبه ۱۶ رجب (۸۱۴) در سن سی و هشت (۳۸) سالگی در گذشت و در ری دفن شد . راجع به شیفتگی و عشق وی با شاد ملک آغا (رک : یزدی ص ۲۶ - ۲۳ ، دولت شاه ۴۰۵-۳۰۶) مردی عاشق پیشه ، لطیف طبع ، مهربان ، سخنی و دوستدار شعرا بود . (رک : شجره ترخان نامه K) در متن روضه السلاطین از سلطان احمد بغدادی مقصود سلطان احمد جلایر است .

خلیل سلطان در سال (۸۱۱) معزول شد و در قلعه شاهرخیه محبوس گردید. این غزل را نزد هم خود شاهرخ بهرات فرستاد :

یا واهب العطا یا ! یا معطی المراد	ما ، طاقت فراق نداریم ، از این زیاد
ادبار شد مجاور و خوش گفت : مرحبا	اقبال شد مسافر و خوش گفت : خیر باد
بادی ، که از دیار محبان ، رسد بمن	جانم فدای نکبت آن طرفه بساد باد
غمگین و شادمان چو ازین دیر بگذرد	غمگین مشو ز محنت و از بخت فیز شاد
داغ جهان ، ز سینه کاؤس ، کی برفت	شادان ، ز بخت تیره ، کجا بود کیقباد
در شدر فراق (خلیل!) ار مقیدی	روزی ترا سپهر ملاحب دهد کشاد
حکم خدای ، داد بدست خسان ، مرا	کفرست پیش خلق ، ز حکم خدای ، داد ۱

● (ص ۳۲) سلطان سکندر میرزا : بن میرزا عمر شیخ (متوفی ۸۷۹) بن تیمور. تخت (۸۱۲) قتل بحکم رستم میرزا بن عمر شیخ در اواخر ربیع الآخر (۸۱۸). در فارس و اصفهان حکمرانی کرد .

● (ص ۳۲) مولانا حیدر : ماسح او سلطان سکندر و از استادان شعرای ترکی گو بوده (رک : مجالس النفائس ۱۲۲) .

● (ص ۳۵) ابابکر میرزا : ولد ابو سعید میرزا (صاحب ماورای النهر و هرات و بلخ ۸۵۵) قتل ۲۳ رجب (۸۷۳) در قرا باغ) بن سلطان محمد میرزا بن جلال الدین میران شاه (تولد ۸۷۷ جلوس ۸۸۰ قتل ۲۴ ذیقعد ۸۱۰) زین الدین ابوبکر میرزا صاحب بدخشان از بطن بدخشی بیگم بنت سلطان محمد . (۸۶۵) جلوس کرد و در آخر رجب (۸۸۴) بحکم سلطان حسین بایقرا قتل شد . سلطان بیگم با او منسوب بود . (روضه الصفا ۲ : ۷۰ بابرنامه ص ۹) . راجع به رنجیده شدن از سلطان محمود میرزا (غیاث الدین سلطان محمود از بطن دختر اردابیگا ترخان ارغون - صاحب مازندان و سمرقند و ماورالنهر و شوهر سلطان نگارخانم وفات (۹۳۴) بنت یونس خان . دور حکومت ۸۹۹ تا ۹۰۰) رک : تزک ۱۲ مطلع ۱۳۸۲ و حبیب السیر ۴ : ۱۵۸ - ۱۵۷ - ۱۶۶ - ۱۶۴ فیز شجره M در ترخان نامه .

● (ص ۳۶) الوغ بیگ : بن شاهرخ میرزا (۸۰۷ متوفی صبح یکشنبه ۲۵ ذی الحج ۸۵۰)

دفن گور امیر سمرقند ۱. شاهرخ اول در گنبد سبز هرات دفن شد ، در سال (۸۵۲هـ) (مطلع ۹۶۲) الوغ بیگ هرات را غارت کرد و استخوان پدر از گنبد سبز (مطلع ۸۹۲) برآورده همراه خود به سمرقند برد و در گور امیر دفن کرد (روضه الصفا ۲: ۲۵۷). الوغ بیگ از بطن گوهر شاد آغا متولد شد. بتاریخ یکشنبه ۱۹ جمادی اول (۸۹۶هـ) و قتل شد بحکم پسر خود عبداللطیف بدست عباس نامی ۲ در ۸ رمضان (۸۵۳هـ) (رک: شجرة ترخان نامه ج ۱. الوغ بیگ بارتولد ۱۹۵۸ع) شورویها استخوانش را از قبر برآورده بودند و بعد از تحقیق علمی دفن کردند. از روی^۱ مجموعه پیکرش را نیز درست کرده اند.

● (ص ۳۷) بایسنقر میرزا: بن شاهرخ میرزا. تولد در هرات شب جمع ۲۱ ذی الحج (۸۹۹هـ) وفات صبح شنبه ۷ جمادی الاول (۸۳۷هـ) از بطن گوهر شاد آغا. عمر ۳۷ سال ۴ ماه ۱۷ روز، مدفن گنبد سبز هرات که مادرش برایش بنا کرده بود. سلطان ابراهیم برادرش، چند نوبت خواجه یوسف گوینده و سازنده را، از وی طلب کرد. بایسنقر میرزا برادر نوشت:

ما یوسف خود، نمی فروشیم تو، سیم سیاه خود، نگهدار ۳

رک: شجرة J ترخان نامه و Baysungur از ذکی ولیدی طوغان در انسائیکلو پدیا آف اسلام و نیز مجالس النفاس (۱۲۵).

● (ص ۳۷) بابا سودائی: باوردی، خاوری تخلص میکرد پس — سودائی — تخلص کرد.

۱- تاریخ هست: (دولت شاه چاپ لیدن ۳۲۸).

شهرخ آغشاه قضا قدرت اسلام پنه و آنکه در بیشت شاهی زده سر پنجه
زده فردوس برین خمیه، بدی الحجه و گفت: ماند تاریخ ز ما، در همه عالم: شمشیر

۸۸۵۰

۲- تاریخ است:

الغ بیگ، بحر علوم و حکم که دین نبی را، ازو بود پشت
ز عباس، شهد شهادت چشید شدش حرف تاریخ: عباس کشت

۸۸۵۳

سلطان فلک قدر، الغ بیگ سعید در هشتم ماه رمضان گشت شهید
آنش، که شهید شد، قیامت برخاست قسارین — شب قیامت — گردید

۸۸۵۳

۳- دولت شاه لیدن ۳۵۱.

در سال (۸۵۳هـ) در گذشت، عمرش از نود گذشته بود. قبر او در باورد بقریه سکان است. مجذوب گشته و سر و پا برهنه در کوه و دشت میگشته و باز چون به عقل آمد — سودائی — تخلص کرد، زیرا که طفلان محله او را سودائی میگفتند. (رک: مجالس النفائس ۱۸-۱۹۲، حبیب السیر ۴: ۱۸)

● (ص ۳۸) بابر قلندو: معزالدين ميرزا ابوالقاسم بابر بن بایسنقر بن شاهرخ بن تیمور: ولادت ۱ رجب (۸۲۵هـ) وفات در مشهد سه شنبه چاشت ۲۵ ربیع الثانی (۸۶۱هـ). مدفن مدرسه شاهرخ در جوار امام رضا مشهد. میرزا هلی شیر نسوای اول حمال ملازم وی بود و بعد به ابوسعید میرزا توسل پیدا کرد پس ازان با سلطان احمد میرزا و آخر به سلطان حسین بایقرا پیوست. (رک: روضة الصفا ۵۲: ۵۲ - مطلع ۱۱۱۲ - نسب نامه ج ترخان نامه - حبیب السیر ۳: ۲۱۴ - ۴: ۵۶-۵۷ - مجالس النفائس ۱۲۶-۳۱۵).

● (ص ۳۹) عبداللطیف میرزا: بن الوغ بیگ بن شاهرخ بن تیمور. بعد از کشتن پدر خویش را (در سال ۸۵۳هـ) شش ماه در ماورالنهر حکومت کرد و بدست بابا حسین غلام شب جمع ۲۶ ربیع الاول (۸۵۴هـ) قتل شد. (رک: مطلع السعدین ۱۰۰۵ - حبیب السیر ۴: ۴۳-۴۲ - مجالس النفائس ۱۲۶ - ۳۱۵ - شجرة ج ترخان نامه).

● (ص ۴۰) شاه بدخشان: مجالس النفائس (۳۶-۲۰۹) دارد: — لعلی — تخلص میگرد بسیار مومن و خوش طبع و پرهیزگار بود... سلطان ابوسعید میرزا... مملکت را تصرف کرد... مشار الیه گویا در دست سلطان مذکور شهید شد. قبرش در مزار شیخ زین الدین (تایبادی) است. در غایت خوش طبعی و خوش صورتی و خوش سیرتی بوده و در نهایت مسلمانی و عدل و جهانبانی.

● (ص ۴۰) ابن لعلی: ولد شاه بدخشان در مجالس النفائس (۳۶) هست: عجب پادشاهزاده خوش طبع و خوش باش بود..... او نیز مقتول قاتل پدر شد. او پادشاه زاده بوده، از بند بدی و تندی آزاده، و پس خوش باش و بی تکبر، و مصاحب مردم قلاش بی تجبر، و بسیار اطوار پادشاهانه از وی میگویند (۲۰۹).

● (ص ۴۱) سیدی احمد میرزا: بن عمر شیخ میرزا ابن تیمور. تولد سیدی احمد میرزا (۹۲هـ). (مجالس النفائس ۱۲۶-۳۱۵). دو آثار دارد — لطافت نامه — و — عشق نامه — خوارزمی در تتبع قشعش نامه — محبت نامه ۱ — نوشته است (کشف الظنون ۱۰۵۰ و انصائکلیو پیدیا اسلام ۳: ۳۲۳-۲۰ و ریو شماره ۷۹۱۴ Add.) — محبت نامه — بنام شاهرخ معنون است. و داری ده مکتوب است که خاتمه هر نامه بر غزل سیدی احمد میرزا میشود ۲.

۱- چاپ مسکو (۱۹۶۱ع).

۲- اطلاعی از خانم دکتر اناماری شمیل.

روضه السلاطین عبارت هینا از لطائف نامه (ترجمه مجالس النفائس) گرفته است و هر دو شعر نیز لطائف نامه دارد.

● (ص ۲۲) سلطان احمد میرزا: پسر عمر شیخ میرزا بن تیمور است، که بقول مجالس النفائس: درویش سیرت پادشاهی است و اخلاق حمیده و اطوار پسندیده دارد... خوش طبعی از پدر میراث است. این ترکی مطلع ازوست: (سین کمی ...)

در اصل فخری احوالش را از لطایف نامه (ترجمه مجالس النفائس) گرفته است. آنجا هست: — سلطان، صاحبقران را بمرتبه پدر است — و در متن است — او سلطان حسین را بمثابة پدر است. معلوم میشود که شرح حال دو سلطان احمد مختلف را یکجا آورده است. یعنی سلطان احمد بن عمر شیخ را و سلطان احمد میرزا بن سیدی احمد میرزا را با یکدیگر پیوسته است. سلطان احمد میرزا بن سیدی احمد میرزا بن جلال الدین میرزا شاه و شوهر آقا بیگم بنت غیاث الدین منصور میرزا (همشیره سلطان حسین میرزا بایقرا) بود. سلطان احمد میرزا پسر داشت بنام محمد سلطان عرف کیچک میرزا که در سال (۸۸۸۹) فوت شد و در خطیره گازرگاه هرات مدفون است (مطلع السعدین ۱۰۸-۱۳۸- حبیب السیر ۴: ۱۳۸-۱۴۰) و همین کیچک میرزا است که مولانا جامی برای سنگ مزارش قصیده و رباعی گفته است. رک: بر صفحه ۲۲۵ تحت کیچک میرزا. (روضه الصفا <: ۹۰-۱۰۰، شجره ترخان نامه I روضه الصفا <: ۴۲، مطلع السعدین ۸<۱۳).

● (ص ۲۲) خاقان مغفور سلطان حسین میرزا: ابوالغازی سلطان حسین بایقرا متخلص — حسینی — بن سلطان غیاث الدین منصور میرزا (وفات ۸۸۴۹ هـ دفن گازرگاه هرات) بن میرزا بایقرا حاکم همدان (۸۱۸-۸۱۸ هـ) بن عمر شیخ میرزا تولد (۵۳ هـ). قتل در اواسط زمستان ربیع الاول (۹۶ هـ) در عمر چهل سالگی. دفن در کش پهلوی جهانگیر میرزا) بن امیر تیمور. سلطان حسین از بطن فیروزه بیگم (وفات ۱۴ محرم ۸۸۴۴) بنت امیر زاده سلطان حسین محمد بیگ بن امیر موسی) تسولد یافت در محرم (۸۸۴۲) در میان مشرق و شمال هرات نزدیک پل تولکی در سرای دولت خان (روضه الصفا <: ۸).

جلوس در سال (۸۶۳ هـ) وفات یافت دوشنبه ۱۱ ذی الحجه (۹۱۱ هـ) بوقت غروب آفتاب، دفن در مدرسه سلطان حسین هرات. مادرش و فیروزه بیگم، در گنبد خاص که برایش بنا شده بود، مدفون شد.

سلطان حسین بایقرا ۱۴ پسر و ۱۲ دختر داشت. (رک: شجره ترخان نامه I-L و مجالس النفائس ۱۳۰-۳۱۶ و بابرنامه). دیوان ترکی وی، اسمعیل حکمت ارتقایلان در (۱۹۲۶ع) در استانبول بچاپ رسانیده است. و آن نسخه در سال (۹۵۰ هـ) در هرات قاسم علی استنساخ کرده است. (ایا صوفیه شماره ۳۹۱۱)

۱- بعد از واقع قرا باغ (کشته شدن ابوسعید) بتاريخ چهار شنبه ۸ رمضان (۸۸۳ هـ) در هرات داخل شد و بتاريخ جمعه ۱۰ رمضان (۸۸۳ هـ) در باغ زاغان هرات بار دیگر جلوس نمود. (روضه الصفا <: ۳۶-۳۸- مطلع السعدین <۱۳۶).

● (ص ۲۳) ابوبکر میرزا: بن محمد جوکی (وفات روز جمیع ۱۲ شعبان ۸۴۸هـ) - در
تواریخ سرخس مطلع ۸۵۱هـ - از بطن گوهر شاد آغا، دفن در گنبد سبز هرات) بن شاهرخ میرزا
وفات (۸۵۰هـ) بن امیر تیمور.

ابوبکر میرزا در ۲۸ محرم (۸۳۱هـ) تولد یافت (مطلع السعدین ۵۹۹-۹۰۴) و در (۸۵۲هـ)
بحکم الخ بیگ گرفتار شد و در حصار کوک سرای قتل شد (حبیب السیر ۳: ۶۳۲ - ۶۳۳)
دو همشیره بیگم و عایشه بیگم (زن مسعود بن سیور غتمش) داشت و یک برادر میرزا محمد
قاسم که بتاریخ غره رمضان (۸۲۵هـ) متولد شد. (رک: شجره ترخان نامه J)

● (ص ۲۴) سلطان میرزا محمود: ملقب به غیاث الدین بن ابوسعید (۸۵۵هـ -
قتل ۲۳ رجب ۸۷۳هـ در قرا باغ) بن جلال الدین میران شاه (صاحب آذربایجان و عراق تولد
۶۷۷هـ) جلوس (۸۰۷هـ) و قتل ۲۴ ذیقعد (۸۱۰هـ) دفن قبة الخضر اکش).

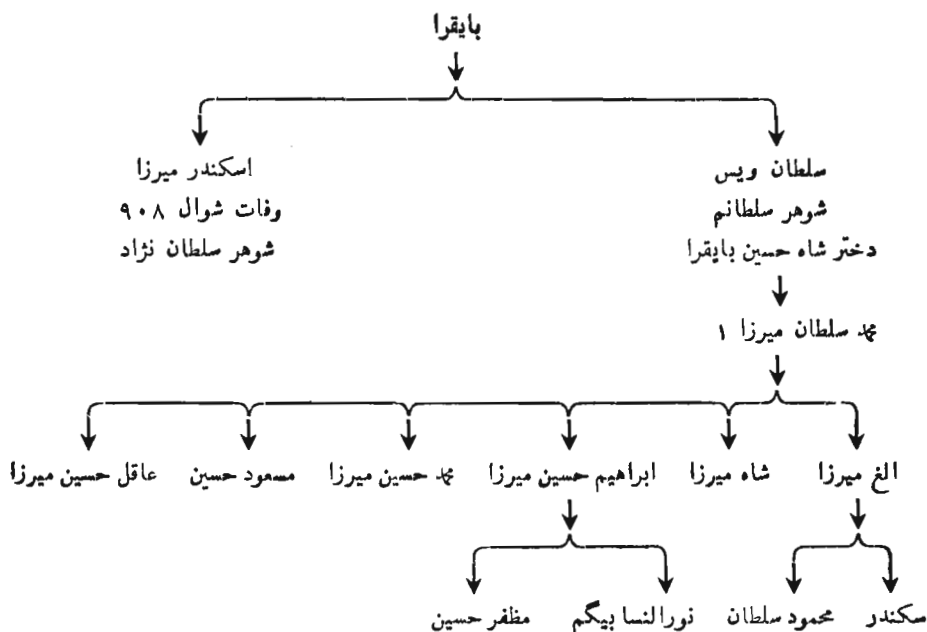
امیر ذوالنون ارغون پدر شاه بیگ و جد شاه حسین ارغون: اول در سلک ملازمان
سلطان ابوسعید بود و بعد از قتل ابوسعید روزی چندی در ملازمت یادگار میرزا ماند و دو
سه سال در سمرقند با سلطان احمد میرزا (بن ابوسعید) فیز بسر کرد. پس از آن در هرات
بملازمت حسین بایقرا رسید.

غیاث الدین سلطان محمود میرزا (تذک بابری ۱۲ مطلع السعدین ۱۳۸۲هـ) صاحب مازندران و
وسمرقند و ماورالنهر بود. از بطن دختر اردابگ ترخان ارغون زائید. سلطان نگر خانم
(وفات ۹۳۴هـ) بنت یونس خان در عقد داشت. زنهای دیگر هم داشت، در سال (۹۰۰هـ) فوت شد.
شش پسر داشت: مسعود میرزا متخلص عارفی و بایسنقر میرزا ثانی متخلص عادلی (مقتول در هرات
محرم ۹۰۵هـ) (روضة الصفا ۷: ۱۶۷ - بابر نامه اردو ۶۹). سلطان ویس میرزا معروف به
خان میرزا (متوفی ۹۲۷هـ) نیز پسر وی بود و او پسر داشت سلمان میرزا متخلص ذکا (در لاهور
بمهر ۷۷۷ سالگی در سال (۹۹۷هـ) وفات یافت) و ویرا پسر بود ابوالقاسم ابراهیم متخلص وفائی
که از دست پیر محمد خان در سال (۹۶۷هـ) کشته شد. سلطان علی میرزا پسر غیاث الدین سلطان
محمود نیز شاعر بود (رک: شجره ترخان نامه M).

● (ص ۲۵) بایقرا میرزا: ثانی برادر ابوالغازی سلطان حسین بایقرا. این بایقرا میرزا
حاکم بلخ بوده و از بطن فیروزه بیگم زائید. در مرض اسهال در سال (۸۹۱هـ) وفات یافت.
ویرا دو پسر بود سلسله اولاد وی به اینقرار است:

۱- وفائی پسر داشت شاه رخ متوفی (۱۰۱۶هـ) برای احوال وی و اولادش رک: مائرا لمر

۲: ۴۷۷ - ۳: ۳۰۹ - ۳۲۹ - ۳۲۱ - ۲: ۸۶۹ و تاریخ جمعی ۱۳.



● (ص ۲۶) میرزا ثانی: بایسنقر ثانی بن غیاث الدین سلطان محمود میرزا بن ابوسعید بن محمد بن میران شاه بن تیمور. تخلص — عادل — صاحب ماورای النهر (۸۹۰۰) قتل از دست خسرو شاه در هرات بتاريخ محرم (۸۹۰۵) در بست و سه سالگی. (از بسطن پاشا بیگم بهارلو بنت علی شکر بیگ که اول در نکاح محمد میرزا قراقولو بود) دختر سلطان خلیل میرزا بن سلطان ابوسعید در عقد داشت. (روضه الصفا >: ۱۶۷، بابر نامه اردو ص ۶۹ و شجره ترخان نامه M) نیز رک: تحت سلطان محمود میرزا. (وقایع بابر ترکی >۲)

بابر (وقایع ترکی ص ۷۲) نوشته است: گله غزلیات وی در سمرقند بسیار مشهور و مقبول بود و در هرخانه یافته میشد. خط نسخ و تعلیق را خوب مینوشت این مطلع ازوست:

سایه وار از ناقوانی، جابجا می اوفتم گر نگیرم روی دیواری، ز پا می اوفتم

فخری دو غزل عادل را در — تحفة الحبيب — آورده است و آنست:

آه و فریاد که، آخر شدم از یار جدا	چرخ بد مهر، مرا ساخت ز دلدار جدا
آه صد آه رفیقان! که بصد حسرت و دره	دل جدا شد ز من و من شدم از یار جدا
الله الله! چه بلائیست که، چون ماتمیان	من جدا گریه کنم دیده خونبار جدا
و که باز از سر آن کسوی جدا افتادم	همچو بلبل که، شود از گل و گلزار جدا
(عادل) کاش بتلخی ز غمش می‌ردم	تا نمیکشتم ازان لعل شکر بار جدا
لاله نبود بسر تربت خونین کفتان	هست خونین کفتان کشته گل پسر هتان
وشک حور و ملکی، ای شه خورشید و شان	آفتاب همه خوبان و همه سیم تنان
بسر کوی تو، دیوانه صفت میگردیدم	سنگ اندوه هم عشق تو بر سینه زنان
لذت عشق نیسابی و بجای نرسی	تا نیای بدر از خویش چوبی خویشتنان
وطن جان و دلم، وادی عشق تو بود	نیست جز وادی عشقت وطن بی وطنان
(عادل!) کشته خوبان ستمگر شدی	داد از دست جفا و ستم و جور فنان

● (ص ۳۷) سلطان علی میرزا: بن سلطان محمود میرزا (در متن وله سلطان محمد میرزا غلط است) بن سلطان ابوسعید میران شاهی. (رک: تحت سلطان میرزا محمود)

سلطان علی میرزا صاحب مساورالنهر (۹۰۲-۸۹۰۳) بود. بدست محمد خان شیبانی در سال (۸۹۰۶) کشته شد. از بطن زهره بیگی آغا اوزبک غنچه جی بدنیا آمد. همسرش سلطانیم بیگم بنت سلطان احمد میرزا بود. رک: شجره ترخان نامه (M).

● (ص ۲۸) خان میرزا: سلطان ویس میرزا معروف به — خان میرزا — بن سلطان محمود

میرزا بن سلطان ابو سعید میران شاهی، از بطن سلطان نگر خانم ۱ بنت یونس خان و شاه بیگم بدخشی. خان میرزا در سال (۸۹۲) در بدخشان فوت شد. رک: تحت سلطان محمود میرزا - سلیمان شاه میرزا. (حبیب السیر ۴: ۹۸-۲۰۰-۵۲۵-۵۲۴-۵۸)

● (ص ۴۸) سلیمان شاه میرزا: سلیمان میرزا متخاص - فکا - ولد سلطان ویس میرزا معروف به خان میرزا.

سلیمان میرزا حرم بیگم قبیچاق (دختر سلطان ویس کولابی و همشیره ماه بیگم زن میرزا کاران) را دو عقد داشت، زن دیگر محترمه خانم بود.

سلیمان صاحب بدخشان بود و شعر در ترکی و فارسی میگفت. از بدخشان بهند رسید و در پناه اکبر پادشاه زندگانی کرد و در لاهور وفات یافت (۸۹۹) بممر < سالگی، ابوالقاسم ابراهیم - وفاتی - پسرش بود. (رک: شجرة قرخان نامه M و اکبر نامه ۲: ۵۱۵-۱۵۱)

سلیمان میرزا در پانیه با بایر پادشاه بود و بسیار مردانگیها ازو بوقوع آمد. بعد از فتح هند صاحب بدخشان شد. همایون با وی در بدخشان بود و دخترش را در عقد آورد. در مذكر احباب (۴۴ الف) است: نسب عالی آن پادشاه جسم جباه علو تمام دارد و نسب سیادتش از جانب والده بمیر خاموش میرسد. و مدتیست که در بدخشان، بطالع همایون خود، بر تخت عزت سلطنت کارانست، و باوجود حصول فراغت بمرام جسمانی فانی ملتفت نميگردد، و پیوسته بدرویشان صاحب ذوق و حال صحبت میدارد، و اوقات بابرکات را ضایع نمی گذارد چنانکه گفته اند: عمر تو گنج و هر نفس از وی یکی گهر گنجی چنین عظیم مکن رایگان تلف و بمشایخ چشتی ارادت قوی دارد، و گویند: یکی از مشایخ آن سلسله (ب ۴۴) آن پادشاه را در صغر سن در هند دیده و فرموده که: من مامور بتربیت و اجازت این طفل هستم.

اکثون ثمره آن نظر خیر اثر ظاهر گشته است، که قدم در جاده ارشاد نهاده طلاب را بقلاب محبت کشیده هدایت مینماید.

یوسف خان که از مقربان آن پادشاه بود، گفت که: گاهی یکرور تمام، حال بر پادشاهی غلبه میکند، چنانکه بخود نمیتواند پرداخت. در اوقات نماز بشعور می آید، و چون فشارغ میشود باز بهمان حال خود عود میکند. و این مطلع لطیف بآن پادشاه شریف منسوبست: دلم بگرفت از کار جهان، ساقی! بده جامی که یکساعت بیاید، این دل سرگشته آرامی

۱- سلطان نگر خانم بعد از مردن سلطان محمود با آوق سلطان جوجی اوزبک نکاح کرد و ازو دو اولاد بدنيا آورد، اول دختر که زن عبدالله جوجی بود، دوم رشید سلطان چغتائی. بعد از فوت آوق خان، سلطان نگر نکاح ثالث با قاسم برادر آوق خان کرد و خود در سال (۸۹۳) وفات یافت (بابرنامه اردو ص ۲۰۰).

سن شریفش از پنجاه و پنج تجاوز نموده امید است که در تزیاید باشد . انشاء الله ! ۱

● (ص ۲۸) میرزا ابراهیم : ابوالقاسم وفائی ولد سلیمان میرزا ، از دست پیر محمد خان در سال (۸۹۶۷) کشته شد .

شمر ترکی و فارسی میگفت ، زنش دختر شاه محمد سلطان کاشغری بود که سابقا در نکاح میرزا کامران بسود و بعد ازو بمقد ابراهیم میرزا آمد و ازو یک پسر بنام شاهرخ ، بدنیا آورد . شاهرخ در سال (۱۱۰۱۶) فوت شد دو زن داشت . شکرالنسا بنت اکبر پادشاه هند و کابل بیگم بنت میرزا حکیم . و اولاد داشت :

(۱) آئی بیگم والده خواجه رحمت الله سربلند خان متوفی (۱۰۹۰هـ - ۴) میرزا شاه محمد (۳) میرزا مغل شوهر دختر میرزا داراب بن خانخانان عبدالرحیم خان - (۲) میرزا محمد زمان - (۵) میرزا شجاع نجابت خان صوبه دار ملتان که دو پسر داشت ۱- محمد اسحق نجابت خان متوفی (۱۱۱۳هـ) و ۲- محمد ابراهیم غیرت خان - (۶) بدیع الزمان میرزا فتحپوری کشته شد - (۷) حسین - (۸) حسن که با خسرو پسر جهانگیر پادشاه دستگیر شد .

این میرزایان در هند زنده گانی بسر کرده اند و به میرزایان بدخشانی معروف بودند .
(رک: مائراامرا ۲: ۴۷۷-۸۶۹ - ۳: ۳۰۹-۳۲۹-۳۲۱ و تاریخ عهدی ۱۳)

راجع به میرزا ابراهیم در مذكر احباب (۴۳ الف) است : پادشاهزاده خوش طبع بود ، و بصحبت فضلا میل تمام داشته و در سخنوری و سخنرانی بسی مافند بوده ، و پیوسته ترویج اهل فضل مینموده و ابواب بلطف بر روی صلحا و فقرا میکشوده ، و در بذل دراهم ید بیضا می نموده . اتفاقاً از آنجا که تمنای سلطنت است از بدخشان بطمع بلخ آمده کام حیات را بر هر مات تلخ گردانید و در هنگام قتل این رباعی گفته :

ای لعل بدخشان ! ز بدخشان رفتی	ماننده خورشید درخشان رفتی
در دهر ، چو خاتم سلیمان ، بودی	افسوس که ، از دست سلیمان رفتی

این مطلب مشهور است :

سنبل زلف تو ، دلرا رام نتوانست کرد	شاخ نازک بود ، مرغ آرام نتوانست کرد
و این مطلع ترکی را نیز بآنجناب نسبت میکنند :	
هجر درد و محتینی کیمکا ایثای یارسیز	چاره کاریمنی کیمدین ایستامین دلدارسیز ۱

● (ص ۲۸) کیجیک میرزا : محمد سلطان بن سلطان احمد مهرزا معروف به کیجیک مرزا از بطن اکا بیگم همشیره سلطان حسین میرزا بايقرا .

کیچیک میرزا در مرض حصیه در سال (۸۸۹هـ) وفات یافت. دفن در گازرگاه هراة (روضه الصفا < ۹۵-۱۰۳-۱۹۵). رک: شجرة ترخان نامه (I) و مجالس النفائس < ۱۲ و حبیب السیر ۴: ۱۷۷-۱۷۸ (رک: کتاب حاضر ص ۲۲۰).

● (ص ۲۹) سلطان بدیع الزمان: بن سلطان حسین میرزا بایقرا، از بطن بیگه سلطان بیگم، داماد امیر ذوالنون ارغون (نکاح ۹۰۳هـ). بدیع الزمان بعد از فوت پدر (۹۱۱هـ) از دست شیپانی در سال (۹۱۳هـ) شکست خورد و بقتدهار رفت، شاه بیگ ارغون پسر ذوالنون — که بعد از وفات پدر و شکست خوردن شهزادگان تیموری هراة، در قندهار خود را آزاد حس میکرد — با او بیدی پیش آمد. بدیع الزمان بعد از جلوس شاه اسمعیل صفوی (۹۱۶-۹۱۷هـ) از ملک ری گریخته به تته آمد و سلطان فیروز بن سلطان نظام الدین پادشاه سند به او پناه داد. تا (۹۱۹هـ) در سند ماند و در سال (۹۲۰هـ) سلطان سلیم اورا به اسلام بول برد و آنجا در سال (۹۲۳هـ) بمرض طاعون درگذشت. (روضه الصفا < ۳۵۱، حبیب السیر ۴: ۳۹۰-۳۹۴، مجالس النفائس ۱۲۸-۱۲۹، تحفة سامی ۱۶). غزل زیر — تحفة العیب — دارد:

این منم در عاشقی با نیم جانی مانده	دل ز خود برگزیده و بر دلستانی مانده
استخوانم زان کمان ابرو، نشان دهر شد	در غش این است اگر از من نشانی مانده
فیست این سر سبزیم باقی، بجز رخسار زرد	زان چمن بر جای، همین یسرگ خزانی مانده
دل گتار از هردو عالم جست و جسم من هنوز	بر میان نازک و نازک میانی مانده
سرزند چون از دلش، مانند شاخ ارغوان	هر که دل بر چون قوشاخ ارغوانی مانده
چیست؟ دانی آئینه! پیش رخ نورانیت	دست در زیر زخمندان سرگرانی مانده
کی (بدیعی) دل نهد، بر زاهد ابرو تراش	در جبهان بر شاهد ابرو کمانی مانده

۱- در همین زمین از سلطان حسین حسینی است: (رک: متن کتاب حاضر ص ۲۳).

از غم عشقت، مرا نی تن نه جانی مانده
آن خیال گشته و زین یک کمانی مانده
جامی:

بر سر کویت، ز من خشک استخوانی مانده
پیش تیرت، یادگار از من، نشانی مانده
نوائی:

ناوک شوخی، که در دل همچو جانی مانده
دو تن زارم، چو مغز استخوانی مانده
سیفی:

دل بخاک راه از سرو روانی مانده
دوستان! ما را دل از نا مهربانی مانده
فیضی:

هر کجا، از لعل شیرنگش، نشانی مانده
چشم بر ره ز انتظارش فداوانی مانده

● (ص ۵۰) شاه غریب میرزا : ولد سلطان حسین میرزا بایقرا متخلص غریبی . تولد در حدود (۸۶۴) و وفات (۹۰۲) . از بطن خدیجه آغا غنچه چی . دفن در مدرسه سلطان حسین مصل هرات .

اکراهیات او بد بود طبعش خوب بود ، اگرچه بدن او ناتوان بسود کلامش مرغوب . دیوان دارد (بابر نامه فارسی ۱۰۵)

مادرش خدیجه آغا در اول زن سلطان ابو سعید میرزا بود (و ازو دختری بنام آفاق بیگم بدینیا آورد) این خدیجه آغا زن پرگویی بی عقل و مذهب رافضیه میداشت . (بابر نامه فارسی ۱۰۷) سنگ هفت قلمی — که پدرش برای مزار خود تهیه کرده بود — بر مزار وی گذاشت و تاکنون دیده میشود . سلطان حسین سنگ هفت قلمی دوم بر مزار پدر گذاشت ، هر یک سنگ در ظرف هفت سال درست شده بود . (خیابان فکری — آریانا ۴ : ۳ : ص ۲۲ — ترخان نامه شجره L و تحفه سامی ۱۸)

صحنه ابراهیم دارد (ب ۲۵۴) : در نظم و نثر ید طولی داشته و بذایت دانا و فهمیم بود ، و بشوخی طبع دل از ارباب محفل میر بود . غریبی تخلص میکرد . بابر این بیت آورده است :

در گذر دیدم پری رویی ، شدم دیوانه اش چیست نام او ؟ کجا باشد ؟ ندانم خانه

هاشمی :

گرچه جانم رفت و از غم استخوانی مانده شادمانم گر پی تیرت نشانی مانده

واقفی :

دل که ، در چنگ غم نا مهربانی مانده رفته از تن جان و مشت استخوانی مانده

سائل :

داغ تیری بر دلم ، ز ابرو کمانی مانده از پی تیری دگر ، گویا نشانی مانده

صالح :

گرچه در راه توازن ، استخوانی مانده گمراهان عشق را ، از من نشانی مانده

سهیلی :

ای اسیر عشقت ، از جانها نشانی مانده نساوانی شرمسار و نسیم جسانی مانده

غیاث :

هر طرف کز تیر او ، در دل نشانی مانده یادگار ، از ناوک ابرو کمانی مانده

پنائی :

در ره ، از منزلگمش هر جا ، نشانی مانده بهر آن ، آنجا ز دلها ، کاروانی مانده

تحفة سامی دارد :

بازم ، بلائی جان ، غم آن ماه پاره شد ای وائی آن مریض که ، رنجش دوباره شد
مطلعی که در متن است ، غزل آن در دیوانش (نسخه هامبرگ) به اینقرار است :

دوستان ! هرگه گذر ، سوئی مزار من کنیده
قن چو خواهد خاک گشتن ، کاشکی پیش ازان
گر ندانید ، آنچه با فرهاد و مجنون ، عشق کرد
چون بجام باده ، لعل روح بخش او رسید
من ازو رسوائی خلق و او بمن بی التفات
قاتل من ، تا ز غیل مهوشان ، دانند که هست
چون (غریبی) گوهر افشاندم بوصف لعل او
غزل زیر - تحفة الحبيب - دارد :

گر کشاد کار ما بودی ، ز زلف یار ما
دل ز چاک سینه ، میخواست که بیند ، روی دوست
ای مه نا مهربان ، افکار عشق ما مکن
کم نگرود عشق ما ، از پند هر افسرده
در چمن ، لطف خرام قامتش را ، دید سرو
ما ، چو ذره پست ، آن خورشید ، بس عالی مقام
ای (غریبی) التفات او پی آزار ماست

● (ص ۵۱) فریدون حسین میرزا : ولد سلطان حسین میرزا از بطن منکل آغاچه . در
اواسط شعبان (۸۹۱۶) کشته شد . میر علی شیر گوید : توان گفت که : وی در فضل و کمال و اخلاق
حمیده بر همه اولاد سلطان حسین میرزا سبقت کرده بود . (مجالس النفاث ۱۲۹-۱۲۸ - حبیب السیر
۴ : ۳۹۲-۳۹۱-۱۹۴ - تحفة سامی ۱۸) .

اهلی ترشیزی بسا وی عشق و علاقه بسیار داشت (تحفة سامی ص ۱۸۸) شرفنامه
(۱۰۰- الف - ب) اشعار زیر از فریدون میرزا دارد .

چشم سیهت که جادوی انگیزد هر گوشه هزار خون مردم ریزد
یک فتنه ازو کهان برو صد غیزد هرگاه که در فتنه گری بستیزد
زان پیش که ، یار بود اغیار نبود غم در دل من ، جز غم دلدار نبود

آن روز، بداغ عاشقی، سوخت دلم
در میکده عشق، چو محرم ماییم
کو با لب خشک و چشم پر نم ماییم
پنجمیر گفت: بشنو از اهل تمیز
قران خواندن، ز مرگ یاد آوردن
بر هر دو مداومت کن، ای یار عزیز ۱

غزل زیر - تحفة الحبيب - دارد :

ترا که، خال سیه، در چه زنجداست
براه عشق، چو بنهاد قدم، زاهد!
ز راه عشق، سلامت نمیتوان رفتن
هر آنکه، خاک سرکوی دوست، منزل کرد
ز تیغ یار (فریدون) مکش سر تسلیم
چرا که، بودن و نابودن تو، یکسانست

در متن غزل که به این مطلع ثبت است :

شوخی که، دائما دل او، مایل جفاست
عمر عزیز ماست، چه حاصل که بی وفاست

تحفة الحبيب دارد .

● (ص ۵۲) محمد حسین میرزا : بن سلطان حسین بایقرا از بطن منکل آغاچه . شیعه بود،
و در حیات پدر بمرض حصیه در سال (۸۹۰۹هـ) مرد . (روضه الصفا : ۲۴۱ - ترخان نامه
شجره L حبیب السیر ۴ : ۲۱ تا ۲۵۲-۲۵۸-۳۲۱-۳۲۰-۳۹۰-۴۸۰) . بابر این بیت
آورده است (وقایع بابر ۱۶۶ ب) :

آلوده گردی، ز پی صید که گشتی فرق عرق، در دل گرم که گذشتی

● (ص ۵۲) سلطان محسن میرزا : پسر شاه حسین بایقرا مخاطب به کیبک میرزا
متخلص به محسن، از بطن لطیفه آغاچه بود . در سال (۸۹۱۳هـ) بدست پسران محمد خان شیبانی، محمد
تیمور سلطان و عیدالله سلطان کشته شد، نزد مشهده مقدس . (حبیب السیر ۴ : ۳۸۶-۳۲۰-
۳۸۴-۳۹۳ - شجره ترخان نامه L) .

● (ص ۵۲) مولانا مانی کاسه گر : مشهده بود و کاسه ها را خوب منقش میکرد .
و - مانی - تخلص داشت . (مجالس النفاث ۶ - ۲۴۱-۲۴۰ - تحفة سامی ۲۰۱) .

● (ص ۵۲) مولانا درویش روغنگر : هرروی، تر زبان بود و به سیف زبان شهرت

داشت (تذکره حسینی ۱۲۲ - روز روشن ۲۱۳) پسر داشت مولانا نازنینی مشهدی (تحفه سامی ۳۲۰) .

● (ص ۵۳) محمد مومن میرزا : پسر بدیع الزمان میرزا (از بطن سلطان بیگم بنت ابوسعید) قتل شد بحکم جد خود سلطان حسین بایقرا در قلع اختیارالدین در ماه صفر (۸۹۰۳) دفن مدرسه بدیع هرات. (روضه الصفا <: ۱۵۳ - شجره ترخان نامه L).

در تحفه سامی (ص ۱۹) است : در حسن و ملاحت نادره دوران ، و طراوت عذارش غیرت گلبرگ ، طری و لوامع رخسار محورشید آثارش رشک قمر و مشتری ، از رفتار قامت رعنائش سرو سهی پای درگل ، و از گفتار روح افزایش غنچه سوری را خون در دل ، نقاش ازل چهره پری پیکرش را بقلم بدیع آراسته ، و مصور قضا صورت بسی نظیرش را بزرگ آمیزی غریب پیراسته . در صحف ابراهیم است : همگی شعرائ خراسان بدین سبب میرزا (شاه حسین) را هجو کردند و مرثی دود آمیز در حق آن مظلوم (مومن) بنظم کشیدند (۳۲۰ ب).

● (ص ۵۳) مولانا گلخنی : قمی ، خواهر زاده مولانا شهیدی قمی . در جنگ شاهزادگان تیموری با شیبانی (۸۹۱۳) کشته شد . (تحفه سامی < ۱۹) در زمان سلطان حسین در هراة آمد بغایت سفیه ، بد زبان ، بی باک و ملامتی بود . (تحفه سامی ۱۶۱ - < ۲۹)

● (ص ۵۳) مظفر حسین میرزا : بن سلطان حسین میرزا از بطن خدیجه آغا . خانزاده خانم (بنت احمد خان) در عقد داشت که بعد از وی در نکاح شیبانی آمد . در (۸۹۱۳) در اسرآباد کشته شد . زیبا بود ولی اخلاق و اعمال زشت داشت . (بایر نامه ، حبیب السیر ۴: ۸۳)

● (ص ۵۵) ظهیرالدین محمد بابر شاه : ولد عمر شیخ میرزا ۱. از بطن قتل نگر خانم بنت یونس خان چغتائی و ایسان دولت . قتل نگر در محرم (۹۱۱) فوت کرد . یونس خان بن شیرعلی اوغلان بن خضر خواجه بن تغلق تیمورخان بن بیسون بوقا بن دوا بن براق خان بن بیسون دوا بن موقوفان بن چغتائی بن چنگیز .

۹- این غزل بنام عمر شیخ میرزا در بیاض حبیب گنج (رک: فکر و نظر مقاله دکتور نذیراحمد) ثبت است :

در میان محنت و رنج و بلا افتاده ایم
زان سبب ، بیمار و زار و بی دوا افتاده ایم
ما کجا بودیم ، این ساعت کجا افتاده ایم
دانه ناچیده ، در دام بلا افتاده ایم
ما درین غربت ، به تقدیر خدا افتاده ایم

ما ز شهر خود ، پریشان و جدا افتاده ایم
قدر شهر خود ندانستم و شکر نعمتش
چرخ کج رفتار ، با تیغ جفا آواره ساخت
مرغ زیرک بسوده ایم ، اما به تقدیر خدا
ای (عمر شیخ!) از غریبی غم نخور ، دل شادباش

بابر بتاریخ ۶ محرم (۸۸۸) ۱ بدنیا چشم کشود. صاحب فرغانه (۸۹۹) صاحب کابل (۹۱۱) صاحب هند ۵ جمادی الاول (۹۳۲) ۲ وفات ۶ جمادی الاولی (۹۳۷) دو عمر (۲۹) سالگی. دفن در باغ بابر کابل. کتیبه بر قبرش است :

بطرف اندرون :

- (۱) یا سبحان یا ملک یا فتاح یا عدل یا قدوس
- (۲) الله اکبر
- (۳) لا اله الا الله محمد رسول الله
- (۴) پادشاهی کز جبینش تافتی نور اله
- (۵) آن ظهیرالدین محمد بود بابر پادشاه
- (۶) با شکوه و دولت و اقبال و عدل و داد و دین
- (۷) داشت از قوفیق و فیض و فتح و فیروزی سپاه
- (۸) عالم اجسام را بگرفت و شد روشن روان
- (۹) بهر فتح عالم ارواح چون نور نگاه
- (۱۰) شد چو فردوسش مکان، رضوان ز من تاریخ جست
- (۱۱) گفتهش : فردوس دایم جای بابر پادشاه

۸۹۳۷

بطرف بیرون :

- (۱) یا الله یا نور یا فیاض یا غفار یا رحیم
- (۲) یا ارحم الراحمین
- (۳) از فیض هنایت بیغایت الهی
- (۴) وقتی که بزیارت روضه منوره
- (۵) حضرت فردوس مکانی
- (۶) ظهیرالدین محمد بابر پادشاه
- (۷) غازی ابوالمظفر نورالدین محمد
- (۸) جهانگیر پادشاه ابن حضرت

۱- مولانا حسامی تاریخ گفته است :

چون در شش محرم زاد آن شه مکرّم

تاریخ مولدش هم آمد : شش محرم

۸۸۸۸

۲- تاریخ فتح : -- صبح بود و جمعه و هفت رجب --

۸۹۳۲

- (۹) هرش آشیانی جلال الدین پد
 (۱۰) اکبر پادشاه غازی کامجو گردیدند
 (۱۱) این لوح فرمودند سنه ۲ جلوس
 (۱۲) جهانگیری مطابق سنه ۱۰۱۶ هجری

آثار زیر ازوست :

- (۱) بابر نامه : ترکی . ترجمه فارسی میرزا عبدالرحیم خان خانان . برای تفصیل (رک : حاشیه مقالات الشعراء ۲۳۸ تا ۲۴۰) .
 (۲) رساله عروضی : ترکی در مسایل عروضی .
 (۳) ترجمه رساله والدیه : ترجمه ترکی رساله والدیه تالیف خواجه عبیدالله احرار .
 (۴) دیوان : ترکی و فارسی چاپ اول در بنگال ایشیانک سوانتی (۱۹۱۰ع) ۳۸ صفحات عکسی به امضای بابر دوشنبه ۱۵ ربیع الاخر (۸۹۳۵) و ۲۳ صفحه متن در تائید چاپ شده بتصحیح E. Denison Ross و تازگی در سال (۱۹۶۶ع) همان نسخه عکسی را در تاشکند پروفسر خانم عظیم جانوف چاپ کرده است .
 (۵) مبین : بر وزن مزین . منظوم مثنوی وزن — فاعلاتن فاعلاتن فاعلن — مربوط به مسائل فقه حنفی . شرح آن شیخ زین مترجم بابر نامه فارسی بنام — مبین — بوژن مقیم نوشته است .
 مکر احباب (۳۲ ب ۲۳ الف) دارد : و نسبت ارادت بخاندان نقشبندیه داشت و جد عالیشان و والد سلطنت نشانش در قید ارادت حضرت خواجه احرار (قدس الله روحه) بودند . و در تعظیم و تکریم اولاد و احفاد آن بزگوار ساعه فساعه نزوده دقیقه فرو نمی گذاشت . بحضرت مخدومی مولانا خواجگی (قدس سره) پاره زر برسم نیاز فرستاده بود ، این قطعه را گفته و شاهد حال ساخته نیز روان گردانیده .

در هوای نفس گهره ، عمر ضایع کرده ام پیش اهل الله ، از اطوار خود ، شرمنده ام
 یکنظر افکن بسوی ما ، که از روی نیاز خواجگی را مانده ایم و خواجگی را بنده ام

فصائل آن پادشاه عالی جاه بسیار و کمالاتش بیشمار . رساله که در عروضی نوشته ، بحرست پر در . و مسایل فقهی که در رساله مبین بترکی نظم کرده ، شانه ایست تبهر . و بترکی و فارسی اشعار نیکو دارد . و این مطلع مشهور چون در منشور از نظم آبدار اوست :

خراباتی و رند و میپرستم بعالم ، هرچه میگویند ، هسم
 تا بزللف سپیش دل بستیم از پریشانی عالم وستم

و این غزل ترکی را بنایت سلیس و نیکو گفته :

فی قیلای طوبیانی قد خوش خرامینک باریدا فی قیلای سنبلی زلف مشکفامینک باریدا
و این مطلعش نیز بنایت دلپذیر و بی نظیر واقع شده :

اولوم اویقوسیدین بولدوم جهان فکریدین آسوده مینی ایستاساکیزای دوستلار تاپقای سیزاویقوده
و این بیتش بسیار سودمندست و بجهت موعظه بسیار دلپسند :

فی کیم تقدیر بوله اول بولور تحقیق بیلکای سین ایرور جنک و جدل رنج و ریاضت بارچه بیهوده
بقیه اشعار غزل که مطلعش — روضة السلاطین — دارد به اینقرار است :

پری نینک حسن ایچره کرچه آتی بی نهایت قور
من دیوانه قاشیدا ولیکن آنندین آرتوق سین
پری بو حسن برله کورسه یوزونکنی بولوب تیلبه
سینی تعریف ایتار لیکن صفت قیلغاندین آرتوق سین
قدم رنجیده قیل کونکولوم اوچون ای یاد نینک اوفی
مینک بو ناتوان کونکولومکا چون درماندین آرتوق سین
اقسامت چونکه قلیدینک بابرا اول حور کویدا
مقامینک روزه دین اول اوزونک رضواندین آرتوق سین

مطلعی که در متن است بصورت زیر ضبط شده است :

تسکلف هر نیچه صورته بولسه آنندین آرتوق سین
سینی جان دیرلر اما بی تسکلف جانندین آرتوق سین ۱

بایر قطعه زیر در سال (۹۱۵هـ) به خواجه کلان — که درانوقت قلمدار باجور بود — گفته فرستاد .

قرار و عهد بیار، این چنین نبود مرا گزید هجر، و مرا کرد بی قرار آخر
به عشوهای زمانه، چه چاره سازد کس بجور کرد جدا، یار را ز یار آخر
در جنگ پانی پت گفت :

شده جسمی و بود جمعی پریشان گرفتار قومی و قومی عجائب

۱- این غزل خانم دکتر اناماری شلیل به بنده فرستاده است و از نسخه دیوان خطی ذخیره خالص آفندی دانشگاه استانبول شماره (۳۴۳) گرفته است — دو شعر ازین در وقایع بابر ترکی (جدید ۱۰۳) و تحفه سامی چاپ تهرآن (ص ۱۶) و در بابرک شعر لری — در ملی تتبعلر مجموعه سی (ص ۲۴۲) و وقایع بابری ترکی (ص ۹۹) دارد .

وقتیکه که بابر قلعه بیانه را محاصره کرد به نظام خان حاکم آنجا نوشت :

بسا ترک ستیزه مسکن ، ای میر بیانه
گر زود نیائی و نصیحت نه کنی گوش
چالاکی و مردانگی ترک ، عیان است
آنجا که عیان است چه حاجت به بیان است

این تاریخ فتح چندیری ازوست :

بود چندی مقدم چندی پیری
فتح کردم به حرب ، قلعه او
پسر ز کفار داد حربی ضرب
گشت تاریخ : فتح دار الحرب ۱

۸۹۳۲

این بیت در باغ کابل بر سنگ حوض ثبت کرد :

نوروز و نوبهارومی و دلبری خوش است
فرشته (۱ : ۲۱۱) بیت زیر دارد :

بسا آی ای هما ! که بی طوطی خطت
ابوالفضل (اکبرنامه ۱ : ۱۱۹-۱۱۸) دارد :

هلاک میکنند فرقت تو ، دانستم
درویشان را ، نه گرچه از خویشانیم
وگر نه ، رفتن ازین شهر میتوانستم
دور است ، مگوی شاهی ، از درویشی

ابیات زیر در بزم تیموریه (ص ۱۹) بحواله مرآة الخیال (ص ۹۸) ثبت است :

اخلاص و عقیده تو ، روشن شده است
حایل چو نمائد ، زود برخیز ، و بیا
حالات و طریقات ، مبرهن شده است
در دور ما ز کهنه سواران یکی می است
دل خواه تو ، تربیت معین شده است
این سلطنت ، که ما ز گدائیش ، یافتیم
وان کو ، دم از قبول نفس میزند ، نی است
دانی ؟ کمان ابروی جانان ، سیه چراست
دارا نداشت هرگز و کاؤس را کی است
دارد بزلف او دل زنار بند ما
دانا نداشت هرگز و کاؤس را کی است
(بابر) رسید فالة زارت ، بگوش یار

اشعار زیر در بیاض حبیب گنج (فکر و نظر مقالة دکتر نذیر احمد) ثبت است :

هرگز ز ناز حسن ... پروای ما نکرد
صد وعده داد از لب شیرین خویش ، لیک
با جان زار نکرد
تا او کشاد (ان لب) پر خنده ، در چمن
مردم درین امید (و وعده وفا) نکرد
پیراهنی نهاند که غنچه (قبا) نکرد

هرتیر، کز خدنگ جفا، سوی ما نگند
(بابر) بکوی دوست، همیخواست، جان دهد
نامات بر چشم گریان گر (بگیرم تر) شود
ز نادانی طلب کردیم جاه و سر بلندی را
پرون نامد خدنگش، از درون ناتوان من
هر دله که، والہ رخ آن ماه پاره، نیست
بسی اسپان تازی مانده لاغر
چه باید کرد کار دهر دهن را
افتاد بر نشانه و هرگز خطا نکرد
این کار دولت است، چه سازد خدا نکرد
ورنهم بر سینه، میترسم که خاکستر شود
..... ندانستیم قدر سر بلندی را
مگر با ناوکش پیوند دارد استخوان من
آن را مگوی دل، که کم از سنگپاره نیست
شده گاوان ناهنجار فربه
جوی طالع ز غروراری

● (ص ۵۶) محمد همایون پادشاه : بن بابر پادشاه . از بطن مام بیگم ، که در سال (۹۱۲هـ) بمقد بابر آمد و در سال (۹۴۰هـ) فوت شد . تولد همایون شب سه شنبه ۴ ذیقعدہ (۹۱۳هـ) وفات بتاریخ پانزدهم ربیع الاول سال (۹۶۳هـ) .

در عهد شاه حسن ارغون از شیر شاه سوری شکست خورد و در سند وارد شد . از (۹۴۷هـ) تا ۷ ربیع الاخر (۹۵۰هـ) درین حدود آواره بود و آخر نا امید شده به ایران شتافت . مدفن دهلی در مقبره خاص که بنام — مقبره همایون — مشهور است .
(مجالس النفائس ۱۷۵ - تحفة سامی ۲۱ - شجره ترخان نامه - همایون در ایران (انگلیسی) از S. Ray کلکته (۱۹۴۸ع) و همایون پادشاه (انگلیسی) از Banerji دو جلد لکهنو (۱۹۴۱ع) .

همایون اولاد به این قرار داشت :

- (۱) ابراهیم : تولد ۱۵ جمادی الاول (۹۶۰هـ) از بطن خانش آغا خوارزمی . در کودکی فوت شد .
- (۲) محمد فرخ فال : از ماه کوچک بیگم . (همشیره بیرم اوفلان و فریدون کابولی . در سال (۹۵۳هـ) در نکاح همایون آمد ، و در سال (۹۷۲هـ) در کابل از دست ابوالعالی کشته شد)
- (۳) آمنه بیگم : از بطن ماه کوچک بیگم .
- (۴) محمد حکیم : از ماه کوچک بیگم تولد ۱۵ جمادی الاول (۹۶۰هـ) وفات جمعه ۱ شعبان (۹۹۳هـ) دفن در پهلوی بابر کابل . کتبه قبرش است :

- (۱) الله اکبر
- (۲) بفرموده ابوالمظفر نورالدین
- (۳) محمد جهانگیر پادشاه غازی ابن حضرت جلال
- (۴) الدین محمد اکبر پادشاه غازی لوح مرقد مرزا
- (۵) محمد حکیم ابن جنت آشیانی همایون پاد
- (۶) شاه غازی صورت اتهام پذیرفت سنه ۲ جلوه
- (۷) س جهانگیری مطابق سنه ۱۰۱۶ هجری

این غزل وی در بیاض حبیب گنج (رک : فکر و نظر مقاله دکتر نذیر احمد) ثبت است :

دارم هزار شکر که ، چشم بروی تست آن روشنی دیده ، ز روی نکوی تست
از دیدن جمال تو ، سیری نمیشود صد بار دیده ام ، و هنوز آرزوی تست
گوی لطافت ، از همه خوبان ، ربوده زان رو ، میان اهل دلان ، گفتگوی تست
هر جا که میروی ، بطلبگاری تو ام مقصود من تویی ، و همین جستجوی تست
گر مرد از غم تو (حکیمی) غمش مخور صد جان او ، طفیل یکی تار موی تست

(۵) اقیقه (عقیقه) بیگم : از بطن حاجی بیگم . تولد در آگره (۹۴۸هـ) .

(۶) فخرالنسا : از ماه چوپک بیگم (اکبرنامه ۲: ۲۰۵) .

(۷) بخشی بانو بیگم : از گوهر بیبی . تولد جمادی الاول (۹۴۷هـ) زن ابراهیم بن سلیمان میرزا . بعد از قتل وی (۱۵۶۰ع) اکبر او را بمقد میرزا اشرف الدین حسین احراری در آورد .

(۸) سکینه بانو : از ماه چوپک در عقد شاه غازی پسر نقیب خان قزوینی بود .

(۹) آمنه بانو : از ماه چوپک .

(۱۰) امان میرزا : در سال (۹۳۴هـ) بدنیا آمد و در همان سال مرد . از بطن حاجی بیگم بیگم که در سال (۹۸۹هـ) فوت شد . مقبره همایون بنا کرده همین حاجی بیگم بیگم است .

(۱۱) جهان سلطان بیگم : در عمر دو سالگی در کابل (۹۵۴هـ) فوت شد .

(۱۲) جلال الدین اکبر پادشاه : (۹۶۳-۱۰۱۳هـ) از بطن حمیده بانو بنت شیخ علی اکبر از اولاد احمد جام زنده پیل (تاریخ سند میر معصوم) . همایون در پات (سند) در سال (۹۴۸هـ) حمیده بانو را بمقد آورد و اکبر در عمر کوت (سند) بتاریخ چهارم یکشنبه رجب (۹۴۹هـ) بوقت سحر بدنیا چشم کشود . (رک شجره N ترخان نامه)

بابر در مکتوبی (۱۳ ربیع الاول ۹۳۵هـ) باو مینویسد که : نامه ها در زبان ساده بنویس ، الفاظ مغلط آوردن خوب نیست ، و بعد از تمام کردن نامه ، یک بار باید بخوانید ، تا غلط را اصلاح کنی ! مثلاً التفات با (ط) نباشد .

در مذکراحباب (۳۴ ب) است : بتحصیل علوم و سخن دانی شغل مینموده و تکلم بدیعش در فصاحت و بلاغت درجه علیا داشته ، و منطق شیرینش بمضمون خیر الکلام قل و دل . در الفاظ قلیل قصیر معانی کثیر البیان میکرده ، دقیقه فرو نمی گذاشته و اطناب در انشا جایز نمی داشته ... شعر و شعرا را نیز میپرداخته و ایشان را جلیس مجلس عالی خویشان میساخته ، و این مطلع آبدار دربرار از گفتار گوهر نثار اوست :

ز غصه، غنچه صفت ته بته، دلم خونست
هرگز نکنم یاد تو، تا زار نگریم
که باوجود یکی نسبت دومی چونست
کم یاد کنم از تو که، بسیار نگریم
و این مطلع ترکی نیز از مقالات عالیه است :

مین که بلبلدیک گلیدین کویمسام آهنگ ایله
اؤة سالیپتور جانیمه رخساره گلرنگ ایله

در تحفه سامی (ص ۲۲) است : و تاکنون که اربع و خمسین و تسعمائة (۸۹۵۴) هجری است، بر مسند سلطنت آن دیار متمکن است، و در نظم اشعار خسرو او باب فهم، و در حسن المقال سر دفتر ارباب نظم، و در ایراد خطش حظی کامل، و در باب توقیعات انشایش رسایل :
همایون خط او توقیع خوبی راست طفرانی
که ننوشتست منشی قضا هرگز مثال او
دو حینی که همایون پادشاه بخدمت شاه غفران پناه (شاه طهماسب) آمده گفته :

خورشید اوج رفعت طهماسب شاه عادل
صیت عدالت او، رفته ز فرش تا عرش
فرمان پذیر حکمش از ماهی اند تا ماه
چون تیغ کین علم کرد، شد دست فتنه کوتاه
یابند در رکابش، صد سال حشمت و جاه
گر، اهل هفت اقلیم، سویش پناه آرند

این مطلع نیز ازوست :

آن نه سرو است که در باغ قد افراخته است
شمع سبزیست که، پروانه آن فاخته است

و قتیکه، شیر شاه سوری قاصدی بمیرزا کامران فرستاد و کامران در پذیرای سفیر جشن برپا کرد، همایون بمیرزا این رباعی نوشته فرستاد : (همایون نامه ۴۸)
در آئینه گرچه خود نبائی باشد
خود را، بنهای غیر دیدن، عجب است
دو جیسلیمیر گفت (بدایونی ۱ : ۴۲۹) :

چنان زد چاکها گردون، لباس دردمندان را
که نی دست آستین مییابد و نی سرگریان را

در سال (۹۵۰ هـ) و قتیکه سند را ترک گفته به ایران و هسپار شد، این اشعار به شاه طهماسب نوشت (مخزن الفرائب و بدایونی ۱ : ۴۵) :

خسروا! عمریست تا عنقای هائی همت
روزگار سفله، گندم نهای جو فروش
دشمنم شیری ست اما پشت بر من کرده بود
التاس از شاه آن دارم که : با من آن کند
قله قاف قناعت را نشیمن کرده است
طوطی طبع مرا، قانع بارزن کرده است
این زمان از ضعف طالع روی بر من کرده است
آنچه با سلیمان، علی دردشت آرون، کرده است

این رباعی نیز بشاه فرستاد :

ای شاه جهان ! که نه فلک پایه تست در دست ولایت همه سرمایه تست
شاهان جهان ، جماعه هما میطلبند بنگر که ، هما چگونگی در سایه تست
و شاه طهماسب در جواب ، این بیت (اکبر نامه ۱ : ۲۰۵) نوشت :

همای اوج سعادت ، بدام ما افتد اگر ترا ، گذری بر مقام ما افتد
وقتیکه در ایران رسید (بدایونی ۱ : ۲۵۵) کفّه فرستاد :
شاهان همه ، سایه هما میخواهند بنگر که : هما آمده در سایه تو
فرشته (۲۱۵) دارد :

هستیم ز جان بنده ، اولاد علی هستیم همیشه شاد ، بسا یاد علی
چون سر ولایت ، ز علی ظاهر شد کردیم همیشه ورد ، خود نداد علی
همایون وقتیکه به تبریز رسید (اکبر نامه ۲۲۰) و آثار عهد اسلامی را دید ، این رباعی گفت :
افسوس که ، سرمایه بکف پیرون شد در دست اجل بسی جگرها خون شد
کس نامد ازان جهان ، که تا پرم از او کاحوال ، مسافران عالم ، چون شد
این نظم وقتیکه بصرم خان قلعه قندهار را بدست آورد (خافی خان حصه اول ص ۱۲۵) همایون
باو نوشت :

باز فتحی ، ز غیب روی نمود که ، دل دوستان ، ازان بسکشود
شکر الله که ، باز شادانیم بر رخ یار و دوست خندانیم
دوستان را ، بکام دل دیدیم میوه باغ فتح را ، چیدیم
روز نوروز ، بپریم ! است امروز دل احباب بی غم است امروز
شاد بادا ، همیشه خاطر یار غم نه گردد بگرد ، یار و دیار
همه اسباب عیش ، آماده است دل بفکر و جهالت افشاده است
گوش خرم شود ، ز گفتارت دیده روشن شود ، ز دیدارت
در حریم حضور ، شاد بهم به نشینیم ، خرم و بی غم
بعد ازین فکر کار هند کنیم عزم تسخیر ملوک کنند کنیم

و این رباعی نیز همانوقت نوشته (مآثر الامراء ، ۱ : ۳۸۴) باو فرستاد :

ای آنکه ، انیس خاطر محزونی چون طبع لطیف خرویشان ، موزونی
بی یاد تو ، من نیم زمانی ، هرگز اما تو ، بیاد من محزون ، چونی

ببرم بجواب این رباعی نوشت :

ای آنکه ، بلات سایه بیچونی از هرچه ترا وصف کنم ، افزونی
چون میدانی که ، بی تو چون میگذرد چون میپرسی که : در فراقم چونی

همایون رباهی زیر در جواب نامه بیرم خان نوشته (بزم تیموریه ص ۳۰ بحواله ریاض الشعرا)
فرستاد :

ای یار لطیف طبع ، پاکیزه گهر
وی عمده اهل فضل و ارباب هنر
بکشا! نظر امید، کز نور حضور
میسارست از تیرگی هجر بدو

این بیت برای* مقیم نامی شخصی (مجالس النفاث ص ۱۷۵) گفته :

مقیم شد غم تو، در دلم، چه چاره کنم
عجب غمیست، مگردل ز سنگ خاره کنم

سفینه خوشگو دارد (اطائف نامه چاپ لاهور ص ۳۱۲) :

یارب! که رضای* دل درویشان ده
این ریش، دل شکسته را، درمان ده
حد نیست که، گویم: این مده یا این ده
چیزی که، رضای تو در آنست، آن ده
یارب! بکمال لطف غاصم گردان
واقف بحقایق غواصم گردان
از عقل جفاکار، دل افکار شدم
دیوانه خود خوان و خلاصم گردان

ابوالفضل رباعیات زیر در اکبر نامه (۱ : ۳۶۸) آورده است .

ای دل! مکن اضطراب در پیش رقیب
حال دل خود، مگوی بسا هیچ طیب
کاری که، ترا بآن جفا کار، افتاد
بس قصه مشکل است و بس امر عجیب
ای دل! ز حضور یار فیروزی کن
در خدمت او، بصدق دل سوزی کن
هر شب، بخیال دوست، خرم بنشین
هر روز، بوصل یار، نوروزی کن
ای آنکه! جفای تو بمالم علم است
روزیکه، مسم نه بینم از تو، ستم است
هر غم که رسد، از ستم چرخ، بدل
ما را، چو غم عشق تو باشد، چه غم است

فرشته این ابیات (۱: ۲۴۳) از دیوان همایون انتخاب کرده است :

گذشت از دل سرگشته، نساوک ستمش
نماند بر من دل داده، لذت المش
بقصد کشتن عشاق، گر کند میلی
عجب نباشد، از اخلاق و شیوه کرمش
کراست زهره قرب حریم حرمت او
که جبرئیل امین، نیست محرم حرمش
اگر بپریش عشاق، میسهند قدمی
هزار جان گرامی، فدای هر قدمش
خوش آنکه، با خیالت، صبری نشسته بودم
و ز شوق سرو قدت، از جای جسته بودم
عیبم مکن که گفتم: موی ترا پریشان
در شرح جعد زلفت، پیوسته بسته بودم
در شرح غنچه او هرگز نگفته حرفی
لب را دران حکایت، پیوسته بسته بودم
حقا که چون (همایون) در حال وصل ببخود
با دوست در حکایت از خویش رفته بودم
داغ عشق تو، بر جبین تنست
خاتم لعمل تو، نگین منست
تا نشستم چو خاک بر در تو
پشت بام فلک زمین منست
هر کجا شاه و شهریاری بود
این زمان بنده کسین منست

خط مشکین بصفحه گسلفام آیت رحمت مبین منست
من اشک روان، چو گنج قارون دارم گلگون دزون کیسه، ز افیون دارم

حلاه الدوله قزوینی در نفائس المآثر (۸۲-۸۹) اشعار زیر آورده است (بزم تیموریه ص ۳۳) :

کار من، با مهوشی افتاده است در درونم، آتشی افتاده است
خانه ام، روشن شد از، روی حبیب پرتوی از مهوشی افتاده است
دل مرا، ای جان! بهر سو میکشد تا دلم، با دلکشی افتاده است
کام دل، خواهم گرفتن این زمان چون بدستم هر خوشی افتاده است
عقل و هوش، از من مجوئید، ای بتان چون (همایون) بیهشی افتاده است
وصف لعل تو، بر زبان منست آتشی، در میان جان منست
هر که باشد بمجلس رنسان بی خود از نمره و فغان منست
آنچه، در وصف حسن او، گویند جمله در شرح و در بیان منست
ای آنکه ز یاد تو، دلم باشد شاد بی یاد تو خاطرم، دمی شاد مباد
روزی که ز یاد تو، کنم صد فریاد آیا، ز من غمزده ات، آید یباد

ویاض الشعرا دارد :

ایزد که، فلک بقبضه قدرت اوست داده است ترا دو چیز، کان هر دو نکوست
هم حیرت هم آنکه دوست داری کس را هم صورت آنکه ترا دارد دوست

در مخزن النرایب است (بزم تیموریه ص ۳۵) :

دریا دلیم، و دیده ما معدن درست گردست ما تهی است، ولی چشم ما پر است
این نه سرواست که در باغ قد افراخته است شمع سبزی است که، پروانه او فاخته است

اشعار زیر صاحب - بزم تیموریه - از دیوان همایون، که در ملک سید حسن عسکری بوده (معاصر پشته ۱۹۳۹ع) انتخاب کرده است :

ای حسن تو، دیباجة مجموعه معنی لامع شد از روی تو انوار تجلی
حاشاکه جدا از تو، توان زیست، ولیکن دارم بغیالی ز جمال تو تسل
در مملکت حسن، توئی شاه ولایت کردم بولای تو، کنون روی تسلی
قاحسن تو در جلوه گری گشت، از ان رو وامق پی عذرا شد و مجنون پی لیلی
ای وادی لامکان، مکانست دور ازل و ابد، زمانست
ای هستی بی نشان مطلق شد هستی بی نشان، نشانست
ای آنکه مقید زمان و زمینی کس را نبود لائق ذات سخنی
جاننی که، نبی حق ثنای تو، بگفت کی شرح صفات تو کند، همچو منی

تو مصدر کل و خلق مطلق
 کاندرا آن نه شهادتست نه غیب
 با توبه و زهد عافیت بنهستی
 از خود چو گذشتی بخدا پیوستی
 ظاهر شده از آئینه نور شهود
 ما فرع وجودیم و خدا اصل وجود
 بر فضل تو مانیم شب و روز دوام
 بر بنده (همایون) برسان فیض تمام
 حقا که، توئی حبیب حی معبود
 زیرا که، توئی ز خلق عالم مقصود
 خورشید سپهر اولیائی تو
 ره شرع، بخلق ره نمائی تو
 هر شیوه، صدق و راستی صدیقی
 چون بینی، تو کافر و زندیقی
 آن چیز که خواستی، همان خواست شود
 تا هر چه خدا خواسته، آن خواست شود
 ازان گشته بیگانه این خویش ما
 بلائیست بر جان درویش ما
 نمک ریختی تازه بر ریش ما
 نباشد جز این شیوه، در کیش ما
 حجابست از نور در پیش ما
 بتزدم عمر صد ساله بیک ماتم نیارزد
 ولی با عالم پیری و پشت خم نیارزد
 چهل خانه زر قارون بیک جوم نیارزد
 که جنت هم بسرگردانی آدم نیارزد ۱

ای خدایک جملۀ خلایق
 حالتی روی نمود از لاریب
 ای آنکه در دخول بر خود بستی
 هرگز نکند فائده این طور ترا
 مایم صفات حی مختار ودود
 چون یک شجریم در باغ وجود
 من هیچ نیم هیچ نمیدارم نسام
 آنگاه بحق حرمت مهتر لام
 ای سرور کائنات! در اصل وجود
 برخیز! ندما جمال عالم آرا
 سلطان سریر انبیائی تو
 مردم همه، پیرو طریق تواند
 ای آنکه، طلبگار ره حقیقی
 زندهار که، غیر حق نه بینی هرگز
 خواهی که، جهان بطبع تو، راست شود
 باید که، تو با طبع جهان، راست شوی
 حجابست از نور در پیش ما
 ترا شاهی و حسن و صد سلطنت
 صلاحیت نمودی ز جان سوختی
 وفا میکنی و جفا میکشیم
 (همایون) بروی تو چون بنگرد
 سراسر شادی عالم بیکدم غم نیارزد
 غنیمت دان جوانی را، که ایام خوشست، اما
 کو آن تخت سلیمان و کو آن احوال مورانش
 نبود جنت الماوی نبودی این (همایون) را

اشعار زیر بیاض حبیب گنج دارد (فکر و نظر جنوری ۱۹۶۳ع).

به تمنای خطا پوشی شاه آمده ایم
 که ازان سایه، طلبگار پناه آمده ایم
 این عقوبت که گرفتار گناه آمده ایم

گرچه از خط خطا، نامه سیاه آمده ایم
 سایه، عاطقت پیر مغان، باقی باد
 بگناه مکن ای شهنه عقوبت، که بس است

جای رحم است ، که ما حال تپاه آمده ایم
 یا شمع شمس یا آئینه دلهاست این
 یا هلال عید یا ابروی ماه ماست این
 یا دو بادام سیه ، یا نرگس شهبلاست این
 یا مگر گلداسته ، یا باغ جهان آراست این
 یا بلبل بی خان و مان یا ... شیدا است این
 سرفکنده ، مه نو پیش تو ، در رفته ز خویش
 یک نفس باز دهم زین خرد دور اندیش
 آشنا گشته به بیگانه و بیگانه ز خویش
 جز سگانش نبود هیچکس اندر پس و پیش
 سعی کن ، تا که بیایی نظری ، از درویش
 در کوی او کشید زمین سر بر آسمان
 پنهان گزد لب و نهید انگشت بر دهان
 یا آفتاب ، دست بهم کرده در میان
 باغ بهشت را ، چه غم از آفت خزان
 پروانه وار شمع (رخش) داشتش بر آن
 عجب غمی ست ، مگر دل ز سنگ غاره کنم
 کنار خویش چو گردون پر از ستاره کنم
 چه عیب اگر چو گل از شوق جامه پاره کنم
 نقاش صنع مثل قو نقشی نزد رقم
 در نازکی بباش جهان تا شدی علم
 هم کعبه عرب توئی ، هم قبله عجم
 در وادی سلوک تو ، از سر کند قدم
 پروای ، بزم خسروی و نقش جام جم
 زنده ام با یار ، دارد زنده ، با جان احتیاج
 پیش از آنها با تو دارد پیر کنعان احتیاج
 خضر را باشد بلی با آب حیوان احتیاج
 ورنه ما را نیست با خار مغیلان احتیاج
 کشت زار دهر را باشد بباران احتیاج

روز تا شب شب و شب تا به سحر ، آه کشم
 عارض است این یا قمر یا لاله حمراست این
 یارب ! این طاق است یا محراب یا قوس قزح
 چشم تو جادواست یا آهوست یا صیاد خلق
 قامت است این یا الف یا سرو یا نخل مراد
 طوطی شیرین زبان یا قمری باغ جهان
 شب عیدی ، که تو برداشته پرده ، ز پیش
 روی بنما که ، ترا بینم و دیوانه شوم
 مانده دور از وطن و بر سر آن کو شب و روز
 چون بر او کشته مرا سوی مزار
 رو (همایون) ! مکن از شاه تمنا زر و سیم
 از بسکه سرفساد بر آن خاک آستان
 از سر غیب ، پرسم اگر نکته ، ازو
 قرص زر است بر کمز ، آن آفتاب را
 گفتم : ز هر فسرده دل رخ بپوش ، گفت :
 گفتمی که : از چه سوخت (همایون) بر آتش
 مقیم شد ، غم تو در دلم ، چه چاره کنم
 ز دوری مه خود هر شب از سر شک چو لعل
 شگفته ام چو (همایون) ز وصل لاله رخی
 تا نقش کائنات برون آمد از عدم
 نخل قدت ، سرشته شد ای گل آب ناز
 روی نیاز خلق ز هر جانبی به تست
 سراها فدای هر قدم عاشقی ، که او
 مستان عشق را ، چو (همایون) کجا بود
 در تنم تا هست جان ، دارم بجانان احتیاج
 عالمی گر با تو محتاج اند ، ای یوسف ! ولیک
 خط سبز دلکشت پیوسته بر گرد لب
 ما جمال کعبه می خواهیم از درای رقیب
 سراشک ما عجب داریم اگر

حاجت هر چند نبود با کسی، بیرون خرام
 احتیاجی داشت با وصل تو حالی؟ و تو نیز
 ساعدت را نظری دیدم و از کار شدم
 دیدمت دوش بخواب و، نفسی آسودم
 ناز از سر بنهسد گفتم و، آید بسم
 شب و مستی سخنی گفتم و، صد بار مرا
 گلی از بوی تو میداد (همایون) خبری
 دنیا بمراد رانده، آخر چه
 گیرم بمراد دل، بهمانی صد سال
 گر سر به سپهر سوده، آخر هیچ
 دم درکش، و از بودن خود، هیچ مگوی
 هرگز فلک اندیشه کارم نکند
 لب تر نکنند بقطره آب مرا
 تا خانه دل، ز غیر پرداخته ایم
 بزم زده ام بساط هستی، یعنی
 دم ز فراق تو، ملالی ست مرا
 حالی ست بغربتم که، گفتن نتوان
 هندو پسری دیدم، اندر صف جنگ
 گفتم: صنبا! ز لعل خود کام ده
 از صفات؟ حی مختار و دود
 چون (یکجودیم) هر دو در باغ نمود
 نهال سرو قدت را درون دیده ام بشان
 هر پری روی که، او با هاشق خود یار نیست
 مگو باهل وفا: یار در مقام جفا ست
 نوشتم نامه سویت، ز اشک لاله گون خود
 به زنجیرم چو کرد، از بیقراری دلستان من
 نمیتوان بتو، درد دل حزین گفتن
 ز غصه غنچه صفت، قه بته دلم خون است
 فایده زار مرا فی چو شنیدن گیرد
 کار ما، تا شد پریشان، همچو زلف یار ما

با تو دارند، این همه امیدواران احتیاج
 کرده بودی وعده، آمد از پی آن احتیاج
 باز ای شوخ! بدست تو گرفتار شدم
 لیک فریاد ازان لحظه، که بیدار شدم
 آن نشد حاصل و بیفایده بیمار شدم
 سوخت اندیشه چشم تو چو هشیار شدم
 نه که از بهر تماشا سوی گلزار شدم
 وین نامه عمر خوانده، یعنی چه
 صد سال دگر بهانده، یعنی چه
 وز گوی زمین ربهوده، آخر هیچ
 گر تا دم حشر بوده، آخر هیچ
 بر هیچ مراد کامگارم نکند
 تا آب دو دیده در کنارم نکند
 کاری بمراد خویش ساخته ایم
 هر چیز که غیر اوست، در باخته ایم
 هر روز به هجران تو، سالی ست مرا
 سبحان الله! غریب حالی ست مرا
 رخساره او، ز آتش می گلرنگ
 در خنده شد و بگفت (همایون) لب و سنگ
 ظاهر شده در آئینه نور و شهود
 ما فرع وجودیم و او اصل وجود
 که هم سرمنز خواب است و هم آب روان دارد
 تو یقین میدان که، او از عمر برخوردار نیست
 که از جفا، غرضش امتحان اهل صفا ست
 که در هجرت نخواهم زیست خط دادم بخون خود
 ولی زنجیر شد سوراخ از زبان من؟
 که تا، حزین نشود خاطرت، ازین گفتن
 که باوجود یکی نسبت دویی چون است
 آه، از روزنه سینه کشیدن گیرد
 هیچکس، بیرون نمیآرد سری، از کار ما

سه غزل زیر - تحفة الحبيب - دارد :

جز غم دوری هلاک عاشق بیمار نیست
فامهام میخواند آن سنگین دل و ، رمی نکرد
شد پیام من بنزد او ، و من در انتظار
کرنگشتم شاد و خندان از توای قاصد ! مرنج
گفته : هستم (همایون) از غلامی درگش
خورم آنکس که چو گل خیمه بصحرا زده است
تا نیاید ، غم آن ماه ، ز دلها بیرون
نیست بر جان من دل شده ، جز داغ جفا
تا بصحرا شده از برم ، ای طرفه غزال
آتش آه و دلم ، در هوس بالایش
خاک درگاه کسی باشد حقیری ، که شهی
ظل حق ، شاه (همایون) که ، غبار قدمش
نیایی در چمن سروی ، که من صد بار بر پایش
گر از نظارگی پوشد ، رخ خود را ، در آئینه
ز خاک کوی خود ، خورشید را ، با ذره خواندی
درون پرده فانوس ، شمع از شرم ، پنهان شد
اگر تیری زشتت از رسد بر سینه ریشم
(همایون) پای تا سرد دیده شو چون کمبتین اما
قاسم کاهی تاریخ وفات همایون گفته است :

همایون پادشه آن آفتابسی
بنای دولتش ، چون یافت ، رفعت
چو خورشیدی جهانتاب ، از بلندی
جهان تاریک شد ، در چشم مردم
پی تاریخ او کاهی رقم زد :

نیست بیمی از اجل ، گر هجر با او یار نیست
چون کنم سوزی که باطل هست در اظهار نیست
آه اگر آید کسی بیرون و گوید یار نیست
ذوق پیغام دگر را ، لذت دیدار نیست
دل بته مرهم که خود اقرار را انکار نیست
از کف لاله رخی ساغر صهبا زده است
داغ او مهر ابد در دل دلها زده است
خال مشکین که بر آن لعل شکرخا زده است
از دلم ، صبر و سکون ، خیمه بصحرا زده است
ای بسا شعله که ، با عالم بالا زده است
رایت حشمت او فوق ثریا زده است
طعنه بر مشک قر و عنبر سارا زده است ۱
سری ننهادم و نگرستم ، از شوق بالایش
در آئینه کسی پیدا شود بهمر تماشایش
ازین شادی ، نمیآید زمافی ، بر زمین پایش
چودوش از پرده رخ بنمود شمع مجلس آرایش
بجز سینه نمیدانیم او را بهترین جایش
بجز بر شکل خال آن مقامی نیست بکشایش

که فیض شامل او عام افتاد
اساس عمرش ، از انجام افتاد
بپایان در نماز شام افتاد
خلل در کار خاص و عام افتاد
همایون پادشاه از بام افتاد ۲

۹۶۶ھ

● (ص ۵۶) محمد ناصر میرزا : ولد عمر شیخ میرزا (متوفی ۴ رمضان ۸۹۹ھ) . ناصر میرزا
برادر بابر بود و در سال (۸۹۲ھ) بوجود آمد و در سال (۹۲۱ھ) وفات یافت ۳ . سادش

- ۱- رک : غزل کامران و ابوالقاسم شوکتی .
- ۲- رک : مقالات الشعرا پاورقی ۸۵۰ - ۸۷۲ .
- ۳- در صبح گلشن (۲۹۶) وفات وی (۹۰۶ھ) ثبت است .

امید بیگم اندجانی (فوت قبل ۹۹۸ هـ) بود. قراغوز بیگم ارلات در عقد داشت.

بابر وقتی که کابل را از محمد مقیم برادر شاه بیگ ارغون گرفت در تصرف محمد ناصر داد. محمد ناصر ناصری تخلص میکرد (حبیب السیر ۴: ۱۰۰، صبح گلشن ۲۹۶).

پسرش یادگار ناصر میرزا (متوفی ۹۵۲ هـ) همراه همایون در سند (۹۲۷ هـ) وارد شد در عهد شاه حسن ازغون. (رک: تاریخ سند میر معصوم ۱۶۶-۱۷۰ تا ۱۷۲-۱۷۷ شجره ترخان نامه N)

سه غزل زیر بنام ناصر در — تحفة الحبیب — است، گمان غالب اینست که گفته همین ناصر میرزا باشد:

سماعت نظرش، خواب غفلتم بر بود
نگار من رخ خود را، کنار بام نمود
نکرده بودم ازین خوبتر، رکوع و سجود
ولی بغمزه شیرین، اشارتی فرمود
تو عاقلی و اشارت پسند خواهد بود
کار ما بالا گرفت از قامت بالای تو
من نمیخواهم بغیر از بخت ... بالای تو
ورنه شرمی داشتی از نرگی شهای تو
این تمتع دارد از شیرینی لبهای تو
این زمان، سودی ندارد وعده فردای تو
جان ندادیم و نکردیم ادای تعظیم
دل ما نار خلیست و غمت ابراهیم
چیست دوزخ؟ نفسی فرقت یاران قدیم
شکر میگفت که: رستم ز خطرهای عظیم
رخ و اشک است ببازار وجودم زرو سیم
در قفس، جز بضرورت، نشود مرغ مقیم
خاک و خونی که دگر روز شود عظم ریم
رحمت آری ز رحیم ست و کرامت ز کریم

چو دیدم آن بت خود را صباح، خواب آلود
چنانکه، مه ز فلک، روی خویش بنماید
دوتا شدم بسلام و نهاده بر رخ خاک
نداد آن مهم، از سرکشی، جواب سلام
که: (ناصر) ز زبان رقیب میترسم
ای بلای عاشقان بالای سرو آسای تو
خاک پایت، کوری چشم بدان، روشن کند
صورت چشم است فرگی لیک اورا نور نیست
جان شیرین مینماید تلخ، در پیش لب
درد هجرانست بنقد امروز (ناصر) را بکشت
دوش ما را، خبر از وصل تو، میداد نسیم
چشم ما جای عزیزست، و خیالت یوسف
چیست فردوس؟ دمی صحبت صاحب نظران
دی ز کوی تو، صبا آمد و بر دیده، گذشت
هقل و جانست بسودای غمت نسیم و نقده
جان سفر میکند از قالب، و حق جانب اوست
من کیم، گم شده و آمده، از هیچ بهیچ
زندگی از نظر لطف تو مانده (ناصر)

چهار غزل زیر (از بیاض حبیب گنج) دکتر نذیر احمد به یادگار ناصر میرزا منسوب کرده است. ولی از تخلص ظاهر است که تصنیف ناصر میرزا ناصری، پدر یادگار ناصر میرزا است:

مانند شب قدر، مبارک سحری داشت
دل در شکن زلف خدا پیخبری داشت

زلفت که بهر حلقه مشکین قمری داشت
زنار اگر بست، اسیری چه کند آه

تا چشم زدم، ساقی دوران دگری داشت
 نا دید اگر دور ازان هم نظری داشت
 چون غنچه، ز هجران تو پر خون، جگری داشت
 مردن همی دم است مرا، یا دمی دگر
 غمگین شوی ازین غم، و آن غم، غمی دگر
 از زود رفتنت، همه شب ماتمی دگر
 آرند در برابر او، خاتمی دگر
 زین عالم، ار ملول شدی، عالمی دگر
 افسوس که بسا هجر گرفتار شدم باز
 زین سان که به هجر تو گرفتار شدم باز
 دور از سرکوی تو به ناچار شدم باز
 از نرگس جادوی تو، بیمار شدم باز
 محروم ازان دولت بیدار شدم باز
 شکسته خاطر و افتاد، همچو من باشد
 گمان مبر که، ترا عاشقی چو من باشد
 نه در خطا و نه در چین و درختن باشد
 گمان مبر که، کسم از گفته حسن باشد
 هزار ناله بلبل، که در چمن باشد

هر چند که من ساغر اندوه کشیدم
 گر یار بها کرد نظر، عین وفا بود
 در موسم گل (ناصری) دل شده در باغ
 زین سان که دیدم ز تو دارم غمی دگر
 ترسم، اگر حکایت غمهای خود، کنم
 از دیر ماندنت، همه روز است ماتمم
 لعنت نه خاتمی است، که خوبان ملک حسن
 ای (ناصری) مقید این خاکدان باش
 فریاد که، دور از رخ دلدار شدم باز
 ووزی بود (یا رب) که بوصل تو رسم باز
 از جور رقیبان شدم آواره ز کمویت
 از حال من خسته، نداری خبر، ای شوخ
 یارب! چه سبب بود که، چون (ناصر) محزون
 کسی که، در خم آن زلف پر شکن، باشد
 اگرچه زوی زمین، پر ز عاشقان تو است
 چونافه سر زلف تو، عنبر افشان است
 عبارت غزلم گرچه شعر خسرو نیست
 بناله های سحرگاه (ناصری) نرسد

● (ص ۵۷) کامران میرزا: بن بابر. از بطن گلدرخ بیگم در سال (۱۲-۹۱۵هـ) بدقیا آمد. داماد شاه حسن ارغون بود یعنی شوهر ماه کوچک بیگم که او را در سال (۹۵۳هـ) بمقتد آورد.

در مکه بتاریخ ۱۱ ذی الحج (۹۶۴هـ) فوت شد و بقول مذکراحباب: مرقد معلایش در گورستان معلاست نزدیک بخدیجه کبری رضی الله عنه. کامران اولاد داشت:

۱) ابراهیم ابوالقاسم میرزا: تخلص شوکتی. کشته شد در سال (۹۷۳هـ). تاریخ است:

نماند از کامران نام و نشانی ۲

۹۷۳هـ

۱- رک: به اختلاف تاریخ مقالات الشعرا حاشیه ۶۶.

۲- هنوز کشته نشده بود که صاحب مذکراحباب نوشته است:

صورت خوش و سیرت دلکش دارد، آثار کارانی و ریاست از طالع همایونش پیداست، و فر
 کشورستانی و فراست از اطوار موزونش هویدا. و بواسطه مصالح امور ملکی ذات ملکی

- (۲) دختر: زن فخرالدین مشهدی وفات (۸۹۸۶هـ).
- (۳) دختر: زن میرزا عبدالرحمان مغل.
- (۴) گلرخ بیگم: زن ابراهیم حسن بایقرا یک پسر مظفر حسین داشت (شوهر سلطان خانم دختر بزرگ اکبر پادشاه) و یک دختر نورالنسا بیگم که شوهر اولش در سال (۸۹۸۱) قتل شد و نکاح ثانی با جهانگیر پادشاه کرد و تا (۱۰۲۳هـ) زنده بود.
- (۵) عائشه بیگم: از بطن ماه افروز بیگم.
- (۶) گلغذار بیگم: تا (۸۸۳هـ) زنده بود.
- (۷) حبیبه بیگم: دختر بزرگ بود و زن یاسین دولت چغتائی (برادر خضرخواجه شوهر گلبدن بیگم همشیره همایون).
- (۸) حاجی بیگم: از بطن ماه افروز بیگم، همراه گلبدن بیگم در سال (۸۸۳هـ) بمکه رفت. (شجره ترخان نامه (N) و مقالات الشعرا ۶۷۰-۶۶۰).
- دیوان کاران - که نسخه خطی آن ملک کتابخانه پتینه است - عهد محفوظ الحق در اعظم گره (۱۹۲۹ع) چاپ کرده است. و کاتب آن، محمود بن اسحاق الشهابی الهروی است.
- در مذكر احساب (ب ۴۱) است: آن پادشاه حمیده خصال از ملاقات فضلا خالی نبوده و بشعرا و ندما بابتهاج و التفات تمام ملاقات مینموده. و بزبان فارسی و ترکی اشعار نیکو دارد. و دیوان غزل ترتیب کرده، و این غزل از مقالات شریف اوست (باز دامان سه بیت)
- و این غزل ترکی نیز از کلام بلاغت انجام اوست:
- ایشیتیب حسنوزیک صفاسمین بولماسام زارینک سینینک
یارب! اولسای مو میسر بیزکا دیدارینک سینینک (۵ بیت)
- صحف ابراهیم گوید: (۲۸۹ الف) بیشتر ترکی میگفت.

صفاتش در قلعه گوالیار (فرشته ۸۹۶۴) محبوس گشته:

ندارد کس ز خوبان، ساعدی کان، نازنین دارد
ز خوبی آنچه باید، ماه من، در آستین دارد
اندک استغنائی او، عشاق را دل خون کشد
گر بقدر حسن استغنا کند کس، چون کنند

در مقدمه دیوان کاران (۴۶) است که وقتی او را میکشند، گفت:

فلک! بکشن من، این قدر شتاب مکن بخوام از سمت مرد، اضطراب مکن

تاریخ فوت کامران گفته اند :

از قاسم کاهی (مقالات الشعرا ۶۶۷) :

کامران، آنکه پادشاهی را
شد ز کابل بسکبه و آنجا
گفت تاریخ او، چنین کاهی:

کس نه بود است همچو او، در خورد
جان بحق داد، تن بخاک سپرد
پادشه کامران بسکبه مرده

۵۹۶۷؟

ویسی هروی مجاور (مکه) (مذکر احباب ۸۷ بدایونی ۱ : ۴۵۲) گفته :

شاه کامران، خسرو ناسامدار
مجاور شد اندر حرم، چار سال
ز بمعد وقوف حج چارمین
چو در خواب (ویسی) در آمد شبی
بگفت : ار پسرند از فوت ما

که در سلطنت، سر بکیوان رساند
بکلی، دل از قیید عالم رها
بأحرارم حج، جان بجانان فشانده
عنایت نمود و سوی خویش خواند
بگو : شاه مرحوم در مکه مساند

۵۹۶۴

از مروت (مقالات الشعرا ۶۶۰ تا ۶۷۰) :

اختر برج سخن، آن نکته دان
از سر جهاش، بگفتم سال فوت :

و چه شاد، از این جهان، شد رهگری
کامران آسوده در فردوس، های

۵۹۶۱؟

غزلیات زیر بیاض حبیب گنج دارد (فکر و نظر مقاله دکتر نذیر احمد) :

قشنه لب سوی تو، ای ظل اله! آمده ایم
از بدیهای زمان و ستم چرخ فلک
دامن از ما مکش ای گل! که بزیر قدمت
طالب فقر شده راه قلندر جسته
(کامران) خال درون است ز بیرون ظاهر
هندو پسر! بسکه گرفتم بتو آرام
آیات، قد و زلف و دهان تو، سپردیم
چشم تو چنین است که آغاز نموده

سایه رحمتی و، ما به پناه آمده ایم
داد خواهان بدر حضرت شاه آمده ایم
در شمار، خس و خاشاک و گیاه آمده ایم
کرده ترک کله و حشمت و جاه آمده ایم
زان سوی دوست برخسار چوگاه آمده ایم
زنار سر زلف تو گیرم، که توئی وام
در اول قرآن، چو بدیدیم الف لام
ترسم که، ازین پس برد او رونق اسلام

۱- در مذکر احباب :

بج رفت و چون وقت او در رسید

در احرام، جانرا بجانان فشانده

۲- رک : غزل همایون در کتاب حاضر ص ۲۴۱ .

گر باز برآئی، چو مه چارده، از بام
بس صید نشین مرغ که افتاد درین دام
پدرود تو کردیم و برفتیم بشاکام
زان بسوی شدم بسگشن دیده‌وری
در چشم من آمدی زهی جلوه‌گری
... ..
... .. اصلا

از گردش ایام، بسی فتنه، بر آید
تا خال تو، در دام سر زلفت تو، افتاد
وز لعل تو کامی نه ربودیم چو غازی
بسوی تو شنیدم از نسیم سحری
هرسو که، نظر فکندم از بی خبری
گر میطلبی وصال، از پا منشین
خواهی که کنی قطع بیابان فراق

این رباعی بطرف عبیدالله اوزبک عبیدی فرستاد :

پای شرف تو، بر سر گردون باد
حکم تو و تقدیر، بیک مضمون باد

یا رب! که سعادت تو روز افزون باد
بر نیک و بد زمانه، چو حکم کنی

و در جواب آن عبیدی رباعی زیر نوشت :

ماه سلامت، بمالم افروزی باد
آن روز بدانندیش ترا روزی باد
و ز دیدین او، قطع نظر باید کرد
زنهار که گوش (.....) باید کرد
فریاد که، روز عصر، کوتاهی کرد
وقت است، اگر عنایتی، خواهی کرد
از محنتم، آزاد نکردی هرگز
اما تو مرا، یسار نکردی هرگز
صبر ز غم یار جانی کردن
کاری بکن، دل! که توانی کردن
.
.

تا گم نکنند بلبل مسکین، ره گلزار
خار در چشم تو، ای بیدرد! روی یار نیست
لش را یاد کردم، سوخت از آتش زبان من
ز عین مرحمت، گاهی نگاهی کن، چه شد یارا
منفعل گردد، و از شرم خمیدن گیرد
این چنین، آشفته و دردم نبودی، کار ما

یارب که! ترا نصرت و فیروزی باد
روزی که بد آیدت، ز اندیشه آن
از صحبت نا اهل، حذر باید کرد
نا اهل زبان بطعن، اگر بکشاید
افسوس که، غم چهره من، گاهی کرد
ما را، غم بی عنایتی تو، بکشت
از ناسمه، دلم شاد نکردی هرگز
من یک نفس از یاد تو، غافل نشدم
.
.

یارب! چه کنم، خدا چنین می‌خواهد
فرعون لعین نشسته بر تخته زر
گل کرده علم دامن خود، بر سر هر خار
چند می‌گوی که، در عالم، گل بیخار نیست
ز زلفش دم زدم، دودی برآمد از دهان من
بخوابی، چون تویی، هرگز نیاید در نظر مارا
سرو، در باغ اگر قد تو، دیدن گیرد
گر کشاد کار ما، بودی ز زلف یار ما

این غزل کامران - که در متن (ص ۵) پنج شعر ازو ثبت است - در - تحفه الحبيب - به صورت زیر ثبت است :

باز دامان خود آن سرو، بهالا زده است	که بدامانش مگر دست تنها زده است
بسته سلسله غم نشود هر که چو من	چنگ در حلقه، آن زلف سمن سا زده است
لبت آن آب حیاتست، که با چشمه خضر	لاف از شیوه اهجاز مسیحا زده است
کشش عشق بود آن که، مه کنعانی	عساقبت دست بدامان زلیخا زده است
عیب ما چند کنی، قصه صناعان بشنو	که بیک جلوه، رهش دختر تر سا زده است
(کامران) از چه سبب هوش بآن منبجه داد	گر نه در دیرمغان، ساغر صبها زده است ۱

هفت غزل از میرزا ابوالقاسم شوکتی پسر کامران در بیاض حبيب گنج است با مطالع زیر :

یار هر شانه، که در زلف سمن سا زده است	نشر غم بدل غمزده ما، زده است (۵ شعر)
دور از رخ خوب قو، من زار نشسته	با سینه افکار و دل افکار نشسته (۵ شعر)
داشته چون میل قتل، قاتل ما	کرد با تیغ غمزده بسمل ما (۷ شعر)
...	قصه جهان ناسوانم میکند (۶ شعر)
دل ز ما، برد بیک عشوه، پری پیکر ما	ساخت دیوانه و بر بود خرد از بر ما (۵ شعر)
پروانه ساخت، شمع جمال بتان، مرا	دیوانه ساخت، عشق پری پیکران، مرا (۵ شعر)
شمع رخسارش، که آتش زد بجان، پروانه را	سوخت، عشق آن پری پیکر، دل دیوانه را (۵ شعر)

غزل که بیت زیر دارد در استقبال پدر گفته است :

لاله از رشک رخت، خیمه بصعرا زده است سنبل از طره پر چین تو سودا زده است

● (ص ۵۸) محمد عسکری میرزا : ابن بابر پادشاه . از بطن گلرخ بیگم . در سال (۸۹۶۵) فوت شد . (رک : شجرة تر خان نامه M و تحفه سامی ص ۲۳)

مذکراحباب (ب- ۲۲) دارد : میرزای مذکور جوانی خوش طبع بوده و فضلا میل تمام داشته و ایشانرا بی رعایت نمی گذاشته . روزی چند بتقدیر خداوند جل و علا بقبة الاسلام بلغ تشریف قدوم آورده بودند ، و از آنجا بشوق تمام آلام طریق را راحت دانسته از راه راست آهنگ نوای عجاز نموده است . و آلام بوادی فراق، او را بوادی شعر آورده ، احوال وارده را در کسوت نظم ایراد مینموده است ، و این غزل از انجمله است :

تا کرد خدا روزی، من وادی غم را	در عشق صلاحست عرب را و عجم را
مجنون چو نظر کرد، سونی نافه لیلی	از دیدن او، کرد فراموش الم را

۱- این غزل دیوان (ص ۵) دارد . رک : کنیه غزل همایون در این زمین ص ۲۴۴ .

گفتی: بر سرخش ماه تمامست برابر
چون (عسکری) ای مه هوس روی تو کردیم
در حضرت او، عرض مکن دهوی کم را
در عالم هستی چو نهادیم قدم را

در تحفه سامی است (۲۳) که: این مطلع در آن شبی که، جوان او اختیار نام، از او جدا شده بود، بی اختیار از او سر زده:

چنان بیخود شدم از دوری آن گلزار امشب که هر دم گریه ام رومیدهد بی اختیار امشب

در راه حج، چون از بلاد شام چند منزل بجانب مکه طی کرده بود که، از عالم فانی بملک جاودانی انتقال نموده، و جسد بی حسد او را در جوار برادرش کامران پادشاه، در مکه برده دفن کرده اند.

اشعار زیر بزم تیموریه دارد:

چنین که خسوی گرفتیم باشنای تو
گوشت میخانه، جای دلکشای بوده است
ای (عسکری!) تو مست مدامی خوش باش
گفتی: بخرابات نباشم، بی او
هلاک میکنم آن قدر جدای تو
بسی تکلف گوشت میخانه جای بوده است
در معتقد باده و جسمی خوش باش
با یار، اگر درین مقامی خوش باش

اشعار زیر بیاض حبیب گنج دارد:

یار بدخشی لقب، سرو گل اندام ماست
این شفق لاله گون، وقت نشاط و طرب
در دل سخت شما، نیست و فسا دلیرا
قا شده ام ای پری! خاک نشین درت
خاک نشین رخت، از غم هجران تو
(عسکری) ای دلیرا با دل غمگین خویش
چون شود اطراف گردون! در سحرگاهان سفید
در دهان غنچه، بشکر در سحرگه، ژاله را
چونکه کردی قسمت، ای مه! با مه و مهر و وفا
ای درینا! کز دیار مصر نامد مژده
خوش نماید (عسکری) وقت تهاشا در نظر
بسر لوح مزارم، بنویسد ز بد و نیک
از دست من، پیاله عشرت فتاده است
خار مژگان تو، در سینه غلیدن گیرد
همچو لبش با صفا، لعل بدخشان ماست
در فلک شیشه رنگ، باده گلغام ماست
رسم شما بوالعجب، عهد شما بی بقاست
با سگ کوی توام، هر نفسی ماجراست
منتظر جرعه، از می تلخ وفاست
شام و سحر همنشین با سگ کوی شماست
طرحه شب میشود، از گردش دوران سفید
تا نماید چون گهر از حق مرجان سفید
کاغذی دادی مرا، کو بود تا پایان سفید
تا شود چشمان یعقوب از مه کنعان سفید
در سواد خط مشکین چهره خوبان سفید
آنکس که، بداند رقم لوح و قلم را
بازم عجب شکستی، بر دست داده است
از سر هر مژه، خوناب چکیدن گیرد

● (ص ۵۹) محمد هندال میوزا: بن بابر پادشاه از بسطن دلدار بسانو بیگم. قتل شب

یکشنبه ۲۱ ذیقعد (۸۹۵۸) (رک : شجره ترخان نامه M) مدفن در پهلوی بابر در کابل .
هندال در جنگ باکامران در سرخاب کشته شد . شاعر و خوش خط بود .
کتیبه قبر است :

- (۱) لا اله الا الله محمد رسول الله
- (۲) از فیض عنایت الهی
- (۳) وقتی که بزیارت روضه حضرت
- (۴) ظهیرالدین محمد بابر پادشاه غازی
- (۵) ابوالمظفر نورالدین محمد
- (۶) جهانگیر پادشاه غازی کامجو گردیدند
- (۷) لوح مرقد میرزا هندال ابن ظهیرالدین محمد
- (۸) بابر پادشاه غازی را فرمودند سته ۲ جلوه
- (۹) من جهانگیری مطابق ۱۰۱۶ هجری

در مذكر احباب (الف ۴۳) است : جوانی بود بشجاعت موفور و سخاوت مشهور، و در اولوس چنتائی سخاوت و شجاعت او ظهور تمام دارد . و کمان او را هیچکس نمی توانست کشید . و بغایت رحم دل و خوش خلق بود ، و فضلا و شعرا را تربیت مینمود . و بخط خوب بسی میل داشت و می شناخت ، و در جمع کردن کتب سعی بلیغ میفرموده . وقتی که پادشاه در بنگاله بوده فی الجمله خللی در ملک روی نمود و اعدا آغاز مخالفت کرده اند ، بنابراین مصلحت ملکی خطبه شهریاری بنام خود خوانده ملقب به پادشاه گشته . و شیخ پول را که معتقد همایون پادشاه بود بجهت ضبط ملک کشته بعد از مراجعت پادشاه باز کمر خدمت بر میان بسته و در خیل ملازمان بطریق سابق در خدمت مشغول بوده . و مدتی در بدخشان بامر پادشاه حکومت میکرده . طبع سلیم و ذهن مستقیم داشته و این رباعی بغایت نیکو فرموده :

زان قطره شبنم که ، نسیم سحری
از ابر جدا کند ، بصد حیلہ گری
تا بر رخ گل چکاند ، ای رشک پری
حقا که ، هزار بار پاکیزه تری

در بیاض حبیب گنج است :

سرو قدر تو ، مایل اهل فیاز نیست
نازی است در سرتو ، که در اهل ناز نیست
تب غم دارم و درد سر هجران بر سر
آمده جان بلب ، نامده جافان بر سر
ای پری چهره ! در مند تو ایم
دل فگاریم و مستمند تو ایم

راشدی ، اگست ۱۹۶۸ع

(7)

ابوالقاسم ابراهيم سيرزا (وفاتى)
ق. ۱۹۶۷م) وىكىپېدىيە ئىشخانى

- 1- زاپاور سلیمان میرزا را پسر علی میرزا نوشته که اشتباه است .
- 2- ناش در تاریخ سده پادشاه ناصر میرزا ثبت است و زاپاور پادشاه میرزا دارد .
- 3- زاپاور قاریخ ۱۶ دارد .

ت : ۲۵ شعبان (۱۵۳۹) - و : شب چهارشنبه ۱۷ شعبان (۱۸۰۷)
 ح : ۱ : سال د : گور امیر سرتید

(1)

ح : ترکستان و فارس
ث : (۸۵۳) از توتلون آقا
ق : ارباب زمستان در بیج الاول (۸۹۶)
ح : ۳۰ سال
د : کش پهلوی جهانگیر میرزا

● (ص ۵۹) ناصر میرزا : این یادگار ناصر میرزا پسر ناصر میرزا بن عمر شیخ میرزا است ، که ذکرش تحت نام پدرش گذشت .

● (ص ۵۹) میرزا حیدر : بن محمد حسین دوغلت گورگان (متوفی ۹۱۴هـ) بن محمد حیدر بن سید علی بن سید احمد (متوفی ۸۶۲هـ) بن خداداد بن بولاجین (برادر تولک که در حدود ۸۶۲هـ فوت شده است) .

میرزا حیدر در سال (۹۰۵هـ) در تاشقند — وقتیکه پدرش محمد حسین حاکم آنجا بود — بوجود آمد . مادرش خوب نگار خانم دختر یونس خان بود که دختر دیگر او قتلک نگار خانم مادر بابر بوده .

محمد حسین در سال (۹۱۴هـ) بتحریرک شیپانی خان کشته شد . و میرزا حیدر در خانه خان میرزا آورده شد ، و بعد از یک سال بسابر او را بسکابل برد . در (۹۲۰هـ) میرزا حیدر کابل را ترک گفته در اندجان در سلک ملازمان سلطان ابوسعید داخل گردید . بعد از مدت ، میرزا حیدر کاشغر لداخ و اطراف آن را فتح کرد . و در سال (۹۲۷هـ) کشمیر را فیز بدست آورد . که تاریخ است :

جلوس دارالملک کشمیر

؟۹۹۵هـ

و در آنجا در سال (۹۵۸هـ) کشته شد . سنگ مزارش کتیبه تاریخ دارد :

شه گورگان میرزا حیدر آخر بملک شهادت زده ، کوس شاهی
قضای الهی چنین بود ، تاریخ شده بهر وصلش : قضای الهی

۹۵۸هـ

تاریخ رشیدی تالیف وی ، در تاریخ منول و آسیای میانه ، بسیار اهمیت دارد . در دو قسمت است . قسمت اول (تاریخ اصل) در سال (۹۵۱ - ۹۵۲هـ) در کشمیر نوشته شد . و قسمت دوم (مختصر) در سال (۴۸ - ۹۲۹هـ) یعنی پیشتر از قسمت اول تالیف شد . این کتاب موشح است بنام عبدالرشید خان حاکم کاشغر که پسر بزرگ ابوسعید بود .

میرزا حیدر در خانبور (دوازده میل از سرینگر) کشته شد و در سرینگر مدفون گردید . قبرش در (۱۸۲۳ع) بار دیگر در تحت نظر عزت الله خان تعمیر شد ، و کتیبه که دارای احوال این تعمیر است ، بر آن نصب است . (اکبر نامه ۱ : ۱۹۸ صوفی ۱ : ۲۰۰ تا ۲۰۹) .

● (ص ۶۳) شاه شجاع کرمانی : جلال الدین ابوالفوارس شاه شجاع (مترکه چهارشنبه

۲۲ جمادی الثانی (۸۴۳) جلوس (۸۵۹) متوفی ۲۲ شعبان (۸۸۶) پادشاه فارس . و از سلسله آل مظفر که از (۸۱۳ تا ۸۹۵) در کرمان فارس و کردستان حکومت و امرای کرده است . سلسله شاهان این خانواده به این قرار است :

امیر غیاث الدین حاجی غوثی

صاحب میبد



شجاع الدین منصور اول

در میبد در گذشت



شرف الدین مظفر اول

۱۳ ذیقعد (۸۱۵) در شبانکاره مرد



(۱) امیر مبارزالدین محمد ثالث

مؤسس سلطنت آل مظفر

(تولد ۸۰۰ جلوس ۸۱۳)

کور شدن ۸۵۹ متوفی ۸۶۵)



شرف الدین مظفر ثانی

(۲۵ - ۸۵۲)

قطب الدین شاه محمود

صاحب اصفهان

(تولد ۸۳۷ وفات

۹ شوال ۸۷۶)

(۲) جلال الدین ابوالفوارس

شاه شجاع پادشاه فارس

(۳۳ - ۸۸۶)

قطب الدین سلطان اویس

بعد وفات محمود

صاحب اصفهان شد

(۵۱ - ۸۷۷)

(۳) مجاهد الدین

سلطان زین العابدین

پادشاه فارس

(۸۶ - ۸۸۹)

شجاع الدین

شاه منصور ثانی

صاحب اصفهان

قتل (۸۹۵)

در جنگ با امیر

تیمور در شیراز

قصرت الدین شاه یحیی

(۴۲ - ۸۹۵)

صاحب یزد قتل بحکم

امیر تیمور با

دو پسر

جلال الدین ابوالقوارس شاه شجاع بن مبارزالدین محمد ۱ بقول مطلع الصمدین : - روی خوب و منظری محبوب و شاپل مرغوب داشت . بعد از برداشتن از تخت و کور کردن پدر را ، بر تخت

۱- امیر مبارزالدین محمد در (۵۱۴هـ) بحکومت پدر رسید . در (۵۱۹هـ) از سلطان ابوسعید خان ایلخانی در یزد و فارس ماموریتهای مهم یافت . در سال (۵۴۱هـ) بر کرمان مستولی شد . در (۵۵۴هـ) از جمال الدین شیخ ابواسحاق اینجو شیراز را بدست آورده و تمام فارس را مسخر ساخت . در (۵۵۸هـ) اصفهان را تسخیر کرد و امیر جمال الدین شیخ ابواسحق (ولادت ۵۲۱هـ) بن شاه شرف الدین محمود اینجو پادشاه شیراز و اصفهان را بتاریخ عصر جمعه ۲۲ جمادی الاول (۵۵۸هـ) در میدان سعادت شیراز (عصر حافظ ۱۱۹) قتل کرد و سلطنت خانواده اینجو را پایان رسانید .

حافظ ، شیخ ابواسحق اینجو را بسیار دوست میداشت و بر قتلش قطعه دارد که ازان تاریخ قتل اینجو (۵۵۷هـ) بر میآید :

بلبل و سرو و سمن ، یاسمن و لاله و گل	هست تاریخ وفات شبه مشکین کاکل
خسروی روی زمین ، غوث زمان ، ابواسحق	که بیه ، طلعت او نازد ، و خندد بر گل
جمعه بیست و دو صاه جمادی اول	در پسین بود که ، پیوسته شد از جز و گل

۵۵۷هـ

راجع به اختلاف تاریخ رک : عصر حافظ ۱۲۰ .
در دیگر اشعار آورده است :

راستی خاتم فیروزه ابواسحاقی خوش درخشید ولی دولت مستعجل بود
شاه ابواسحق در موقع قتل گفت :

افسوس که ، مرغ عمر را ، دانه نماند	امید بهیچ غمیش و بیگانه نماند
دردا و درینا که درین مدت عمر	از هر چه بگفتم ، جز افسانه نماند
با چرخ ستیزه کار ، مستیز و بروا	با گردش دهر ، در میاویز و بروا
یک کاسه زهر است ، که مرگش خوانند	خوش درکش و جرعه بر جهان زیرو بروا

شاه اسحق مردی سخنی فاضل و دانش دوست شاعر و آزاد منش بود . شعرا و نویسندگان را پرورش میکرد (رک : عصر حافظ ۱۱۹ - ۱۵۲ برای شرح حال شیخ ابواسحق اینجو و مدایح حافظ درباره وی) .

امیر مبارزالدین در اصفهان از دست پسر خود شاه شجاع در شب پنجشنبه ۱۷ رمضان (۵۵۹هـ) دست گیر شد و در قلعه تبرک اصفهان شب ۱۹ رمضان (۵۵۹هـ) کور کرده شد ، و اندکی بعد بقلعه سفید فارس (بین بهبهان و شیراز) در زندان شد . حافظ که از نا راحت ~~بود~~

فاوس در شوال (۸۷۹) آمد. حافظ — که از زشت خوی پدرش نا راحت بود — بر جلوس وی گفت:

سحر ز هانت غییم، رسید مژده، بگوش که: دور شاه شجاع است! می دلیر بنوش

مادرش بنام خان قتلغ مخدوم شاه دختر قطب الدین شاهجهان (سلسله قراخانیان کرمان) بود. و لقب — ابوالفوارس — در تتبع لقب جسد بزرگ مادری (سلطان رکن الدین المظفر قتلغ سلطان خواجه جوق بن نصره الدنيا والدین ابوالفوارس قتلغ سلطان براق حاجب) اختیار کرد.

شاه شجاع ۲۷ سال دو ماه و بیست روز حکومت کرد و وفاتش بتاريخ ۲۲ شعبان (۸۸۶) (بمهر ۵۳ سال و دو ماه) است. همان شب که فوت شد، ویرا بر وصیت خودش تبرکاً در کنار قبر شیخ قطب الدین محمد در پای کوه چهل مقام ۱ یا چهل دختران بطور امانت دفن کردند. زیرا که وصیت کرده بود که تابوت ویرا پدینه منتقل کرده شود. بقول دکتر قاسم غنی: معلوم نیست که پوصیتش عمل شد یا نه، امروز در شیراز در محل مذکور، در نزدیکی هفت تنان سنگ قبری دیده میشود... که از آثار کریم خان زند است، و این عبارت دارد:

هو الحی الذی لا یموت. هذا مدفن السلطان المصادل البساذل المرحوم المنفور شاه شجاع المظفری. وفاته فی سنه ست و ثمانین و سبعمائه من الهجرية. کما قال العارف سالک شمس الدین محمد الحافظ علیه رحمة:

حیف از شاه شجاع!

۸۷۸۶

و تجدید مزاره فی شهر ربیع الثانی (۸۱۱۹۲) ۲.

۱- حبیب السیر ۳: ۳۵۱.

۲- راجع به این سنگ و تاریخ منسوب بحافظ رک: عصر حافظ ۳۲۲.

بود قطعه گفته است (... میل در چشم جهان پیش کشید) امیر در حبس رنجور شده بود (عصر حافظ ۱۷۲) و او را بقلعه بم میبردند که در راه وفات یافت. تابوتش را بمید بردند و در مدرسه مظفریه مدفون شد. شصت و چهار سال و دو ماه و نیم، عمر داشت که از آن، چهل سال بحکومت و امارت گذرانید (۲۲ سال یزد ۱۳ سال کرمان ۵ سال عراق و فارس — عصر حافظ ۱۷۲) و پنج سال هفت ماه نابینا بود. ولادت او در اواسط جهادی الاخر سنه سبعمائه (۸۷۰) و وفات در اواخر ربیع الاخر سنه خمس و ستین و سبعمائه (۸۷۵) روضه الصفا: و اواخر خمس و ستین و سبعمائه (۸۷۵) اولاد وی تا حمله تیمور (۸۸۹) حکومت کردند و مسند امرای تا (۸۹۵) داشته اند، و در آن سال تیمور همه را بقتل رسانید. بقول دکتر قاسم غنی (عصر حافظ ۱۸۶) امیر مبارزالدین بسیار فوق العاده پدمنش و تندخو و بد زبان و فحاش بود. و بقول حافظ ابرو: دشنامهای میگفت که اشتر بافان نیز از گفتن آن خجالت کشند. (برای وقایع رک: عصر حافظ ۶۸ تا ۱۹۱)

راقم این سطور (حسام الدین) نیز این سنگ را بتاریخ ۶ منی (۱۹۶۸ع) (دوشنبه ۱۶ اردیبهشت ۱۳۴۷) نزد چهل تنان در پشت تکیه هفت تنان در سمت شمال به مسافت یکصد و پنجاه قدم در گورستانی — که ویران شده است — دیدن کرد. بر همان سنگ قبر، مجلس آثار ملی یک چپوتره تعمیر کرده است که تاکنون بتکمیل نرسیده است ۱. ویرانی و فرسردگی این قبر، انسان را در حالت عجیب میآورد و درس عبرت میدهد.

● (ص ۶۳) کرمانی؟ : شاه شجاع را صاحب روضة السلاطین کرمانی شاید به این جهت فوخته است که، کرمان چندین سال در حکومت وی بوده است و خود هم — وقتیکه برادرش محمود بر شیراز تسلط یافت — تقریباً دو سال در کرمان بغربت بسر برده است.

● (ص ۶۳) قطب الدین شیرازی و شرح مطالع : این قطب الدین محمد بسویهی رازی است. تالیفاتی در حکمت و منطق دارد، و از انجمله دو تالیفات وی شهرت دارند : شرح رساله الشمسیه معروف به — شرح شمیسه — در منطق (در شرح کتاب کاتبی قزوینی) که بنام خواجه غیاث الدین وزیر بن خواجه رشید الدین فضل الله وزیر معروف نوشته است. و دیگر : — لوامع الاسرار فی شرح مطالع الانوار .

قطب الدین در سال (۶۶۷هـ) وفات یافت و شاگرد قاضی عبدالرحمن ابن احمد بن عبدالغفار معروف به قاضی عضدالدین الایجی (۷۰۸-۷۵۶هـ) بوده است، که از علمای معروف عهد خود بود و — شرح مختصر ابن حاجب — و — کتاب مواقف — در علم کلام از تصانیف اوست. حافظ در قصیده که راجع به بزرگان عهد شیخ اسحق اینجو دارد، دران قاضی عضد را یاد کرده است :

دگر شهنشه دانش عضد، که در تصنیف بنای کار مواقف بنام شاه نهاد

قاضی عضد از مخصوصان شاه اسحق اینجو پادشاه شیراز بود. قاسم غنی در عصر حافظ نوشته است که : شاه شجاع در درس یا مدرسه نرفته بود، حافظ به این حقیقت در یک بیت اشاره دارد :

نگار من، که بمکتب نرفت و خط نوشت بغمزه، مسئله آموز، صد مدرس شد

گویا منظم در درس نه نشسته است و مرتب بمدرسه نه رفته است، الا برای چند روز که از قاضی عضد درس شرح ابن حاجب گرفته است : وقتیکه شاه اسحق اینجو قاضی عضد را برای صلح به امیر مبارزالدین — که برای تسخیر شیراز لشکر کشی کرده بود — فرستاد، قاضی بین کرمان و شیراز (سال ۷۵۴هـ) بموکب امیر مبارزالدین محمد پدر شاه شجاع رسید. دکتر قاسم غنی گوید : معروف است که در مدتی مختصری که مولانا عضد مقیم اردوی... بود،

۱- راجع بشرح حال و وقایع زندگانی این شاه. رک : عصر حافظ ۱۹۲ تا ۳۳۴ و مدایح خواجه برای وی ۳۵۵ تا ۳۶۳.

پسرش شاه شجاع ... شرح مختصر ابن حاجب را — که از تالیفات مهم و معروف قاضی عضد است — نزد او آموخت.

دکتر قاسم غنی مینویسد که : شاه شجاع کم یا بیش آشنای ، که با علم و ادب و نظم و نثر داشت ، در طی هم صحبتی با اهل فضل و ادب ... آورده بود . و الا مدرسه و مکتب منظم ندیده بود ... ۱ . و جای دیگر دارد : — بعد از برگشتن کرمان و فتح شیراز (۷۶۷هـ) گاهی بدرس مولانا قوام الدین عبدالله ، فقه معروف ، حاضر میشد و — شرح اصول ابن حاجب — تصنیف خواجه عضد الدین ایجی را مباحثه میکرد . ۲

و جای دیگر دارد : — حافظه قوی بوده و الا مدرسه ندیده و تلمذ مرتبی نداشته ، زیرا او امیر زاده و اهل رزم بوده ، و از اوان کودکی همسفر پدر و شاهد میدانهای جنگ بوده است — ۳

شاه شجاع که به حسن صورت از اخوان ممتاز و خجسته سیمای بود ، چندی شاگرد معین الدین ابوالقاسم جنید شیرازی صاحب — شد الازار (۷۹۱هـ) — هم بوده است . معین الدین نوشته است که : طراوت چهره و قابانگی صورت و شکوه حسن و زیبایی او را ، هنگام درس و بحث و نکته دانی و لطف بیان او را ، در حین مذاکرات و مباحث من ، هنوز از خاطرم نبرده ام . ۴

منجم باشی در صحایف الاخبار دارد : بنایت عالم و فاضل پادشاه بود ، اکثر علوم از قاضی عضد یاد گرفته است . فرزند نه سال بود که حافظ کلام الله شده بود . قوت حافظه او این قدر بود که قصیدهای طویل عربی و فارسی یکدفعه شنیده حفظ میکرد . او خود در ذوالسان اشعار آبداری دارد و تعلیقات بر کثیر کتب متداوله نوشته است . ۵

● (ص ۶۳) سحر ز هاتف : حافظ مدوح شاه شجاع بوده ، و نه فقط این یک غزل در مدح وی سروده است بل غزلهای زیادی — که مطالع آن درج زیر است — دارد :

- | | |
|--------------------------------------|---------------------------------------|
| (۱) ستاره بدرخشید و ماه مجلس شد | دل ریمده ما را ، رفیق و مونس شد |
| (۲) هاتفی ، از گوشه میخانه ، دوش | گفت : ببخشند گننه ا می بنوش |
| (۳) قسم بحشمت و جاه و جلال شاه شجاع | که نیست باکسم ، از بهر مال و جاه نزاع |
| (۴) بامداد آنکه ، ز خلوتگه کاخ ابداع | شمع خاور ، فگند بر همه اطراف شعاع |

این غزلهاست که صریحاً در مدح شاه شجاع گفته است و غزلهایی که بگفته دکتر قاسم غنی :

-
- ۱- عصر حافظ ۹۹-۱۰۰ . ۲- عصر حافظ ۲۴۶ . ۳- عصر حافظ ۳۵۴ .
 ۴- خاتون هفت قلمه ۳۶ بحواله شد الازار ۴۵۷ .
 ۵- اطلاعی از دکتر شمیل بحواله منجم باشی ۳ : ۱۴ - ۱۵ .

با قرائن میتوان حدس زد که در مدح شاه شجاع است ، مطالع آن اینست :

- (۵) آفتاب قدری که گویند اهل خلوت امشب است یارب این تاثیر دولت در کدامین کوکب است
(۶) رواق منظر چشم من ، آشیانه تست کرم نما و فرود آ ، که خانه ، خانه تست
(۷) دلم جز مهر ، مهر و یان ، طریقی بر نمیگیرد زهر در میدم پندش ، ولیکن در نمیگیرد
(۸) دیدم بخواب خوش که : بدستم پیاله بود تعبیر رفت و کار بدلت حواله بود
(۹) در عهد ، پادشاه خطا بخش ، جرم پوش حافظ قرا به کش شد و مفتی پیاله نوش
(۱۰) ای رخت چون خلد و لعلت سلسبیل سلسبیلت کرده جان و دل سبیل

این غزل در استقبال غزل شاه شجاع گفته است که مطلع آنست :

ای بکام هاشقان حسنست جمیل کی گزینند بی دل بر تو بدیل

(۱۱) ای قبا۱ پادشاهی ، راست بر بالای تو زینت تاج و نگین ، از گوهر والای تو ۱

بعد از کور شدن امیر مبارزالدین از دست پسر خود شاه شجاع و تسلط شاه شجاع بر شیراز ، حافظ غزل سروده است :

- (۱۲) سحر ز هائف غییم ، رسید مژده ، بگوش که دور شاه شجاع است می دلیر بنوش ۲
(۱۳) جان بی جمال جانان ، میل جهان ندارد هر کس که این ندارد ، حقا که آن ندارد ۳

در نتیجه تفاه دو برادران شاه شجاع و شاه محمود ، شیراز تقریباً دو سال در تسلط محمود آمد ، و شاه شجاع در کرمان و اطراف آن سرگردان بود . و تئیکه برای تسخیر شیراز شاه شجاع در حرکت آمد ، حافظ غزل به این مطلع سرود :

نسیم باد صبا ، دوشم آگهی آورد که : روز محنت و غم ، رو بکوتهی آورد ۴

و در موقع تسلط شاه محمود بر شیراز ، یعنی در فاصله بین (۸۷۵) تا اواخر ذیقعد (۸۷۷) و تئیکه شاه شجاع در کرمان بسر میکرد و اوضاع شیراز از دست شاه محمود خراب میدید ، حافظ در یاد شاه شجاع غزلهای زیر گفته است :

- (۱۴) دیرست که ، دلدار پیامی نفرستاد ننوشت سلامی ، و کلامی نفرستاد
(۱۵) دیدم بخواب ، دوش که : ماهی بر آمدی کز عکس روی او ، شب هجران سر آمدی

۱- عصر حافظ ص ۳۵۵ تا ۳۶۳ . ۲- ایضاً ص ۱۶۴ . ۳- ایضاً ص ۱۸۲ . ۴- ایضاً ۲۲۹ .

۵- ۱۶ ذیقعد (۸۷۷) نزد شیراز (پل فسا) در بین دو برادر جنگ واقع شد و شاه محمود شکست خورد و روز یکشنبه ۲۲ ذی القعد (۸۷۷) بوقت شب ، شاه محمود از شیراز خارج شده راه اصفهان گرفت (عصر حافظ ۲۴۱-۲۴۲) .

- (۱۶) سلام الله ما كسر السیالی
 (۱۷) انت روائع زید الحمی وزاد غرامی
 (۱۸) زهی خجسته زمانی که ، یار باز آید
 (۱۹) اگر، آن طایر قدسی ز درم، باز آید
 (۲۰) خوش خبر باش! ای نسیم شمال
 (۲۱) یارب! آن آهونی مشکین، بختن باز رسان
 (۲۲) نه هر که، چهره بر افراخت، دلبری داند
- و جساو بت المثالی و المثالی
 فدای خاک در دوست باد جان گرامی
 بکام غمزدگان، غمگسار باز آید
 عمر بگذشته، به پیرانه سرم، باز آید
 که بسما میسرند زمان وصال
 و آن سهی سرو، خرامان بچمن باز رسان
 نه هر که، آئینه سازد، سکندری داند ۱

غزلهای زیر دران روزها — که شاه شجاع داخل شیراز گردید — سروده شده باشد .

- (۲۳) بملازمان سلطان، که رساند، این دعا را
 (۲۴) ساقیا! آمدن عید، مبارک بسادت!
 (۲۵) هزار شکر که، دیدم بکام خویش باز
 (۲۶) سحرسم، دولت بیدار، بیالین آمد
 (۲۷) ای! در رخ قوپیدا، افوار پادشاهی
- که بشکر پادشاهی، ز نظر مران، گدا را
 و آن مواعید که کردی، مرواد از یادت
 ز روی صدق و صفا، گشته بادلم دمساز
 گفت: بر غیز که! آن خسرو شیرین آمد
 در فکرت تو پنهان، صد حکمت الهی ۲

در اواخر ذی الحج (۶۸۷هـ) شاه شجاع در انتقام، لشکری بر اصفهان کشید، و او را مسخر کرد، و باز بر اظهار خجالت و معذرت خواهی و اطاعت، از طرف محمود، بدست او واگذار کرد، و خود روی بشیراز کرد ۳. در همان وقت (اواخر ذی الحج ۶۸۷هـ یا اوایل محرم ۶۹۰هـ) حافظ در مدح او قصیده گفته است که مطلع دارد:

(۲۸) شد عرصه زمین، چو بساط ارم، جوان از پرتو سعادت شاه جهافستان

این غزل نیز بعد از فتح اصفهان و باز گشت بشیراز درباره وی سروده است:

(۲۹) بین هلال محرم بخواه ساغر راح که ماه امن وامانست و سال صلح و صلاح ۴

در سال (۷۷۷هـ) شاه شجاع در تبریز بود، حافظ غزل زیر را دران سال، در یاد وی گفته است:

(۳۰) ای صبا! گر بگذری، بر ساحل رود ارس بوسه زن، بر خاک آن وادی و مشکین کن نفس ۵

● (ص ۶۳) محمود برادرم: شاه محمود برادر شاه شجاع و (صاحب اصفهان) که همیشه در پیکار با شاه شجاع بود، در اصفهان بتاريخ ۹ شوال (۷۷۷هـ) وفات کرد. شاه شجاع چون

از خبر مرگ برادر آگاه شد، این ابیات سعدی را سرود :

بسیار سالها، بسر خاک ما رود	کین آب چشم آید و باد صبا رود
این پنج روز مهلت ایام، آدمی	بر خاک دیگران، بتکبر چرا رود
دامن‌کشان همی روی، امروز در زمین	فردا غبار قالبیت، اندر هوا رود
ای دوست! بر جنازه دشمن، چو بگذری	شادی مکن! که بر تو همین ماجرا رود

رباعی که در متن -- روضة السلاطین -- ثبت است، بقول مرحوم دکتر قاسم غنی: غالب مورخین بابتیاب نسبت به شاه شجاع داده اند، و نوشته اند که: دران موقع سروده است. (حمود برادرم...). بطوریکه وصاف نوشته است: بیت دوم این شعر را محمود غزنوی در مرگ برادر خود مسعود گفته است (وصاف ۲۶۳) و فصیح خوافی صاحب -- مجمل فصیحی -- همین رباعی را از سلطان مسعود بن محمد بن ملک‌شاه سلجوقی میداند که، در وفات برادر خود سلطان محمود گفته است ۱.

دکتر قاسم غنی گوید که: یکی از گویندگان عصر (شاه شجاع) جواب این رباعی گفته است:

ای شاه شجاع ملت و دولت دین خود را بجهان وارث محمود مبین

در روی زمین، اگرچه هستی دومه روز بسانه که بسهم رسید در زیر زمین ۲

شاه محمود در ماه جمادی الاول (۴۳۷هـ) متولد شد و در نهم شوال (۴۷۶هـ) مرد. سی و هشت سال و پنج ماه زندگی کرد، و هفده سال در اصفهان حکومت کرد، و تقریباً دو سال ازین هفده سال، بکمک امرای جلایری، بر فارس مسلط بود ۳. قول دکتر غنی است که: شاه قطب الدین محمود از جهت خشونت و خشکی و تند خوئی پدر خود امیر مبارزالدین محمد شهابت داشت، ولی قوت عزم و حسن تدبیر پدر را، دارا نبود. ۴

راجع به اشعار شاه شجاع قول دکتر غنی است که: شاه شجاع دیوان داشته است، یعنی مجموعه از منشآت به نثر و نظم، عبری و فارسی. و آنرا شخصی بنام سعدالدین جمع کرده است. ۵ دکتر غنی اشعار شاه شجاع را در کتاب (بحث در آثار و افکار و احوال حافظ) در

۱- عصر حاضر ۲۹۰.

۲- دکتر شیرین بیانی بحواله رضا قلی هدایت (ص ۹) این رباعی را به سلطان احمد جلایر نسبت داده است. (تاریخ آل جلایر ۲۰۲) روضة السلاطین (ص ۶۲) این رباعی را گفته سلطان اوئیس ایلکانی ظاهر میکند.

۳- عصر حافظ ۲۹۱. ۴- ایضا: ۲۹۱.

۵- این مجموعه از صفحه ۳۳۳ تا ۳۵۳ دکتر غنی در تاریخ عصر حافظ درج کرده است.

صفحات مختلف به تعداد زیر ثبت کرده است :

۳۶	بیت عربی
۱۵۳	بیت فارسی (قطعه ، نظم ، غزل)
۲۶	بیت رباعی (۱۳)
۲۱۵	

● (ص ۶۳) سلطان اويس ايلخانى : شيخ اويس بن شيخ حسن بزرگ (۳۶-۵۵هـ) بن حسين گورگان ۱ (از اولاد آق بوغا - ايلکان نوین - جلاير) :

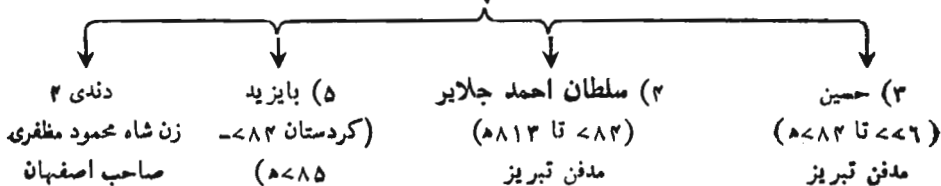
امير حسين گورگان (متوفى ۲۲هـ) در عهد اولجائیتو خداپنده (۳-۱۶هـ) و ابو سعید (متوفى ۳۶هـ) بر امارت خراسان بود
مدفن تبریز



۱) تاج الدنيا و الدين شيخ حسن بزرگ ۲
(مؤسس سلطنت آل جلاير)
(۳۶ تا ۵۵هـ)
صاحب بغداد . شوهر بغداد خاتون
دختر امير چوبان و دلشاد خاقون ۳
مدفن در نجف اشرف



۲) معزالدين شيخ اويس
تولد (۳۸هـ) جلوس (۵۵هـ)
وفات جهادی الاول (۴۶هـ)
مدفن تبریز



سلطان اویس از بطن دلشاد خاتون دختر امیر چوبان - که اول زن سلطان ابو سعید بود و بعد از وفات وی شیخ حسن بزرگ او را در عقد خود آورد - بدنیا آمد . و بعد از مرگ پدر جانشین وی شد . و بر جلوسش سلمان ساوجی گفت :

میشران سعادت پرین بلند رواق	همی کنند ندا ، در ممالک آفاق
که : سال هفصد و پنجاه و هفت ماه رجب	بساتفاق خلایق ، بسیاری خللاق

۸۷۵۷

نشست خسرو روی زمین باستحقاق	فسراز تخت سلاطین مدار ملک عراق
خدایگان سلاطین عهد ، شیخ اویس	پناه و پشت ملوک جهان علی الاطلاق
شهنشاهی که ، برای نثار مجلس اوست	پر از جواهر انجم ، سپهر را اطباق

۲- سلمان ساوجی در قصیده مدحیه میگوید :

ظل حق ، چشم و چراغ دوده چنگیزخان	شیخ حسن نویان امیر دین فزای کفرگاه
آغاز حیانت دگر باره جهان را	سر سبزی عیش است زمین را و زمان را

۳- ابو سعید پادشاه (متوفی ۸۷۳۶) بر بغداد خاتون بنت امیر چوبان (مقتول ۸۷۲۸) عاشق شد . و از شیخ حسن بزرگ طلاق گرفته در عقد خود آورد . بغداد خاتون قتل شد . (تاریخ مغول اقبال ۱۵ - این بطوطه ۲۲۳ - حافظ ابرو ۱۴۲) ابو سعید در عقد وی گفته است : (تاریخ آل جلایر از شیرین بیانی ۱۴)

چو دل ، در سر نرگی مست ، رفت	اگر شاه اگر بنده ، از دست رفت
بیا بقصر دلم ! تا دوشق جان بینی	که آرزوی دلم ، در هوای بغداد است

بعد از وفات ابو سعید ، زنش دلشاد خاتون (دختر بزرگ امیر چوبان) را شیخ حسن در عقد خود آورد . زنی بسیار با هوش و زیرک بود ، سلمان ساوجی در مدح وی قصائد دارد . گفته است :

پادشاهیت مطیع تو که ، هستند امروز	پادشاهان جهانش ، همه بمنون نوال
شاه دلشاد جوان بخت که ، در روی زمین	با همه دیده ، ندیدش فلک پیر مثال

بر عقد وی با سلطان حسن قصیده دارد :

آسمان ساخت در آفاق یکی سور ، چه سور	که از آن سور ، شد اطراف ممالک مسرور
-------------------------------------	-------------------------------------

دلشاد ، دو سال قبل از وفات شوهر در سال (۸۷۵۵) فوت شد . و چهار پسر داشت که سلطان اویس ، بزرگ ترین آنان بود و جانشین پدر شد . پدرش شیخ حسن بزرگ ، مردی شجاع و عاشق هنر و ادب بود ، سلمان ساوجی وابسته بدربار وی بود .

۴- رک : تاریخ آل جلایر بیانی و تاریخ عصر حافظ . این ازدواج در سال (۸۷۷۱) شد .

شیخ اویس بزرگترین و مشهورترین سلطان این سلسله میباشد... وی بسیار زیبا و خوش اندام جذاب و خوش برخورد، و بعلاوه شاعر و نقاش و موسیقیدان بوده است (تاریخ آل جلایر ۳۳) پایه تخت وی مانند پدر، ابتدا بغداد بوده و بعد که تبریز در سال (۵۹هـ) فتح شد، آنجا مقر سلطنت قرار داد. در بین مخاصمت دو برادران مظفری، شاه شجاع و شاه محمود، سلطان اویس طرفدار شاه محمود بود که وی دخترش دندی را در عقد داشت. سلطان سحر شنبه بتاریخ ۲ جمادی الاولی (۵۷۶هـ) بمرض سل بمن (۳۸) سالگی در ربیع رشیدی تبریزی فوت شد. سلمان ساوجی در مرگ سلطان قصائد دارد که ازانست:

ای سپهر آهسته رو، کاری نه آسان کرده
ملک ایران را، بمرگ شاه، ویران کرده
دوستان! روز و وداعست، فغان درگیرید
دل بیکبارگی، از کار جهان برگیرید
ای صبحدم! چه شد که، گریبان دریده
وی شب! چه حالتست که، گیسو بریده
دو غزل گوید:

دریفا که، پژمرده شد، ناگهانی
گل بساغ دولت، بروز جهانی
دریفا سواری، که جز صید دلها
نمیسکرد، بر مرکب کامرانی
در تاریخ مرگ وی گوید:

وفات شهنشاه سلطان اویس بسوقت سحر بود، و تاریخ نیز

۵۷۶هـ

سلطان اویس خوش تناسب و بسیار زیبا بود. دولت شاه گوید: حسن و جمال او بمرتبه بود که، روزی که سوار شدی، اکثر مردم بغداد بسر راه آمدندی و بر جمال وی حیران ماندندی. (تاریخ جلایر ص ۲۰) در صحف ابراهیم (۳۶ ب) هست: در حسن و جمال آیتی بود، بیک قطاره دل از تباشانیان میر بود. آورده اند که: مرکب او از هر جانب گذار میکرد، مردم خاص و عام به آرزوی دیدنش برسر هم میریختند - شراب فراوان میخورد. هشق وی به بیرام شاه پسر خواجه مرجان شهرت فراوانی دارد. شدت این هشق بحدی بود که دقیقه از وی جدا نمی شد. در سال (۵۶۱هـ) بیرام شاه با وی رنجیده تبریز را ترک گفت و سلطان اویس بقرار شد. بفرمایش وی سلمان ساوجی مثنوی بنام - فراقنامه - تصنیف کرد. و قتیکه بیرام شاه (۵۶۹هـ) وفات یافت سلطان اویس تعزیتی داشت که نظیرش کمتر دیده شده بود ۱ (تاریخ آل جلایر ۵۰-۵۱).

● (ص ۶۲) دلشاد خاتون: که..... هبارت درست نیست. بسایه که هبارت اینطور باشد: و دلشاد خاتون که خواجه سلمان ساوجی ماح او بوده (مادر اوست). (رک: حبیب السیر ۳: ۲۱۲-۲۱۹-۲۲۳-۲۲۶ و لطائف الطوائف چاپ احمد گلچین معانی ۲۵۰).

۱- جامی در بهارستان گوید: و دیگر فراقنامه، و آن کتابی است بدیع و نظمی است لطیف - در سال (۵۷۰هـ) سروده شد، در دیوان پنج صد و نود بیت ثبت است (۳۶۹-۳۹۷) ولی در مقدمه دیوان (۶۹) است که مثنوی مشتمل بر یک هزار بیت است.

● (ص ۶۴) سلمان ساوجی : لقبش جمال الدین پدرش ملاؤالدین مهد ، زندگانی وی از (۷۰۰ تا ۸۷۸ هـ) است . دیوان در تهران با مقدمه و تصحیح آقای اوستا چاپ شده است . حافظ گزید :

سر آمد فضیله زمانه ، دانی کیست ؟ جمال دولت و دین ، خواجه جهان سلمان

در صحائف الاخبار منجم باشی است : خواجه سلمان ساوجی و خواجه مهد عصار و عبید زاکانی از اطرافیان سلطان اویس بودند . در وصف او ، هر یکی قصائد نوشته است که بر صحیفه روزگار یادگار بهمانده اند (۳ : ۱۰) . ۱ .

خواجه حافظ در مدح سلطان اویس غزلی دارد به این شعر :

من از جان بنده سلطان اویسم اگرچه یادش ، از چاکر نباشد

● (ص ۶۴) خواجه عبدالحی مصبور : نام این مصور در صحف ابراهیم از سهو (الف ۴۶) خواجه عبدالقادر ثبت شده است . صحیح خواجه عبدالحی است که از اهل نیشاپور بوده و شاگرد مولانا سیمی نیشاپوری میباشد (دولت شاه ۴۶۴) .

دولت شاه دارد که : سلطان اویس لطیف طبع و هنرمند بود ، و نیکو منظر و صاحب کرم بوده . و در انواع هنر و صلاحیت وقوف داشتی و بقلم واسطی صورت کشیدی که مصوران حیران بهمانندی . و خواجه عبدالحی — که در این هنر سرآمد روزگار بوده است — تربیت یافته و شاگرد سلطان اویس است . و علم و موسیقی ادوار خود خاصه اوست (رشید یاسمی ص ۷ و تاریخ آل جلایر ص ۳۹۷) .

● (ص ۶۴) بنظم توجه تمام داشته : دیوان شعر غالباً تدوین نشد ، زیرا که تاکنون یافته نشده است . چند جا اشعار وی دیده میشود ، مثلاً یک قطعه بهجواب قطعه شاه شجاع کرمانی گفته است (مجمع الفصحا ۱ : ۹ — دولتشاه ۷۲ — تاریخ آل جلایر ۳۹۸) . از شاه شجاع (۸ شعر) :

ابوالفواس دوران ، منجم شجاع زمان که نعل مرکب من ، تاج قیصر است و قباد جواب سلطان اویس (۵ بیت) :

ایا شهی ! که باوصاف عقل موصوفی شهنشهی چو تو ، از مادر زمانه نژاد جواب شاه شجاع (۶ بیت) :

صبا ! ز خطه شیراز ، کرت دیگر قدم برون نه و ، بگذر بجانب بغداد

جواب اویس (۵ بیت) :

رسید نامه شاه جهان شجاع زمان باین برادر مسکین رهگذاره باد ۱
چند بیت دیگر نیز بدست است که در تقاضای سلمان گفته است (رک : تاریخ آل جلایر ۳۹۹)
● (ص ۶۲) ای شاه شجاع : راجع به این رباعی رک : ص ۲۵۸ تحت عنوان محمود
برادرم

● (ص ۶۲) ز دارالملک : سلطان اویس سه ماه قبل از مرگ خویش مطلع گشته بود و
از آن تاریخ تابوت و کفن و ازین قبیل لوازم خود را آماده ساخته بود . در آنوقت شعر زیر را
سروده است (تاریخ مغول عباس اقبال ۴۵۹ و تاریخ آل جلایر ۴۸) :

ز دارالملک یبوم مدتی آنجا و ز آنجا
همایون طایر قدسم ، مقفس گشته یکچندی قفس بشکست و من پرواز کردم تا چمن رفتم
غلام خواجه یودم ، گریزان گشته از صاحب پس افگندم کفن بر دوش و پیشش با کفن رفتم
حریفان را ، بگوسافی که آخرگشت دور ما شما را باد ، این مجلس بکام دل ، که من رفتم
در - روضه السلاطین - یک بیت زائد است : (الا ای)

● (ص ۶۵) سنه خمس و ستین و سبعمائة : این سال غلط است ، سلطان اویس در تاریخ
۲ جمادی الاولی (۶۷۷ هـ) (سه و سبعین و سبعمائة) جهان را پدرود گفته است . قبر سلطان دو
گورستان شادی آباد مشائخ (۶ کلومتری جنوب شرقی تبریز و دو کلومتری استخرشاه) تا کنون
بر جا است ، و سنگ قبرش هیچ آسیبی ندیده است ، و نوشته آن سنگ اینست .

- ۱) نفسی الفداء لقبر انت ساکنه
- ۲) انتقال السلطان
- ۳) الالهزم المغفور الخاقان
- ۴) الملهم المسرور والراجی عفو الله .
- ۵) الغفور و معز دین الله المنصور .
- ۶) شیخ اویس بهادر خان علیه رحمة
- ۷) الرحمن و الرضوان من دارالعمل الی
- ۸) فردوس الجنان . فی التاریخ جمادی
- ۹) الاول سنه ست و سبعین و سبعمائة ۲ .

صاحب صحف ابراهیم نوشته است که : در سران شروان مدفون شده است .

۱- عصر حافظ ص ۲۱۰ .

۲- چهل مقاله آقای حاج حسین نجوانی و تاریخ آل جلایر و مجله ینما .

● (ص ۶۵) سلطان احمد بغدادی : احمد بعد از فتح تبریز و قتل (۱۱ صفر ۸۸۲هـ) سلطان حسین برادر خود، بر تمام حکومت پدر متصرف شد و تا (۸۱۳هـ) از بغداد تا تبریز حکومت داشته است و بارها با تیمور جنگ کرده است. وقتی سلطنت را از دست میداد و وقتی بدست میآورد، گاهی آواره میشد و گاهی زندانی میگشت. آخر سلطان احمد در (۸۱۳هـ) بحکم قرا یوسف — که اول دوستش بود و بر تبریز پسروی پیر بداغ بظاهر از طرف احمد، حکومت میکرد — در تبریز کشته شد، و در گسار مدفن سلطان حسین برادر خود، در عمارت دمشقیه، مدفون گردید. حکومت جلایریان بر مرگ وی باختمان رسید.

منجم باشی در صحایف الاخبار دارد : در علم رمل و موسیقی مهارتی داشت به خواجه هیدالقادراکرام کرده او را یار هزین خطاب میکرد. لیکن غایت ظالم و سفاک بود و هیچ کس را از شر او امنی نبود (۳ : ۱۱) ۱.

تاریخ آل جلایر دارد : نوشیده شراب و معاشرت با زنان و پسران زیبا، زیاده از حد بود (۱۰۷). و در جای دیگر دارد : اغلب اوقات خود را در بین زنان و پسران زیبا و عیش و عشرت و هرابغوری میگذرانید. هیچگاه در فکر، فقر و بدبختی مردم و ترمیم خرابیهای مملکت، نبود (۱۰۱).

● (ص ۶۵) سلطان حسین : بن سلطان ویس بعد از فوت پدر در (۷۷۶هـ) جانشین پدر گشت و حسن برادر بزرگش همان شب بقتل رسید (حافظ ابرو ۱۹۸) و خود سلطان حسین نه سال بعد در (۱۱ صفر ۸۸۴هـ) در تبریز بحکم برادر خود احمد کشته شد. و در عمارت دمشقیه بخاک پیوسته شد. احمد که از زمان (۷۷۶هـ) حکومت بصره داشت و اردبیل نیز از زمان پدرش برسم سیورغال بدستش بود، در تبریز وارد شد و برادر را از جهان برداشته سریرآرای تخت آل جلایر شد.

در حبیب السیر هست (عصر حافظ ص ۲۹۴) که : چون سلطان حسین در کمال حسن و جمال بود و با مردم عاشق پیشه در طریق التفات سلوک مینمود، شاه شجاع مکتوبی به او نوشت که دارای این دو بیت بود :

بمخون عاشقان، داری دلیری مکن جانا، که عاشق هم شجاع است
آنکه تا بود، بسود بنده تو و آنکه تا باشد، این چنین باشد

۱- اطلاع صحایف الاخبار از دکتر خانم انساماری شمیل. فیز رک : النجوم السطاهره ابن قفري بردی ۶ : ۲۹۷.

ابن عربشاه نیز سلطان حسین را، جائیکه نام وی میبرد - کریم الشاهیل - و صف میکند.

● (ص ۶۵) عقده صاحب قرانی: این عبارت غلط است. در اصل اینطور باید: و در میان او و حضرت صاحبقرانی امیر تیمور نیز کشمکش شده و آن در... (رک: ظفر نامه ۱: ۲۴۸ - ۲۵۵. حبیب السیر ۳: ۲۵۶ - ۲۵۵ - ۲۶۲ - ۲۶۱)

● (ص ۶۵) خطوط شش قلم: غالباً مقصود از خطوط شش قلم است خط: محقق، ریحان، ثلث، نسخ، توقیع و رقاع.

● (ص ۶۶) احمدالله: حافظ غزل دیگری نیز دارد که در آن خطاب به سلطان احمد بغدادی کرده است:

کلک مشکین تو، روزی که زما، یاد کنه ببرد اجبر دو صد بنده، که آزاد کنه
در آخر میگوید:

ره نبردم بمقصود خود، اندر شیراز خرم آن روز که حافظ ره بغداد کند
در آن غزل نصیحت کرده است:

شاه را به بود، از طاعت صد ساله و زهد قدر یک روزه عمری، که در او داد کنه ۱

● (ص ۶۶) طبعش در شعر: دیوان سلطان احمد دارای ۳۳ ورق در فریثار گالری واشنگتون Freer Gallery of Art washington بشماره فیش (۳۵ - ۳۲) موجود است. Mr. Martin چند ورق ازان نسخه (۸ صفحه از دیوان و ۳ صفحه نمونه جلد) در وین در سال (۱۹۲۶ع) چاپ کرده است. این دیوان ترقیمه یا تاریخ استنساخ ندارد، یکجا بر حاشیه سال (۸۰۵هـ) ثبت است که آنرا مستر مارتن سال کتابت قرار داده است. (مقدمه ص ۷) ولی این سراسر اشتباه است، در نظر راقم این سطور، این دیوان در زندگانی سلطان احمد برای وی یا برای دیگر امیر نوشته شده است، زیرا که هر غزل دارای عنوان - وله، خلدالله تعالی خلافة و سلطانه - هست. اشعار زیر از آن اوراق چاپی انتخاب شده است:

از نسیم جمه زلف سنبل پرتاب تو گلستان حسن را، نشو و نمای دیگر است
مقتدای اهل علم و عقل را، باما چه کار در طریق عشق، مارا مقتدای دیگر است

در مذهب عاشقی، نشانت
در چمن، نمۀ مرغ سحرم، یاد آمد
عاقبت بسته شده، اکنون ز کرم بکشایش
چه بلا میکشد، از رهگذر بالایش
پرتو چهره خورشید جهان آرایش
زهی نسیم صبحی زهی صبح صبح
تا که شعر خشک من، از آب دیده تر شود
بر آفتاب، پرده ز غیرت دریده اند
چون مرغ سر بریده، بخون در طیده اند
بیدلان، از صبح تا شامی، مکرر کرده اند
احمد بن ویس را، چون حلقه بر در کرده اند
ز جورت، مایه جان میتوان یافت
چون این اویس بسر در دل
بحال من، نظر کردی چه بودی
از نسیم آن، دماغ مشک را، تر کرده اند
جمله خوبان را، بفرمائش مسخر کرده اند
سخن انوری و سعدی و ملکان کم گیر
بر آب روان شستم، سر دفتر دانای
فانی شو، اگر مردی! تا محرم راز آی
هر گرمی که میکنی، بهر ایاز میکنی
زهره زهره خون شود، عود چو ساز میکنی
مختصری مفید گوا قصه دراز میکنی

رخ زرد، عاشقان دلسوز
ناله عاشق بیجان، بگوشم چو رسید
دل دیوانه، بسی کرد کشاکش، با زلف
چه دهم شرح، که هر لحظه، دل مسکینم
اهل دل را، همه از عالم ظلمت، برهاند
زهی شراب و زهی شب زهی شب افروزان
شعر میگویم، برقت آب موریزم ز چشم
آنان که، ماه را بجمال تو، دیده اند
شبهای شوق تا بسحر بیقرار و صبر
عاشقان، تا روز وصف خط و خالش گفته اند
تا بنای کعبه معنی دل، پنهاده اند
ز هردت، هین درمان میتوان یافت
ما مستکف در مغانسیم
نگارم! لطف اگر کردی، چه بودی
تا سواد زلف هنر فام زیور کرده اند
شاهی حسن و ملاحظت را، بدو بخشیده اند
شعر احمد شنو از جان، که ز جان میگوید
تا علم جنون بر من شد کشف و بیان روشن
عطار چه میگوید، از جان بشنو احمد
این سبکتگین تویی، بنده ایاز خاص تو
مطرب با نوا! بیا، با دف و نای و ارغنون
احمد بن اویس بس، وصف دو زلف او ممکن

● (ص ۶۶) سلطان یعقوب: آن قویون لو (طایفه ترکمان با علم سفید) از ترکستان بودند که به آذربایجان تسلط یافتند و حکومت تاسیس کردند که از سال (۸۰۰ تا ۹۰۰ هـ) دوام داشت. شاه اسمعیل صفوی این دولت را در جنگ شرور (۹۰۰ هـ) مغلوب کرد و از بین برد. موسس این دولت بهاء الدین عثمان قرايولک بن فخرالدین بود.

سلطان یعقوب پسر اوزون حسن (در نسخه ب امیر حسن بیگ) (۸۰۱ تا ۸۸۴) بن علی بود. که پادشاه ششم این سلسله هست و از سال (۸۸۴) تا محرم (۸۹۶ هـ) حکومت کرده است (برائون ۳: ۲۱۲ و لین پول ۲۵۲).

منجم باشی گفته است: مایل به عیش و نوشی بود و از شعر غایت حظ میبرد، در اطراف او بسیار شعرا جمع بودند، و در وصف او قصاید شیوا انشا کرده اند (۳: ۱۶۵).

در صحنه ابراهیم (الف ۳۸۰) هست که: گاهی خود هم فکر شعر مینمود (شرح حال مفصل حقه سامی دار (۲۳ تا ۲۴) و آنجا هست که: در شهر سنه ست و تسعین و ثمانمائة (۸۹۶هـ) پیدایش عمل خود گرفتار شد، و دیده آملش از مشاهده جمال یوسف حیات نابینا گشته، و در سر پنجه گرگ فنا اسیر گشت ... در زمان او، اختر شعر از حسیض هبوط باوج ثریا رسید، و شیوه شعر و شاعری، چون ملت سامری درمیان بنی اسرائیل، شیوع تمام یافت.

در طوط قساپوسرا بشماره (۲۱۵۳ و ۲۱۶۰) جنگ یعقوبی جمع کرده: سلطان یعقوب هست که تا زمان بدیع الزمان میرزا نوشته ها دارد. و دران یک مینیاتور سلطان یعقوب هست (الف ۷۵) و یک سلطان حسین بایقرا میرزا ۱.

● (ص ۶۷) امیر علی شیر دیوان: اینجا امیر مل شیر غلط است. عبارت درست در نسخه (ل) هست: این چنین بود که دیوان یکسال ... الخ.

● (ص ۶۸) جهانشاه میرزا ترکمان: مظفرالدین جهانشاه بن ابونصر قرا یوسف نویان بن قرا محمد تورمش بن بیرام خواجه پادشاه چهارم دولت قره قویون لو که از سال (۸۴۱هـ تا ۸۷۲هـ) سلطنت کرده است. این سلسله دولت در سال (۸۷۴هـ) از دست دولت آق قویون لو - که رقیب وی بوده است - از بین رفت.

جهانشاه از دست اوزون حسن در تاریخ ۱۲ ربیع الثانی (۸۷۲هـ) کشته شد. بعمر هفتاد سال (زامبور ۳۸۳). در منجم باشی هست که (۳: ۱۵۳): او خود فاسق و فاجر و سفاک و ظالم و مائل بالحاد و زندقه و خبیث بود. او را علائقه بشریعت مطهره نبود. شبها تا صبح قسق میکرد، روزها مثل سگان در خواب بود. برای این عسادت، او را شب پره میگفتند ۱. - حقیقی - تخلص میکرد. و قرکی و فارس دیوان از اوست که، در موزه بریطانیه نگهداری میشود ۱.

● (ص ۶۸) پیر بداغ میرزا: پیر بوداق بن جهانشاه در بغداد پنج سال (۸۶۶-۸۷۱هـ) حکومت داشت (زامبور ۳۸۳) جنگ یعقوبی نیز از پیر بوداق آثار داد. (براون ۳: ۴۰۲ - دولت شاه - منجم باشی ۳: ۱۵۰ - ذکی ولیدی طوغان - ابن تفری برودی ۷: ۸۱۴).

● (ص ۶۸) دارالسلطنت هراة: در سال (۸۶۴هـ) بهمراه برادر خویش یوسف بهراة حمله کرد و از آنجا مصور و کاتب همراه خود برد.

تاریخ جهانگشانی جوینی در سال (۸۶۲هـ) برای وی استنساخ شده است که دارای

مینیاورها ست و در کتابخانه تاریخ در استنبول بشماره (۱۵۶۲) موجود است . ۱

● (ص ۶۹) شاه اسمعیل : اول صفوی موسس سلسله صفویه ایران (۸۹۲ - ۹۰۷ - ۸۹۳۰) - خطائی - تخلص میکرد . - ده نامه - تالیف وی (ترکی Folk Poetry) دارای بیت (۱۴۰۰) در بحر - مفعول مفاعیلن فعولن - در لینگراد بشماره (۲۹۹) مضبوط است .

ده نامه در سال (۱۹۴۸ع) در باکو و دیوان خطای در استنبول در سال (۱۹۵۶ع) چاپ شده است . تازگی در سال (۱۹۶۶ع) دیوان ترکی شاه اسمعیل خطائی از طرف اکادمی علوم در باکو با مقدمه مفید بچاپ رسیده است . مرتب کننده آن آقای عزیز آغاسا محمد اوفوندور است . غزل و اشعار زیر از آن دیوان است :

باز گرد ای جان، جسمم بی تو، در افگندگیست	مردۀ را ، بار دیگر آروی زنده گiest
گر منم اینجا، دلم آنجاست، در خدمت مقیم	گرچه زان حضرت، تنم دوراست، جان در بندگیست
پیش مهر عارضت، مه خود نما گر شد، چه شد	هر چراغی را ، بقدر نور خود ، تابندگیست
هاشاقان را رخنه ها ، از گریه بر رخ شد پدید	رخنه بر دیوارهای خانه ، از بارندگیست
فرگس از ما، چشم مست لافزه، اینک بین	سرمه پیش افکنده با صد عذر ، ازین شرمندگیست
پیشه کن افگندگی ، تا بر سر آید در ، ز پیش	ای (خطائی) سرفرازی دانه را، ز افگندگیست
بیستون فالة زارم چو شنید ، از جا شد	کمره فریاد که : فرهاد دگر پیدا شد
دردا که ، در دیار شما ، درد یار نیست	آزرا که ، درد یار بود ، در دیار نیست
چنان خوبست ، ماه عارض و چاه زرخدانش	که یوسف مبتلا گشتست و اسماعیل قربانش ۲

● (ص ۷۱) ابوالمظفر شاه طهماسب : شاه طهماسب اول، فرزند و جانشین شاه اسمعیل، مدت حکومت (۵۴) سال (۱۹ رجب ۹۳۰ - شب سه شنبه ۱۵ صفر ۹۸۴) هجریون پادشاه در زمان این پادشاه به ایران پناهیده شد .

● (ص ۷۱) مدت سه سالست : در (ب و ل) سی سال است . گویا وقتی که - روضه السلاطین - تالیف شد، از جلوس شاه طهماسب سه سال (۳۲-۹۳۳) یا سی سال (۹۶۰) گذشته بود . (رک : مقدمه ، راقم در شروع کتاب)

● (ص ۷۱) ابوالنصر سام میرزا : برادر شاه طهماسب و متخلص به - سامی - و مؤلف تذکره - تحفه سامی - تولد (۹۲۳) و در سال (۹۷۵) دو زندان قلعه قهقهه با اولاد خود

۱- اطلاعاتی از خانم دکتر اناماری شمیل .

۲- دیوان خطائی ص ۵۵۰-۵۵۵-۵۵۶ .

(القاس میرزا، سلطان احمد، سلطان فرخ) در زلزله کشته شد. درین ماجرا نویدی شیرازی میگوید:

بتاریخ جهان، زد قهقهه کبک خرامنده که نبود، دایما جام بقا، اندر کف ساقی
چو گفتم: چیست حال سام و تاریخی چه میگوئی؟ بگفتا در جوابم: دولت طهماسب شه باقی ۱

۸۹۷۵

● (ص ۲۷) بهرام میرزا فرزند شاه اسمعیل اول. در سال (۸۹۳۶) والی خراسان بود و در سال (۸۹۵۶) وفات یافت. (تحفه سامی ص ۱۱) پسرش ابراهیم میرزا نیز شاعر بود و — جامی — تخلص میکرد. کتابخانه توپ قاپو سرائی — جنگ بهرام — (پشماره ۲۱۵۴) دارد. ۲

● (ص ۲۷) سلطان سلیم: سلطان بایزید ثانی (بن سلطان بایزید ثانی) نهمین سلطان عثمانی ترکی (۹۱۸ - ۸۹۲۶) — سلیم — تخلص داشت. دیوان سلیم فارسی در سال (۸۱۳۰۶) در استنبول چاپ شده است و در سال (۱۹۰۴ع) در برلین باهتام Paul Horn بحکم قیصر ولیم ثانی پادشاه آلمان بچاپ رسید. فقط یک شعر در ترکی گفته است دیگر همه در فارسی است. ۲

● (ص ۶۷) سلطان سلیمان: سلطان سلیمان قانونی اول بن سلطان سلیم اول دهمین سلطان عثمانی (۹۲۶ - ۸۹۷۴) — معجبی — تخلص میکرد. دیگر سلاطین عثمانی نیز شعر می گفته اند. مثلاً مراد ثانی (مرادی) - محمد ثانی (عونی) - بایزید ثانی (عدلی) - سلیم ثانی (سلیم) - مراد ثالث (مراد - مرادی) - محمد ثالث (عدلی - محمد) - احمد اول (احمد - بختی) - عثمان ثانی (فارص - فارسی) - مراد چهارم (مراد - مرادی) - مصطفی ثانی (اقبال) - مصطفی ثالث (جهانگیر) - احمد ثالث (نجیب) - محمود اول (مبقت) - سلیم ثالث (سلیم) - الهامی) - محمود ثانی (عدلی) - محمد خامس (رشاد).

● (ص ۸۱) فیروز شاه: بن سالار رجب و برادرزاده غیاث الدین تغلقشاه (۷۲۰ - ۷۲۵هـ) است، که بعد از فوت محمد بن تغلقشاه نزد قه ۲۱ محرم (۷۵۲هـ) جانشین وی (بتاریخ ۲۴ محرم) شد. چهل و دو سال پادشاهی کرد و در (۷۹۰هـ) جهان را پسرود گفت. — وفات فیروز — تاریخ فوت اوست. تاریخ فیروزشاهی برنی بنام او نوشته شده است. و — فتوحات فیروزشاهی — تصنیف فیروز شاه گفته میشود ۳.

۱- رک: تحفه سامی چاپ همایون فرخ مقدمه ص شانزده و هفده.

۲- اطلاعی از خانم دکتر اناماری شمیل.

۳- رک: فرشته بمبئی ۱: ۲۵۸ - ۲۷۳ و طبقات اکبری ۱: ۲۲۴ - ۲۴۱ و تاریخ فیروزشاهی برنی و تاریخ فیروزشاهی حقیف. و کتاب Tughluq Dynasty By Dr. A. Mahdi Husain Calcutta 1963.

تذکره گل رعنا (خطی ۵۸۵) و تذکره حسینی (۲۴۳) و روز روشن (۵۴۰) فیروز را بطور شاعر یاد کرده اند. گل رعنا چهار بیت (زهی کمال ... مگر فتاد ... حکایت از ... فیروز را) دارد. حسینی و روز روشن بیت اول از غزل دوم (ص ۸۲) باختلاف قراءت (خورم آتروز) ثبت کرده است. تنها — روضة السلاطین — است که پنج غزل از فیروز شاه دارد که دارای اهمیت فراوان است.

● (ص ۸۱ پاورقی) سلطان غیاث الدین بنگاله: سلطان غیاث الدین اعظم شاه (۹۲۲-۹۹۹) بن سکندر شاه اول (۵۹-۹۲۲هـ) بن شمس الدین الیاس شاه (۴۰-۵۹۹هـ). این روایت را مرحوم شبلی نعمانی در — شعر المعجم — بدون حواله ماخذ آورده است و ازان پس شاد روان برائون از شبلی گرفته است.

حافظ در سال (۹۱هـ) در گذشت و سلطان غیاث الدین یک سال بعد در سال (۹۲هـ) بجای پدر بر تخت بنگاله آمد. ظاهر است، حافظ که در بیت سلطان غیاث را یاد کرده است، آن غیر از سلطان غیاث الدین پادشاه بنگاله است.

دکتر قاسم غنی نوشته است که: این سلطان غیاث الدین محمد، پسر بزرگ سلطان عباد الدین احمد بن امیر مبارزالدین محمد (مظفری) است که در کرمان بفرمان امیر تیموز، با دیگر شهزادگان آل مظفر، در عشره اول رجب سنه خمس و تسعین و سبعمائة (۹۵هـ) در قریه ماهیار کشته شد. (عصر حافظ ص ۲۲۰-۲۲۱)

راجع بلفظ — بنگاله — دکتر عبدالنفور نوشته است که: این اشاره ایست بر آن روابط تجارتی، که در آن زمان در میان ایران و هند بوده اند (مجله پارس شماره اول کراچی مقاله دکتر عبدالنفور ۲۵-۳۹).

قوافلی تجارتی در بین این دو مملکت در زمان قدیم آمد و رفت میداشتند و قند را که به — قند فارس — مشهور بود، دران عهد جزو اشیای تجارت میبوده است. این — قافله هند — اینقدر مشهور بود که شعرا در اشعار اکثر به آن اشاره کرده اند، مثلاً جامی گوید:

همره قافله هند، روان کن، که رسد شرف عز قبول، از ملک التجاروش ۱

ظاهر مازندران شمر دارد که ازان ظاهر میشود که — قافله هند — شکر را نیز بهند میبرد:

زان تنگ شکر، رونق بازار شما کاست ای قافله هند! بریزید شکرها

حافظ — قند فارس — را گویا تلمیحاً در شعر مذکور آورده است.

در — روضة السلاطین — این روایت در نسخه (ل) دیده میشود و هیچ نسخه دیگر دارای ذکر سلطان غیاث الدین و این روایت نیست.

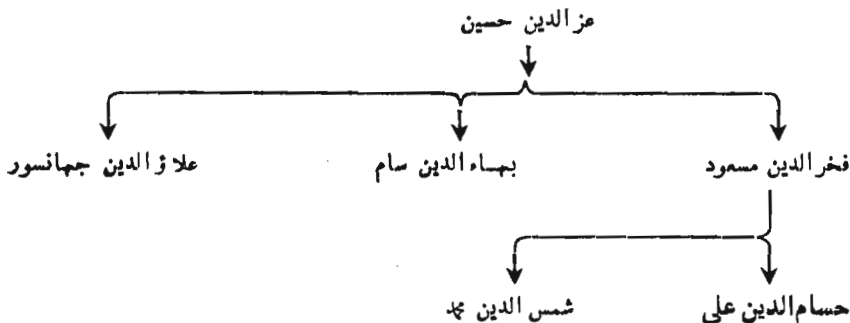
● (ص ۸۳) ملک شمس الدین پوز خان : معلوم نشد که این کدام ملک شمس الدین است :

- (۱) فخرالدین مسعود (برادر علاء الدین جهان سوز) را پسری بود بنام شمس الدین محمد (متوفی بقول زامباوری در سال ۵۸۸ هـ) که ویرا پسر بسود بهاء الدین سام (متوفی ۶۰۲ هـ) و آن دو پسر داشت، جلال الدین که در (۶۰۹ هـ) از دست خوارزم شاه کشته شد و دیگر علاء الدین مسعود که از (۶۰۲ تا ۶۰۳ هـ) بر غزنه تصرف داشت. (لین پول ۲۹۲) زامباور پسر سوم فیز ثبت کرده است بنام ناصرالدین غازی (۲۲۱).
- (۲) شمس الدین سلطان التتمش پادشاه دهلی (۶۰۷ - ۶۳۳ هـ).
- (۳) شمس الدین سلطان بن سلطان محمود بهمنی دکهنی (در ۷۹۹ هـ بعد از حکومت پنج ماه و هفت روز) از دست فیروز شاه بن سلطان داؤد از تخت محروم شد.
- (۴) شمس الدین پوربی اول معروف بخواجه الیاس پادشاه بنگاله (۷۴۰ - ۷۵۹ هـ).
- (۵) شمس الدین پوربی ثانی یوسف شاه پادشاه بنگاله (۸۰۹ - ۸۸۶ هـ).
- (۶) شمس الدین بن حمزه پادشاه بنگاله (۸۰۹ - ۸۸۰۲ هـ) . ۱

نمیدانیم کدام شمس الدین است که به پوز خان یا پور خان یا پور خان معروف بوده است. ممکن است که از همین دو شمس الدین پوربی یکی باشد و لفظ پوربی در کتابت پوز خان شده باشد.

● (ص ۸۴) ملک حسام الدین : معلوم نشد که این ملک حسام الدین از کدام خانواده است. در تاریخ چند ملک به این نام داریم. مثلاً :

- (۱) ملک ابوالحسن حسام الدین علی پسر فخرالدین مسعود بن حسین غوری (رک : چهارمقاله مقدمه علامه قزوینی چاپ دکتر معین (دوازده) و تعلیقات معین (ص ۳) که سلسله وی به اینقرار ثبت است :



(۲) ملک حسام الدین عوض حسین خلجی که بعد از علاء الدین علی مردان خلجی بلقب غیاث الدین عوض بتخت لکهنوتی رسید ، و از (۶۰۸ تا ۸۶۲۴) حکومت کرده است . صاحب طبقات ناصری از حسن اخلاق وی بسیار صحبت کرده است (۵۱۰ حبیبی) و در لکهنوتی احوال ویرا خرد مشاهده کرده است . بعد از کشته شدن ملک حسام الدین عوض ، ناصر الدین محمود بر لکهنوتی تسلط یافت (طبقات ناصری ۵۰۹-۵۱۳) - لین پول ۳۰۶ - زامباور (۲۲۶) .

۳ در هیچ جا ملک حسام الدین برادر سلطان ابراهیم نیافته نشد . ممکن است که سلطان ابراهیم بن سکندر بن پهللول لودی (که بابر ویرا در جنگ پانی پت بتاریخ < رجب (۸۹۳۲) از بین برد) برادری به این نام داشته باشد .

در زامباور (۲۲۵) هست که ابراهیم چهار برادر داشت ، محمود ، حسین ، اسمعیل و جلال . ممکن است حسین بلقب حسام الدین مشهور باشد .

● (ص ۸۵) ابو الحسن لانگاه : نام در سلسله والیان ملتان نیست . ولی ظاهر است که این ابو الحسن ، از هدین خوانواده لانگاهان ، امیر زاده بود که نامش را قاریخ ضبط نکرده است .
● (ص ۸۵) ملک فخرالدین تورانشاه : از ملک زادگان هند ، معلوم نشد کدام است .
بنام فخرالدین هستند :

(۱) فخرالدین بهمن ملک ولد ملک شمس الدین کرت صاحب هرات بلخ و غزنی (۷۰۵-۸۰۶).
(۲) فخرالدین جوانان ملک پسر غیاث الدین تغلق که بلقب محمد شاه تغلق در سال (۸۲۵) به پادشاهی رسید .

(۳) فخرالدین ملک پوربی پشادشاه بنگاله (۸۳۹) بعد از دو سال پنج ماه در (۸۴۱) از دست ملک علی مبارک کشته شد .

(۴) فخرالدین سلطان پادشاه سونار گاؤن (بنگال) در (۸۵۷) کشته شد .

● (ص ۸۶) شاه عادل : سام میرزا (۲۹) گوید : چند سال سلطنت لار تعلق بدو داشت . پادشاهی خوش طبع کامگار و سروری شجاع و چابک سوار بود . در گیاننداری و شکاراندازی روح بهرام گور از او منفعل ، و در استعمال نیزه و شمشیر ، صد چگون گیو و پوشنگ از وی غنجل . نسب او بگرگین میلاد (یعنی گرگین بن میلاد پهلوان ایرانی - آند راج) میرسد و حالا قریب به سه هزار سال میرسد که ، این دولت در خاندان ایشان مانده . در شهر سنه اثنین و خمسین و قسمائة (۸۹۵۲) (خمسین قسمائة ۸۹۵۰) بدست یکی از مجهولین بزخم کاری کشته شد . این مطلع

از جمله اشعار اوست :

کهن شد قصه مجنون ، حدیث درد من بشنو بهر افسانه، عمر خود مکن ضایع ، سخن بشنو ۱
 ● (ص ۸۹) امیر یوسف : در متن عبارت غلط است و عبارت نسخه (ل) درست تر معلوم میشود و آنست :

— از آن جمله امیر نور سعید امیر الامراء ابوسعید میرزا بوده . و اختیار و اعتبار او در مرتبه بوده که از غایت نخوت و جاه ، امیر سلطان ارغونرا — (که) یکی از امرای ذوی الاقتدار بود — بخود متفق ... الخ — و این همان امیر نورسعید است که در لطائف نامه (۱۱۰) . در شرح حال پسرش محمد صالح است که : امیر نور سعید ۲ ... که جمله الملک و صاحب اختیار در خانه سلطان ابوسعید میرزا بود ، ولی بغایت مردی بد فعل و بد خوی بود — الخ . و در شرح حال نورسعید بیگ آورده است : از خوارزم بود . قوت و لطافت طبع او را از اشارش معلوم میتوان کرد . این مطلع ازوست (۵۲) و همین مطلع آورده است که — روضة السلاطین — دارد .

● (ص ۸۹) امیر محمد صالح : پسر همان نور سعید است که در — روضة السلاطین — به امیر یوسف (بوسعید) یاد شده است . و در لطائف نامه (۱۱۰) است : اما محمد صالح جوانی ملایمست و اطوار او بافعال پدرش نمیتواند . و در طبعش بسی دقت و چاشنی هست و در خط نیز خالی از قابلیت نیست . ازوست این مطلع :

نیم آشفته ، گر پوشید کاکل ، ماه تابانش چه غم ، از تیرگی شب ، چو باشد صبح پایانش

فخری در پایان این ترجمه در لطائف نامه (۱۱۰) از طرف خویش اضافه کرده است که : حضرت میر (علی شیر نوای) در ذکر مشار الیه لطفها نموده اند . اگرچه در اوائل نیک بوده اما اواخر ووش پدریش گرفته . بد فعلی از مردم خوش طبع نیکو نیست . ازوست این مطلع :

چند روزی که ، غمت مونس جاف ، بود مرا خاطر جمع و دل شاد همان بود مرا ۳
 سیزده غزل از امیر محمد صالح — تحفة الحبيب — دارد که اینجا ثبت کرده میشود :

کوهکن شب ، همه شب ، سر بسر خارا داشت حالش این بود ، ولی در دل شیرین جا داشت

۱- نیز رک : هدایت ۱ : ۴۱ - روز روشن ۴۲۰ .

۲- در مجالس النفائس (۲۸۳) امیر سعید نام نوشته شده است . و در جانی دیگر (۲۲۵) شرح احوال ویرا تحت نام — سعید بیگ — آورده است و گوید : لطافت و ظرافت و نزاکت شعر او معلوم است و اخلاق عظیمه و اوصاف جمیله او را بیان حاجت نیست . و این مطلع ازوست : (ما را ...) و قبر او در مرو است .

۳- نیز رک : مجالس النفائس ترجمه شاه محمد قزوینی ۲۸۳ .

حمل لیل، از افسانه مجنون، پسر بود
وامق سوخته دل، در حرم وصل نبود
همه رفتند بخواب عدم و، ساقی عشق
ای که، پرسی خبر (صالح) دیوانه، ز من
آن شوخ بمسا، بر سر بیداد و عتابست
از بعد وفات است، عذاب همه مردم
گه عشو کند با ما و گهی خشم و گهی ناز
(صالح) ز خدا، رفع حجابست مرادت
میان ما، سخن از بساده مصفا فیست
حدیث مهر و وفا، در میان مه رویان
سپه کشیده رسیدی، اگر ز غمزه و کین
مشابه است، بروی تو آفتاب، ولی
عجب مدار که، (صالح) ز عشق، رسوا شد
گر دورم از تو، با تو سوال و جواب چیست
گر دورم از تو، جان مرا راحت از کجاست
از راه معنی، آمده در میان جان
چون جلوه خیال تو در خواب، ممکن ست
گفتی که: (صالح) از الم عشق، فارغ است
هنوز درد تو، در جان بیقرار من است
به ره گذار چو خاکم، چه باشد ارگونی
کسان که، منع کنندم، ز گریه و ناله
کجا که، جلوه کنان دیده ام بتی، از دور
بملک عشق، چو (صالح)، بلند شد نامم
در هجر تو دل، قوت فریاد ندارد
بنیاد مکن جور و جفا، ای مه بد مهر
پهلوی دل، آن دم که، خدنگ تو نشیند
خوبان همه شیرین صفتانند، ولیکن
(صالح)، ز غم و شادی عالم، شده فارغ
اگر بد است و گر نیکوی، گریبان گیر

گرچه آن دل شده، در دشت بلا ماوا داشت
متصل از ره دل، دیده سوی هلا داشت
این زمان، ساغر محنت، بمن شیدا داشت
دیدم از دور، یکی رو بره صحرا داشت
دایم اگر این طور بود، کار خرابست
در زندگی، از هجر مرا عین عذابست
رخساره آن مهر، چه محتاج نقابست
آن نیز، میان تو و مقصود حجابست
کسی که خون نخورد، درمانه مانیت
نبوده است، وگر بوده است، حالانیت
بیا! که قتل مرا، احتیاج اینبانیست
بنفشه موی، سمن روی، سرو بالا نیست
ز عشق ساده رخان، کیست آنکه، رسوا نیست
ور با توام همیشه، مرا اضطراب چیست
ور با توام، در آتش هجرم عذاب چیست
از روی ظاهر، سبب اجتناب چیست
دیوانه جمال ترا، به ز خواب چیست
این سینه پر آتش و چشم پر آب چیست
هنوز سوز تو، در سینه فگار من است
که: این فتاده، هم از خاک رهگذار من است
گیان برند که، اینها به اختیار من است
بسی تسلی دل داده ام، که: یار من است
ز یمن دولت سلطان نامدار من است
فریاد که، این ضعف کسی ییاد ندارد
کان هم، چو جفا های تو، بنیاد ندارد
دل، میل بنظراره شمشاد ندارد
هر کسوه کنسی، حالت فرهاد ندارد
جز با غم او، خاطر خود شاد ندارد
اسیر، حلقه زلف تو ام، بهر تقدیر

وگرنه ، غمزه شوخت ، نمیکند تفصیر
 امید هست که ، آخر همین بود تعبیر
 که هست ، پیشکش مردم فقیر حقیر
 که عاقبت ، بچنین کافری ، شدیم اسیر
 چه باک از تیرگی شب ، که باشد صبح پایانش^۱
 ز بیم آنکه ، ناید بر زمین ناگاه چو گانش
 که چون از خاک برخیزم ، رسد دستم بدامانش
 که غافل عالمی از حال من باشند و حیرانش
 چو (صالح) ، مردم ازلب تشنگی برآب حیوانش
 گذر بکوی تو دارم ، چه نازنین سفر است این
 نشانه طلب است آن ، نتیجه سحر است این
 هنوز در ره عشق تو ، اولین سفر است این
 مران ز خدمت خویشم ، که از بتر ، بتر است این
 بیا بعالم معنی ، که عالم دگر است این
 غم فردا چه محوری ، روز نو و روزی نو
 که خوش آینده بود ، در طلب می ، تگ و دو
 بر ندارد ، ز تو خورشید سعادت پرتو
 که همه حاصل کونین ، نیززد بدو جو
 تا بآن دم ، که رسد کشته عمرش بدو
 بگذر ازین مقام ، چه کار آید این همه
 دور از مقیم وصل و بمحنت قرین همه
 رفته ، دانش و خرد و عقل و دین همه
 کز آب دیده ، گل شده روی زمین همه
 خوانند قدسیان فلک ، آفرین همه^۲
 هرگز این ویرانه ، خالی نیست از دیوانه
 آن چنان کنجی چه یعنی در چنین ویرانه
 خاصه آنکس را که ، باشد شکل محبوبانه
 گفت : میباید مرا از خویشتن بیگانه

در آمدست لپست ، درمیانه جانم
 شبی ، ز لعل تو بوسی ربودم ، اندر خواب
 مگیر عیب ، گرت پیشکش کنم ، جان را
 فسیحه عجیبی داد ، دین ما (صالح)
 نیم آشفته گر پوشید ، کاکل ، ماه تابانش
 دود گوی دلم ، هرجا که چو گانش شود مایل
 گذارش ، بر سر خاک من افتد ، کاش در محشر
 نهانی گوشه چشمی ، طمع دارم ازو ، وقتی
 لب او ، آب حیوانست ، من در ظلمت هجران
 نظر بروی تو دارم ، چه پاک نظر است این
 سحر بیاد تو بودم ، صباح روی تو دیدم
 بجمتجوی تو ، طی کرده ام هزار بیابان
 جفا و جور و ستم ، هر چه میکنی ، بکن اما
 اسیر عالم صورت مباح ، (صالح) نادان
 هر چه داری شب نوروز ، بمی ساز گرو
 قافیایی ، شب نوروز می ، از پا منشین
 سر سالت ! بکش باده ، که تا سال دگر
 قدسی درکش و فارغ بنشین ، از کونین
 خوشه چینی کند ، از خرمن جامی (صالح)
 جور و جفاست کار تو ، ای نازنین همه
 صائیم ، ساکنان دیار وفای تو
 دل در حریم وصل تو ، گم گشت ، و از پیش
 جانان ! منه ز خانه دل ، پای خود ، برون
 (صالح) ، چو این غزل بسراید ، بوصف تو
 هست دایم در دلم ، مجنون صفت دیوانه
 هر که باشد تشنه می ، باید اورا ، از جنون
 از قدمش ، دو دل خود ، حیث میآید مرا
 گفتم : ای جان ! آشنائی با که میخواهد ، دلت

۱- نگاه کنیه ص ۲۰۰ .

۲- از نسخه پاریس گرفته شد .

نیست، (صالح!) جای تو، کاشانه زهد و صلاح
 گرچه در راه تو، از من استخوانی مانده
 خون شده دل از غم و از دیده بیرون آمده
 میتواند بود در محراب مسجد، زان چه غم
 رفت صبر و هوش، اینک دل که از پی میرود
 جان من! باز آ که، شد در ملک تن تاراج هجر
 سوز بین از گریه‌های تلخ من، در جان خلق
 عاقبت در شاعری (صالح) قران خواهد نمود

کنج ویران جای کن، یا گوشه میخانه
 گمراهان عشق را، از من نشانی مانده
 وه که، دل رفتست و چشم خونفشانی مانده
 ابرویت بالای مصحف گر کمانی مانده
 از تو گر مارا همین اشک روانی مانده
 بهر ایشارت، هنوزم نیم جانی مانده
 چیست کز فرهاد و شیرین داستانی مانده
 زانکه سر در خدمت صاحبقرانی مانده ۱

● (ص ۹۰) امیر احمد جامی : امیر احمد حاجی کاشغری متخلص به - وفائی - پسر سلطان ملک ... (رک : مجالس النفائس ۱۱۴ - ۲۸۶)

● (ص ۹۰) امیر سید حسن اردشیر کلانی : رک : مجالس النفائس ۲۷۲-۱۰۲ .

● (ص ۹۰) مولانا حسین واعظ کاشفی : رک : مجالس النفائس ۹۳-۲۶۸ .

● (ص ۹۰) مولانا محمد تبادکانی : رک : مجالس النفائس ۵۴-۲۲۸ .

● (ص ۹۱) امیر علی شیر نوائی : وزیر معروف سلطان حسین بایقرا و شاعر فارسی و ترکی و مصنف و هنر پرور (متوفی ۹۰۶ هـ) . رک : سمدی تا جامی - مجالس النفائس .
 Four studies on the History of Central Asia Vol. III. Mir Ali Sher by Barthold 1962

دیوان ترکی چاپ مسکو (۱۹۶۴ع) و دیوان فارسی چاپ ایران . Ali Sir Nevai
 از Agah Sirri Levend انقره T. D. K. (۱۹۶۶-۱۹۶۸ع) در چهار مجلد
 Ali Shir Nevayi (Hayretul Ebrar) Dr. Muhammed Sabir
 Istanbul 1966.

Ali Sir Nevayi, Ali Nehad Tarlan, Istanbul 1942.

● (ص ۹۳) دریای ابرار : قصیده ایست از شیخ عطار (کشف الظنون ۱ : ۵۲) و از امیر خسرو (مجالس النفائس ۱۸-۲۲-۹۴-۱۹۳-۲۱۵-۲۰-۳۵۸) .

● (ص ۹۴) امیر حسام الدین : در حدود سال (۹۱۱ هـ) حاکم فومس و رشت بود .
 (حبیب السیر ۴ : ۴۸۴ - ۴۸۳)

● (ص ۹۲) امیر خواجه کلان : خواجه کلان بیگ ولد مولانا محمد صدر معتمد خاص بابر پادشاه . در هند همراه بابر وارد شد و بعد فتح هند به قندهار و کابل رفت و آنجا نیابت کرد .
و قتیکه از هند رخصت شد این بیت گفت : (مذكر احباب)

اگر بخیر و سلامت، گذر ز منده کنم سپاه روی شوم، گر هوای هنده کنم
بابر جواب گفت

یوز شکردی بابس کریم غفار پردی سنکا منده و هنده و ملک بسیار
ایسیق لینی غه کرسنکاپو قنور طاقت سادوق یوزینی کورای و سانک غزنی بار

در جواب ، خواجه کلان نیز رباهی نوشت که بر بابر گران گذشت . بعد از چندی خواجه باین مطلع پادشاه را راضی کرد :

ای پادشاه خوبان ! تاکی کنی تغافل یسادی نمیکنی هیچ از عاشقان کابل ۱
بر فوت بابر در مرثیه گفت :

بی تو، زمانه و فلک بیدار، حیف باشد زمانه و تو نباشی، هزار حیف ۲
غزل زیر از — تحفة الحبیب — گرفته شد ۳ :

چشم بیدارم، چو لایق نیست آن دیدار را راضیم از بخت، اگر در خواب بینم یار را
جانب کویش گذر، یک ره خدا را، ای صبا ! شمه از حال دل، آگه کن آن دلدار را
با خیال چشم بیمار تو، مخمورم مدام از می لعلت، علاجی کن من بیمار را
گاه بر رخم زقیان، سوی خود خوانی مرا گاه بر رغمم رعایت میکنی اغیار را
یک زمان چون غنچه از هرخار و خس، دامن کشی باز چون گل، همنشین خویش سازی خسار را
کار تو در حسن، از شیرین و لیلی در گذشت من هم از فرهاد و مجنون، بگذرانم کار را
ای (سپاهی) از ازل کار فلک آمد کژی راست، چون سازد کسی؟ این چرخ کج رفتار را
آمد بهار، و دل نکشاید ز لالهها گویا تهی ست، از می عشرت پیاله

۱- نیز رک : فکر و نظر جنوری (۱۹۶۳ ع) ص ۶۷ مقاله دکتر نذیر احمد .

۲- رک : بدایونی ۱ : ۳۴۱ - اکبر نامه ۱ : ۹۲ - ۱۲۰ - مائر رحیمی ۱ : ۵۰۱ .

۳- تحفة الحبیب نسخه تالپوری همین دو غزل دارد . ریاض الشعرا و مخزن الغرائب شرح حال خواجه کلان در ردیف (کاف) دارد .

۴- این غزل در ریاض حبیب گنج نیز هست . رک : مجله فکر و نظر جنوری (۱۹۶۳ ع)
ص ۶۷ - ۶۸ .

گاهی می شبانه و گه باده صبح
بودند جمع لاله و فرگس، درین چمن
پیران بمکتب تو، ندانند الف ز بسی
بنشین و صبر کن چو (سپاهی) بدرد و غم

مارا شده ز پیر مفان، این حوالها
ناگاه سنگ تفرقه افکنده زالها
طوفان راه عشق قو، هفتاد سالها
کز خوان عشق قوت تو شد، این نوالها

● (۹۵ ص) امیر عبدالکریم : امیر نظام الدین عبدالکریم والی ساری و مازندران در (۸۳۰ هـ) زنده بود . (حبیب السیر ۴ : ۵۷۲ و غیره)

● (۹۶ ص) میرم بیگ والی بلخ : میرم بیگ غالباً پسر ناصر بیگ والی اندجان بود که ذکرش در حبیب السیر (۴ : ۲۶۲) است و معاصر بابر بود .

● (۹۶ ص) میرم خان : اصل بیرم خان خانانان پدر میرزا عبدالرحیم خانانان است . که در شهر پتن (گجرات) در جمعه دهم جمادی الاول (۸۹۶۸ هـ) کشته شد . قاسم ارسلان تاریخ گفت :

بیرام بطوف کعبه، چون بیت احرام
در واقعه، هاتفی پشی تاریخش

در راه شد از شهادتش، کار تمام
گفتا که : شهید شد عهد بیسرام

۸۹۶۸

و بعد چندی بمشهد مقدس در پهلوی باغ مابین نادر مکانی ... دفن نمودند و بنائی ساخته شد که تاریخ است :

سال تاریخش قضا — ایوان بیرم خان — نوشت

۸۹۶۸

برای اشعار (رک : مآثر رحیمی ۲ : ۶۱ تا ۱۰۲ — بدایونی ۳ : ۱۹) دیوان فارسی و ترکی وی از طرف مجلس آسیائی بنگال کلکته به اهتمام E. D. Ross در سال (۱۹۱۰ ع) چاپ شده است . و ده غزل از بیاض حبیب گنج دکتر نذیر احمد در مجله فکر و نظر چاپ کرده است . که بعضی از آنها دیوان چاپ شده هم دارد . (راجع به شرح حال و کتب مراجع رک : مقالات الشعرا ۹۸ تا ۱۰۲)

پسرش عبدالرحیم خان خانان (۹۶۲ - ۱۰۳۶ هـ) نیز شاعر بود (رک : مقالات الشعرا ۲۳۳ تا ۲۴۱) و دخترش جانان بیگم زوجه شهزاده دانیال نیز شعر گفته است . مثلاً :

۱- خواجه کلان سپاهی تخلص میکرد . -- تحفة الحبیب -- نسخه استاد فرخ مشهدی چهار غزل بتخلص سپاهی قندهاری دارد (مقاله تحفة الحبیب آقای گلچین معانی در نشریه فرهنگ خراسان خرداد ماه ۱۳۴۳)

خیز تا ره بره گذار کنیم خویش را چشم انتظار کنیم
ز راه امن، سلامت کسی باو نرسد غبار تا نشود، خاک پا باو نرسد
(بزم تیموریه ص ۴۴۲ بحواله مرآة العالم ورق ۳۷۵)

● (ص ۹۶) شاه حسین نکدوی: از امرای میرزا شاه حسن ارغون بود، که برایش در تاریخ سند میر معصوم هست: به حدت طبع و جسودت ذهن و مکارم اخلاق و محاسن آداب سرآمد فضلی زمان خود بوده، و در فن شعر و تاریخ مهارتی کامل داشت. (۲۰۶ - ۱۹۰ - ۱۹۳ - و ۳۱۰).

میر معصوم - روضه السلاطین - را تالیف شاه حسین نکدوی نوشته است و همین اشتباه را مورخین و نویسندگان ما بعد نیز تکرار کرده اند.

● (ص ۹۶) امیر شاه شجاع ارغون: شاه شجاع لقب نام شاه بیگ پسر امیر ذوالنون ارغون صاحب افغانستان کنونی (۸۸۴ - ۹۱۳ هـ). بعد از کشته شدن امیر ذوالنون ارغون در جنگ شیبانی (۹۱۳ هـ) شاه بیگ بر کابل قندهار بست و زمین داور جانشین پدر گردید. و وقتی که آن سرزمین در تصرف بابر پادشاه آمد، شاه بیگ از آنجا به سند رسید و آنجا تسلط یافت که تاریخ آنست:

خرابی سند

۸۹۲۷

در سال آئنده بتاریخ ۲۲ شعبان در موضع اگهم زندگانی را پدرود گفت. تاریخ شد:

شهر شعبان

۸۹۲۸

در تاریخ سند میر معصوم است که: نعمش ایشان را به بکهر ارسال داشتند و بعد از سه سال (۸۹۳۰ هـ) قاپوت شاه بیگ را به مکه فرستادند و در جنة العمل دفن نموده عمارت عالی ساختند. در عنفوان شباب بتحصيل کمالات علمیه و آداب اشتغال داشته، خلاصه اوقات بمبادات و طاعات بسر برده. در مبادی احوال - که در ملازمت والد خجسته مال خود، بدارالسلطنة هرات بود - همواره به مجلس علما میرسیده، و در هفته دو نوبت علما را بمنزل میطلبید. و از نتایج طبع شریفش - شرح کافی - و - حاشیه شرح مطالع - و - حاشیه شرح فرایض میر شریف - و حاشیه بعضی رسائل دیگر، نیز میان مردم مشهور است (۱۲۷ - ۱۲۸). (برای شرح حال مفصل رک: تاریخ سند میر معصوم (۸۰ تا ۱۲۸) تاریخ طاهری - بیگلرنامه - ترخان نامه - و مقدمه آن از راقم الحروف - حواشی راقم الحروف بر مکلی نامه - بابر نامه - حبیب السیر جلد چهارم).

شاه حسن ارغون: در دیساجه (ص ۲) اسمش - شاه حسین - غلط درج شده است. نام

وی شاه حسن ارغون است که خود مؤلف نیز در شعر (ص ۱۰۲) آورده است :
 جمشید عهد شاه حسن ، کز بهار عدل هر دم بنو ، جهان کهن را جوان کند
 در یک غزل (ص ۱۵۴) آورده است :

لطف خدای شاه حسن ، آنکه بر سرش خورشید گوهر است که او را برافسر است
 در — صنایع الحسن — دارد :

رشک جم و فریدون ، نقدشجاع و ذوالنون چشم و چراغ ارغون ، شاه حسن خصایل
 شاه جهانگیر هاشمی در — مظهر الاثار — گوید :

شاه حسن خسرو و شیرین سخن انبیا لله نبی — انبیا حسن
 حیدر کلوج در قصیده دارد :

به که برد بر زبان ، نام سپهر آستان شاه حسن ، در جهان شهره بخلق حسن
 آئینه مهر را ، بهر عروس جهان صیقلی صبح ساخت پاک بوجه حسن
 میر علی رضا آگاه دارد :

خلق حسن از نقش جبینت روشن زبید بولائی — علیت نام حسن
 در کتیبه جامع فرخ قته است :

بدور شاه عادل آن حسن خلق و حسین آئین که آمد خنگ گردون با وجود سرکشی رامش

در تاریخ سند میر معصوم هم شاه حسن است . ولی بعض مؤلفین از اشتباه بنام شاه حسین نیز یاد کرده اند مثلاً : همایون نامه — ذخیره الخوانین — تذکرة الامرا کیولرام و تحفه سامی . قوله وی در سال (۸۹۶هـ) و وفات بتاريخ ۱۲ دوشنبه ربیع الاول (۹۶۲هـ) بوقت عصر در موضع حل پوتره (سنده) است . نفس ویرا در تته در حویلی میر احمد ولی — که بر کناره دریا واقع شده بود — بطریق امانت سپردند . بعد ازان عمارتی در کوه مکی (گورستان قدیمی سنده متصل تته) مهیا نمودند ، بعد از سه ماه ازان منزل برداشته مدفون گردانیدند و بعد از دو سال ازانجا انتقال نموده بمکه مبارکه ، در جنب قبر والدش شاه بیگ سپردند ، و در مکه معظمه عمارتی خوب بنما نمودند و این عمارت مشهور است (تاریخ سند میر معصوم ۱۹۲-۱۹۴) .

میر معصوم دارد : از آوان صبا بتحصيل علم مشغول میبود ، و همتش همواره بر استفاده و استفاضه علوم مشغوف . در علم منقول مهارتی تمام داشت . باوجود تقلد قلاعه حکومت ، هر سبق که میخواند ، آنرا بفارسی تقریر نموده ، در قید کتابت میآورد . و کاتب (میر معصوم) قریب ده جزو — که میرزا موی الیه بدست خط خود ، بعضی سبقهائی خود را ، فارسی تقریر نموده تحریر کرده بود — هر کتب خافه قاضی دته سیوستانی دیده بود میرزا اشعار را نیکو میفهمید و گاه گاه از نتایج طبع او ابیات موزون سر میزد . — سپاهی — تخلص میکردند . چنانچه راقم حروف بعضی ازان بدست خط او یسافته بسود در اوائل حال از قندهار در ملازمت

فردوس مکانی بابر پادشاه در کابل مشرف گشته ، دو سال در ملازمت پادشاه گذرانیده در مدت حیات دو منکوحه در سلک ازدواج کشیده . یکی ماه بیگم بنت میرزا مقیم ارغون — که هم حقیقی او بوده — ازو دختر داشته چوچک بیگم که در حباله نکاح میرزا کامران بوده ... ماه بیگم سابقا در نکاح قاسم کوکه بود ... بعد از فوت میرزا شاه حسن در حباله نکاح میرزا عیسی ترخان در آمد و مدتی با او بسر برده . بعد از فوت میرزا عیسی (۸۹۷۳) ... بواسطه مخالفت نمودن به میرزا مهد باقی (پسر و جانشین میرزا عیسی) محبوس گردیده ، در قید حبس روی به عالم عقبی نهاد . و زن دیگر گلبرگ بیگم بنت امیر خلیفه (تاریخ سند میر معصوم ۱۹۲ - ۱۹۶) (برای شرح حال رک : تاریخ سند ۱۴۱ تا ۲۰۶ ، تاریخ طاهری ، بیگلر نامه ، ترخان نامه ، حبیب السیر ، بابر نامه ، مکی نامه ، و مقدمه راقم الحروف بر مثنوی مظهر الاثار . و راجع به علما و مشاهیر عهد شاه حسن رک : تاریخ سند میر معصوم ۱۹۶ تا ۲۰۶ و ۲۳۷ تا ۲۴۱ - و مقالات الشعرا ۲۷۱ تا ۲۸۹) شاه جهانگیر هاشمی مثنوی مظهر الاثار را بنسبام وی موشح کرده است . حیدر کلچ هسروی قصائده در مدح وی سروده است که یکی اینست :

چهره ز ساغر نمود ، یوسف گل پیرهن
دامن افلاک را ، پر ز حقیق یم
بر زبر کوه زد ، خیمه زرین رسن
مه ، ز پس سر فگند ، گیسوی عنبر شکن
باد سحرگه بریخت ، برگ گل از نسترن
بود اگر شبنمی ، ریخت ز برگ سمن
مایه دل بیستون سوخته بر کوه کن
صیقلی صبح ساخت ، پاک بوجه حسن
یا پنی تیر شهاب ، ساخته از زر مجن
از پنی بزم تو چيست ، این همه شمع و لکن
کی بود این گفتگو ، درخز احوال من
در همه چیزی که هست داخل سر و علن
شاه حسن در جهان شهره بخلق حسن
اختر گردون سریر ، ماه سپهر انجمن
داد ده جـم نشان ، رستم لشکر شکن
صاحب سیف و قلم ، حامی دار و رسن
تیغ تو خارا شکاف ، تیر تو مرد شکن
روز و شب از مهر و ماه ، بارکش و بلعزن

پرده ز رخ بر گرفت ، لعبت سیمین بدن
دیدم گردون بریخت اشک شفق گونه ، ساخت
خسرو خاور رسید ، صبحدم از گرد راه
صبح ، چو مشاطگان ، طره مه تاب داد
نسترن از برگ ساخت ، چتر زمرد سفید
شد ز تب و تاب مهر ، روی فلک خوفشان
آتش موسی نمود صبحدم از کوه طور
آئینه مهر را ، بهر عروس جهان
بسته فلک بر میان ، قرص زر جعفری
گر نفروزد چراغ ، مشعله دار فلک
من که ، سراسر سخن ، در صفت خور نهم
از همه کاری که کرد ، دل بجهان اختیار
به که پرد بر زبان ، نام سپهر آستان
شمع منور ضمیر ، غیرت مهر منیر
باعث امن و امان ، صاحب دوز زمان
هم بشجاعت علم ، هم بسخا و کرم
بزرگوی مصاف ، آمده بسی کذب و لاف
بختی گردون کشد ، بهر کمین خدامت

فطرت احباب تست ، لایق جیاه و جلال
 از پس حشمت خدا ، داده سلیمانیست
 ای حبش و زنگبار ، هندوی هندوی تو
 هم ز کمر بستگان ترک و خطا و ختن
 با تو ز احوال خود ، یک دو سخن میکنم
 یک نفس ، از لطف کن ، گوش بر احوال من

عشق و ملامت مرا ، راه غریبی نمود
 ز آتش هجران ، مرا بسود بدل داغها
 بسا غم هجران یار ، عمر چسان بگذرد
 کس چو من ناتوان ، دور مباد از وطن
 باز زر ، تازه شد ، این همه داغ کهن
 خسته دلی را که ماند ، جان جدا از بدن

مطلع

آه جهانسوز عشق ، سوخت سراپای من
 شوق وصالم ربود ، این غزلم رو نمود
 وز دل و جان شعله زد ، آتش آن سیمتن
 شب چو ز هجران فزود ، درد من ممتحن

مطلع

ای خجل از عارضت ، برگ گل و نسترن
 پیش خطت چون کسی ، دم زند از مشکناپ
 بخت بلند اخترت ، پایه بگردون رساند
 خوش دم صبحی بود ، کز سر مهر افگند
 تازه ره دلبری سرو خرامان تو
 غنچه و سوسن ترا ، دیده و بکشوده اند
 هست چو (حیدو) مرا ، ذوق دعاگویت
 تا دهد از روی مهر ، مشعل مه ، روشنی
 ای خجل از عارضت ، برگ گل و نسترن
 پیش خطت چون کسی ، دم زند از مشکناپ
 بخت بلند اخترت ، پایه بگردون رساند
 خوش دم صبحی بود ، کز سر مهر افگند
 تازه ره دلبری سرو خرامان تو
 غنچه و سوسن ترا ، دیده و بکشوده اند
 هست چو (حیدو) مرا ، ذوق دعاگویت
 تا دهد از روی مهر ، مشعل مه ، روشنی
 کوکب بخت ترا ، هیچ زوالی مباد
 وی ز خطت منفعل ، نافه مشک ختن
 با رخت از آفتاب ، کیست که گوید سخن
 تافت بر اهل جهان ، همچو سهیل از یمین
 سایه بر اطراف باغ ، سرو گل و نارون
 گشته بجلوه گری ماییل طرف چمن
 این ، بشنایت زبان ، و آن ، بدعایت دهن
 شاید اگر بر دعا ختم نمایم سخن
 تا بیه و مشتری ، ماه شود مقترن
 شمع مراد تو باد ، دور ز باد محن

اشعار شاه حسن ارغون ، که -- روضة السلاطین -- دارد ، به همین ترتیب در -- خلاصة الاشعار --
 (پتنه ورق ۳۲۰ ب) ثبت است ۱ . و در -- تحفة الحبيب -- نسخه پاریس غزلی زیر بنام
 -- حسن شاه -- درج است و مطلع آن در -- حدیقة غلبا ۲ -- بنام شاه حسن ارغون سپاهی ثبت است :
 دل دیوانه ، چنان در خم زلف تو ، نشست
 خلق گویند : درین شهر مسلمانی نیست
 که بزنجیر ، بجای دگرش ، نتوان بست
 روی چون قبيله نما تا همه گویند که هست

۱- دوست عزیز دکتر نذیر احمد از علی گره اشعار ارسال فرموده اند و بنده از لطف ایشان بسیار
 متشکرم .

۲- ص ۸۸ ذخیره سندهی ادبی مورد حیدرآباد سند .

گفته: بی رخ ما حال تو، چون است؟ مپرس آنچه، شبها گذرد، در دل خورشید پرست
 سر پشایت نهم، از زلف بدستم فرسد هر کجا بر نتوان جست فرو باید جست
 گرچه، صد چاک شد از هجر رخت، دامن گل دامن وصل تو نگذاشت (حسن شاه) ز دست
 غزل زیر در -- تحفة الحبيب -- (نسخه تالپوری) بنام سپاهی است، معلوم نشد که این
 سپاهی شاه حسن است یا خواجه کلان سپاهی قندهاری است:

هر که در سلسله، دست تمنا زده است دل ما، دست دران زلف سمن سا زده است
 بسی گل روی تو، امسال ریاحین چمن ز آه سردم، همه پژمرده و سرما زده است
 نه گل ست، آنکه شگفت ست درین باغ بهار شعله روی تو، آتش بچمنها زده است
 لاله، با داغ دل و خون چگر، فصل بهار چون (میهایی) علم خویش بصحرا زده است
 بیت زیر در بیاض باسط (۱۳۸ ب دانشگاه پنجاب) بنام شاه حسن ثبت است:

دامن بمیان بر زده جانانها ام امروز من بنده آنطور یتیمانه ام امروز
 بیت زیر را تقی اوحدی بنام شاه حسن ثبت کرده است. امیر علی شیر با نام مغفور جی بیگ ضبط
 کرده و سام میرزا (۳۰۹) بنام بیانی بحرآبادی آورده است:
 بمسجدی که روم، در فراق دلبر خویش بهانه سجده کنم، بر زمین نهم سر خویش
 اشعار که در -- روضه السلاطین -- ثبت است از غزل دوم یک بیت -- خلاصه الاشعار --
 زیاده دارد:

اگرچه، سرو سببی خاست در چمن، بسیار ولی، یکی نه چو قد تو، نازنین برخاست
 در غزل سوم، بیت چهارم -- خلاصه الاشعار -- به این قرار دارد:
 ز آفتاب (تف) من، مگر حجاب نمود وگر نه، پرده چرا پیش آفتاب انداخت
 در غزل پنجم، بیت سوم در -- خلاصه الاشعار -- به این صورت است:

سبزه در گلزار حسنت است، خیز ای سرو ناز! جلوه کن هر جانب و در عالم افکن رستخیز
 غزل دوم -- مقالات الشعرا -- آورده است (رک: تحت سپاهی)
 دو رباعیات زیر در یک جنگ ثبت است، که دیگر هیچ جا بنام شاه حسن دیده نشده:

خورشید مهدی، که خود نور خداست هر نور که هست، پیش این نور فناست
 گر سایه نداشت نور پاکش، چه عجب بسی سایه، نور بمال پیداست
 پیغمبر ما، که حق سایه اوست مهرج، نشان کمترین پایه اوست
 گر سایه نداشت، نور پاکش امروز فردا که هست، هر که در سایه اوست

۱- ریاض الشعرا نسخه خطی (ذخیره راقم این سطور) نیز این بیت بنام شاه حسن دارد.

۲- مجله الرحیم حیدرآباد سند اپریل (۱۹۶۸ع) ص ۸۰۷.

- (ص ۱۰۵) قصیده ساقیا برخیز: این قصیده فخری را صاحب — خلاصه اشعار — ثبت کرده است، و بیت زیر بعد از بیت دوازدهم زیاد دارد:
- آب از تندی بهمن ترق می‌نا بست آتش از لشکر وی شد بحصار منقل
- و بیت آخر که در — روضة السلاطین — هست خلاصه اشعار ندارد.



- (ص ۱۱۲) جلال الدین محمد اکبر پادشاه: بن همایون پادشاه. جلوس جمعه ۳ ربیع الثانی (۸۹۶۳) انتقال بروز چهار شنبه دوازدهم جمادی الآخر (۸۱۰۱۴) (شمس) ۱.

- (ص ۱۱۲) مهرداد علیا حضرت مام بیگم: یعنی مام انگه، دایه اکبر پادشاه که اکبر اورا مادر میگفت و با وی علاقه فراوان می‌داشت و گفته او را بهیچ وجه رد نمی‌کرد. دو پسر داشت ادم خان و باقی خان (ماثرلارا ۱: ۶۷-۳۹۳ -- آئین اکبری ۱: ۲۸۰-۲۸۱). مام بیگم بتاریخ ۲۷ شوال (۸۹۶۹) (اکبر نامه ۲: ۱۳۵ - بدایونی ۱۴۸ - اقبال نامه جهانگیری ۲: ۱۸) یاد در سال (۸۹۷۰) (طبقات اکبری ۱: ۲۵۷ - فرشته ۱: ۲۵۲) از صدمه کشته شدن پسرش ادم خان، در دهل فوت شد، و پسر و مادر هر دو را نزد قطب منار در مقبره خاص که اکبر برایش بنا کرد، مدفون شدند. این مقبره بنام — بهول بهلیان — معروف و موجود است (آثار صنادید سرسید باب سوم ۵۲).

مام بیگم سخی و غیبه بود. در دهل مدرسه و مسجد خیرالمنازل در سال (۸۹۶۹) بنا کرد. (رک: برای کتیبه آثار صنادید باب سوم ۵۳-۵۹ کتیبه شماره ۳۶ و مفتاح التواریخ ص ۱۷۱).

- (ص ۱۱۵) جنت مکانی میرزا حسن شاه: ارغون (رک: ص ۲۸۴ کتاب حاضر).

- (ص ۱۱۵) حاجی بیگم: مام بیگم معروف به حاجی بیگم زوجه قاسم ککوک و شاه حسن ارغون و میرزا عیسی ترخان. دختر محمد مقیم بن امیر ذوالنون ارغون (عم حقیقی میرزا شاه حسن

۱- هر جا که در پایان عبارت (شمس) ثبت است، آن عبارت نوشته شادروان حکیم شمس الله قادری است.

ارغون) سلسله حاجی بیگم به قرار زیر است :

محمد مقیم ۱ بن امیر ذوالنون ارغون

وفات (۹۱۳ یا ۹۱۴ هـ)

حاکم کابل . با دختر الخ بیگ

بن سلطان ابو سعید در کابل

(۹۰۸ هـ) ازدواج کرد



حاجی ماه بیگم ۲

از بطن ظریف خاتون

در زندان محمد باقی میرزا (بعد ۹۰۵ هـ)

فوت شد . یکی بعد دیگر سه

هقد کرد



(۳) میرزا عیسیٰ ترخان

(۹۶۲-۹۰۳ هـ)

جانشین شاه حسن ارغون

اولاد نکرد

(۲) شاه حسن ارغون

(۹۶۲-۹۲۸ هـ)

اولاد نکرد

(۱) قاسم کوکه ۳

↓

ناهید بیگم ۳

بایر اورا به حب علی خان

برلاس وصلت کرد



رایحه بیگم

زوجه میرزا نجابت خان

وبعد از تفریق با میرزا

باقی (۹۰۳-۹۹۳ هـ)

پسر میرزا عیسیٰ ترخان

هقد بست

۱- حبیب السیر ۴ : ۲۹۳ - ۳۹۰ ، تاریخ سند میر معصوم ۹۸ - ۱۰۳ ، مآثر رحیمی ۱ : ۲۸۳ .

۲- تاریخ سند میر معصوم ۱۰۵ - ۱۹۵ ، همایون نامه گلبدن بیگم ۲۵۹ .

۳- تاریخ سند میر معصوم ۱۰۳ - ۱۴ - ۱۹۶ ، همایون نامه ۲۶۸ . نیز رک : ترخان نامه

و شجره F و G و H و مکمل نامه ص ۳۸۶ .

● (ص ۱۱۸) حضرت عائشه صدیقه رضه : ام المومنین وفات (سه شنبه ۱۷ رمضان ۵۸هـ).

● (ص ۱۱۹) حضرت خیرالنسا فاطمة الزهرا رضه : وفات (شب دوشنبه ۳ رمضان ۱۱۱هـ)
در روضه الاحباب (طبع لکهنو ۱۲۹۷هـ ص ۵۶۶) هست : گویند فاطمه زهرا مطهره علیها التحیه و
الرضوان بزیارت پدر بزرگوار آمد و قبضه از خاک آنحضرت برداشت و بر چشمان خود نهاد و
گریه آغاز کرد و گفت :

ماذا علی من شمم تربت احمد ان لا یشم مدی الزمان غوالیا
صحبت علی مصائب لوانها صحبت علی الایام حزن لیالیا

و بعضی اهل سیر برآند که : قایل شعر ، امیر المومنین است ، و فاطمه آن را در وقت زیارت
پیغمبر صلی الله علیه وسلم خوانده . و از جمله مراثی که منسوب است بفاصله این دو بیت است :

نفسی علی زفرائها محبوسه بالیتها خرجت مع الزفرائ
لا بعد خیرک فی الدنیا و انما ابکی مضافة ان تطول حیاتی

(شمس)

● (ص ۱۲۰) مهستی : (مجالس النفائس ۳۲۷-۳۵۰) دولت شاه ، هفت اقلیم و غیره .
دیوان مهستی چاپ آقای طاهری شهاب تهران (۱۳۳۶هـ) و مجله ایران شهر (۱۳۴۰هـ) شماره اول
ص ۵ - شماره هفتم ص ۲۰۱ - تذکرة النسا ص ۳۶ - اختر تابان ص ۴۰ و حدیقه عشرت ص ۴۹ .

● (ص ۱۲۱) شاها فلکت : در زمان امیر شیخ ابو اسحق اینجو بلبل کیکر (؟) شاعر
بود این رباعی گفت :

شاهای فلکت بخسروی تعین کرد وز بهر تو، اسپ پادشاهی زین کرد
تا در حرکت ، سمند زرین رخ تو بر گل نهد پای ، زمین سیمین کرد

(عصر حافظ ص ۱۲۳)

● (ص ۱۲۱) پادشاه خاتون : صفوة الدنيا والدین پادشاه خاتون بنت قطب الدین محمد
سلطان . از سلسله قراخانیان کرمان سوم فرمانروا بود و (۶۵۰ تا ۶۵۵هـ) حکومت کرده است .
دو پسر و چهار دختر داشت : (۱) حجاج سلطان (۲) سیورغتمش سلطان (۱) پادشاه خاتون
(۲) ترکان خاتون (۳) اردو قتلای (۴) بول قتلای . پادشاه خاتون را مانند پسر تربیت کرد و بطور
پسر میداشت و او را به این جهت سلطان حسن شاه میگفتند . و ابقاخان او را در عقد پسر خویش
گیخاتو آورد . وقتیکه گیخاتو بر سریر سلطنت آمد (۶۹۰ - ۶۹۴هـ) پادشاه خاتون در سال
(۶۹۱هـ) سیورغتمش (مقتول ۲۷ رمضان ۶۹۳هـ) را از تخت کرمان بر داشت و کرمان را
در تسلط خود گرفت .

وقتیکه بایدو در سال (۶۹۴هـ) بتخت رسید ، پادشاه خاتون در شوال (۶۹۴هـ) از دست مردمان
سیورغتمش کشته شد (شمس) رک : سمط العللی ۷۹ - ۷۰ ، نتائج الافکار ۶۱۲ ، صبح گلشن ۱۴

روضه الصفصا جلد چهارم ، حبیب السیر جلد سیوم جز دوم ، آتشکده ۳۶۵ ، اخترتابان ۱۶ ، تذکرة النساء ۲۰ ، حدیقه عشرت ۱۱ .

صبح گلشن (ص ۱۴) و اخترتابان (ص ۱۶) او را تحت — خاتون — آورده اند ، و آتشکده (۳۶۶) و نتائج الافکار (۶۱۲) بنام — لاله خاتون کرمان — یاد کرده اند . سمط العللی و دیگر تذکرها اشعار زیر دارند :

هر چند که فرزندی الخ سلطانم	یا میوه بستان دل ترکانم
میخندم از اقبال و سعادت ، لیکن	میگیریم ، ازین غربت بسی پایانم
سببی که ز هست تو نهانی رسد	زو بسوی حیات جوادانی رسد
چون ناردلم بخندد ، از شادی آن	کز دست و کف تو دوستگانی رسد
من آن زخم ، که همه کارمن ، نکوکاریست	بزیر مقنعه من ، نشئه کله داریست ۱
نه هر زنی ، بدو گز مقنعه است ، کدبانو	نه هر سری ، بکلاهی سزای سرداریست
بهر که مقنعه بخشم از سرم گوید	چه جای مقنعه قاج هزار دیناریست
من آن شهم ز نژاد شهبان الخ سلطان	ز ما بزند ، اگر در جهان ، جهان داریست ۲
جمال و سایه خود را ، دریغ میدارم	ز آفتاب ، که آن کوچه گرد ، بازاریست ۳
بس غصه ، که از چشمه نوش تو رسید	تا دست من امروز ، بدوش تو رسید
در گوش تو ، دافهای در ، میبینم	آب چشم ، مگر بگوش تو رسید ۳

وقتیکه مفتاح دروازه های شهر کرمان به غازان فرستاده ، این شعر نوشت :

تسا چند ، بیم جان مدارا کردند تسلیم شدم ، نهم قضا را گردن ۴

● (ص ۱۲۲) جهان خاتون : معلوم نشد که این شاهره کیست ؟ در تذکرة النساء (ص ۲۳) هست : که بیت زیر عبید زاکانی برای جهان خاتون گفته بود :

گر غزلهای جهان خاتون به هندوستان فستد
روح خسرو هم حسن گوید که : این کسی گفته است

همین عبارتی که در متن است ، در روز روشن ۱۵۹ ، تذکرة النساء ۲۳ ، اخترتابان ۱۲ ، حدیقه عشرت ۱۴ دارد . نیز رک : دولت شاه ۲۸۹ .

آقای مشیر سلمی (۱ : ۱۶۵) نوشته است : جهان خاتون در سده هشتم میزیسه و بقرینه

۱- دو شعر ازین در متن — جواهر المعجایب — است ص ۱۲۱ و در سمط العللی بجای (مسافران هوا) (مسافران صبا) است .

۲- تا اینجا در سمط العللی است ص ۴۰ - ۴۱ . ۳- این شعر در نتائج الافکار است .

۴- سمط العللی ۶ - رک : برای شرح حال سمط العللی ص ۴۰ تا ۴۹ .

شوهر او و دانشمندان زمان وی، پیش از سده هشتم و بعد تا نخستین نیمه سده نهم، زنده بود . و بنوشته کتاب (از سده تا جامی ص ۳۱۶) نسخه دیوان او نزد ادوارد برانثون بوده، و شاد روان استاد نقیسی نیز نسخه از آنرا در کتابخانه فرانسه دیده است .

● (ص ۱۲۲) عبید ذاکانی : خواجه نظام الدین عبیدالله ذاکانی قزوینی (موفی ۸۷۲هـ).
تالیفات وی : موش و گربه ، مثنوی عشاق نامه ، اخلاق الاشراف ، ده فصل ، دلکشا ، صد پند .
دیوانش با مقدمه محققانه شادروان آقای عباس اقبال در (۱۳۴۱هـ) چاپ شده است . کلیات عبید ذاکانی بار سوم با همان مقدمه عباس اقبال باهتمام پرویز اتابکی در تهران چاپ شده است . در هند نیز بتصحیح سید یوشع در مدراس (۱۹۵۲ع) بچاپ رسیده است .

● (ص ۱۲۲) شاه ابو اسحق اینجو : صاحب شیراز و فارس (رک : کتاب حاضر ص ۲۵۵) .

● (ص ۱۲۳) خواجه قوام الدین : وزیر شاه ابو اسحق اینجو ، بر وفاتش خواجه حافظ دارد :

سرور اهل غنائیم شمع جمع انجمن	صاحب صاحبقران حاجی قوام الدین حسن
هفت صد و پنجاه و چهار از هجرت خیر البشر	مهر را جوزا مکان ماه را خورش و وطن
سپاس ماه ربیع الاول ، اندر نیم روز	روز آینه بحکم کردگار ذوالمنن
مرغ روحش ، کان همای آسمان قدر بود	شد سوی دار بهشت ، آزاد ازین دار سخن

دولت شاه بجای قوام الدین حسن ، نام خواجه امین الدین ثبت کرده است ، که آنهم وزیر شاه ابو اسحق اینجو بود و حافظ برای وی دارد :

دگر بقیة ابدال شمع امین الدین که یمن همت او ، کارهای بسته کشاد
و در همین قطعه حاجی قوام را نیز یاد میکند :

دگر قویم چو حاجی قوام دریا دل که نیک نام ، ببرد از جهان ، به بخشش و داد

● (ص ۱۲۳) خدای جهان را : دولت شاه (لاهور ۱۶۵) این قطعه مطایبه آمیز را آورده است و همین قطعه در مقدمه منتخب الطایف عبید ذاکانی نیز است .

● (ص ۱۲۴) بی بی حیات : بقول روز روشن : حیات شیرازی (۱۸۵) زوجه خواجه قوام الدین وزیر مله کور . در اختربانان بعد از بیت (هر که ...) این بیت ثبت است :

جهان خوشست ولیکن حیات میباید اگر هیات نباشد جهان چه کار آید

و غزل که در --جواهرالمجایب-- بنام حیات هروی ثبت است (رک : ص ۱۲۸) اختربانان (ص ۱۴) به این حیات منسوب کرده است . در حدیقه عشرت (ص ۱۷) به اندک تغیر همان عبارت و بیت

است که -- جواهر العجایب -- دارد . میسر سلمی حیات خانم همسر شاه اسمعیل صفوی را تحت حیات شیرازی آورده است (۱ : ۱۷۲) .

● (ص ۱۲۴) بی بی مهری : صاحب نتائج الافکار (۷۰۳) بجای گوهر شاد ، منسوب به نورجهان بیگم کرده است ، و واقعه حکیم که در -- جواهر العجایب -- بسلطان مسعود منسوب است ، آنرا نیز نوشته است که : مهری بفرموده بیگم نورجهان شوهر را بالا طلب کرد . بیت زیر در نتائج الافکار (۷۰۳) بنام مهری ثبت است :

خواستم ، سوز دل خویش ، بگویم با شمع داشت او خود بزبان ، آنچه مرا در دل بود
مراة الخیال (۳۳۴) غزل که بیت بالا دارد ، بنام مهری آورده است :

حل هر نکته ، که بر پیر خرد ، مشکل بود آزمودیم ، بیک قطره می حاصل بود
گفتم : از مدرسه پرسم ، سبب حرمت می در هرکس که زدم ، ببخود و لا یعقل بود
خواستم ، سوز دل خویش ، بگویم با شمع داشت او خود بزبان ، آنچه مرا در دل بود
در چمن ، صیعدم از گریه و از زاری من لاله سوخته خون در دل و پا در گل بود
آنچه ، از بابل و هاروت روایت کردند سحر چشم تو ، دیدم بهمه شامل بود
دولتی بود ، تماشای رخت ، (مهری) را حیف صد حیف که ، این دولت مستعجل بود

مراة الخیال همان قصه نورجهان بیگم و مهری و حکیم آورده است که نتائج الافکار دارد . و حسینی (۳۲۳) و شمع انجمن (۲۴۹) نیز آورده اند . روز روشن (۶۶۵) دارد که : مهری هروی زن از قوم جلایر و زوجه کریم خان وکیل السلطنة ایرانست و این زن را در آفتاب عالمتاب است که : وی ، بوجه پیری و ضعف شوهر خود ، با شاهرخ میرزا پنهان سری داشته ، و چون شوهرش برین امر آگاه شد او را محبوس نمود ، وی از محبس ، این دو رباعی بشوهر خود نوشت :

شه کننده فساد سرو سیمین تن را زین واقعه ، شیون است مرد و زن را
افسوس که ، در کنده نباید کردن پائیکه ، دو شاخه بود ، صد گردن را
در خانه تو ، آنچه مرا شاید ، نیست بسندی ، ز دل رمیده بسکشاید نیست
گوی : همه چیز دارم ، از مال و منال آری ! همه هست ، آنچه باید نیست
شوی زن نوجوان اگر پیر بود چون پیر بود همیشه دلگیر بود
آری مثل است اینک ، گسیند زنان در پهلوی زن ، فیر به از پیر بود
گفتم که : مرا از نظر انداخته گفشا که : بسمهر دگران ساخته

۱- این اشعار آتشکده (۳۶۶) بنام مهری هروی آورده است و دیگر اشعار هم .

۲- این ابیات در آتشکده بنام مهری هروی است . میسر سلمی ۲ : ۲۴۹ .

گفتم که : ترا شناختم ، بیمهری
هرگز کامم ، ز خفت و خوابم ندهی
من تشنه لب و تو خضر و قتم گوئی
طفلی اشکم ، مدام در نظر است
میسرود یار و مدعی از پی
آن خال هنرین ، که نگارم بر رو زده
قصاص وار مردم چشمم بچایکی
در کوزه آب پیش لبش چکی است
عشاق سربسر ، همه دیوانه گشته اند

گفتا که : مرا هنوز نشناخته
شب با تو سخن کنم ، جوابم ندهی
از بهر خدا ، چه شد که آیم ندهی
چه توان کرد ، پاره جگر است
خوب و زشت زمانه ، در گذر است
دل میبرد از آنکه بوجهه نسو زده
مژگان قناره کرده و دلها بر رو زده
ورنه ز دسته ، دست چرا در گلو زده است
تا او ، گره بسلسله مشکبو زده

مهری که زن خواجه عبدالعزیز بود آنرا نیز صاحب روز روشن در یک سطر آورده است .
در اصل مؤلفین تذکره :

(۱) مهری زوجه حکیم عبدالعزیز و مصاحب گوهر شاد بیگم

(۲) مهری مصاحب نورجهان بیگم و

(۳) مهری زوجه کریم خان زند را باهم خلط ملط کرده اند . ۲

مهری که صاحب -- جواهرالمعایب -- آورده است همانست که هم صحبتی گوهرشاد آغا بود .

● (ص ۱۲۲) گوهر شاد بیگم : همشیره امیر قرا یوسف صاحب آذربایجان (۹۰-۸۰۲) و همسر شاه رخ میرزا (۸۰۷ - ۸۵۰) در رمضان (۸۶۱) وفات یافت و در هرات دفن شد . بر قبرش این کتیبه است :

هذا مشهد من وفقهما الله تعالى للجمع
بین سلطنة الدنيا و سعادة الاخرة
و بقی عمل وجه الارض من همتها
المالية فی طرق الخیر آثار عظيمة
بماهرة و هی المهد العليا والسترا العظمی
بلفیس الزمان مالک الملكات
فی بلاد الایمان حصنة الدنیا
والدین گوهر شاد آغا انارالله

۱- روز روشن ۶۶۶ - ۶۶۷ .

۲- رک : اویهاق مغول ۳۷۸ - آنشکده ۳۶۶ - تذکرة النساء ۳۳ - اختصار تابان ۳۹

حدیقة عشرت ۲۸ .

برهانها وقعت تلک الواقعة
 العظیمة فی منتصف رمضان
 المبارک من شهر سنة احدى
 و ستین و ثمانائة . اللهم اغفر لها . ۱

● (ص ۱۲۵) سلطان مسعود میرزا : ممکن است این سلطان مسعود میرزا پسر سیورغتمش بن شاهرخ میرزا باشد ، که صاحب کابل (۸۸۳۰ - ۸۸۴۳) بود (قرخان نامه شجره J و بابر نامه ترکی ۲۴۴ ب) .

● (ص ۱۲۷) مغول خانم : ازو هیچ اطلاعی بدست نیست .

● (ص ۱۲۹) آفاق بیگه جلایر : عسارت متن غلط است . در (ن-ش) درست معلوم میشود به این قرار: آفاق بیگه جلایر دختر امیر علی جلایر و همشیره میر حسن علی جلایر است ، که ایشانرا امارت موروثی است . بلکه از طبقه ایشان سلطنت نیز کرده اند . و شیخ حسن جلایر پدر سلطان اويس جلایر و شوهر دلشاد خاتون که لقب ایلخانی داشته ... الخ .

در مرآة الخیال (۱۳۶) و روز روشن (۱۱) و اختر تابان (۸) -- آقا بیگه -- بیگی -- آفاق بیگه -- نوشته شده است . در مرآة الخیال (۳۳۶) واقعه زیر ثبت است : مسماة آقا بیگه اباق جلایر . گویند که: وی در ایام سلطان حسین بهادر خان در بلده هرات مرجع خاص و عمام بوده و جمعیت تمام و اموال با سرانجام داشته ، و خدم و حشم و زوایات از گاؤ و گوسپند و اسب و شتر و دکانین بسیار داشت ، و هر سال فضلا و شعرا را از غله خود وظیفه مقرر ساخته بود . ناگاه در یک فصل قضیه اتفاق افتاد که وظیفه خواجه آصفی (مجالس النفائس ۱۶۸-۱۴۶-۲۴۲) تاخیر یافت ، ازان جهت خواجه این قطعه محتمل نظم کرده فرستاد . چون بمطالعه آقا بیگه در آمد بخندید ، حسن ادایش پسندیده غله مقرر مع شی' زاید ارسال داشته :

ایا! عروس خطا بخش جرم پوش، بگو که : کی وظیفه مارا قرار خواهی داد
 بوقت غله ، مرا گفته که : بار دهم سرم فدای درت ، چند بار خواهی داد

این مطلع از واردات آفاق بیگه است :

آه از آن دای، که دارد رشته جان تاب ازو وای بر فعلی، که هر دم میخورم خوناب ازو

در لطایف نامه (ترجمة مجالس النفائس) (۱۶۴) هست : آفاق بیگه جلایر ابیات نیک دارد .

از اوست :

حل شد از غم، همه مشکل که، مرا درد دل بود جز غم عشق که، حل کردن آن مشکل بود ۱

● (ص ۱۲۹) دختر امیر بیگ : درست امیر علی جلایر است ، نبیره سلطان احمد جلایر . از امرای ابوالقاسم میرزا بابر بن بایسنقر . وقتی که یادگار میرزا تسلط بر هرات یافت امیر علی به آن پیوست و به امیر الامرائی رسید . (ش - بحواله تزک بابری)

● (ص ۱۲۹) حسن علی جلایر : بن امیر علی جلایر ، نسام وی حسین علی بسود ولی بحسن علی مشهور شد ، پدر بار سلطان حسین بایقرا بر منصب قوس بیگی بود . شاعر بود - طفیلی - تخلص میکرد . وقتی که در سال (۹۱۲ هـ) بابر سمرقند را فتح کرد ، حسن علی آنجا رفت و چند سال همراه بابر بسر کرد (ش بحواله بابر نامه طبع قازان ص ۲۱۹) علی شیر نسوانی در مجالس النفائس (۲۸۲) برای وی دارد : امیر حسن جلایر - طفیلی - تخلص امیر الامرا و صاحب اختیار پادشاه عالیه بود . و بسیار خوش طبع و خوش مشرب جوانی بود . و در اسلوب قصیده بی نظیر و پهلوان . و قصیده های خوب دلپذیر بنام پادشاه جهانگیر سلطان حسین غازی دارد . و این مطلع یکی از آنهاست :

بحمد الله که ، دیگر ره بساقبال شه عادل برون آمده ، گلم از خار ، و خار از پا ، و پا از گل و این مطلع غزل ازوست :

بتی ، کز گل بود آزار پا ، در گشت بستانش چه رو ، در دیده جویم ، باوجود خار مژگانش

● (ص ۱۲۹) درویش علی بیگ : برادر کبوتر میر علی شیر نوای چندی در بلخ حاکم بود . در (۹۱۷ هـ) وقتی که بابر بر قندهار تسلط یافت ، درویش علی با وی پیوست و آنجا ماند ، بابر برای وی نوشته است که : بی هنر و کور دماغ آدم بود . (ش بحواله بابر نامه طبع قازان ۲۱۹) .

● (ص ۱۳۰) نهانی همشیره خواجه افضل : در صبح گلشن (۵۶۹) است : نهانی همشیره خواجه افضل کرمانی ۲ دیوان سلطان حسین میرزا . زنی عالی طبیعت و خوش بیانست و این راز نهانی از خطه کرمان ظاهر و عیان :

آه زین شاعران نسا دیده که ندارند نور در دیده
قد خوبان بسرو میخوانند رخ ایشان بمسماه تابیده

۱- رک : کتاب حاضر ص ۲۹۲ نیز رک : روز روشن ۱۱ - تذکرة النساء ۱۹ - اخترتابان تحت بیگی ۸ - حقیقه عشرت ۷ - مشیر سلمی ۱ : ۴ .

۲- تذکرة عرفات دارد که : خواجه افضل دیوانست که مدتی وزیر مستقل سلطان حسین میرزا بایقرا بوده . (مشیر سلمی ۳۷۴ بحواله عرفات) .

ماه قرص است نما تمام عیسار سرو چوبیست فنا تراشیده ۱

● (ص ۱۳۰) **خواجه افضل** : خواجه سید افضل الدین احمد کرمانی . در عهد ابو سعید میرزا (۸۵۴ - ۸۸۰) بر منصب استیفا بود و سلطان حسین بایقرا ویرا بر وزارت آورد . وقتی که خواجه مجدالدین محمد مخالف وی شد ، وزارت را ترک کرده به مرو رفت و از آنجا (۸۹۲) به استرآباد آمد . همان وقت امیر علی شیر نوائی آنجا حاکم بود ، چند روز با آن بسر کرد و از آنجا بمراق و آذربائیجان رهسپار شد . آنجا سلطان یعقوب او را عزیز میداشت . در تبریز ساکن شد . در (۹۰۳) بتحریک میر علی شیر بار دوم بهرات آمد و بوزارت رسید . (ش : بحواله حبیب السیر جلد ۳ جز ۳ ص ۲۳۵ - ۲۳۳ - ۲۴۵ - ۲۶۰ ، دولت شاه طبع یورپ ۵۱۳ ، بمبئی ۲۱ ، لاهور ۲۴۴) در مجالس النفائس (۲۹۶) است : خواجه افضل کرمانی ... جوانی کریم و خوش خلقست . و در حساب و ضرب و قسمت بینظیر ، و در صفت عدالت و نصفت دلپذیر . و از جفای اهدا قرک وزارت نمود و بمراق رفت ، و سلطان یعقوب هر چند تکلیف وزارت عراق باو نمود اصلاً قبول ننمود . و این مطلع ازوست :

تا هر شرری ، دانه شود کشت جهافرا بر باد دهد آتش دل ، خرمن جانرا ۲

● (ص ۱۳۰) **بیچه منجمه** : در مجالس النفائس (۳۵۰) است : خواهر مولانا علاء الدین کرمانی ست . و در زمان سلطان حسین بایقرا بوده ، و معاصر میر علی شیر و مولانا جامی بوده . و در جوار خانه مولانا جامی مسجد جامی ساخته بوده و توقیع داشته که مولانا جامی در آن مسجد نماز بگذارد ، ولیکن مولانا در مسجد او نماز نکرده و این بیت در محراب مسجد نوشته :

نگذارم بمسجد تو ، نماز زانکه ، محراب کس ، نمازی نیست

و بیچه چون این شنیده جهت مولانا جامی گفته :

جامیا! زین سان خری چندی که در گرد تواند گرتو گر گردی تخلص سازی از جامی بهست

و فضایل بیجه غایت و نهایت ندارد ، و تقویم خوب استخراج میکرده ، و شعر نیکو میگفته . و این مطلع ازوست :

گر نه ، هر دم ز سر کوئی توام ، اشک برد هاشقیها کنم آنجا ، که فلک رشک بره

در صبح گلشن (۴۵۵) است که : منجمه زنی شاعره و منجمه و فاضله ... گاهی -- ماه و مه -- تخلص اختیار نموده ... در اخترا تا بان (۴۲) و حدیقه عشرت (۴) بتخلص -- ماه -- بیان شده است . در تذکرة النساء (۲۱) تحت بیچه منجمه است .

۱- تذکرة النساء ۴ - اختر تابان ۴ - حدیقه عشرت ۶۲ .

۲- نیز رک : ص ۸۶ - ۱۱۹ - ۲۶۱ .

● (ص ۱۳۲) عصمتی خوافی : رک : مرآة الخيال ۳۳۸ ، شمع انجمن ۳۰۸ ، تذکرة النساء ۲۰ .

● (ص ۱۳۲) بیدلی : مجالس النفائس (۱۰۲) در ذکر شیخ زاده انصاری پسر شیخ عبدالله دیوانه دارد: ... در فن گفتن و شگفتن معما از طبع او بسیار ملائمت ظاهر میشود، ... چنان معلوم شد که والده اش نیز شعر میگوید و - بیدلی - تخلص میکند. این مطلع ازوست (روم بیاغ ...) و شیخ عبدالله نیز اگرچه سلیم طبع واقع شده ، اما بجنون صفت مردیست و گاهی نظم بر زبانش می آید. و این مطلع از آنجمله است (من مسکین ...) تسوان گفت که در خسانه او زن و مرد خوش طبع اند. فیروز رک : ۹۸ - ۲۰۰ . شمع انجمن (۸۶) بحواله حنین (علی حنین) بیدلی را خواهر شیخ عبدالله دیوانه نوشته است. مرآة الخيال (۳۳۸) دارد که : خوش طبع و خوش فکر خوشگو و پاکیزه روزگار بوده. و با وجود آن بحسن و جمال و غنج و دلال و خلق و مروت آراستگی تمام داشت. رک : تذکرة النساء ۲۲، اخترتابان < ، حدیقه عشرت ۱۲ دارد که : از گفتار دلاویز هوشمندان را دیوانه کردی و از مضامین شوخ و رنگین نقد هوش و خرد به تاواج بردی.

● (ص ۱۳۲) نهانی شیرازی : صبح گلشن (۵۶۹) ابیات از وی دارد :

قدم ، بخانه چشمم بنه ، که جا اینجاست رواق منظر خوبان خوش لقا اینجاست
نه بهر درد ، من این دیده خون فشان بستم نظر بغیر تو ! حیف است ! من ازان بستم
مولفین تذکرة اشعار ۱ یکی را بنام دیگری نوشته اند. (رک : تذکرة النساء ص ۴، اخترتابان ص ۴۰ ، حدیقه عشرت ص ۶۳)

● (ص ۱۳۲) دختر قاضی سمرقندی : آتشکده (۳۲۵) ویرا بتخلص عصمتی و مؤلف فتاح الافسار (۵۰۹) و صبح گلشن (۲۸۸) به عظمت سمرقندی یاد میکنند. مشیر سلمی بگفته خیرات حسان اشعار زیر بنام عصمت سمرقندی آورده است :

آنکه ، دائم هوس سوختن ما ، میکرد کاش میآمد و ، از دور تماشا میکرد
سخت دلتنگ شدم ، خانه صیاد خراب کاش ! روی قسم ، جانب صحرا میکرد
این همان وادی عشق است ، که هر لحظه فلک بهر مجنون ستمی تازه مهیسا میکرد
خویشتر را ، بسر کوی شهادت میدید (عصمت) آرزو که وصل تو تمنا میکرد

و مشیر سلمی (۳۲۸:۱) عبارت مجمع محمود (نسخه خطی کتابخانه ملک) ثبت کرده است : عصمت دختر قاضی سمرقندی است . و سرغازیان سخن ، در پیش خیالات دلبندهش ، در کمند . در طریق

۱- به این تخلص دو تذکرة دییده میشود نهانی قسانی ، نهانی هم صحبتی غمزم بیگم والده شاه سلیمان صفوی ، نهانی اصفهانی و نهانی اکبرآبادی . فخری در تذکرة حاضر نهانی کرمانی و نهانی شیرازی را آورده است . (ش)

عاشقی و دلنوازی، خود را بدختر قاضی بودن راضی نمیداشت، و گواه مقال، این مطلع که از خیالش بمیان است (؟) و بیت اولی را شاهد آورده است. تذکرة الخواتین این بیت بنامش آورده است :

تافگند است مرا، بخت بد، از یار جدا غم جدا میکشدم، چرخ ستمگار جدا
(رک : ریحانة الادب ۳ : ۸۹ - خیرات حسان ۶ : ۲۴۳ - تذکرة النساء ص ۲۷ - اختر تابان ص ۳۲ - حدیقة عشرت ص ۳۵) رک : تحت نسائی (بعالم هر که ...).

● (ص ۱۳۲) نسائی، فخرالنسا : در مرآة الخیال (۳۳۸) بنام سید بیگم مذکور است : از اولاد سادات خراسانی است و تولدش در محروسة نسا رود واقع شده، ازین جهت - نسائی - تخلص میکرد. و شمرای عصر یر بلندی فکرش اقرار داشتند. چنانچه این مطلع بزربان حاصل گواه این معنی است :

عاشقی، باقامت ابرو کمندی، کرده ایم با همه پستی، تمنای بلندی، کرده ایم
در صبح گلشن (۵۱۶) است : نسائی زنی نیکو صورت و نیک سیرت بسوده و بتجنیس نسائیت و توطن شهر نسا این تخلص اختیار کرد :

مه جمال تو و آفتاب، هر دو یکست خط عذار تو و مشکتاب، هر دو یکست ۱

بیت بالا تذکرة عرفات نیز دارد و مؤلف عرفات نسائی را پیش از سده دهم میداند.

تذکرة النساء (ص ۳۶) گفته است که، بیت (به عالم هر کرا ...) در جواب مصطفی قاضی زادی سمرقندی گفته است. تذکرة اخترتابان (ص ۲۶) همه اشعار به نسائی فخرالنسا منسوب کرده است. نیز رک : حدیقة عشرت (ص ۶۱) و رک : خانم خان زادی در سطور زیر.

● (ص ۱۳۵) خانم خانزاده تربتی : رک : تذکرة النساء ص ۲۵، اخترتابان ص ۱۵ و حدیقة عشرت (۲۰) بجای قربتی تبریزی نوشته اند.

● (ص ۱۳۵) امیر یادگار بیگ : نبیره امیر جهان ملک (که معاصر تیمور بود). امیر یادگار در زمان شاهرخ میزیست. در آخر زندگانی دنیا را ترک گفت و در انزوا نشست. شعر میگفت این مطلع ازوست (ش بحواله اویماق مغول ۳۲۶):

آمدی ای سرو! مجلس را، چو گلشن ساختی پای پرچشم نهادی، خانه روشن ساختی

در مجالس النفائس هست : سیفی تخلص میکرد، و از امیرزادگان اصیل خراسان است. و غایت فنا و بسی تکلفی - که داشت - بجز وی که از مستغلاتش حاصل میشد، گوشه قناعت را

۱- مرآة الخیال این بیت را بنام حجابی نوشته است (۲۳۸) و تذکرة النساء (۳۶) است که : این شعر از نسائی است ولی این نسائی غیر از فخرالنسا نسائی است. رک : کتاب حاضر (ص ۲۰۳) تحت نسائی.

گرفته طریق ملازمت گذاشت. و شمر را همیشه در مجلس او بودند و از ایشان هیچ چیز خود را، دریغ نمیداشت. ازوست :

از تنت، پیراهن نازک، ز تحریک نسیم هست چون، نو کیسه لرزنده بر بالای سیم
سرومن سبزیست شیرین راست همچون نیشکر چون به بالای قباۃ برگ نی بنده کمر
مزارش در گورستان آبا و اجدادش در سرپل (ص ۳۰-۲۰۴).

● (ص ۱۳۶) پرتوی تبریزی : سفینه فرخ اشعار زیر منسوب به پرتوی دارد :

منم ز نیک و بد دهر، دم فرو برده سر وجود، بجیب عدم فرو برده
چو صورتم، ز بد و نیک کاینات، خموش کشاده چشم تماشا و دم فرو برده
بنفشه وار، ز هر سو، سیاه یخنی چند بگره کوی تو، سرها بهم فرو ریزه
صفای (پرتوی) از اشک خاکسارانش که بی غبار بود خاک نم فرو برده

(وک : تذکرة النساء ص ۲۲ و حدیقه عشرت ص ۱۳)

● (ص ۱۳۶) شاه ملک سید بیگم : روز روشن (۳۱۲) بتخلص — سیده — و بنام سیده

بیگم جرجانیه دختر سید ناصر جرجانی — معاصر رشید و طواط ۱ — یاد کرده است و یک شعر :
دلی دارم به پہلو، ببقرار از هجر یار خود چه گویم پیش بیدردان، ز درد ببقرار خود
ثبت کرده است. اخترا بان (ص ۲۵) به همین عبارت هفت بیت این غزل دارد. تذکرة النساء (۳۳)
بنام ملکه ذکر کرده و همین غزلی را ثبت کرده است.

و اجماع به سیده بنت ناصر، مشیر سلمی (۱: ۲۶۲) عبارت و اشعار زیر از — عرفات — نقل کرده است : سیده فاضله کامله طیبه طاهره سیده بنت ناصر. زنیست با صفات مردانه سرکرده راه سخن نوردانست. بنایت عالی طبیعت مستجع الکمالات واقع شده. در جواب رشید الدین و طواط گوید ۲ :

ز هی بقای تو، در فامه ابد مسطور ز هی ثنائی تو، در خانه اول مذکور
منقاب تو، بر اوراق منقبت مکتوب فضایل تو، بر الواح مملکت مسطور
خصال تو، در مکتب محبت معطوف فعال تو، بهمه سبط مکرمات مقصور
سرشت ذات شریف تو، از مثالب پاک بهشت طبع لطیف تو، از معایب دور
سپاه مرگ، برون آمد و ز حد شمار نمود آتش فتنه، بخلق دور فتور
رسید بودن آن قوم چون جنوب و شمال نبوده ناختن آنجای، چون صبا و دپور

۱- سید شمس الله قادری گفته است که درست نیست. (مجله اردو جولائی ۱۹۲۸ ع ص ۴۴۵)

۲- از این نوشته عرفات، تذکره نویسان هند او را معاصر و طواط دانسته اند.

بدان خدای که، در چشم آهرو در چوب
به آب دیده آدم، در اشتیاق بهشت
بسحق شمس رسالت، عهد مرسل
بمدح تو، که ازو گشت معرفت منظوم
که چون، بخدمت و درگاه تو، شوم نزدیک
قبول کن، زمن این لعبتی، که از سر عشق
که با تحیت مدح تو، اهل عالم را
بیامد امن و بیامد قواعد قیصر
اگر بیند رشک بسرو
مرا بتر بیت خود، شرف بده، بدو چیز
همیشه تاک بانگور و رنگ روی بوی
برنگ و بوی تہی، چہرہ بد اندیش

نہساد نافہ مشک و، شہامہ کافور
کہ، در سرائی غرور، آمد از سرائی سرور
کہ روز آخر گشت است چون شب دیجور
بقدر تو، کہ ازو گشتہ منتبت مذکور
اگر خدای نخواہد بہ بیندم کس دور
کند نظارۂ حسنش ز صحن، جنت حور
ہمیشہ ساقی طہیم دہد، شراب طہور
بہاند امن و ہم اندر عزائن فنفور
کہ این قصیدہ غریب آمد و رسید مسور
یکی کہ، آن رسولم دگر جمال خدور
ز آب و خاک شود منصہ بخار و بخور
دو چشم حاسد حاجت، چو دیدہ انگور

● (ص ۱۳۶) سید حسن کارکیا : کارہ کیا نا درست است . کارکیا ہمہ معنی سردار و زیر و فرمانرواست .

● (ص ۱۳۷) دختر غزالی یزدی : هیچ چیزی دیگر ازو بدست نیامد .

● (ص ۱۳۷) بی بی آرزوی سمرقندی : مراۃ الخیال (۱۳۷) دارد : از محفوظہ سمرقند است . بسی خوشگوی و شیرین کلام بودہ . گویند : بچہرہ آفتابی بود جہانتاب و عالم افروز و در عشوہ گری آتشی بود عاشق سوز . و سخن را بسیار نازک گفتی ، چنانچہ این مطلع برجستہ یادگار است :

شدیم خاک رہت ، گر ہمدرد ما فرسی چنان رویم کہ، دیگر بگرد ما فرسی ۱
مشیر سلمی (۱ : ۳) قول صاحب عرفات آورده است کہ : این ہزمان بی بی ضعیفی بود .

● (ص ۱۳۷) ضعیفی : مشیر سلمی (۱ : ۳۰۵) قول عرفات را نقل کردہ است : ضعیفی نیشاپوری (معاصر بی بی آرزو) در غایت لونڈی بودہ و بی باکی داشت ، و در آخر توفیق توبہ یافت . باوجود پای لنگ پیادہ ہمکہ شتافت و باز گشت . گفتہ است :

چو سر بحلقہ زلف بتان در آوردم سری بعالم دیوانگی، بر آوردم

تذکرۃ النساء (۲۶) اخترا تباں (۳۳) حدیقة عشرت (۲۴) ہزمان آرزویی نوشتہ اند .

۱- این شعر نتائج الافکار (ص ۱۷۰) ریحانة الادب (۱ : ۱۸) و ضیح گلشن (ص ۵) دارد . نیز رک : تذکرۃ النساء (ص ۱۹) اخترا تباں (ص ۷۷) حدیقة عشرت (ص ۸) و تذکرۃ الخواتین (ص ۵۹) .

تذکره الخواتین (۱۵۰) ویرا معاصر حکیم آذری (متوفی ۵۸۶۶) نوشته است، احتمال است که این سهو کتابت باشد، بجائی آرزو - حکیم آذری - نوشته شده است.

● (ص ۱۳۸) حیات هروی : رک : تذکره النساء (۲۴) حدیقه عشرت (۱۸) تحت تخلص حیاتی غزلی که در متن ثبت است، دارد.

● (ص ۱۳۸) بی بی آتون : زن مولانا بقای. مرآة الخیال (۳۳۶) آتونی نام نوشته و شعر، که در جواب شوهر گفته است، به این صورت ثبت دارد :

هم خوابی سست رگی، کشت مرا روی نرسود ازو، جز پشت مرا
قوت نه چنانکه، پا تواند برداشت بهتر بود از پشت، دو صد مشت مرا
نتایج الافکار (۹۷) اورا تونی آتون نوشته است و مینویسد که : بکلام دلفریب شکار
جانها مینمود و باشعار آبدار دلها از دست میربود. طبع رنگین داشت و خیالاتش دلنشین.
گویند : ملا بقای^۱ را - که معتمد علیه میر نظام الدین علی شیر بوده - بیشتر با آتون معاشرت
میان میآمد روزی

مشیر سلیمی (۱ : ۱۴۸) بحواله - بزم ایران - دارد که : زنی بنام تونی بوده خوشروی^۲
و شیرین زبان، لطیفه گوی و خوش طبع. شوهر داشته او با مردی پسر میبرد و به او التفات
نمی نمود. تونی ازین رو همیشه رنجیده و دل آزرده بود. روزی شوهر خود را بآن پسر همبستر
دیده، برای سرزنش و توبیخ، این رباعی را بسرود :

آن شوخ که، هست حسن عالمگیرش یارب ! چه شود، شبی بخوابم، زیرش
ای خواجه ! بیا تا من و تو، صلح کنیم تو با کونش بساز، و من با کیرش
صاحب تذکره الخواتین (۶۷) تونی آتون و تونی را از یکدیگر جدا نوشته است و اشعار زوجه ملا
بقای^۳ همان آورده است که در - جواهر المعایب - است، و اشعار که در - بزم ایران - ثبت شده
به (تونی تخلص زنی از مخدرات ایران) نوشته است.

● (ص ۱۳۸) حجابی دختر هلالی : مرآة الخیال (۳۳۸) ویرا دختر خواجه هادی استرآبادی
(گرگان) نوشته است و میگوید : در حسن و جمال بمثابة بود که آفتاب عالمتاب از رشک
عارضش در زیر سحاب پنهان شدی، و ماه جهان افروز از عکس رخسارش جلا یافتی. گویند :
از فرط حیا و عصمت در خلا و مسلامه نقاب از رخسار نازنین بر نگرفتی، از آنروی - حجابی -
تخلص نموده بود. این مطلع ازوست :

مه جمال تو و آفتاب، هر دو یکی است خط عذار تو و مشک ناب، هر دو یکی است
خیرات حسان و تذکره الخواتین او را دختر هلالی دانسته اند.

تذکرة الخواتین (۸۸) نوشته است که : برخی او را دختر خواجه حاجی مینویسند و این شعر ازوست :

مران، بخواریم ای باغبان! ز گلشن خویش که پنجره دگر، گل بباغ یکسان نیست
و بقول عرفات : بدر سپهر کهالی دختر بدرالدین هلالی، بغایت خوش طبیعت و عالی فطرت بوده .
در وقت شهادت پدر فرمود :

این قطره خون، چیست؟ بروی تو هلالی گویا که، دل از غصه، بروی تو دویده
تذکرة النساء ۱ (۲۴) و حدیقه مشرت (۱۸) بنت خواجه هادی استرآبادی نوشته است . اخترتابان (۱۳) دختر ملا هلالی گفته است .

● (ص ۱۳۹) دختر عفتی اسفرائنی : در روز روشن (۲۶۳) است که : کنیز ملا آذری ست ، مضامین رنگین در سلک نظم میکشید . دیوان او بنارت رفت که اثری ازان پیدا نکردید . بعضی ارباب تذکره باشتباه عفتی را عشقی ۲ نوشته اند (قامت ...). در ریحانة الادب (۹۵:۳) است که : عفت یا عفتی زنیست سمرقندی یا اسفرائنی ۳ که در زهد و صلاح حال و حسن عقیده و خلوص نیت و پاکی فطرت و مواضبت فرائض و نوافل، یگانه عصر بود . زمان حیات بدست نیست :

مست بودم بمی غفلت و، ساقی دیشب دوسه جامیم عطا کرده، و هشیار شدم

مشیرسلی (۱: ۳۳۸) قول صاحب مجمع محمود (نسخه خطی کتاب خانه ملی ملک) نقل میکند : عفتی از حق شناسان اسفرانن من توابع خراسان است . در درست ذاتی و پاک اعتقادی او چندان شنیده دارم که نزدیک است به عصمتش قایل گردم . ظاهراً بعد از نوافل و فرائض به فظم ابیات توجهی داشت .

تذکرة النساء (۲۷) نوشته است که بیت (قامت سرو.....) بنام همدومی نیز نوشته اند . اخترتابان (۲۴) دارد که : از فیض صحبت ملا آذری ۴ نمه بساهنگ میسرود . حدیقه مشرت (۳۵) نوشته است : فیض صحبت ملا او را در سخن سرای طرز دلربای آموخت .

۱- تذکرة النساء نوشته است که: شعر (مه جمال تو...) بنام نسائی نیز آمده است .

۲- آفتاب هالمتاب و هرا عشقی نوشته است (ش) .

۳- آذر (۳۶۵) اسفرائنی مینویسد .

۴- آذری ، شیخ جلال الدین حمزه بن علی الاسفرائینی . از معتقدان شاه نعمت الله ولی کمرانی و مرید شیخ محی الدین طوسی است . در زمان شاهرخ (۸۰۷-۸۸۸) بوده . در هند نیز وارد شد

● (ص ۱۳۹) مسماة فاطمة خاتون دوستی : دختر درویش زاده پیر درویش قیام سبزواری .
 مرآة الخیال (۳۳۷) ویرا بنام سمات اغنه دوست (آغا دوست) آورده است : با فضل و بلاغت
 بوده، خصوص در علم عروض و قوافی ممتاز بود . (هر کجا!.....) . دکتر اسپرنگر ویرا بنام
 فاطمه خاتون ثبت کرده است، و قیام الدین سبزواری را شبستری نوشته است (ش) . تذکرة الخواتین
 (۵۹) بنام آقا دوست دختر درویش قیام سبزواری نوشته است (هر کجا چهار بیت) .
 روز روشن (۱۱) بنام آقا دوست سبزواری آورده است و یک بیت (هر کجا) ثبت کرده .
 تذکرة النساء (۲۵) بتخلص دوستی دارد . اخترا تبا ن (۷) و حدیقه حضرت (۱۰) بنام آقا دوست
 آورده است، و اشعار که در متن — جواهر المعایب — ثبت شده ، داده است .

● (ص ۱۴۰) بی بی یزدی : در (ن) فردی و (ش) تروی است ، و اسپرنگر ویرا
 یزدی نوشته . ظاهر است که این همه سهو کتابت است . درست تر یزدی باشد .

● (ص ۱۴۰) مولانا آهی : سلطان قلی بیگ از امرای چغتائی و در زمان سلطان حسین
 بایقرا (۸۶۴ - ۸۹۱) گذشته است . ندیم غریب میرزا بوده . در (۸۹۲ یا ۸۹۳) حیات
 را پدرود گفته است . شاعر ترکی و فارسی بود . حاجی خلیفه از دیوان وی صحبت کرده است .
 رک : بابر نامه ص ۲۲۷ - آتشکده ص ۱۴ - نتائج الافکار ص ۳۷ - مجالس النفائس ص ۱۹۱ .

● (ص ۱۴۰) نسائی : شعر که در متن است (مه جمال) مرآة الخیال (۳۴۸)
 بنام حجابی استرآبادی آورده است . ضمیم گلشن (۵۱۶) راجع به نسائی نوشته است : فنی
 فیکو صورت و نیک سیرت بوده و بتجنیس نسائیت و تسوین شهر نسا این تسخلص اختیار
 نموده (مه جمال ...) .

و چندی در بیدر، بدر بار سلطان احمد شاه بهمنی والی احمدآباد بیدر (۸۲۹-۸۳۸) ماند .
 بهمن نامه یفرموده وی نوشت . جواهر الاسرار، عجایب الدنیا، سعی الصفا نیز تالیفات
 ویست . در سال (۸۶۶) در اسفراین در گذشت . (ش بحواله حبیب السیر جلد سوم جز
 سوم ۱۷۳، تاریخ فرشته ۱ : ۳۲۵ - ۳۲۷، آتشکده ۸۸، خزانه عامرة ۲۱، نتائج الافکار
 ۲۰، مرآة الخیال ۶۸، دولت شاه طبع یووپ ۳۹۸، لاهور ۲۷۲ . مجالس النفائس (۱۰)
 این دو بیت ازو دارد :

من ترک هند و جیسف جیهال کرده ام باد بروت جوئه، بیک جو نمی خرم
 جوئه والی گلبرگ بود :

یاز شب شد، چشم من میدان گریه آب زد سیل اشک آمد، شبیخون بر سپاه خواب زد
 قهر شیخ در اسفراین است (۱۸۶) .

صاحب عرفات شعر مکرور بنام نسائی آورده است . ولی مشیر سلمی (۲ : ۳۲۲)
فخرالنسا نسائی و نسائی مذکور را یکی دانسته ، قول عرفات و شعر ، تحت نسائی فخرالنسا آورده
است . تذکره النسا (۳) این بیت تحت نسائی ولایت زا آورده است . اخترقابان (۴۶) هر دو
را یکی دانسته است .

استدراک

● (ص ۲۹۲) بی بی مهری : فخری در لطائف نامه (۲۰) تحت مولانا سلیمان نوشته
است : مولانا سلیمان در خدمت بابر میرزا میبود و بدیهه را روان میگفت . و در جواب این مطلع
خواجه حافظ که : (یاد باد آنکه) این مطلع ازوست :

حل هر نکته ، که بر پیر خرد ، مشکل بود آزمودیم بیک جرعه می ، حاصل بود
بیت دوم اینست :

گفتم از مدرسه پرسم ، سبب حرمت می در هر کس که زدم ، بیخود و لایمقل بود
و مشهور چنان است که : این دو بیت از مهری است که زن حکیم طبیب بود . این فقیر
(علی شیر نوائی) از مردم نیک شنیده ام که از سلیمان است . والله اعلم .

فخری بر آن اضافه میکند که : حضرت میر (علی شیر) چنین نوشته اند ، اما بنده (فخری)
تحقیق کردم که از مهری است . و بجهة صحت قول او ، به حکم آصف صفاسی ولی النعمی
(حبیب الله ساوجی) غزل را بتمام در تحریر آورد (چهار بیت به اختلاف قرائت) .

حکیم شاه محمد قزوینی در ترجمه مجالس النفائس (۱۹۳) در پایان احوال مولانا سلیمان
به این قرار اضافه میکند : حضرت میر در کتاب مجالس النفائس چنین ذکر فرموده ، ولیکن فقیر
(شاه محمد) از استاد خود و بسیاری مردم مشهور شنیده ام که : مشهور است که این مطلع و بیت
از مهری است . و مهری زن مولانا حکیم است که طبیب میرزا شاهرخ بوده . و مصداق
این سخن مشهور آنست که فقیر — که شاگرد مولانا حکیم بود و مهری را دیده بود و باو
صحبت داشته — میگفت که : مهری اکثر دیوان خواجه حافظ را تتبع کرده . و مطلع دیوان
مهری اینست :

ادر یا ساقی العشاق اقداجا و عجلها که شوری میکند شیرین شراب تلخ در دلبها
و هم چنین میگفت که : مهری بدیهه در غایت سلاست و روانی داشته . چنانکه روزی میرزا
شاهرخ به مهری گفت : چونت که دائم میل جوانان ساده و داری و میل مثل ما پیران
صفید و نداری ؟ مهری در زمان در جواب این بدیهه گفت :

میلم همه با ساده رخسان چگل است یا رب که سرشت من چه آب و چه گل است
گر میل دلم ، بریش داری باشد از شوهر پسر قلتانم ، چه گله است

و میگویند که : میرزا مسعود با مهری، مهری داشته و گاه گاهی از مهر او بر میداشته . روزی در آنوقتیکه میرزا مسعود با مهری در کار بوده، ولیکن میرزا چون زنان و مهری چون مردان از قضا ، مولانا حکیم - که شوهر مهری است - رسیده ، و این حالت را به چشم خود دیده . مهری از جهت دفع او در بدیهه این گفته :

کردم ، بر اوج برج ، مه خویشتن طلوع . هان ، ای حکیم ! طالع مسعود من ننگر
و مولانا حکیم اگرچه استاد ، استاد بنده مترجم (شاه محمد) است . و این چنین احوال را بساو
استاد کردن لایق نیست ، ولیکن کسی که این چنین حال را پسندیده داند ، تواند بود که ازو نقل
کنند ، و احوال او نقل مجلس یاران نمایند .

در کراچی

بروز سه شنبه ۲۳ جولای ۱۹۶۸ ع

۲۶ ربیع الثانی ۱۳۸۸ هـ

با تمام رسید .

(۱) فهرست مصادر

۱	اختر تابان و ماه درخشان (تذکره)	ابوالقاسم محشم	بهبال	۱۲۹۹ هـ
۲	ارمغان علمی	مقاله روضة السلاطين . قاضی احمد میان اختر جوناگرهی	لاهور لنسدن	۱۹۵۵ ع ۱۹۰۵ ع
۳	بابر نامه (ترکی)	بیورج		
۴	بزم تیموریه (تذکره)	سید صباح الدین (اردو)	اعظم گره	۱۹۴۸ ع
۵	بیگلر نامه	ادراکی بیگلاری	خطی ذخیره حسام الدین	
۶	تاریخ ادب فارسی	دکتر ذبیح الله صفصا جلد اول	تهران	چاپ چهارم ۱۳۴۲ هـ
۷	تاریخ آل جلایر	دکتر شیرین بیانی	تهران	۱۳۴۵ هـ
۸	تاریخ ادبیات فارسی	هرمن اینتیس . رضا زاده شفق	تهران	۱۳۳۷ هـ
۹	تاریخ سند	میر معصوم بکری . دکتر داؤد پوته	بمبئی	۱۹۳۸ ع
۱۰	تاریخ فرشته (دو جلد)	محمد قاسم هندو شاه	بمبئی	۱۸۳۲ ع
۱۱	تاریخ گزیده (دو جلد)	حمدا لله قزوینی . براؤن	لنسدن	۱۹۲۱ ع
۱۲	تحفة الحبيب	فخری هروی نسخه قالپوری	مکتوبه جمادی الاول	۱۲۵۷ هـ
۱۳	تحفة الحبيب	پاریس (شماره ۱۳۸۳)	مکتوبه غره ربیع الثاني	۹۶۶ هـ
۱۴	تحفة سامی (تذکره)	سام میرزا صفوی . همایون فرخ	تهران	۱۹۶۸ ع
۱۵	تذکرة الخواتین	قرجمه مشاهیر النساء محمد ذهنی آفندی	بهبال	۱۲۰۶ هـ
۱۶	تذکرة النساء (مراة خیال ۱۲۹۲)	درگا پرشاد	دهلی	۱۳۰۱ هـ
۱۷	تذکرة حسینی	میر حسین دوست سنهلی	لکهنو	۱۸۷۵ ع
۱۸	ترخان نامه	سید میر محمد تنوی . حسام الدین راشدی	حیدرآباد	۱۹۶۲ ع
۱۹	تاریخ طاهری	محمد طاهر نسیانی تنوی	خطی ذخیره حسام الدین	
۲۰	تحفة الکرام	علی شیر قانع تنوی	خطی »	
۲۱	جواهر المعجایب (تذکره)	فخری هروی	نولکشور لکهنو	اگست ۱۸۸۰ ع
۲۲	جواهر المعجایب	»	نولکشور	» جون ۱۹۰۳ ع

۲۳	جواهرالمعایب	خطی	موزه ملی کراچی
۲۴	جنگ اشعار	خطی	ذخیره حسام الدین
۲۵	حبیب السیر جلد چهارم	قہرمان	؟
۲۶	حدیقه شہرت (تذکرہ)	سندیلہ	؟
۲۷	دیوان احمد جلاہ	Viena	ع ۱۹۲۶
۲۸	دیوان بابر	E. Denison Ross	کلکتہ ع ۱۹۱۰
۲۹	دیوان بیرم خان	E. Denison Ross	کلکتہ ع ۱۹۱۰
۳۰	دیوان شاہ اسمعیل ختائی	عزیز آقا محمد اوغوندور	باکو ع ۱۹۶۶
۳۱	دیوان غریب	غریب میرزا	خطی نسخہ هامبورگ
۳۲	دیوان کامران	محفوظ الحق	اعظم گرہ ع ۱۹۲۹
۳۳	الذریعہ الی تصانیف الشیعہ	بزرگ تہرانی	قسم اول جز ثامن تہران ۱۹۵۵ ع
۳۴	دیوان مہمستی	طاہری شہاب	طہوری، تہران ؟
۳۵	راحۃ الصدور	راوندی . محمد اقبال	لندن ع ۱۹۲۱
۳۶	رودکی و انکشاف غزل	عبدالغنی میرزا یوسف	استالین آباد ع ۱۹۵۷
۳۷	روضۃ السلاطین	فخری ہروی	نسخہ پاریس (شمارہ ۳۲۰) مکتوبہ ۶۷۹
۳۸	روضۃ السلاطین	،	نسخہ پاریس (شمارہ ۳۲۱)
۳۹	روضۃ السلاطین	،	نسخہ برلین (شمارہ ۱۳۴)
۴۰	روضۃ السلاطین	،	نسخہ لینن گراد (شمارہ ۵۷۷ - ۱۵۷۳ - C)
۴۱	روز روشن (تذکرہ)	مظفر حسین صہبا	بہوپال ع ۱۲۹۷
۴۲	زنان سخنور سہ جلد	مشیر سلمی	تہران ؟
۴۳	سمط العللی للحضرة العلما	ناصر الدین کرمانی . عباس اقبال	تہران ع ۱۳۲۸
۴۴	شعر فارسی در عهد شاہرخ	دکتر احسان یار شاطر	تہران ع ۱۳۳۴
۴۵	شمع انجمن (تذکرہ)	صدیق حسن خان	بہوپال ؟
۴۶	صیح گلشن (تذکرہ)	علی حسن خان	بہوپال ع ۱۲۹۵
۴۷	صحف ابراہیم (تذکرہ)	نواب ابراہیم علی خان (نسخہ اسپرنگر)	برلن ع ۱۲۰۵
۴۸	صنائع الحسن	فخری ہروی	نسخہ پتہ مکتوبہ ۹۸۱
۴۹	طبقات سلاطین اسلام	عباس اقبال	قہرمان ع ۱۳۱۲
۵۰	طبقات ناصری دو جلد	قاضی منہاج سراج . عبدالحی حبیبی	کوئٹہ و لاہور ۴۹-۱۹۵۴ ع
۵۱	ظفر نامہ دو جلد	شرف الدین علی یزدی	تہران و کلکتہ
۵۲	عصر حافظ، ج ۱	دکتر قاسم غنی	تہران ع ۱۳۶۱
۵۳	فہرست کتابخانہ سالار جنگ	نواب محمد اشرف	مجلد اول خیدرآباد ع ۱۹۶۶

- ۵۳ فہرست اکادمی شرق شناسی قاشکند
 ۵۵ فہرست مخطوطات فارسی لیننگراڈ
 ۵۶ فہرست بوهار لائبریری فارسی
 ۵۷ فہرست بانکیپور فارسی
 ۵۸ فہرست بانکیپور فارسی عربی
 ۵۹ فہرست بانکیپور فارسی عربی
 ۶۰ فہرست انڈیا آفیس
 ۶۱ فہرست بودلین
 ۶۲ فہرست دانشکده ادبیات
 ۶۳ فہرست کتابخانہ مرکزی
 ۶۴ فہرست آستانہ قدس
 ۶۵ فہرست بیلو تھک ناشونال
 ۶۶ فہرست کتابخانہ دانشگاه
 ۶۷ فہرست کتابخانہ دانشکده حقوق
 ۶۸ گنج سخن، ج ۱ و ۲ دکتر ذبیح اللہ صفا
 ۶۹ لطائف نامہ فخری ہروی، سید عبداللہ، مکتوبہ (۹۶۵ھ)
 ۷۰ مؤثر الامرا شاہنواز خان، مولوی عبدالرحیم
 ۷۱ مؤثر الامرا (ترجمہ اردو) محمد ایوب قادری
 ۷۲ مؤثر رحیمی عبدالباقی نہاندوی محمد ہدایت حسین
 ۷۳ مؤثر رحیمی " " محمد ہدایت حسین
 ۷۴ مجلہ فرهنگ خراسان مقالہ بابر نامہ، گلچین معانی
 ۷۵ مجلہ فرهنگ خراسان مقالہ تحفۃ الحبیب، گلچین معانی
 ۷۶ مجلہ معارف مقالہ حجاز کے کتب خانے، سید سلیمان ندوی
 ۷۷ مجلہ اردو مقالہ مشاعرے کا ارتقا، داؤد وہبر
 ۷۸ مجلہ اورنٹیل کالج لاہور مولوی محمد شفیع، لطائف نامہ بتصحیح دکتر سید عبداللہ

شمارہ اگست ۱۹۳۱ء (۱ تا ۱۸)

شمارہ نومبر ۱۹۳۱ء (۱۹ تا ۸۲)

شمارہ فروری ۱۹۳۲ء (۸۳ تا ۱۵۲)

شمارہ مئی ۱۹۳۲ء (۱۵۵ تا ۱۷۰)

شمارہ اگست ۱۹۳۲ء (۱۷۱ تا ۲۵۰)

شمارہ نومبر ۱۹۳۲ء (۲۵۱ تا ۳۲۱)

مقاله کلام بابیر . دکتر محمد صابر	کراچی	اکتوبر ۱۹۶۲ ع	۸۹	مجله اردو نامہ
مقاله حاتم قادری . لطف اللہ بدوی	حیدرآباد	اپریل ۱۹۶۸ ع	۸۰	مجله الرحیم
جواہر العجایب . شمس اللہ قادری	اورنگ آباد	جولائی ۱۹۲۸ ع	۸۱	مجله اردو
مقاله فخری ہروی . عبدالحی حبیبی	کابل	۲۵ : ۳	۸۲	مجله آریانا
مقاله دکتر نذیر احمد	ہلی گرہ	جنوری ۱۹۶۳ ع	۸۳	مجله فکر و نظر
سید حسن نثاری بخاری . قطب الدین حنفی	نسخہ هامبورگ		۸۴	مذکر احباب (تذکرہ)
شیرخان لودی	مظفری بمبئی	؟	۸۵	مرآۃ الخیال (تذکرہ)
ترجمہ زامبور (عربی)	قاہرہ	۱۹۵۱ ع	۸۶	معجم الانساب
علی شیرقانع تتوی . حسام الدین راشدی	کراچی	۱۹۵۰ ع	۸۷	مقالات الشعرا (تذکرہ)
علی شیر نوائی . علی اصغر حکمت	تہران	۱۳۲۳ ش	۸۸	مجالس النفاہات (تذکرہ)
علی شیرقانع . حسام الدین راشدی	حیدرآباد	۱۹۶۰ ع	۸۹	مکلی نامہ
شاہ جہانگیر ہاشمی . حسام الدین راشدی	کراچی	۱۹۵۰ ع	۹۰	مثنوی مظہر الاثر
محمد قدرت اللہ گوپاموی	بمبئی	۱۳۳۶ ش	۹۱	نتائج الافکار (تذکرہ)
گلیدن بیگم . بیورج	لندن	۱۹۰۲ ع	۹۲	ہمایون نامہ
گلیدن بیگم	تاشقند	۱۹۵۹ ع	۹۳	ہمایون نامہ

94	Manuel de Genealogie			
	At De Chronologie	E. De Zambaur		1955
95	Oriental Biographical			
	Dictionery	T. W. Beale	Landon	1965
96	Humayun in Persia	S. Ray	Calcutta	1948
97	Humayun Padshah	S.K. Banerji	Vol. I. Oxford	1938
			Vol. II. Luknow	1941
98	The Mohammadan			
	Dynasties	S. Lane-pool	Paris	1925
99	J.R.A.S.	pp 290	London	1920
100	Persian Literature Vol. I×II.	C. A. Storey	London	1953
101	The Heart of Asia	F. H. Skrine	London	1899
102	Turan	E. C. Wiener	Berlin	1930
103	Epigraphia-Indo-			
	Moslemica	G. Yazdani	Calcutta	1923-24

- 104 Calligraphers and
Painters (Qazi Ahmed Bin
Mir Munshi 1015 A. H.)
V. Minorsky Washington 1959
- 105 Les Calleigraphes et
Les Miniaturistes
De L' Orient Mu-
sulman Cl. Huart Paris 1908



(۲) فهرست نام ها

- | | |
|---|--|
| <p>ابوالفتح بستی ۱۹۳</p> <p>ابوالفرج سگزی ۱۹۳</p> <p>ابوالفرج سنجرى ۱۲</p> <p>ابوالفضل ۲۳۳، ۲۳۹</p> <p>ابوالفضل بلعى ۱۹۰</p> <p>ابوالقاسم وفائى ۴۸، ۲۲۵</p> <p>ابواللیث ۱۱۸</p> <p>ابوالموید بلخى ۱۹۳</p> <p>ابوالنبغى عباس ترخان ۱۸۸</p> <p>ابواسحاق جوثبارى ۱۹۳</p> <p>ابوبکر میرزا بن جوکى میرزا ۴۳</p> <p>ابوحفص حکیم ۱۸۸</p> <p>ابوحنیفه، امام ۱۱۸</p> <p>ابودلف عجلى ۹، ۱۸۰</p> <p>ابو رجا احمد بن عبدالصمد العابدی ۱۹۱</p> <p>ابو زراعہ معمري جرجانى ۱۹۳</p> <p>ابو سعد ادريسى ۱۸۹</p> <p>ابو سعید میرزا، سلطان ۳۵، ۳۵، ۴۰، ۴۰، ۴۳، ۴۳، ۸۹، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۶، ۲۸۸، ۲۸۸، ۲۹۶</p> <p>ابو سعید خان بن کوجم خان ۲۹، ۲۱۶</p> <p>ابو سلیک گرگانی ۱۸۸</p> <p>ابو شعیب هروی ۱۹۳</p> <p>ابو طاهر اوایى ۱۹۸</p> <p>ابو طاهر خاتونى (آتونی) ۸، ۱۸۶، ۱۸۸</p> <p>ابو طیب مصعبی ۱۹۳</p> | <p>ابابکر الف ۲۶</p> <p>ابابکر میرزا ولد سلطان ابو سعید میرزا ۳۵، ۲۱۰، ۲۲۱</p> <p>ابراهیم ابوالقاسم شوکتى ۲۲۲، ۲۲۶، ۲۵۰</p> <p>ابراهیم بن سلیمان میرزا ۲۳۶</p> <p>ابراهیم پسر جهانگیر پادشاه ۲۳۵</p> <p>ابراهیم حسن بایقرا ۲۳۰</p> <p>ابراهیم حسین میرزا ۲۲۲</p> <p>ابراهیم خلیل الله ۲۳۵</p> <p>ابراهیم - سلطان ابراهیم</p> <p>ابراهیم طمناج خان بن نصر ۱۹۸، ۲۰۱</p> <p>ابراهیم میرزا وفائى ولد سلیمان میرزا ۴۸ - ۲۲۵</p> <p>ابقا خان ۲۸۹</p> <p>ابن البیث - محمد بن البیث</p> <p>ابن اثیر ۲۰۰</p> <p>ابن خلکان ۲۰۰</p> <p>ابن قنری بردی ۲۶۰، ۲۰۰</p> <p>ابن خردازبه ۱۸۵</p> <p>ابن رسته ۱۸۶</p> <p>ابن عریشاه ۲۶۸</p> <p>ابن لعلی ولد شاه بدخشان ۴۰، ۴۱، ۲۱۹</p> <p>ابوالحسن لنگاه (لنگا) ۸۵، ۲۰۵</p> <p>ابوالخیر بن دولت شیخ ۲۱۶</p> <p>ابوالخیر خان ۲۳</p> <p>ابوالعباس ربنجنى ۱۹۳</p> <p>ابوالعباس مروزی ۱۸۸</p> <p>ابوالعلا احمد ۱۳</p> <p>ابوالعلا شوستری ۱۹۳</p> |
|---|--|

- ابو نصر کندری (الکندری) ۱۴، ۱۹۵، ۱۹۶
 ابو منصور کوچکونجو ۲۱۶
 اتسز خوارزم شاه ۲۰۳
 آئی بیگم ۲۲۵
 احسان دولت ۲۳۰
 احسان یار شاطر، دکتر ۲۱۷
 احمد الله - سلطان احمد بغدادی
 احمد الحفید الهروی ۱۸۵
 احمد بن اسماعیل ۱۸۹
 احمد سلطان بن سلطان بایزید ۷۴
 احمد اول بختی ۲۷۲
 احمد ثالث فجیب ۲۷۲
 احمد جام زنده پیل ۲۳۶
 احمد جامی، امیر - امیر احمد جامی
 احمد جلایر، سلطان ۲۱۶، ۲۶۲، ۲۹۵
 احمد خان الجہ ۲۱۳، ۲۱۴
 احمد شاه بهمنی سلطان ۳۰۳
 احمد میرزا، سیدی ۴۱، ۲۱۹، ۲۲۰
 احمد میرزا - سلطان احمد میرزا
 آدم (جد رودکی) ۱۸۹
 آدم علیه السلام ۲، ۱۲، ۱۱۹
 ادیس هجلی ۱۸۷
 ادم خان ۲۸۷
 ادیب صابر ۱۷، ۲۰۳
 آذر بیگدلی، حاجی لطف علی ۱۹۲، ۱۹۹
 آذری، شیخ ۱۳۹، ۳۰۱، ۳۰۲
 اردابیگ ترخان ارغون ۲۱۷، ۲۲۱
 اردوان ۱۱۴
 اردشیر ۱۱۴
 اردو تعلق ۲۸۹
 آرزو (آرزویی) ۳۰۱، ۳۰۰
- ارسلان قاورد ۱۹۷
 ارغون خان ۲۶۲
 استغنائی نیشاپوری ۱۹۳
 اسپرنگر، دکتر ۳۰۳
 اسرائیل (اسرافیل) بن سلجوق ۱۴، ۱۵،
 ۱۹۴، ۱۹۶
 اسفند یار ۵۱، ۳، ۱۱۴
 اسماعیل بن عباد ۱۹۴
 اسماعیل حکمت ارتایلان ۲۲۰
 اسماعیل لودی ۷۵
 اشرف الدین حسین احراری ۲۳۶
 آصفی، خواجہ ۲۹۴
 اصفهانی، مولانا ۲۱۰
 آغاجی ۱۹۳
 آغا محمد اوفوندور ۷۱
 آغا دوست ۳۰۳
 آفاق بیگم جلایر ۱۲۹، ۲۲۷، ۲۹۴
 افراسیاب ۱۳، ۱۰۲
 افسری - زودکی
 افضل، خواجہ دیوان ۱۳۰، ۱۳۱، ۲۹۵،
 ۲۹۶
 آقا بیگم ۲۲۰، ۲۲۶، ۲۹۴
 اقبال آشتیانی، دکتر ۲۰۰
 اکبر پادشاه ۱۱۴، ۲۲۲، ۲۲۴، ۲۳۲،
 ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۴۷، ۲۸۷
 البیث بن جلیس ۱۸۸
 الپ ارسلان بن جعفر بیگ سلجوقی ۱۳،
 ۱۴، ۱۵، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷
 ۲۰۱
 الترمذی، اسماعیل ۳۰۳
 الجہ خان مغول ۲۶

۳۰۴ ، ۲۹۶ ، ۲۹۵ ، ۲۸۶
 امیر علی جلاير ۲۹۵ ، ۲۹۴
 امیر عیسی بیگ ترخان ۱۳۵
 امیر غیاث الدین حاجی خوفی ۲۵۴
 امیر مبارالدین محمد ۲۵۴ ، ۲۵۵ ، ۲۵۶ ،
 ۲۵۷ ، ۲۵۹ ، ۲۶۱ ، ۲۷۳
 امیر معزی ۱۵ ، ۱۶
 امیر نورسعید امیر الامراء ۸۹
 امیر ولی ۴۶ ، ۴۷
 امیر یادگار ۱۳۳ ، ۱۳۵ ، ۲۹۸
 امین (بنو عباس) ۱۸۷
 امین الدین ، خواجه ۲۹۱
 افاماری ، شمیل ، دکتر ۲۱۰ ، ۲۱۱ ، ۲۱۹ ،
 ۲۲۶ ، ۲۲۹ ، ۲۳۳ ، ۲۵۸ ،
 ۲۶۵ ، ۲۶۷ ، ۲۷۰ - ۲۷۲
 انوری ۱۲ ، ۱۷ ، ۱۹۱ ، ۲۰۲ ، ۲۰۳ ، ۲۶۹
 اوزن حسن ۲۶۹ ، ۲۷۰
 اوستا ، آقای مهرداد ۲۶۵
 آوق سلطان جوجی ۲۲۴
 اولجائیتو خدا بنده ۲۶۲
 آهی ، مولانا ۱۳۳ ، ۱۴۰ ، ۳۰۳
 ایاز ۲۶۹



بابا حسین ۳۹ ، ۴۰ ، ۲۱۹
 بابا سودائی ۳ ، ۲۱۸ ، ۲۱۹
 بایسر پادشاه ، محمد ظهیرالدین ۳۹ ، ۵۴ ،
 ۹۴ ، ۲۱۱ ، ۲۲۳ ، ۲۲۴
 ۲۲۹ ، ۲۳۰ ، ۲۳۱ ، ۲۳۳
 ۲۳۴ ، ۲۳۵ ، ۲۳۶ ، ۲۵۱ ،
 ۲۵۲ ، ۲۵۳ ، ۲۸۰ ، ۲۸۴ ،
 ۲۸۸ ، ۲۹۵

الغ بیگ میرزا ولد شاهرخ میرزا ۳۶ ، ۳۹ ،
 ۴۲ ، ۲۱۴ ، ۲۱۷ ، ۲۱۸ ،
 ۲۱۹ ، ۲۲۱ ، ۲۲۲ ، ۲۸۸ ،
 ۲۹۰
 القاس میرزا ۲۷۲
 امام موسی علی الرضا ۲۳ ، ۵۲ ، ۲۱۹
 امان میرزا ۲۳۶
 آمنه بانو ۲۳۶
 آمنه بیگم ۳۳۵
 امید بیگم اندجانی ۲۴۵
 امیر احمد ۱۲۰
 امیر احمد بن عبدالله خجستانی ۱۸۷
 امیر احمد بن عبدالله قهستانی (خجستانی) ۹ ،
 ۱۸۷
 امیر احمد جامی ولد امیر سلطان ۹۰ ، ۲۷۹
 امیر بر سعید ۸۹
 امیر بیگ یمفورچی ۱۲۸
 امیر چوبان ۲۶۲ ، ۲۶۳
 امیر حسن بیگ ۲۶۹
 امیر حسین گورگان ۲۶۲
 امیر خسرو شاه ۴۵ ، ۴۷
 امیر درویش علی کتابدار ۱۲۹ ، ۲۹۵
 امیر رستم علی ۱۲۸
 امیر سلطان ارغون ۲۷۶
 امیر سلطان ملک ۹۰
 امیر شاه حسین نوکدري ۹۶ ، ۲۸۲
 امیر شاه شجاع ارغون نفسی ۹۶ ، ۹۷ ، ۹۸ ،
 ۲۸۲
 امیر علی بیگ جلائر ۱۲۹
 امیر علی شیر نوائی ۳۶ ، ۴۲ ، ۴۵ ، ۶۶ ،
 ۶۷ ، ۹۰ ، ۹۱ ، ۹۲ ، ۱۲۸ ،
 ۱۲۹ ، ۱۳۲ ، ۲۱۴ ، ۲۱۹ ،
 ۲۲۶ ، ۲۷۰ ، ۲۷۶ ، ۲۷۹

- بنت الکعب (الکعبی) ۹ ، ۱۸۷ ،
 بوالحسن - ابوالحسن لنگه
 بوجيله ۸ ، ۱۸۵
 بوشکور بلخی ۱۹۳
 بوشکیش (نوشکین) ۱۵ ، ۱۹۷
 بوقا خان مغل ۲۱۳
 بهاءالدين سام ۲۰۶ ، ۲۷۴
 بهاءالدين عثمان قرا يولک ۲۶۹
 بهرام شاه بن مسعود بن محمود غزنوی ۱۹ ،
 ۲۰۵ ، ۲۰۶ ، ۲۰۷ ، ۲۰۸
 بهرام گور ۳ ، ۵ ، ۷ ، ۸ ، ۶۹ ، ۱۱۷ ،
 ۱۱۸ ، ۱۸۶ ، ۱۸۷ ، ۱۸۸
 ۲۷۵
 بهرام میرزا ۲ ، ۲۷۲
 بهلول لودی ۲۷۵
 بهمن ۱۸۸
 بی بی آتون ۱۳۸ ، ۱۳۹ ، ۳۰۱
 بی بی آرزوی سمرقندی ۱۳۷ ، ۳۰۰
 بی بی حیات ، مسماة ۱۲۴ ، ۱۳۸ ، ۲۹۱ ،
 ۲۹۲
 بی بی یزدی ۱۴۰ ، ۳۰۳
 بول قتلک ۲۸۹
 بیجه منجمه ۱۳۰ ، ۲۹۶
 بیدلی ۱۳۲ ، ۲۹۷
 بیانی بحر آبادی ۲۸۶
 بیرام شاه پسر خواجه مرجان ۲۶۴
 بیرم اوغلان ۲۳۵
 بیرم خان (خانخانان) ۹۶ ، ۲۳۸ ، ۲۳۹ ،
 ۲۸۱
 بیژن ۲۰۵
 بیگه بیگم ۲۲۱ ، ۲۲۶ ، ۲۳۶
 بیمرجی ۲۳۵
- بایر قلندر ولد بایسنقر میرزا ۳۸ ، ۳۹ ،
 ۲۱۹ ، ۲۹۵ ، ۳۰۴
 باقی خان ۲۸
 بایزید ، سلطان ۴ ، ۶ ، ۲۷۲
 بایزید ، سلطان (ثانی) عدلی ۲۷۲
 بایزید ، ایلخانی ۲۶۲
 بایسنقر میرزا ثانی ۲۶ ، ۲۲۳
 بایسنقر میرزا ولد شاهرخ میرزا ۳ ، ۳۸ ،
 ۴ ، ۱۲۶ ، ۲۱۸ ، ۲۱۹
 بایسنقر ثانی ، میرزا عادل ۲۲۱
 با یقرا میرزا (برادر بزرگ سلطان حسین میرزا)
 ۲۲۱ ، ۲۲۲
 بدخشی بانو بیگم ۱۳۶
 بذاق خان ولد سیونجیک خان ۲ ، ۲۱۴ ،
 ۲۱۶
 بداغ میرزا ، پیر ۲۶۷ ، ۲۷۰
 بدخشی بیگم ۲۱۷ ، ۲۲۴
 بدرالدین ، مولانا - هلالی
 بدیع بلخی ۱۹۳
 بدیعی ، بدیع الزمان میرزا ۴۹ ، ۵۳ ، ۱۲۹ ،
 ۲۲۵ ، ۲۲۶ ، ۲۷۰
 براژن ، ایدورد ۱۹۱ ، ۱۹۲ ، ۲۶۹ ،
 ۲۷۰
 برکیارق - سلطان برکیارق
 برهانی ، امیرالشعرا ۲۰۰
 بسام کورد ۱۸۸
 بیسقی ، ابوالحسن ۲۰۳
 بشار مرغزی ۱۹۳
 بغداد خاقون ۲۶۲ ، ۲۶۳
 بقائی ، مولانا ۱۳۸ ، ۳۰۱
 بلبل کیکر ؟ ۲۸۹
 بلقیس ۱۱۴
 بنائی ۲۷۷

جامی ، ابراهیم میرزا ۲۷۲

جانان بیگم ۲۸۱

جلال لودی ۲۷۵

جلال الدین حمزه ۳۰۲

جلال الدین — شاه شجاع

جم (جمشید) ۲ ، ۳۶ ، ۳ ، ۸۵ ، ۸۶ ،

۱۰۲ ، ۱۰۷ ، ۱۱۴ ، ۲۸۳ ،

۲۸۴

جنیدی ۱۹۳

جهان خاتون ، مسماة ۱۲۲ ، ۱۲۳ ، ۲۹۰

جهان سلطان بیگم ۲۳۶

جهان سوز — سلطان علاء الدین

جهان شاه میرزا ترکمان حقیقی ۶۸ ، ۲۷۰

جهانگیر ، شاه جهانگیر هاشمی ۲۸۳

جهانگیر ، سلطان سلیم ۲۲۲ ، ۲۳۱ ،

۲۳۵ ، ۲۴۷ ، ۲۵۲

جهانگیر میرزا ۲۲۰

جونہ والی گلبرگ ۳۰۳

چنگیز خان ۲۶۳

چغفری بیگ (چغفر بیگ) ۱۳ ، ۱۴ ،

۱۹۴ ، ۱۹۵

چوک میرزا ۴۳

حاتم ۳۸ ، ۱۰۱ ، ۱۰۲ ، ۱۰۸ ، ۱۱۵ ،

۱۴۱

حاجی بیگم ۱۱۵ ، ۲۴۷ ، ۲۸۸ ،

حاجی خواجہ ۳۰۲

حافظ شیرازی ، خواجہ ۶۳ ، ۶۵ ، ۷۰ ،

۸۱ ، ۸۵ ، ۹۳ ، ۹۴ ، ۱۰۳ ،

۱۱۶ ، ۱۲۴ ، ۱۲۹ ، ۲۵۶ ،

پادشاه خاتون لالة ۱۲۱ ، ۲۸۹ ، ۲۹۰

پاشا بیگم بہارلو ۲۲۳

پرتوی تبریزی ۱۳۶ ، ۲۹۹

پرویز اتابکی ۲۹۱

پشنگ ۲۷۵

پندار (پندار) رازی ۱۲ ، ۱۹۴

پوز خان ، ملک شمس الدین ۸۳ ، ۸۴ ، ۲۷۴

پولاد خان سلطان ولد تیمور سلطان ۲۸ ،

۲۱۵ ، ۲۱۶

پیر بداغ میرزا ولد جهان شاه میرزا ۶۸ ، ۶۹

پیر محمد خان ۲۲۱

تاج الملک فارسی ۱۶ ، ۱۹۸

تبادکانی ، مولانا محمد ۲۷۹

تقش (تقش) سلجوقی ۱۹۷

ترکان خاتون ۱۹۸ ، ۲۰۱ ، ۲۸۹

فکش (نیکش یا تقش) ۱۵ ، ۱۹۷ ، ۲۰۵

تقی اوحدی ۲۸۶

تولک ۲۵۳

تیمور سلطان ۲۸ ، ۲۱۵ ، ۲۱۶ ، ۲۲۹

تیمور گورگان ، امیر ۳ ، ۳۱ ، ۳۳ ، ۳۴ ،

۳۶ ، ۴۱ - ۴۴ ، ۵۵ ، ۶۵ ،

۶۶ ، ۲۱۹ ، ۲۲۰ ، ۲۲۱ ،

۲۵۴ ، ۲۶۷ ، ۲۶۸ ، ۲۷۳ ،

۲۹۸

جامی ، مولانا نورالدین عبدالرحمن ۱۰ ،

۵۳ ، ۵۴ ، ۵۷ ، ۱۳۱ ، ۱۳۳ ،

۲۲۰ ، ۲۲۶ ، ۲۶۴ ، ۲۷۸ ،

۲۹۶ ، ۲۷۹

- حسینی — سلطان حسین میرزا بایقرا
 حقائق — خاقانی
 حکیم شمس الله قادری ۲۸۹ ، ۲۸۷
 حکیم شاه محمد قزوینی ۳۰۵ ، ۳۰۴
 حکیم طیب ۳۰۴
 حکیم عبدالعزیز ۲۹۲
 حکیم ، مولانا ۳۰۴ ، ۳۰۵
 حمد الله مستوفی ۱۸۶ ، ۱۹۱ ، ۱۹۹
 حمیده بانو ۲۴۶
 حمیدی ۲۰۲
 حفظه بادغیسی ۱۸۸
 حیدر ترکی گوی ، مولانا ۳۴
 حیدر ۶۸ ، ۶۹
 حیدر کلوج ۲۸۳ ، ۲۸۴ ، ۲۸۵
 حیات هروی ۱۳۸ ، ۲۹۱ ، ۳۰۱
 حیرت ۱۹۲
 حیرتی ، مولانا ۱۳۳
-
- خاقان اکبر فخرالدین منوچهر ۲۰۴
 خاقانی ۲ ، ۱۸ ، ۲۰۳ ، ۲۰۴
 خانخانان ، میرزا عبدالرحیم ۲۳۲ ، ۲۸۱
 خانخانان — بیرم خان
 خانزاده بیگم ۲۲۲
 خاشخو آغا خوارزمی ۲۳۵
 خانم خانزاده تربت ۱۳۴ ، ۱۳۵ ، ۲۳۰
 ۲۹۸
 خان میرزا سلطان اویس ولد سلطان محمود میرزا
 ۴۸ ، ۲۲۱ ، ۲۲۳
 خاوری ۲۰۲
 خبازی نیشاپوری ۱۹۳
 خداداد بن بولاجین ۲۵۳
- ۲۵۷ ، ۲۵۸ ، ۲۵۹ ، ۲۶۰
 ۲۶۵ ، ۲۶۸ ، ۲۷۳ ، ۲۹۱
 ۳۰۴
 حبیب الله ساوچی ۳۰۴
 حبیبہ بنت محمد حسین میرزا دوغلت ۲۱۱
 ۲۴۷
 حجابی استرآبادی ۱۳۸ ، ۱۳۹ ، ۲۹۸
 ۳۰۱ ، ۳۰۳
 حجاج سلطان ۲۸۹
 حرم بیگم قیچاق ۲۲۴
 حسام الدین ، حسام ، ملک ۸۴ ، ۲۳۱
 ۲۷۴
 حسام الدین خلجی ۲۷۴
 حسام الدین ، سید ۲۵۷
 حسام الدین علی ۲۷۴
 حسام الدین غوری ۲۷۴
 حسام الدین لودی ۲۷۵
 حسام الدین والی گیلان ، امیر ۹۴ ، ۲۷۹
 حسن ۲۲۵ ، ۲۶۷
 حسن اردشیر کلانی سید ، امیر ۹۰ ، ۲۷۹
 حسن بن حسین ۲۰۶ ، ۲۶۲
 حسن صباح ۱۹۸
 حسن مسکری سید ۲۴۰
 حسن غزنوی ، سید ۱۷ ، ۲۰۳
 حسن کاره سید (کارکیا) ۱۳۶ ، ۳۰۰
 حسین ابن محمد شریف ۱۳
 حسین (امام) ۵۳
 حسین لودی ۲۷۵
 حسین میرزا دوغلت ۲۱۱
 حسین نخعی ۲۰۴
 حسین نجوانی ، آقای ۲۶۶
 حسین واعظ کاشفی ، مولانا ۹۰ ، ۹۱ ، ۲۷۹

دقیقی بلخی ۱۹۳
 دلارام ، < ، ۸ ، ۱۱ ، ۱۱۸ ، ۱۸۵
 دلدار بانو ۲۵۱
 دلشاد خاتون ۶۴ ، ۲۶۲ ، ۲۶۴ ، ۲۹۴
 دنسلی ۲۶۲ ، ۲۶۴
 دوست محمد خان بن بذاق خان ۲۱۴
 دوستی — فاطمه خاتون
 دولت شاه ۱۸۵ — ۱۸۸ ، ۱۹۱ ، ۱۹۹ ،
 ۲۱۶ ، ۲۱۸ ، ۲۱۹
 دیوانه — عبدالله دیوانه ، شیخ

ذکا ، میرزا سلیمان شاه ۲۲۱
 ذکی ولیدی طوغان ۲۱۸ ، ۲۸۰
 ذوالنون ، امیر ، ۹ ، ۲۱۰ ، ۲۲۱ ، ۲۲۶ ،
 ۲۸۲ ، ۲۸۸ ، ۲۸۹

رابعه بیگه ۲۸۸
 رابعه قزداری (خضداری) ۱۹۳
 رحمت الله ، خواجه ۲۲۵
 رستم میرزا ۲۱۸
 رستم ۵۱ ، ۳ ، ۱۰۲ ، ۱۱۴ ، ۲۸۴
 رشید خان ولد سلطان سعید خان مغول ، ۴ ،
 ۲۱۳ ، ۲۱۴ ، ۲۵۳

رشید سلطان چغتائی ۲۲۴
 رشیدالدین فضل الله ، خواجه وزیر ۲۵۸
 رضا قلی هدایت ۲۶۱
 رکن الدوله بن بویه ۱۸۶
 رکن الدین طغرل ۲۰۴
 رکن الدین مسعود سلجوقی ۱۹۶ ، ۱۹۸
 رودکی ، ابوالحسن ۱۰ ، ۱۸۹ — ۱۹۳
 روم ، ایچ ، آر ۲۲۹

خدای داد ۱۴ ، ۱۵ ، ۱۹۶
 خدیجه آغا غنچه جی < ۲۲ ، ۲۳۰
 خدیجه کبری ۲۴۶
 خرم بیگم < ۲۹
 خسروانی ۱۹۳
 خسرو ، امیر ۶۸ ، ۲۲۵ ، ۲۹۰ ، ۲۹۹
 خسرو شاه ۲۲۳
 خسروی سرخی ۱۹۳
 خضر خواجه ۵۸ ، < ، ۱۲۶ ، ۲۱۵ ،
 < ۲۴ ، ۲۵۰ ، ۲۹۳
 خطائی — شاه اسماعیل ابوالمظفر
 خلیل سلطان ولد میران شاه میرزا ۳۳ ، ۳۴ ،
 ۲۱۶ ، ۲۱۸ ، ۲۲۳
 خواجه کلان ، امیر ۹۴ ، ۲۸۰ ، ۲۸۱ ،
 ۲۸۶
 خواجهگی ، مولانا ۲۱۰
 خواجه مرجان ۲۶۴
 خوارزم شاه ، علاءالدوله ۱۵ ، ۲۰۳ ، ۲۰۴
 خوب نگار خانم (مادر میرزا حیدر) ۲۱۱ ،
 ۲۵۳
 خوند میر ۱۹۹

دارا ۲ ، ۳۹ ، ۳ ، < ، ۱۰۸ ، ۲۳۴
 داراب ، میرزا ۲۲۵
 داؤد سلجوقی ۱۵ ، ۱۹۴ ، ۱۹۶ ، ۱۹۸
 دختر امیر یادگار ۱۳۴ ، ۱۳۵
 دختر هفتی اسفرائنی ۱۳۹
 دختر غزالی یزدی < ۱۳
 دختر قاضی سمرقند ۱۳۴
 درویش روغشگر ، مولانا ۵۲ ، ۲۲۹
 درویش — قیام الدین سبزواری

رومی ، مولانا ۱۹۲

وی ، ایس (مصنف) ۲۳۵



زلیخا ، حضرت ۵۸ ، ۸۶ ، ۱۱۹ ،

۱۲۰ ، ۲۵۰

زهره بیگی غنچه جی اوزبک ۲۲۳

زین العابدین ، سلطان ۲۵۴



سام میرزا ، ابوالنصر < ۱ ، ۲۷۱ ، ۲۷۵ ،

۲۸۶

سامری ۲۷۰

سائل ۲۲۷

سبکتکین ۲۰ ، ۱۹۰ ، ۲۶۹

سپاهی - شاه حسن ارغون

سپاهی - خواجه کلان ، امیر

سرمد ۶۰

سرو پسر غساله ۸۱

سعدالدین ۲۶۱

سعدی شیرازی ۱۲ ، ۲۶۱ ، ۲۶۹ ، ۲۷۹

سعید بیقهبی ۱۸۸

سکندر (اسکندر) ۲ ، ۶۸ ، ۷۳ ، ۱۰۷ ،

۱۱۴ ، ۲۲۲ ، ۲۶۰

سکندر شیرازی ، سلطان (ولد میرزا عمر شیخ)

۳۴ ، ۳۵ ، ۲۱۷ ، ۲۷۳

سکندر میرزا ۲۲۲

سکینه باف ۲۳۶

سلجوق ۱۹۶

سلطان ابراهیم ۸۴ ، ۲۰۸ ، ۲۱۸ ، ۲۷۵

سلطان احمد میرزا ۴۲ ، ۲۱۹ ، ۲۲۰ ،

۲۲۱ ، ۲۲۳ ، ۲۷۲

سلطان احمد بغدادی ولد سلطان اویس ۳۳ ،

۶۵ ، ۶۶ ، ۱۲۹ ، ۲۱۶ ،

۲۶۷ ، ۲۶۸ ، ۲۶۹

سلطان احمد میرزا ولد سلطان ابو سعید ۲۲۳

سلطان اویس بن حسن ایلخانی ۱۳ ، ۴۸ ،

۶۳ ، ۶۵ ، ۱۲۹ ، ۲۱۳ ، ۲۲۲ ،

۲۲۳ ، ۲۲۴ ، ۲۵۴ ، ۲۶۱ ،

۲۶۲ - ۲۶۶ ، ۲۶۷ ، ۲۸۵ ،

۲۹۴

سلطان بایزید - بایزید

سلطان بدیع الزمان میرزا - بدیمی

سلطان برکیارق < ۱۹ ، ۲۰۰ ، ۲۰۱

سلطان بیگم < ۲۱ ، ۲۳۰

سلطان حسین ولد سلطان اویس ۶۵ ، ۲۲۵ ،

۲۶۲ ، ۲۶۷ ، ۲۶۸ ، ۲۹۴

سلطان حسین محمد بیگ بن امیر موسی ۲۲۰

سلطان حسین میرزا بایقرا ، خاقان مغفور ۲ ،

۳۵ ، ۳۶ ، ۴۲ ، ۴۳ ، ۴۵ ،

۴۹ - ۵۳ ، ۵۵ ، ۹۰ ، ۱۲۰ ،

۲۱۷ ، ۲۱۹ ، ۲۲۰ ، ۲۲۱ ،

۲۲۲ ، ۲۲۶ ، ۲۲۸ ، ۲۳۰ ،

۲۶۷ ، ۲۷۰ ، ۲۷۹ ، ۲۹۵ ،

۲۹۶ ، ۳۰۳

سلطان خانم ۲۲۲ ، ۲۲۷

سلطان رکن الدین قتلغ ۲۵۶

سلطان سعید خان ولد الجه خان مغول ۲۶ ،

۲۷۰ ، ۲۱۳ ، ۲۱۴

سلطان سعید شیبانی ، کوهکن ۲۹ ، ۳۰ ، ۲۱۶

سلطان سلیم خان ، سلیم (اول) < ۲ ، < ۵ ،

< ۶ ، ۲۲۶ ، ۲۷۲

سلطان سلیمان (اول) ، قانونی ، محبی ، بن سلیم

خان (اول) < ۶ - < ۷ ، ۲۷۲

- سلطان مسعود میرزا ۱۲۵
 سلطان نژاد ۲۲۲
 سلطان نگار خانم ۲۱۰ ، ۲۲۱ ، ۲۲۳
 سلطان ویس میرزا ۲۲۱ ، ۲۶۹
 سلطان یعقوب ۶۶ ، ۶۷ ، ۲۶۹ ، ۲۷۰
 ۲۹۶
 سلیمان ساوجی ، خواجه ۶۴ ، ۲۳۷ ، ۲۶۳
 ۲۶۵ ، ۲۶۹
 سلیمان (علیه السلام) ۸۶ ، ۲۲۵ ، ۲۸۵
 سلیمان بن قتلش سلجوقی ۱۵ ، ۱۹۲
 ۱۹۶
 سلیمان شاه میرزا ولد خان میرزا ۴۸ ، ۲۲۴
 سلیمان میرزا - ذکا ، میرزا سلیمان
 سلیمان ، مولانا ۳۰۴
 سلیم ثالث ، سلیم ، الهامی ۲۷۲
 سلیمی - سلطان سلیم (ثانی)
 سمعانی ۱۸۹
 سنجر - سلطان سنجر
 سوری خواهر زاده جهانسوز ۱۹
 سهیل ۲۲۷
 سید ناصر جرجانی ۲۹۹
 سید یوشع ۲۹۱
 سیف الدین سوری ۲۰۵ ، ۲۰۷ ، ۲۰۸
 سیف الله ۲۱۱
 سیفی ، امیر جهان ملک ۲۲۶ : ۲۹۸
 سیورغتمش ۲۸۹
 سیونجیک خان (سنجق) ۲۷ ، ۲۱۶
 ●
 شاکر بخاری ۱۹۳
 شاه اسماعیل صفوی ۶۹ ، ۷۰ ، ۲۲۶
 ۲۶۹ ، ۲۷۱
 سلطان سنجر ۳ ، ۱۳ ، ۱۶ ، ۱۷ ، ۲۰ ،
 ۱۱۴ ، ۱۹۱ ، ۲۰۱ ، ۲۰۲
 ۲۰۴ ، ۲۰۸ ، ۲۰۹
 سلطان شاه ، برادر تکش خوارزم شاه ۲۰۵
 سلطان طغرل بن طغرل بیگ ۳ ، ۱۳ ، ۱۸
 ۲۰۴ ، ۲۰۵
 سلطان علاء الدین حسین جهانسوز ۱۹ ، ۲۰
 ۲۰۵ ، ۲۰۶ ، ۲۰۷ ، ۲۰۸
 ۲۰۹ ، ۲۷۲
 سلطان علی خطاط ، مولانا ۴۶
 سلطان علی مشهدی خطاط ۲۱۱
 سلطان علی میرزا ۴ ، ۵۶ ، ۲۲۱ ، ۲۲۳
 سلطان غازان ۱۲۱
 سلطان فرخ ۲۷۲
 سلطان قرائی ۲۰۴
 سلطان قطب الدین محمد ۱۲۱ ، ۲۰۶ ، ۲۰۷
 ۲۸۹
 سلطان قلی بیگ ۳۰۳
 سلطانم بیگم ۲۲۲ ، ۲۲۳
 سلطان محمد بن ملک شاه ۱۶ ، ۱۸ ، ۱۸۶
 ۲۰۰ ، ۲۰۱ ، ۲۰۲ ، ۲۰۴
 ۲۶۱
 سلطان محمد محسن کیبک میرزا ۵۲ ، ۵۳
 سلطان محمد میرزا ۴ ، ۲۱۰ ، ۲۲۴
 سلطان محمود بن ملک شاه ۲۰۰ ، ۲۰۱ ، ۲۶۱
 سلطان محمود خان ولد یونس خان ۲۶ ، ۲۱۳
 سلطان محمود غیاث الدین ۲۱۰
 سلطان محمود میرزا ولد سلطان ابو سعید میرزا
 ۳۵ ، ۴۴ ، ۴۵ ، ۴۷ ، ۴۸
 ۲۲۳ ، ۲۲۱
 سلطان مسعود غزنوی ۱۹۰ ، ۱۹۴ ، ۲۰۸
 ۲۶۱

- شاه بداغ (نبیره ابوالخیر خان) ۲۳ ، ۲۱۶ ،
 شاه بدخشان لمی ۲۰ ، ۲۱۹ ،
 شاه بوداق - شاه بداغ
 شاه بیگ شجاع ، امیر (بن امیر ذوالنون) ۲ ،
 ۲۱۰ ، ۲۲۶ ، ۲۳۵ ، ۲۸۲ ،
 ۲۸۳
 شاه جهانگیر هاشمی ۲۸۳ ، ۲۸۴ ،
 شاه حسن ارغون ، سپاهی ۲ ، ۱۰۱-۱۰۵ ،
 ۱۰۰ ، ۱۱۴ ، ۱۱۵ ، ۲۱۰ ،
 ۲۲۱ ، ۲۳۵ ، ۲۴۵ ، ۲۴۶ ،
 ۲۸۲ ، ۲۸۴ ، ۲۸۵ ، ۲۸۶ ،
 ۲۸۸ ، ۲۸۰
 شاه حسین نوکدری - امیر شاه حسین نوکدری
 شاه خان بن منصور خان ۲۱۳
 شاه رخ میرزا ۳۶ ، ۳۰ ، ۴۳ ، ۱۲۴ ،
 ۲۱۰ ، ۲۱۸ ، ۲۱۹ ، ۲۲۱ ،
 ۲۲۵ ، ۲۹۲ ، ۲۹۳ ، ۲۹۸ ،
 ۳۰۲ ، ۳۰۴
 شاه سلیمان صفوی ۲۹
 شاه شجاع کرمانی ، جلال الدین ابوالقوارس
 ۶۳ ، ۶۴ ، ۲۵۳-۲۵۵ ، ۲۵۶-
 ۲۶۱ ، ۲۶۲ - ۲۶۴ ، ۲۶۴
 شاه طهباسب ۱ ، ۱۱۳ ، ۲۳۰ ، ۲۳۸ ،
 ۲۰۱
 شاه عادل ۸۶ ، ۲۰۵
 شاه غازی پسر نقیب خان ۲۳۶
 شاه غریب میرزا (ولد سلطان حسین میرزا)
 ۵۰ ، ۲۲۰
 شاه قباد ، سلطان ، سلجوقی ۱۹
 شاه محمد سلطان کاشغری ۲۲۵
 شاه محمد قزوینی ۴۳ ، ۲۰۶
- شاه محمود (آل مظفر) ۶۳ ، ۶۴ ، ۲۶۲ ،
 ۲۶۶ ، ۲۶۴
 شاه ملک سید بیگم ۱۳۶ ، ۲۹۹ ،
 شاه میرزا ۲۲۲
 شایب کرمانشاهی ۱۹۳
 شبلی نعمانی ۱۹۲ ، ۲۰۳ ،
 شجاع الدین شاه منصور ثانی ۲۵۴
 شجاع الدین علی ۲۰۵
 شجاع الدین منصور اول ۲۵۴
 شرمی گیلانی ، مولانا ۹۵
 شرف الدین علی یزدی ، مولانا ۳
 شرف الدین محمود اینجو ۲۵۵
 شرف الدین مظفر ثانی ۲۵۴
 شمر بن سبا
 شکر النساء ۲۲۵
 شمس الدین الیاس ۲۰۳ ، ۲۰۴
 شمس الدین بن حمزه ۲۰۴
 شمس الدین بهمنی ۲۰۴
 شمس الدین پوربی ، یوسف شاه ۲۰۴
 شمس الدین سلطان التمش ۲۰۴
 شمس الدین کورت ۲۰۵
 شمس الدین محمد الحافظ ۲۵۶ ، ۲۰۴
 شمس الله قادری ۲۹۴ ، ۲۹۹
 شمس قیس ۱۸۵ ، ۱۸۰
 شوقی حجکپتوئی ، مولانا ۱۲۸
 شوکتی - ابراهیم ابوالقاسم میرزا
 شهاب الدین محمد ۲۰۵ ، ۲۰۶
 شهید بلخی ۱۹۳
 شبیک خان ۲۱۱
 شیخ ابواسحاق اینجو ۱۲۲ ، ۲۵۵ ، ۲۵۰ ،
 ۲۹۱ ، ۲۸۹

طومان ہای ، العادل سیف الدین <۵



ظریف خاتون ۲۸۸

ظہیر فاریابی ۱۲ ، ۱۹۴



عادل ، میرزا بایسنغر ثانی ۴۶

عادل حسین میرزا ۲۲۲

عائشہ بیگہ ۲۲۱ ، < ۲۴

عائشہ صدیقہ ۱۱۸ ، ۲۸۹

عباس اقبال دکنتر ۲۰۲ ، ۲۹۱

عباس قاتل الغ بیگ ۳۶ ، ۲۱۸

عبدالحمی مصور ، خواجہ ۶۴

عبدالرحمن مغل ، میرزا < ۲۴

عبدالصمد العابدی ۱۹۱

عبدالعزیز خان ولد عبیداللہ خان اوزبک ۲۸ ،

۲۱۵ ، ۲۱۶ ، ۲۹۳

عبدالعزیز ، حکیم خواجہ ، ۱۲۵ ، ۱۲۶

عبدالغنی مرزایوف ۱۸۹ ، ۱۹۰

عبدالغفور ، دکنتر ۳ ، < ۲

عبدالقادر ، خواجہ ۶۵ ، < ۲۶

عبدالکریم ، امیر (والی مازندران) ۲۸۱ ، ۹۵

عبداللطیف میرزا ولد الغ بیگ ۳۶ ، ۳۹ ،

۴۰ ، ۲۱۸ ، ۲۱۹

عبداللہ خان ۲۸ ، ۱۳۸

عبداللہ دیوانہ ، شیخ ۱۳۲ ، < ۲۹

عبداللہ قہستانی ۹ ، < ۱۸

عبداللہ یمنی ۲۱۰

عبدالملک برہانی نیشاپوری < ۱۹

عبدالواسع جبل ۱ ، < ۲۰۳

عبیداللہ احرار ، خواجہ ۲۳۲

عبیداللہ اوزبک ، عبیدی ۲۴۹

شیخ پول ۲۵۲

شیخ جلال ۲۱۵

شیخ حسن بزرگ نویان ایلخانی ۶۳ ، ۲۶۲ ،

۲۶۳

شیخ حسین خوارزمی ۲۱۶

شیخ عبداللہ برلاس ۲۲۲

شیخ علی اکبر ۲۳۶

شیخ قطب الدین محمد ۲۵۶

شیخ کمال خجندی ۱۳۰

شیخ منینی ۱۹۰

شیر خان (صاحب تذکرہ) ۳۹

شیر شاہ سوری ۲۳۵ ، < ۲۳

شیرین ۱۳۸ ، ۲۶ ، < ۲ ، < ۲ ، < ۲۸۰

شیرین بیانی ، دکنتر ۲۶۱



صالح < ۲۲

صالحہ سلطان آقا بیگم ۲۲۲

صدرالدین عینی ۱۹۰

صفاء ، ذبیح اللہ دکنتر ۱۸۵ - < ۱۸۸ ، ۱۸۸

۱۹۳ ، ۲۰۳



ضعیفی نیشاپوری < ۱۳ ، ۳۰۰

ضیاء الدین سجادی ۲۰۴



طاہر بن فضل چغانی ۱۹۳

طاہر مازندران ۲۰۳ ، < ۲

طاہری شہاب ۱۹۴

طبری ۱۸۸

طغرل بیگ (طغری بیگ) ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۹۴ ،

۱۹۵

طومان ہای ، الاشرف <۵

- حبیدالله خندان شیبانی ۲۴ ، ۲۱۰ ، ۲۱۱ ،
 ۲۱۲ ، ۲۱۳ ، ۲۱۵ ، ۲۱۶ ،
 ۲۲۹
 حبید خان ۱ ، ۱۲ ، ۱۲۸
 حبید ذاکانی ۱۲۲ ، ۱۲۳ ، ۲۶۵ ، ۲۹۰ ،
 ۲۹۱
 عدلی ، بایزید ثانی ۲۰۲
 عدرا ۲۰۰
 عزالدین حسین ۲۰۴
 عسجدی ۱۲ ، ۱۹۲
 عسکری ، میرزا محمد عسکری ۵۸ ، ۵۹ ، ۲۵۰ ،
 ۲۵۱
 عصمت ، خواجه بخاری ۳۳
 عصمتی ، خوانی ۱۳۲ ، ۲۹۰
 عصمتی ، عصمت (عظمت) بسی بسی ۱۳۲ ،
 ۲۹۰ ، ۲۹۰
 عضد الدوله دیلمی ۸ ، ۱۸۶
 عضد الدین الایچی ، قاضی ۲۵۸ ، ۲۵۰
 عطار ۲۶۹
 عظیم جانوف ، پروفیسور ۲۳۲
 هفتی اسفرائینی ۱۳۹ ، ۳۰۲
 حقیقه بیگم ۲۳۶
 حلاق ۱۹۳
 علاء الدوله ۵ ، ۲۴۰
 علاء الدین جهان سوز - سلطان علاء الدین
 علاء الدین علیمردان خلجی ۲۰۵
 علاء الدین غوری ۲۰۵
 علاء الدین کرمانی ، مولانا ۲۹۶
 علاء الدین محمد ۲۶۵
 علاء الدین مسعود ۲۰۴
 علمی قانونی ، مولانا ۱۳۵
 هل اسفرائینی ۳۰۲
 هل بن اسحاق ۲۰۲
 هل حزین (لاهیجانی) ۲۹۰
 هل (حضرت) ۶۹ ، ۲۳۰ ، ۲۳۸
 هل زید بقیعی ۱۸۸
 هل شکر بیگ ۲۲۳
 هل شیر نوائی - امیر علی شیر
 هل مبارک ۲۰۵
 همدادالدین احمد ۲۰۳
 همداد زوزنی ۱۰
 همداد مروزی ۱۹۳
 عمر شیخ میرزا بن تیمور صاحب قران ۳۴ ،
 ۲۱۹-۲۱۰ ، ۲۳ ، ۲۱
 عمر شیخ میرزا ، شهاب الدین بن ابو سعید
 ۲۵۳ ، ۲۴۴ ، ۲۳۰ ، ۵۶ ، ۵۵
 همرولیث ۱۸۰
 همیق بخارائی ۱۰ ، ۲۰۱ ، ۲۰۲
 هنصری ، امیر ۱۰ ، ۱۹۰ ، ۱۹۳
 عوفی (صاحب تذکره) ۱۸۵ ، ۱۸۶ ، ۱۸۸ ،
 ۱۹۳ ، ۲۰۲
 ۲۰۲
 هیسلی بن ادیس عجل ۱۸۰
 ●
 غازان خان ۱۵
 غبار همدانی ۱۹۳
 غریبی ، شاه غریب میرزا ولد سلطان حسین
 میرزا بایقرا ۲۲۸ ، ۳۰۴
 غزالی طوسی ، امام ۲۰۳ ، ۲۰۴
 غزالی یزدی ۱۳۰ ، ۳۰۰
 غزان خان (غازان) ۱۹۶
 غساله ، وزیر سلطان غیاث الدین بنگاله ۸۱
 غیاث (شاعر) ۲۲۰
 غیاث الدین تغلق ۲۰۲ ، ۲۰۵

- غیاث الدین ، خواجہ < ۲۵
 غیاث الدین سلطان بنگالہ ، ۸۱ ، < ۲۷۳
 غیاث الدین منصور بایقرا ، سلطان ۴۲ ، ۲۲۰
-
- فاطمہ الزہرا ، حضرت ۱۱۹ ، ۲۸۹
 فاطمہ خاتون ، دوستی ۱۳۹ ، ۱۴۰ ، ۳۰۳ ،
 فخرالدولہ دیلمی ۱۹۴
 فخرالدین بہمن کرت < ۲
 فخرالدین پادشاہ سونار گاؤں < ۲
 فخرالدین پوربی شاہ بنگالہ < ۲
 فخرالدین تورانشاہ ملک ، فخر ۸۵ ، ۸۶ ،
 < ۲۵
 فخرالدین جونان < ۲
 فخرالدین مسعود ۲۰۵ ، < ۲۷۴
 فخرالدین مشہدی < ۲۴
 فخرالنساء - نسائی
- فخری ، ہروی ۲ ، ۳۹ ، ۴۳ ، ۱۰۸ ،
 ۱۱۳ ، ۱۴۱ ، ۱۴۲ ، ۲۲۰ ،
 ۲۲۳ ، ۲۸۷ ، ۲۹۷ ، ۳۰۴
- فرخ ، استاد محمود فرخ مشہدی ۲۸۱
 فردوسی طوسی ۱۱ ، ۱۲ ، ۱۸۶ ، ۱۹۳
 فرشتہ ۲۳۳ ، ۲۳۸ ، ۲۳۹ ، ۲۸۷
 فرعون ۲۴۹
 فرلاوی ۱۹۳
- فرہساد (کوہکن) ۱۳۸ ، < ۲۷۷ ،
 ۲۸۰ ، ۲۸۴
- فرید کاتب جامی ۱ ، ۲۰۳
 فریدون ۲
 فریدون حسین میرزا ۵۱ ، ۵۲ ، ۲۲۸ ، ۲۲۹
 فریدون کابولی ۲۳۵
 فغفور ۳۰۰
- فیروز شاہ ، سلطان ۸۱ - ۸۳ ، ۲۲۶ ،
 ۲۷۲ ، < ۲۷۳
 فیروز مشرقی ۱۸۸
 فیروزہ بیگم ۲۲۰ ، ۲۲۱
 فیضی (شاعر) ۲۲۶
-
- قاسم ارسلان ۲۸۱
 قاسم برادر آرق خان ۲۲۴
 قاسم ترکی ۱۲۸
 قاسم توپسرکافی دکتہر ۲۰۳
 قاسم غنسی دکتہر ۲۵۶ ، < ۲۵۷ ، ۲۵۸ ،
 ۲۶۱ ، < ۲۷۳
 قاسم کاهی ، مولانا ۱۳۳ ، ۲۴۸
 قاسم کوکہ ۱۱۴ ، ۲۸۴ ، ۲۸۷ ، ۲۸۸
 قانصوہ الفوری ، الاشرف (قانصو غوری) < ۴
 قاورد سلجوقی ۱۹۵ ، < ۱۹۷
 قتلغ اینانج ۲۰۵
 قتلغ مخدوم شاہ ۲۵۶
 قتلغ نگار خانم ۲۵۳
 قتلش ، شہاب الدین ۱۵ ، ۱۹۴ ، ۱۹۶
 قراغوز بیگم ارلات ۲۴۵
 قزوینی (صاحب بست مقالہ) < ۱۸۸ ، ۱۸۸
 ۲۰۶ ، < ۲۰۷ ، ۲۰۸
 قسم الدرلہ (قسم الدولہ) ۱۵ ، < ۱۹
 قطب الدین شاہجہان ترخان ۲۵۶
 قطب الدین شاہ محمود ۶۳ ، ۶۴ ، ۲۵۴ ،
 ۲۵۷ ، ۲۵۹ ، ۲۶۰ ، ۲۶۱
 قطب الدین شیرازی ، مولانا ۶۳ ، < ۲۵
 قمری جرجانی ۱۹۳
 قمی شہیدی ، مولانا ۲۳۰

گلچین معانی ، احمد < ۱۸ ، ۱۹ ، ۲۰۱ ،
 ۲۰۵ ، ۲۱۲ ، ۲۱۴ ، ۲۶۴ ،

۲۸۱

گلخنی ، مولانا ۵۳ ، ۲۳۰

گلرخ بانو ۲۲۲ ، ۲۲۶ ، ۲۴۰ ، ۲۵۰

گلغزار بیگم < ۲۴

گوهر خاتون ۱۸۶ ، ۲۳۶

گوهر شاد بیگم ۱۲۴ ، ۱۲۵ ، ۲۱۸ ،

۲۲۱ ، ۲۹۲ ، ۲۹۳

گیخانور ۲۸۹

گیو < ۲۵

لاله ، پسر غساله ۸۱

لطیفه آغا چه ۲۲۹

لعلی - شاه بدخشان

لنگاه - ابوالحسن

لوکری (شاعر) ۱۹۳

لیلی ۳۹ ، < ۵ ، ۱۳۸ ، ۲۳۴ ، ۲۴۰ ،

۲۵۰ ، ۲۴۰ ، ۲۸۰

لین پول ۲۰۲ ، ۲۰۶ ، ۲۰۷ ، ۲۱۵ ،

۲۴۲

مامون (بنو عباس) < ۱۸

مانی کاسه گر ، مولانا ۵۲ ، ۲۲۹

ماه افروز بیگم < ۲۴

ماه چوچک بیگم ۲۳۵ ، ۲۳۶ ، ۲۴۶ ،

۲۸۴

ماه بیگم ۱۱۴ ، ۲۲۴ ، ۲۳۵ ، ۲۸۴ ،

۲۸۰

ماه ملک ۲۰۲

قوام الدین حسن ، خواجہ ۱۲۳ ، ۱۲۴ ،
 ۲۹۱

قوام الدین عبدالله ۲۵۸

قیام الدین سبزواری ، پیر ، درویش ۱۳۹ ، ۳۰۳

قور قود خان < ۴

قیصر < ۶

کابل بیگم ۲۲۵

کامران میرزا بن بابر پادشاه < ۵ ، ۵۸ ،

۲۱۵ ، ۲۲۲ ، ۲۲۴ ، ۲۲۵ ،

< ۲۳ ، ۲۴۲ ، ۲۴۳ ، ۲۴۶ ،

۲۴۸ ، ۲۵۰ ، ۲۵۱ ، ۲۵۲ ،

۲۸۴

کاؤس ۳۹ ، ۲۳۴

کریم خان ۲۹۲ ، ۲۹۳

کریم خان زند ۲۵۶

کسانی مروزی ۱۹۳

کمال الدین طغرل ۲۰۵

کمال الدین عینی ۱۹۰

کمال الزمان ۱۹۱

کوچم خان (کوچکونجی) ابو منصور ۲۹ ،

۲۱۶

کیبک میرزا ۱۴۰

کیجیک میرزا ولسد میرزا سلطان احمد ۴۸ ،

۲۲۶ ، ۲۲۵ ، ۲۲۰ ، ۲۴۹

گراسیموف ، ایم ، ایم ۱۸۹ ، ۱۹۰

گرگین بن میلاد پهلوان ۸۶ ، < ۲

گلبدن بیگم < ۲۴

گلبرگ بیگم بنت امیر خلیفه ۲۸۴

گل ، پسر غساله ۸۱

- محمدالدوله بن فخرالدوله دیلمی ۱۹۴
 محمدالدین محمد ، خواجه ۲۹۶
 مجنون ۳۹ ، ۳ ، ۷ ، ۷ ، ۱۳۸ ،
 ۲۳۴ ، ۲۴۰ ، ۲۵۰ ، ۲۷۶ -
 ۲۸۰ ، ۲۷۸
 محمد علی خان برلاس ۲۸۸
 محسن میرزا ، سلطان ۲۲۹
 محمد حکیم حکیمی ۲۳۵ ، ۲۳۶
 محمد اسحاق نجابت خان ۲۲۵
 محمد امین خان (پادشاه قزان) ۲۷ ، ۲۸ ،
 ۲۱۵
 محمد بن احمد مختار زوزنی ۱۹۹ ، ۲۰۰
 محمد بن البیث بن جلیس ۱۸۸
 محمد بن سعید بیهقی ۱۸۸
 محمد بن خالد سگری ۱۸۸
 محمد بن ملک شاه - سلطان محمد
 محمد بن وصیف ۱۸۸
 محمد بن یحیی ، امام ۲۰۴
 محمد تبادکانی ، مولانا ۹۰ ، ۹۱
 محمد تغلق ۲۷۲
 محمد تقی مدرس رضوی ۲۰۳
 محمد حسین گورگان دوغلت ۵۹ ، ۲۵۳
 محمد حسین میرزا (برادر فریدون حسین میرزا)
 ۵۲ ، ۲۲۲ ، ۲۹
 محمد خان شیبانی ۲۳ ، ۲۴ ، ۲۶ ، ۲۷ ،
 ۲۸ ، ۴ ، ۱۲۷ ، ۲۱۰ ، ۲۱۵
 ۲۱۶ ، ۲۲۵ ، ۲۲۹ ، ۲۵۳
 محمد رحیم ، سلطان ۱۲۷
 محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم ۱ ، ۳۶ ، ۵۷ ،
 ۶۹ ، ۹۵ ، ۱۰۸ ، ۱۱۳ ،
 ۱۱۸ ، ۱۱۹ ، ۲۱۱ ، ۲۸۶ ،
 ۲۸۹ ، ۳۰۰
 محمد سلطان میرزا ۲۲۲
 محمد شفیع لاهوری ، مولانا ۱۹۰
 محمد صابر ، دکتر ۲۷۹
 محمد صالح ، امیر ۱۲۹ ، ۲۲۷ ، ۲۷۶ - ۲۷۹
 محمد طالب ، مولانا ۹۸
 محمد عبده ۱۹۳
 محمد عسکری میرزا - عسکری
 محمد عصار ، خواجه ۲۶۵
 محمد فرخ فال ۲۳۵
 محمد محفوظ الحق ۲۴۷
 محمد معین ، دکتر ۱۹۱ ، ۱۹۲ ، ۲۰۰
 محمد مقیم ارغون ۱۱۲ ، ۲۴۵ ، ۲۸۷ ، ۲۸۸
 محمد مومن میرزا ولد بدیع الزمان میرزا ۴۹ ،
 ۵۰ ، ۵۳ ، ۵۴ ، ۲۳۰
 محمد مهدی حسین ، دکتر ۲۷۲
 محمد میرزا قراقولو ۲۲۳
 محمد ناصر میرزا ناصری ولد عمر شیخ میرزا
 ۵۶ ، ۵۹ ، ۲۴۲ ، ۲۴۶
 محمود بن اسحاق الشهابی الهروی ۲۴۷
 محمود خان - سلطان محمود خان
 محمود سلطان ۲۲۲
 محمود سلطان شیبانی ۲۴ ، ۲۱۶
 محمود غزنوی ۱۱ ، ۱۳ ، ۱۴ ، ۱۹ ، ۲۰ ،
 ۱۹۰ ، ۲۰۸ ، ۲۶۱
 محمود گوان ۲۷۳
 محمود لودی ۲۷۵
 محمود ، مولانا ۲۱۰
 محمود وراق هروی ۱۸۸
 محی الدین طوسی ، شیخ ۳۰۲
 مراد ثانی (مرادی) ۲۷۲
 مروت ۲۴۸

- مزید ارغون ، امیر سید ۳۵
 مستر مارتن ۲۶۸
 مسعود بن سلطان محمود غزنوی - سلطان مسعود
 مسعود بن سیور غتمش ۲۲۱
 مسعود حسین ۲۲۲
 مسعود میرزا عارفی ۲۲۲
 مسعود میرزا ولد سلطان محمود میرزا ۲۵ ،
 ۲۶ ، ۲۹۲ ، ۲۹۳
 مسعودی مروزی ۱۸۸ ، ۱۹۳
 مسیحا ۵۸ ، ۸۶ ، ۲۵۰
 مشیر سلمی ، آقای ۲۹۰ ، ۲۹۲ ، ۲۹۵ ،
 ۳۰۰ ، ۳۰۱ ، ۳۰۲
 مطهر بن طاهر المقدسی ۱۹۳
 مظفر حسین ، میرزا ۲۲۲ ، ۲۳۰ ، ۲۴۷
 مظفر میرزا ۵۳
 معروفی بلخی ۱۹۳
 معزی ، امیر ۱۹۱ ، ۱۹۲ ، ۱۹۷ ، ۱۹۸ ،
 ۲۰۰
 معین الدین ابوالقاسم جنید شیرازی ۲۵۸
 مغفور جی بیگ ۲۸۶
 مغول خانم ۱۲۷ ، ۲۹۴
 مقیم ارغون ۲۳۹ ، ۲۸۲
 ملک شاه سلجوقی ، سلطان ۱۴ - ۱۶ ، ۱۸ ،
 ۱۹۱ ، ۱۹۶ - ۱۹۸ ، ۱۹۹ ،
 ۲۰۰ ، ۲۰۱ ، ۲۶۱
 منجم باشی ۲۵۸ ، ۲۶۵ ، ۲۶۷ ، ۲۶۹ ،
 ۲۷۰
 منجیک قره‌اندی ۱۹۳
 منصور خان ۲۱۳
 منطقی رازی ۱۹۳
 منکلی آغاچه ۲۲۸
 منہاج الدین ، قاضی ۲۰۸
 موسی (بن سلجوق) ۱۲ ، ۱۹۵
 موسی علی الرضا - امام موسی علی الرضا
 موسی علیہ السلام ۵۸ ، ۲۸۲
 مومن جراح ، اوستاد ۲۹
 محترمه خانم ۲۲۳
 مہری ، مسماة ۱۱۵ ، ۱۱۶ ، ۱۲۳ - ۱۲۶ ،
 ۲۹۲ ، ۲۹۳ ، ۳۰۴ ، ۳۰۵
 مہستی ، مسماة ۱۷ ، ۱۲۰ ، ۱۲۱ ، ۲۸۹
 میران شاہی میرزا ابوسعید ۳۳ ، ۲۱۶ ،
 ۲۲۰ ، ۲۲۱ ، ۲۲۳
 میر بزرگ ۲۲۲
 میر حسن علی جلایر ۱۲۹ ، ۲۹۴ ، ۲۹۵
 میر خاموش ۲۲۳
 میرزا ابراہیم ولد سلیمان میرزا ۴۸
 میرزا حسن شاه (شاه حسن ارغون) ۱۱۵
 میرزا حکیم ۲۲۵
 میرزا حیدر دوغلت ۳۴ ، ۵۹ ، ۶۰ ، ۲۱۳ ،
 ۲۱۷ ، ۲۵۳
 میرزا سلطان احمد ۴۸
 میرزا سلیمان شاه - ذکا
 میرزا شاه محمد ۲۲۵
 میرزا شجاع نجابت خان ۲۲۵
 میرزا محمد باقی ترخان ۲۸۲ ، ۲۸۸
 میرزا محمد زمان ۲۲۵
 میرزا محمد عیسیٰ ترخان ۱۱۲ ، ۱۱۵ ، ۲۸۲ ،
 ۲۸۸ ، ۲۸۷
 میرزا محمد قاسم ۲۲۱
 میرزا مسعود ۳۰۵
 میرزا مغل ۲۲۵
 میرک حسین ۲۱۱
 میر مایل تتوی ۱۹۲ ، ۱۹۳

- میرم بیگ والی^۱ بلخ ۹۶ ، ۲۸۱
 میرم خان والی^۱ قندهار ۹۶ ، ۲۸۱
 میر معصوم بکهری (صاحب تارینغ) ۲۸۳، ۲۸۴
 میر منش ۲۶
 میر نظام الدین علی شیر ۳۰۱ - امیر علی شیر
 نوائی
 میکائیل بن سلجوق ۱۴ ، ۱۹۴ ، ۱۹۵
-
- فازنینی مشهدی ، مولانا ۲۳۰
 فاصردین غازی ۲۷۴
 فاصر بیگ والی^۱ اندجان ۲۸۱
 ناصر میرزا ۵۹ ، ۲۵۳
 فاهید بیگه ۲۸۸
 فجابت خان ، میرزا ۲۸۸
 فذیر احمد ، دکتر ۲۳۰ ، ۲۳۴ ، ۲۴۵
 ۲۴۸ ، ۲۸۰ ، ۲۸۱ ، ۲۸۵
 فرگسی ، مولانا ۱۳۳
 فغانی ، فخر النساء ۱۳۴ ، ۱۳۵ ، ۱۴۰
 ۲۳۶ ، ۲۹۸ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳
 ۳۰۴
 نصر بن احمد سامانی ۱۰ ، ۱۸۹ ، ۱۹۰
 ۱۹۱
 نصر بن ناصر الدین ۱۹۰
 نصرت الدین شاه یحیی^۱ ۲۵۴
 نصیر الدین محمود ۱۹
 نظام الملک طوسی ، خواجه ۱۴ ، ۱۵
 ۱۶ ، ۱۹۵ ، ۱۹۸ ، ۱۹۹
 ۲۰۰
 نظام خان ۲۳۲
 نظامی ، شیخ ۱۱
 نظامی عروضی ۲۰۰
- نصرت الله ولی کرمانی ۳۰۲
 نفیسی ، استاد ۱۹۰-۱۹۲ ، ۱۹۴ ، ۱۹۸
 ۱۹۹ ، ۲۰۳ ، ۲۹۱
 نقیب خان قزوینی ۲۳۶
 نگار خانم ۲۳۰
 نوائی - امیر علی شیر - میر نظام الدین علی شیر
 نوح بن منصور سامانی ۱۹۳
 نوح علیه السلام
 نور النساء ۲۲۲ ، ۲۴۷
 نورجهان بیگم ۲۹۲
 نور سمید بیگ ۲۷۶
 نوشیروان ۶۵ ، ۶۹ ، ۱۰۱ ، ۱۰۲
 نولکشور ، منشی ۱۴۲
 نویدی شیرازی ۲۷۲
 نهانی شیرازی ۱۳۲ ، ۱۳۳ ، ۲۹۷
 نهانی ، عصمت بائی ۱۳۰ ، ۲۹۵
-
- واقفی ۲۲۷
 وامق ۲۷۷
 وطواط ، رشید الدین کاتب ۱۷ ، ۲۰۴
 ۲۹۹
 وفائی - امیر احمد جامی
 وفائی ، میرزا ابراهیم ۲۲۱ ، ۲۲۴ ، ۲۲۵
 ولوالجی ۱۹۳
 ولی بیگ یمفورچی ۱۲۸
 ولیم ، تامس بیل ۲۷۴
 ویسی ، هروی ۲۴۸
 ویمبری ۲۱۰
 ویٹینسن راس ، ای ۲۳۲
-
- هادی استر آبادی ، خواجه ۳۰۱ ، ۳۰۲

- هادی مشهدی ، میر ۱۳۳
 هاروت ۱۱۶ ، ۲۹۲
 هاشمی < ۲۲
 هلالی ، مولانا بدرالدین ۲۲ ، ۱۲۰ ، ۱۳۸
 ۲۱۱ ، ۳۰۱ ، ۳۰۲
 همای چهرزاد دختر بهمن ۱۸۸
 همایون پادشاه ۴ ، ۵۶ ، ۶۰ ، ۲۲۴
 ۲۳۴-۲۴۰ ، ۲۳۹-۲۳۷
 ۲۴۵ ، ۲۴۸ ، ۲۴۷ ، ۲۵۰
 ۲۵۲ ، ۲۷۱
 همایون فرخ ۲۷۲
 همدی ۳۰۲
 هندال میرزا ۵۹ ، ۲۵۱ ، ۲۵۲
 هومان ۲۰۵
 یادگار ناصر میرزا ۵۹ ، ۲۲۱ ، ۲۴۵ ، ۲۵۳
 یار محمد ، مولانا ۲۱۰
 یاسین دولت چغتائی < ۲۴
 یاقوت ۱۸۶ ، ۱۸۸ ، ۱۸۹
 یحیی ، دکتر ، ۱۹۰
 یزدی ۲۱۶
 یزید ۵۳
 یزید بن مفرخ ۱۸۸
 یعرب بن قحطان <
 یعقوب (علیه السلام) < ۶ ، ۲۴۲ ، ۲۵۱
 ۲۸۴
 یعقوب بن لیث صفار < ۱۸
 یوسف (علیه السلام) < ۱ ، ۴۱ ، ۵۳ ، ۵۷
 ۵۸ ، ۶۷ ، ۸۶ ، ۱۱۹ ، ۱۲۰
 ۲۲۹ ، ۲۴۲ ، ۲۴۵ ، ۲۵۰
 ۲۵۱ ، ۲۷۰
 یوسف امیر (امیر الامرا سلطان ابوسعید میرزا)
 ۸۹ ، ۲۷۶
 یوسف خان ۲۲۴ ، ۲۷۰
 یوسف خواجه (سازنده) ۲۱۸
 یوسف عروضی ۱۹۳
 یوسف قرا ترکمان ۶۶ ، ۲۶۷ ، ۲۹۳
 یوسف کوتوال ۱۹۶
 یونس (ایسن - ایسان) یوقا خان مغول ۲۴ ، ۲۱۳ ، ۲۶
 یونس بن اویس چغتائی ۲۶ ، ۲۱۳ ، ۲۳۰
 یونس بن سلجوق ۱۴
 یونس خان < ۲۱ ، ۲۲۱ ، ۲۵۳
 یونس قاشوق تراش ، استاد ۲۵

(۳) فهرست اماکن

- ابیورد ۲۰۲
 احمدآباد ۳۰۳
 آذربائیجان ۲۲۱ ، ۲۹۶
 اردبیل ۲۶
 استرآباد ۲۹ ، ۹۱ ، ۱۳۶ ، ۲۹۶
 استنبول (اسلام بول) < ۶ ، ۲۱۰ ، ۲۲۰
 ۲۲۶ ، ۲۷۱ ، ۲۷۲ ، ۲۷۹
 اسفراین ۳۰۲ ، ۳۰۳

- اصفهان ۱۹۲ ، ۱۹۸ ، ۲۰۱ ، ۲۰۴ ،
 ۲۱۰ ، ۲۵۲ ، ۲۵۵ ، ۲۵۹ ،
 ۲۶۱ ، ۲۶۲
- اعظم پور سنبھل ۲۲۲
 اعظم گره ۲۴
 افغانستان ۲۸۲
 اکادمی علوم باکو ۲۰۱
 آگره ۲۳۶
 اگهم (موضع) ۲۸۲
 الغو ۲۶
 آمو (دریا) ۱۵ ، ۱۹۲ ، ۱۹۵
 اندجان ۲۵۳
 انقره ۲۰۹
 اوبه ۲۰
 اهواز ۱۳۲
 ایاصوفیه ۲۲۰
- ایران ۱۲ ، ۶ ، ۱۳۴ ، ۱۸۶ ، ۱۹۳ ،
 ۱۹۸ ، ۲۳۵ ، ۲۳۶ ، ۲۶۲ ،
 ۲۰۱ ، ۲۰۳ ، ۲۰۹ ، ۳۰۱
-
- بابل ۱۱۶ ، ۲۹۲
 باجور ۲۳۳
 باخترا ۹
 باغ بابر کابل ۲۳۱ ، ۲۳۴
 باغ زاغان ۲۲۰
 باکو ۲۰۱
 باورد ۲۱۹
 بخارا ۱۰ ، ۱۰۸ ، ۱۸۸ ، ۱۹۲ ،
 ۲۱۵
- بدخشان ۳۵ ، ۴۰ ، ۴۴ ، ۲۱۰ ، ۲۲۴ ،
 ۲۲۵ ، ۲۵۲
- برطانیه ۲۰۶ ، ۲۱۱ ، ۲۰۰
 برلین ۲۰۲
 بصره ۲۶
 بغداد ۱۶ ، ۳۳ ، ۶۹ ، ۱۸۰ ، ۱۹۸ ،
 ۲۶۲ - ۲۶۵ ، ۲۶۰ ، ۲۶۸ ،
 ۲۰۰
 بکمر ۲۸۱
 بلخ ۲۵ ، ۹۶ ، ۱۲۹ ، ۲۰۳ ، ۲۱۰ ،
 ۲۲۱ ، ۲۲۵ ، ۲۵۰ ، ۲۰۵ ،
 ۲۹۵
 بمبئی ۱۹۹ ، ۲۰۲ ، ۲۹۶
 پنج (قریه رودک) ۱۸۹
 بنگاله ۸۱ ، ۸۲ ، ۲۳۲ ، ۲۵۲ ، ۲۰۵
 بهبهان ۲۵۵
 بیت الله ۹۸
 بیدر (دکهن) ۳۰۳
 بیرجند ۱۴۰
 بیستون ۲۰۱ ، ۲۸۳
-
- پارس - فارس
 پاکستان ۸۵
 پانیپت ۲۲۴
 پتن (گجرات) ۲۸۱
 پتنه ۲۴۰
 پل تولکی ۲۲۰
 پل نسا ۲۵۹
 پنجاب ۲۸۶
 پیرس (پاریس) ۲۲۳ ، ۲۰۰ ، ۲۰۸
-
- تاشقند (تاشکند - طاشکند) ۲۶ ، ۲۳۲ ،
 ۲۵۳

تبادکان ۹۱

حلوان ۱۸۶

حیدرآباد سند ۲۸۶

قبریز ۶۸ ، ۱۳۴ ، ۱۳۶ ، ۲۰۲ ، ۲۰۴

۲۳۸ ، ۲۶۰ ، ۲۶۲ ، ۲۶۴

۲۶۶ ، ۲۶۷ ، ۲۹۶ ، ۲۹۸

قته ۲۲۶ ، ۲۸۳

خادمان (ولایت) ۲۰۳

خاف ۱۳۲

خانپور ۲۵۳

قرکستان ۲۶۹

خانقین ۸ ، ۱۸۶ ، ۱۸۸

قربت حیدریه ۱۳۴ ، ۱۳۵ ، ۲۰۳

خاوران (دشت) ۲۰۲

توران ۱۴

ختن ۵۱ ، ۷۰

تهران ۱۸۶ ، ۱۸۷ ، ۱۹۰ ، ۱۹۸

خراسان ۴ ، ۱۵ ، ۱۸ ، ۲۰ ، ۲۲ ، ۲۴

۲۰۲ ، ۲۰۳ ، ۲۰۴ ، ۲۰۶

۳۱ ، ۳۵ ، ۷۱ ، ۷۴ ، ۸۹ ، ۱۸۷

۲۹۱

۱۸۸ ، ۱۹۳ ، ۱۹۵ ، ۲۰۱

۲۰۲ ، ۲۰۳ ، ۲۰۵ ، ۲۱۱

۲۳۰ ، ۲۶۲ ، ۲۷۲ ، ۲۹۸

۳۰۲

جامع فرخ (قته) ۲۸۳

جرجان ۱۳۶

جوی مولیان ۱۱ ، ۱۹۲

خطا ۱۶ ، ۵۱ ، ۷۰

جوین (ولایت) ۲۰۳

خوارزم ۱۵ ، ۱۲۰ ، ۲۰۵ ، ۲۷۶

جیحون ۵۴ ، ۷۵ ، ۱۹۲ ، ۲۰۳

خواف ۲۰۳

جبرفت ۱۳۴

خوراسان - خراسان

جیسلمیر ۲۳۷

خوی ۱۳۴

چشمه (آب) حیوان ۲۱۵ ، ۲۴۲ ، ۲۵۰

دانشگاه استانبول ۲۳۳

چندیبری ۲۳۴

دانشگاه پنجاب ۲۸۶

چهارجوی ۱۵

دانشگاه تهران ۲۰۳

چهل تنان ۲۵۷

دریای خجند ۲۶

چهل دختران ۲۵۶

دماوند ۱۸۵

چهل مقام (کوه) ۲۵۶

دمشق ۲۶۳ ، ۲۶۷

چین ۴۳

دوغ آباد ۱۳۴

دهلی ۱۲۰ ، ۲۳۵ ، ۲۸۷

حرمین شریفین ۴۹ ، ۱۰۲ ، ۱۱۳

رضائیہ ۱۳۴

حلب ۱۵ ، ۷۳ ، ۱۲۰ ، ۱۹۷

رود ارس ۶۰

رودک (قریه پنج رودک بخارا) ۱۰ ، ۱۸۹

روم ۴ ، ۱۴ - ۱۶ ، ۲۵ ، ۶۱ ، ۶۴ ،

۶۵ ، ۷۳ ، ۸۳ ، ۱۲۰ ، ۱۹۶

ری ۶۴ ، ۱۹۵ ، ۲۰۵ ، ۲۱۶ ، ۲۲۶

شام ۱۵ ، ۱۶ ، ۷۳ ، ۱۲۰ ، ۱۹۷ ،

۲۵۱

شبانکاره ۲۵۴

شروان ۲۶۶

شیراز ۳۴ ، ۶۹ ، ۸۱ ، ۱۲۲ ، ۱۲۳ ،

۲۵۴ - ۲۶۰ ، ۲۶۵ ، ۲۶۸ ،

۲۹۱

زاینده رود ۱۸۸

زنجان ۱۳۴

زنگپار ۶ ، ۸۳

زوزن (دیه) ۲۰۳

طرابزون ۷۴

طلسین ۱۹۵

طوس ۲۳ ، ۱۹۹

سبزوار ۵۱

سرای دولت خان ۲۲۰

سرپل ۲۹۹

سرخاب ۲۵۲

سرخس ۲۲۱

سرینگر ۲۵۳

مجم ۷۳ ، ۷۴ ، ۱۱۳ ، ۱۹۵ ، ۲۵۰

مراق ۴ ، ۱۴ ، ۱۶ ، ۶۱ ، ۷۱ ،

۱۸۶ ، ۱۹۴ ، ۱۹۵ ، ۲۰۴ ،

۲۰۵ ، ۲۲۱ ، ۲۵۶ ، ۲۶۳ ،

۲۹۶

مراق حجم ۶۳

مراقین ۱۸

عرب ۲۶ ، ۷۳ ، ۷۴ ، ۱۱۳ ، ۱۸۶ ،

۲۵۰

علی گره ۲۸۵

عمرکوت (سند) ۲۳

سمرقند ۴ ، ۱۵ ، ۲۵ ، ۳۱-۳۳ ، ۴۶ ،

۴۴ ، ۷۴ ، ۹۰ ، ۱۳۵ ،

۱۸۹ ، ۱۹۱ ، ۲۱۵ ، ۲۱۶ ،

۲۱۷ ، ۲۲۱ ، ۲۱۸ ، ۲۲۳ ،

۲۹۵ ، ۳۰۰ ، ۳۰۲

سنجار ۲۰۱

سند ۹ ، ۱۱۳ ، ۱۱۵ ، ۲۰۶ ، ۲۲۶ ،

۲۳۵ ، ۲۳۶ ، ۲۳۷ ، ۲۳۸ ،

۲۴۵ ، ۲۸۰ ، ۲۸۲ ، ۲۸۶

سندهی ادبی مورد ۲۸۵

سوریه ۷۵

سومناث ۱۳

سیستان ۱۹۱

غزنین (غزنه) ۱۹ ، ۲۰ ، ۱۹۵ ، ۲۰۵ -

۲۰۷ ، ۲۰۸ ، ۲۰۹ ، ۲۱۰ ،

غور ۱۹ ، ۲۰ ، ۲۰۵ - ۲۰۷ ، ۲۰۸ ،

۲۰۹

کابل ۲۳۱ ، ۲۳۳ ، ۲۳۵ ، ۲۳۶ ، ۲۳۸ ،
 ۲۵۲ ، ۲۵۳ ، ۲۸۰ ، ۲۸۲ ،

۲۸۴ ، ۲۹۴

کاشغر ۹۰ ، ۲۱۴ ، ۲۵۳

کتابخانه پتنه < ۲۴

کتابخانه تاریخی استانبول < ۲۱

کتابخانه قوچ قاپو سرائی < ۲۲

کتابخانه فرانسه ۲۹۱

کتابخانه سرپل ۱۸۸

کتابخانه ملی ملک ۳۰۲

کتابخانه قاضی دقه ۲۸۳

کراچی < ۳۲

کردستان ۲۵۴ ، ۲۶۲

کرمان ۱۵ ، ۶۳ ، ۱۲۰ ، ۱۳۰ ، ۱۳۴ ،

۱۸۶ ، < ۱۹ ، ۲۵۴ ، ۲۵۹ ،

< ۲ ، ۲۸۹ ، ۲۹۰ ، ۲۹۵

کشیر ۶۰ ، ۲۵۳

کمبتین ۴۳

کعبه ۸۲ ، ۱۰۵ ، ۱۰۸ ، ۲۴۲ ، ۲۴۸ ،

۲۸۱

کلکته ۲۰۸ ، ۲۳۵ ، ۲۸۱

کندری ۴۴

کنمان ۸۶ ، ۲۵۳

کوک سرای ۲۴۱

کوه طور ۸۵ ، ۲۸۵

کوه قاف < ۳ ، < ۶ ، < ۱۰

کوه مکی ۲۸۳

فارس ۱۰ ، ۶۳ ، ۶۴ ، ۱۸۶ ، < ۲۵۴ ،
 ۲۵۵ ، ۲۵۶ ، ۲۶۱ ، ۲۹۱

فردوس ۱۳۴

فرع آباد ۱۳۴

فرغانه ۲۳۱

فیروز کوه < ۲۰ ، ۲۰۸

فریتار گالری واشنگتون ۲۶۸

قازان - قران

قبة آزاد ۲۰۳

قبة الخضرا ۲۲۱

قرا باغ < ۲۱ ، ۲۲۰ ، ۲۲۱

قران (قازان) < ۲ ، ۲۹۵

قروین ۱۲۲

قسطنطیه < ۴

قصر سامانی ۱۸۶

قصر شیرین ۸ ، ۱۸۶ ، ۱۸۸

قلعه اختیارالدین ۱۲۵

قلعه بم ۲۵۶

قلعه یوزم ۱۹۶

قلعه بیانا ۲۲۲ ، ۲۳۴

قلعه تبرک اصفهان ۲۵۵

قلعه سفید فارس ۲۵۵

قلعه شاهرخیه ۸۹ ، < ۲۱

قلعه قندهار ۲۳۹

قلعه قبه < ۱۲

قلعه گوالیار < ۲۴

قندهار ۹۶-۹۸ ، ۲۲۶ ، ۲۸۰ ، ۲۸۲ ،

۲۸۳ ، ۲۹۵

قیصار (قیار) ۱۴۰

گازرگاه هرات ۲۲۰ ، ۲۲۶

گجرات ۲۸۱

مدینه ۲۵۶
مراغه ۱۳۴
مرغزار سپید ۱۹۱
مرو ۱۰، ۱۰، ۱۰، ۱۹۵، ۲۰۶، ۲۹۶
مزار خاقانی ۲۰۴
مزار شیخ زین العابدین ۲۱۹
مزار زودکی ۱۸۹
مسجد خیرالمنازل (دہلی) ۲۸۰
مشہد مقدس ۲۳، ۹۱، ۲۱۹، ۲۲۹، ۲۸۱
مصر ۱۶، ۴۱، ۵۰، ۶۰، ۷۰، ۸۰، ۹۰
۲۵۱، ۰۰
مطیع نولکشور (لکھنؤ) ۱۴۲
منولستان ۲۶، ۲۱۳، ۲۱۴
مقبرۃ الشمر (تبریز) ۲۰۴
مقبرۃ ہمایون (دہلی) ۲۳۵
مکہ ۲۴۶، ۲۴۰، ۲۵۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۳۰۰

ملایر ۱۳۴
ملتان ۸۵، ۲۲۵، ۲۰۵
ملک فیروز ۳۶، ۱۱۸
میہ ۲۵۶
میمہ ۱۴۰
●
نجف اشرف ۲۶۲
نسا رود ۲۹۸
نسا (شہر) ۲۹۸، ۳۰۳
نہاوند ۱۶، ۱۹۸
نیشاپور ۵۱، ۱۸۰، ۱۹۴، ۲۶۵
●
واشنگٹن ۲۶۸

گرگان ۳۰۱
گلبرگ ۳۰۳
گنبد ۱۳۴، ۲۱۸، ۲۲۱
گور امیر سمرقند ۲۱۸
گورستان شادی آباد ۲۶۶
گیلان ۹۴
●
لار ۰، ۸۶، ۲۰۵
لاہور ۱۸۵، ۱۸۰، ۱۹۰، ۱۹۱، ۲۰۶، ۲۰۰، ۲۲۱، ۲۲۴، ۲۳۹، ۲۹۱، ۲۹۶، ۳۰۳
لداخ ۲۵۳
لکھنؤ ۱۴۲، ۲۳۵، ۲۸۹
لکھنوتی ۲۰۵
لسدن ۲۹۴
لیسن ۱۸۵، ۱۸۸، ۱۹۲، ۱۹۹، ۲۱۰، ۲۱۸
لہنگراد ۲۰۱
●
مازندران ۹۱، ۹۵، ۱۳۶، ۱۹۰، ۱۹۲
۲۲۱، ۲۱۰
ماسکو (مسکو) ۱۹۰، ۲۱۰، ۲۱۹
۲۰۹
ماوراء النہر ۱۸، ۴۴، ۴۰، ۸۹، ۲۱۰، ۲۱۹، ۲۲۳
ماہیار، قرۃ ۲۰۳
مجلس آسیای بنگال ۲۸۱
محل سرخ پایان ۱۲۶
مدراس ۲۹۱
مدرسۃ بدیع ۲۳۰
مدرسۃ سلطان حسین ۲۱۹
مدرسۃ شاہ رخ ۲۹۱
مدرسۃ مظفریہ ۲۵۶

● هند (هندوستان) ۴ ، ۱۹ ، ۵۵ ، ۶۷ ، ۷۹ ،

۸۰ ، ۸۵ ، ۹۴ ، ۱۱۲ ، ۱۹۵ ،

۲۰۶ - ۲۰۸ ، ۲۲۲ ، ۲۲۵ ،

۲۳۱ ، ۲۳۸ ، ۲۳۹ ، ۲۷۵ ،

۲۸۰ ، ۲۹۰ ، ۲۹۱ ، ۲۹۹ ،

۳۰۲ ، ۳۰۳

● هرات ۲۰ ، ۳۲ ، ۶۷ ، ۶۸ ، ۹۰ ،

۱۲۵ ، ۱۳۲ ، ۱۹۱ ، ۲۰۵ ،

۲۰۷ ، ۲۱۱ ، ۲۱۸ ، ۲۱۹ ،

۲۲۰ ، ۲۲۱ ، ۲۲۳ ، ۲۲۷ ،

۲۳۰ ، ۲۴۵ ، ۲۸۲ ، ۲۹۳ -

۲۹۶

● یثرب ۱۱۳

یزد ۱۳ ، ۲۵۴ - ۲۵۶

يمن ۷ ، ۱۶

یورپ ۲۹۶ ، ۳۰۳

هری ۱۹۵

هفت تنان (تکيه) ۲۵۶ ، ۲۵۷

همدان ۱۳۲

(۴) فهرست کتب

انيس العاشقين ۱۳

اويهاق مغول ۲۹۳

آئين اكبرى ۲۷۷

آتش كده ۱۹۹ ، ۲۹۰ ، ۲۹۳ ، ۲۹۷ ،

۳۰۳

آثار صناديد ۲۸۷

اخبار دولت سلجوقيه ۱۹۵

اختر تابان ۲۸۹ - ۲۹۱ ، ۲۹۳ - ۳۰۰ ،

۳۰۲ - ۳۰۴

اخلاق الاشراف ۲۹۱

اخلاق ناصري ۱۳

آفتاب عالم‌تاب ۲۹۲ ، ۳۰۲

اقبال نامه جهانگيري ۲۸۷

اكبر نامه ۲۲۲ ، ۲۳۲ ، ۲۳۶ ، ۲۳۸ ،

۲۳۹ ، ۲۵۳ ، ۲۸۰ ، ۲۸۷

البدء والتاريخ ۱۹۳

البزاة والصيد ۱۸۷

التنبيه ۱۸۸

النجوم الظاهره ۲۶۷

انسائيكلوپيديا آف اسلام ۲۱۸ ، ۲۱۹

بابر نامه ۲۱۷ ، ۲۲۰ ، ۲۲۱ ، ۲۲۳ ،

۲۲۴ ، ۲۲۷ ، ۲۳۰ ، ۲۳۲ ،

۲۸۲ ، ۲۸۴ ، ۲۹۴ ، ۲۹۵ ،

۳۰۳

بدائع الافكار و صنايع الاشعار ۹۰ ، ۹۱

بدائع الوسط ۹۲

بدايوني (منتخب التواريخ) ۲۳۷ ، ۲۳۸ ،

۲۴۸ ، ۲۸۰ ، ۲۸۱ ، ۲۸۷

بحث در آثار و افكار و احوال حافظ ۲۶۱

براؤن ۲۶۹ ، ۲۷۳

برهان قاطع ۱۹۱

بزم ايران ۳۰۱

- تاریخ مغول ۲۶۳ ، ۲۶۶
تاریخ میر (حبیب السیر) ۱۹
تحفة الحبیب ۱۱۵ ، ۱۱۶ ، ۲۱۲ ، ۲۲۳ ،
۲۲۸ ، ۲۴۴ ، ۲۴۵ ، ۲۵۰ ،
۲۸۵ ، ۲۸۱ ، ۲۸۰ ، ۲۸۶
تحفة سامی ۵۰ ، ۲۱۱ ، ۲۲۶ - ۲۳۰ ،
۲۳۳ ، ۲۳۵ ، ۲۳۷ ، ۲۵۰ ،
۲۵۱ ، ۲۸۳ ، ۲۸۱
تذکره الخواتین ۲۹۸ ، ۳۰۰ - ۳۰۳
تذکره الشعراء (علی شیر نوائی) ۳۶ ، ۴۲ ، ۴۴ ،
۶۶ ، ۱۳۲ ، ۱۸۶ ، ۱۹۱ ، ۱۹۹
تذکره النساء ۱۴۱ ، ۲۸۹ ، ۲۹۰ ، ۲۹۳ ،
۲۹۵ - ۳۰۴
تذکره اناث شاعره ۱۴۲
تذکره جواهر المجایب ۱۱۱ ، ۱۱۳ ، ۱۱۶ ،
۱۴۲
تذکره حسینی ۲۳۰ ، ۲۷۳ ، ۲۹۲
تذکره دولت شاه ۱۹۱ ، ۱۹۴ ، ۲۱۷ ،
۲۱۸ ، ۲۶۴ ، ۲۶۵ ، ۲۷۰ ،
۲۸۹ - ۲۹۱ ، ۲۹۶ ، ۳۰۳
ترخان نامه ۲۱۶ ، ۲۲۲ - ۲۲۴ ، ۲۲۶ ،
۲۲۷ ، ۲۲۹ ، ۲۳۰ ، ۲۳۵ ،
۲۳۶ ، ۲۴۷ ، ۲۴۸ ، ۲۵۲ ،
۲۸۸ ، ۲۸۴ ، ۲۸۲ ، ۲۹۲
تزرک بابری ۲۱۷ ، ۲۲۱ ، ۲۹۵
تمشوق نامه ۲۱۹
تعلیقات چهار مقاله (دکتر محمد معین) ۱۹۱ ،
۱۹۳
تعلیقات حبیبی (طبقات ناصری) ۱۹۲
تعلیقات عوفی ۱۹۸ ، ۲۰۰
- بزم تیموریہ ۲۳۵ ، ۲۳۹ ، ۲۴۰ ، ۲۴۱ ،
۲۵۱ ، ۲۸۲
بوستان ۱۱۸
بهارستان ۲۶۴
بہمن نامہ ۳۰۳
بیاض باسط ۲۸۶
بیاض حبیب گنج ۲۳۰ ، ۲۳۴ ، ۲۳۶ ،
۲۴۱ ، ۲۴۵ ، ۲۴۸ ، ۲۵۰ -
۲۵۲ ، ۲۸۰ ، ۲۸۱
بیست مقالہ ۱۸۷
بیگلر نامہ ۲۸۲ ، ۲۸۴
- تاریخ ابوالعلا احمد ۱۹۴
تاریخ ادبیات ایران (صفہ) ۱۸۶ ، ۱۸۷ ،
۱۸۹ ، ۱۹۰ ، ۱۹۳
تاریخ آل جلال جلایر ۲۶۳ - ۲۶۷
تاریخ بیہقی ۱۸۸ ، ۲۰۲ ، ۲۰۳
تاریخ جلال ۱۵ ، ۱۹۷
تاریخ جهانکشای ۲۷۰
تاریخ رشیدی ۲۵۳
تاریخ سلاجقہ ۱۹۶
تاریخ سمرقند ۱۸۹
تاریخ سند (میر معصوم) ۲۳۶ ، ۲۴۵ ،
۲۸۲ - ۲۸۴ ، ۲۸۸
تاریخ طاهری ۲۸۲ ، ۲۸۴
تاریخ فرشتہ ۲۳۹ ، ۲۴۷ ، ۲۷۲ ، ۲۸۷ ،
۳۰۳
تاریخ فیروز شاہی ۲۷۲
تاریخ گزیدہ ۱۹۱ ، ۱۹۳ - ۲۰۳ ، ۲۰۱ ،
۲۰۶ ، ۲۱۰
تاریخ محمدی ۲۲۱ ، ۲۲۵

تواریخ انبیا ۹۲

تواریخ پادشاهان صجم ۹۲

خزانه عامره ۳۰۳

خلاصه الاشعار ۲۸۵ - ۲۸۷

خمسه علی شیر نوائی ۹۲

خیابان (فکری) ۲۲

خیرات حسان ۲۹ ، ۲۹۸ ، ۳۰۱

جامع التواریخ ۲۰۶

جنگ بهرام ۲۷

جواهر الاسرار ۳۰۳

جواهر المعایب ۲۹۰ - ۲۹۲ ، ۳۰۱ ، ۳۰۳

جهانکشا ۲۰۳

دائرة المعارف افغانستان ۱۸۸ ، ۱۹۳ ، ۱۹۴

دریای ابرار ۹۳ ، ۹۸

دستور الوزرا ۱۹۵ ، ۱۹۸ ، ۲۰۰

دلکشا ۲۹۱

دول اسلامیه ۷۵

دهخدا (لغت نامه) ۱۸۷

ده فصل ۲۹۱

دیوان بابر ۲۳۲

دیوان خطائی ۲۷۱

دیوان سلیم ۲۷۲

دیوان شاه اسماعیل - دیوان خطائی

دیوان شیبانی ۲۱۰

دیوان عبیدی ۲۱۱

دیوان علی شیر نوائی ۹۲ ، ۹۳

دیوان قطران ۲۰۲

دیوان کامران ۲۴۷

دیوان مائل ۱۹۲

دیوان معزی ۲۰۰

دیوان مهستی ۲۸۹

دیوان همایون ۲۳۹ ، ۲۴۰

چهار مقاله ۱۹۱ ، ۱۹۸ ، ۲۰۰ ، ۲۰۶ -

۲۰۹ ، ۲۷۲

چهل مقاله ۲۶۶

حافظ آبرو (تاریخ) ۲۶۳

حالات امیر سید حسن اردشیر ۹۲

حالات پهلوان محمد سعید ۹۲

حبیب السیر ۱۹۵ ، ۱۹۶ ، ۱۹۹ - ۲۰۱ ،

۲۰۴ ، ۲۰۶ - ۲۰۹ ، ۲۱۵ ،

۲۱۷ ، ۲۱۹ - ۲۲۱ ، ۲۲۲ ،

۲۲۶ ، ۲۲۸ - ۲۳۰ ، ۲۳۵ ،

۲۵۶ ، ۲۶۲ ، ۲۶۷ ، ۲۶۸ ،

۲۷۹ ، ۲۸۱ ، ۲۸۲ ، ۲۸۴ ،

۲۸۸ ، ۲۹۰ ، ۲۹۶ ، ۳۰۳

حدائق السحر ۱ ، ۲۰۲ ، ۲۰۳

حدیقه عشرت ۲۸۹ - ۲۹۱ ، ۲۹۳ ، ۲۹۵ -

۲۹۷ ، ۲۹۹ - ۳۰۳

حدیقه غلبا ۲۸۵

حماسه سرای در ایران ۱۹۳

ذخیره الخوانین ۲۸۳

راپوت گراسیموف ۱۹۰

خاتون هفت قلعه ۲۵۸

خافی خان (حصه اول) ۲۳۸

- رواحۃ الصدور ۱۹۲ - ۱۹۷ ، ۲۰۰ ، ۲۰۱ ،
 ۲۰۳ ، ۲۰۴ ، ۲۰۵
 رسالۃ عروضی ۲۳۲
 رسالۃ والدیہ ۲۳۲
 رشید یاسمی (تاریخ براؤن) ۲۶۵
 رودکی (عبدالغنی میرزا یوسف) ۱۸۹
 رودکی (نفیسی) ۱۹۱ ، ۱۹۲
 روز روشن ۲۳۰ ، ۲۷۳ ، ۲۷۶ ، ۲۹۰ ،
 ۲۹۱ ، ۲۹۳ - ۲۹۵ ، ۲۹۹ ،
 ۳۶۳
 روضات الجنان ۲۰۵
 روضۃ الاحباب ۲۸۹
 روضۃ السلاطین ۳ ، ۲۹۲ ، ۱۹۷ ، ۲۰۰ -
 ۲۰۲ ، ۲۰۴ ، ۲۰۹ ، ۲۱۶ ،
 ۲۲۰ ، ۲۲۲ ، ۲۳۳ ، ۲۵۷ ،
 ۲۶۱ ، ۲۶۶ ، ۲۷۱ ، ۲۷۳ ،
 ۲۸۵ - ۲۸۷ ،
 روضۃ الصفی ۲۰۹ ، ۲۱۷ - ۲۲۱ ، ۲۲۳ ،
 ۲۲۶ ، ۲۲۹ ، ۲۳۰ ، ۲۵۶ ،
 ۲۹۰
 ریاض الشجر ۲۳۹ ، ۲۴۰ ، ۲۸۰ ، ۲۸۶
 ریحانۃ الادب ۲۹۸ ، ۳۰۰ ، ۳۰۲
 ریو ۲۱۹
-
- زامبور ۱۹۶ ، ۱۹۷ ، ۲۰۵ ، ۲۰۷ ،
 ۲۰۹ ، ۲۱۳ - ۲۱۵ ، ۲۷۰ ،
 ۲۷۵ ، ۲۷۳
 زبده النصرہ ۲۰۰
-
- سرزمین خلافت شرقی ۱۸۶
 سعدی تا جامی ۲۹۱ (براؤن - حکمت)
- سعی الصفی ۳۰۳
 سفینۃ فرخ ۲۹۹
 سلسلۃ الذهب ۱۰
 سمط العللی ۲۸۹ ، ۲۹۰
 سیاست الملوک ۱۸۷
-
- شاہ نامۃ رودکی
 شاہ نامۃ فردوسی ۱۱ ، ۱۹۳ ، ۲۰۵
 شجرۃ الاتراک ۲۱۲
 شد الازار ۲۵۸
 شرح اصول ابن حاجب ۲۵۸
 شرح شمسہ ۲۵۷
 شرح فرائض ۲۸۲
 شرح کافیہ ۲۸۲
 شرح مختصر ابن حاجب ۲۵۷ ، ۲۵۸
 شرح مطالع ۶۳ ، ۲۸۲
 شعر المعجم ۲۷۳
 شفق (تاریخ ادب) ۲۰۲
 شمع انجن ۲۹۲ ، ۲۹۵
 شیبانی نامہ ۲۱۰
-
- صبح گلشن ۲۴۲ ، ۲۴۵ ، ۲۸۹ ، ۲۹۰ ،
 ۲۹۵ - ۲۹۷ ، ۳۰۰ ، ۳۰۳
 صحایف الاخبار ۲۵۸ ، ۲۶۵ ، ۲۶۷
 صحف ابراہیم ۲۲۷ ، ۲۳۰ ، ۲۷۷ ،
 ۲۶۲ - ۲۶۳
 صد پند ۲۹۱
 صد کلمہ ۹۲
 صفات العاشقین ۱۲۰
 صنایع الحسن ۲۸۳
-
- طبقات اکبری ۲۷۲

- طبقات ناصری ۲۰ ، ۱۹۱ ، ۲۰۶-۲۰۹ ، ۲۰۵
- ظفر نامه ۳ ، ۶۵ ، ۲۶۸
- عجائب الدنيا ۳۰۳
- حرفات العاشقین (تذکرہ) ۵۸ ، ۲۰۲ ، ۲۹۵ ، ۲۹۸ - ۳۰۰ ، ۳۰۲ ، ۳۰۳
- عشاق نامه (مثنوی) ۲۹۱
- عصر حافظ ۲۵۵ - ۲۵۹ ، ۲۶۱ ، ۲۶۲ ، ۲۶۶ - ۲۶۸ ، ۲۰۳
- غرائب الصغر ۹۱ ، ۹۲
- فتوحات فیروز شاه ۲۰۲
- فراقنامه ۲۶۴
- فرهنگ آبادیهای ایران ۱۳۲ ، ۲۰۳
- فرهنگ خراسان ۲۸۱
- فکر و نظر ۲۳۰ ، ۲۳۵ ، ۲۳۶ ، ۲۴۱ ، ۲۴۸ ، ۲۸۰ ، ۲۸۱
- فوائد الکبیر ۹۲
- قرآن حکیم ۳ ، ۸۳ ، ۲۲۹ ، ۲۴۸ ، ۲۵۸ - ۲۰۹
- قصه شیخ صنعان ۹۲
- قضیه و عروض ۹۲
- کتاب الانساب ۱۸۹
- کتاب الوزرا ۱۹۵
- کتاب مواقف ۲۵۰
- کشف الظنون ۲۰۲ ، ۲۱۹ ، ۲۰۹
- کلیات عبید زاکانی ۲۹۱
- کلّیل و دمنه ۱۰ ، ۱۹۰
- گشتاسپنامه ۱۹۳
- گل رعنا ۲۰۳
- گلشن راز ۳۸
- گل نوروز ۳۲ ، ۳۵
- گنج سخن (صفحا) ۱۹۲ ، ۲۰۳
- لب الالباب ۱۹۹ ، ۲۰۲ ، ۲۰۳
- لطافت نامه ۲۱۹
- لطائف الطوائف ۲۶۴
- لطائف نامه ۲۲۱ ، ۲۳۹ ، ۲۰۶ ، ۲۹۲ ، ۳۰۴
- لغتنامه دهخدا ۱۸۶ ، ۱۸۰
- لمعات ۳۸
- لوايح الاسرار ۲۵۰
- لین پول ۱۹۶ ، ۱۹۰ ، ۲۰۴ ، ۲۶۹ ، ۲۰۴
- مآثر الامراء ۲۲۱ ، ۲۲۲ ، ۲۲۵ ، ۲۳۸ ، ۲۸۰
- مآثر رحیمی ۲۸۰ ، ۲۸۱ ، ۲۸۸
- مبین ۵۵ ، ۲۳۲
- مستخذ العجالة ۹۰
- مجالس النفايس ۴۱ ، ۴۲ ، ۴۳ ، ۴۵ ، ۹۲ ، ۹۳ ، ۹۴ ، ۲۱۰-۲۲۲ ، ۲۲۲
- ۲۲۶ ، ۲۲۸ ، ۲۲۹ ، ۲۳۵ ، ۲۳۹
- ۲۳۹ ، ۲۰۶ ، ۲۰۹ ، ۲۸۹
- ۲۹۲ - ۲۹۸ ، ۳۰۱ ، ۳۰۳
- ۳۰۴
- مجله اردو ۲۹۹

- مکلی نامه ۲۸۲ ، ۲۸۳ ، ۲۸۸
 مناقب الشعرا ۱۸۶
 منجم باشی ۲۵۸ ، ۲۶۰
 منشآت ترکی ۹۲ ، ۹۳
 منطق الطیر ۱۳ ، ۹۲
 موش و گربه ۲۹۱
-
- نام حق ۲۱۰
 نامه های رشیدالدین وطواط ۲۰۳
 نتایج الافکار ۲۸۹ ، ۲۹۰ ، ۲۹۲ ، ۲۹۳ ، ۲۹۴
 ۳۰۰ ، ۳۰۱ ، ۳۰۳
 نسام المحبة ۹۲
 نظم الجواهر ۹۲
 نفائس المآثر ۲۴۰
 نفحات الانس ۹۲
 نگارستان ۲۰۱
 نوادرالشباب ۹۲ ، ۹۳
-
- وامق و عذرا ۱۹۰
 وصاف ۲۶۱
 وفيات الاحیاء ۱۹۵
 وقایع بابر ۲۲۳ ، ۲۲۹ ، ۲۳۳
-
- هفت اقلیم ۱۹۹ ، ۲۸۹
 همایون پادشاه (بینرجی) ۲۳۵
 همایون در ایران ۲۳۵
 همایون نامه ۲۳۸ ، ۲۸۳ ، ۲۸۸
-
- یتیمه الدهر ۱۸۶
 یوسف و زلیخا ۱۲۰ ، ۲۰۲
- مجله الرحیم ۲۸۶
 مجله پارس ۲۷۳
 مجله یفنا ۲۶۶
 مجمع الفصحا ۱۹۳ ، ۱۹۴ ، ۲۰۲ ، ۲۰۳ ، ۲۶۵
 مجمع محمود ۲۹۷ ، ۳۰۲
 مجمل التواریخ ۱۸۸
 مجمل فصیحی ۲۶۱
 محبت نامه ۲۱۹
 محبوب القلوب ۹۲
 محیط زندگی رودکی ۱۹۰
 مخزن اسرار ۳۴
 مخزن الغرائب ۵۹ ، ۲۳۷ ، ۲۴۰ ، ۲۸۰
 مذكر الاحباب ۲۱۰ ، ۲۱۴ ، ۲۲۵ ، ۲۳۲
 ۲۳۶ ، ۲۴۶ - ۲۴۸ ، ۲۵۰ ، ۲۵۲
 مرآت الخيال ۳۹ ، ۲۳۳ ، ۲۹۲ ، ۲۹۴
 ۲۹۵ ، ۲۹۸ ، ۳۰۰ ، ۳۰۱ ، ۳۰۳
 مرآة العالم ۲۸۲
 مشیر سلمی ۲۹۵ ، ۲۹۷ ، ۲۹۹ ، ۳۰۴
 مطالع الانوار ۲۵۷
 مطلع السعدین ۲۱۰ - ۲۲۱ ، ۲۵۵
 مظهر الآثار ۲۸۳ ، ۲۸۴
 معجم الادباء ۲۰۳
 معجم (رازى) ۱۸۷ ، ۱۸۸
 مفتاح التواریخ ۱۹۰ ، ۲۸۷
 مفردات در فن مملا ۹۲
 مقالات الشعرا ۲۳۲ ، ۲۴۴ ، ۲۴۶ - ۲۴۸
 ۲۸۶ ، ۲۸۴
 مقبرة الشعرا ۲۰۴

از مصحح این کتاب

تحفة الکرام : (تاریخ سند و تذکره عرفا و شعرا) تالیف میر علی شیر قانع تنوی ۱۱۸۱ (زیر چاپ)

میر معصوم بکهری : (شرح حال مؤلف تاریخ سند) تالیف سید حسام الدین راشدی (زیر چاپ)

میرزا غازی ترخان : شرح حال میرزا غازی ترخان متوفی ۱۰۲۱ هـ و شعرائی فارسی که به دربار وی تعلق داشتند. تالیف سید حسام الدین راشدی (زیر چاپ)

مثنوی چنبر نامه : از ادراک بیگلاری تالیف ۱۰۱۶ هـ (۱۹۵۲ع)

مثنوی مظہر الآثار : از شاه جهانگیر هاشمی کرمانی تالیف ۹۴۰ هـ (۱۹۵۷ع)
مثنویات و قصائد قانع : از میر علی شیر قانع تنوی متوفی ۱۲۰۳ هـ (۱۹۶۱ع)

مثنویات هشت بهشت : هشت مثنویات از ملا عبدالحکیم عطا تنوی ۱۱۱۷ هـ (۱۹۶۳ع)

تذکره شعرای کشمیر : تالیف محمد اصبح با حواشی مفصل صفحه ۶۶۴ (۱۹۶۷ع)

تذکره شعرای کشمیر : تالیف حسام الدین راشدی در چهار مجلد صفحات ۲۰۰۰ عکس ۱۲۵ با فهارس مفصل (۱۹۵۷ع)

هفت مقاله : گرد آورده حسام الدین راشدی (۱۹۵۷ع)

خانواده سادات پورانی : تالیف حسام الدین راشدی (زیر چاپ)

مقالات الشعرا : (تذکره شعراء فارسی) تالیف میر علی شیر قانع تنوی متوفی ۱۲۰۳ هـ (۱۹۵۷ع)

تکملہ مقالات الشعرا : (تذکره شعراء فارسی) تالیف محمد ابراهیم خلیل تنوی متوفی ۱۳۱۶ هـ (۱۹۰۸ع)

حدیقه الاولیا : (تذکره اولیاء و عرفا) تالیف سید عبدالقادر تنوی ۱۰۱۶ هـ (۱۹۶۷ع)

معیار سالکان طریقت : (تذکره عرفا و شعرا) تالیف میر علی شیر قانع تنوی متوفی ۱۲۰۳ هـ (زیر چاپ)

تذکره امیر خانی : تالیف سید حسام الدین (سندی ۱۹۶۱ع)

تاریخ مظہر شاهجهانی : (تاریخ سند دوره مغول) تالیف میرک یوسف ۱۰۴۰ هـ (۱۹۶۳ع)

منشور الوصیت : (تاریخ سند دوره نادر شاه ایرانی) تالیف میان نور محمد کلهوره ۱۱۶۰ هـ با هشت ضمیمه تاریخی و ادبی (۱۹۶۳ع)

ترخان نامه : (تاریخ سند دوره ارغون و ترخان) تالیف میر محمد تنوی ۱۰۶۵ هـ (۱۹۶۵ع)

مکلی نامه : (تاریخ گورستان مکلی) تالیف میر علی شیر قانع تنوی ۱۱۷۵ هـ با حواشی مفصل (هشت صد صفحه حواشی و یکصد و سی و شش عکس ۱۹۶۷ع)

1st. Edition

September, 1968.

Copies: 1000

Price: Rs. 20-00

*Printed by Ali Nawaz Wafai, at the Wafai Printing Press,
Pakistan Chowk, Karachi,*

and

*Published by Dr. Asadullah shah Hussaini, Hon: Secretary,
Sindhi Adabi Board, Amin Manzil, Garikhata,
Hyderabad, (West Pakistan).*

Tadhkira
ROWDHATAL-SALATIN
AND
JAWAHARAL-AJAIB
(With Divan Fakhri Harvi)

Compiled during the reign of
Shah Hasan Arghun and Mirza Isa Tarkhan
at Tatta year 958 - 963 A. H.

by
Sultan Muhammad Fakhri b. Muhammad Amiri Harvi

Edited with annotations
by
SAYYED HUSSAMUDDIN RASHDI



Sindhi Adabi Board, Hyderabad
1968